وفاق المدارس العربیہ کے درجہ ثانویہ عامہ کے
دس سالہ حل شدہ پرچہ جات کا مجموعہ
المسمّٰی بہٖ
الجواب للعامّہ
للبنین
لحل اسئلۃ العامّہ
تالیف
استاذ العلماء حضرت مولانا محمد یٰسین شاکر صاحب رحمۃ اللہ علیہ
استاذ الحدیث والتفسیر جامعہ خیر المدارس ملتان
مکتبہ زکریا
بالمقابل جامعہ خیر المدارس ٹی بی ہسپتال روڈ ملتان
فون 061-4543544
موبائل 0300-6357913

یاحیُّ
یاقیّومُ
فاسئلوا اهل الذکر ان کنتم لا تعلمون
پس سوال کرو تم اہل علم سے اگر تم نہیں جانتے
وفاق المدارس العربیہ کے درجہ ثانویہ عامہ کے
دس سالہ حل شدہ پرچہ جات کا مجموعہ
المسمّٰی بہ
الجواب للعامّہ
للبنین
لحل اسئلة العامّه
تالیف
استاذ العلماء حضرت مولانا محمد یٰسین شاکر رحمۃ اللہ علیہ
استاذ الحدیث و التفسیر جامعہ خیر المدارس ملتان
ناشر
مکتبہ زکریا
PH:061-4543544

نام کتاب

الجواب للعامّہ

للبنین

لحل اسئلۃ العامّہ

مؤلف

استاذ العلماء حضرت مولانا محمد یٰسین شاکر رحمۃ اللہ علیہ

مرتب: مولانا محمد یامین رحمانی صاحب

نظر ثانی: مولانا محمد طاسین رحیمی صاحب

طباعت سوم: ربیع الثانی ۱۴۲۸ھ بمطابق اپریل 2008ء

کمپوزنگ: حمد اللہ (الرحیم کمپوزنگ سنٹر ٹی بی ہسپتال روڈ ملتان)

ڈیزائننگ: اقبال قریشی

ناشر: مکتبہ زکریا بالمقابل جامعہ خیر المدارس ٹی بی ہسپتال ملتان

PH:061-4543544

برائے رابطہ معلومات: مولوی ابو طلحہ محمد طاسین رحیمی Mob 03006357913

انتساب

بندہ ناچیز اپنی اس تالیف کو اپنے والدین مرحومین اور اپنے اساتذہ کرام دامت برکاتہم العالیہ خصوصاً حضرت اقدس مولانا انیس الرحمٰن لدھیانوی نوراللہ مرقدہٗ خلیفہ مجاز حضرت اقدس شاہ عبدالقادر رائے پوری نور اللہ مرقدہ کی طرف منسوب کرتا ہے۔ جن کے فیضِ علم اور بے پایاں شفقت کے نتیجہ مین بندہ اس قابل ہوا کہ شائقین علوم نبویہ کی خدمت میں یہ حقیر سا ہدیہ پیش کر سکے۔

دعاء ہے کہ اللہ تعالیٰ اس کو قبول فرما کر ان حضرات کی ترقی درجات کا ذریعہ بناوے۔ آمین

فہرست مضامین

پیش لفظ

بندہ نے اپنے علمی سفر کا آغاز فیصل آباد سے پیر طریقت حضرت اقدس مولانا انیس الرحمٰن صاحب نو اللہ مرقدہ کے ہاں کیا۔ حفظ قرآن اور قدوری شریف تک ابتدائی کتب ان سے پڑھیں۔اوراس کے بعد کنز الدقائق سے لیکر بشمول دورہ حدیث تکمیل و تخصص تک عظیم دینی درسگاہ جامعہ خیر المدارس سے فیض حاصل کیا۔ پھر سات سال فیصل آباد میں تدریسی خدمت سرانجام دینے کے بعد تقریباً ۲۵ سال سے اپنی مادرِ علمی جامعہ خیر المدارس ملتان میں اپنے تدریسی سفر کو جاری رکھے ہوئے ہے اس تدریسی سفر میں بحمد اللہ اساتذہ کی نگرانی میں ان کی شفقت اوز دعاؤں کے ساتھ صرف ونحو سے لیکر دورہ حدیث شریف کے اسباق تک پڑھانے کا موقعہ ملا اس تدریسی زندگی کے تجربات کی روشنی میں بندہ اس نتیجہ تک پہنچا کہ طلباء میں آجکل علمی ذوق کی بہت کمی واقع ہوچکی ہے۔ اور استاذ کی بات کو صحیح طور پر سمجھا نہیں جاتا اور اگر سمجھ لیا جائے تو امتحان کے وقت یا دوسرے مواقع پر بیان کرنے یا لکھنے پر قادر نہیں ہوتے۔ اسی ضرورت کے پیش نظر یہ کتاب ''الجواب للعامہ'' لکھی گئی ہے جس میں وفاق المدارس العربیہ کے درجہ ثانویہ عامہ کے دس سالہ سابقہ پرچہ جات کو مختصر الفاظ کے ساتھ آسان انداز میں حل کیا گیا ہے۔ اس کتاب سے فائدہ اٹھانے کے بعد نہ صرف یہ کہ کتب کے سمجھنے میں مدد ملے گی بلکہ یہ کتاب امتحانات میں خصوصاً وفاق المدارس العربیہ کے امتحانات میں اعلیٰ نمبرات سے کامیابی کیلئے معین و مددگار ہوگی۔ اللہ تعالیٰ اس کو مقبولیت عامہ عطا فرماوے۔ اور احقر کی نجات کا ذریعہ بناوے۔ آمین

العبد محمد یٰسین عفا عنہ الکریم

مدرس جامعہ خیر المدارس ملتان

اظہار تشکر

بندہ حقیر پر تقصیران حضرات اکابر کا بے حد ممنون اور شکر گزار ہے کہ جنہوں نے اپنی انتہائی تعلیمی مصروفیات و مشغولیات سے قیمتی وقت نکال کر اپنی آرائے گرامی سے سرفراز فرمایا اور اس سلسلہ میں ہماری راہنمائی فرمائی۔ اور بڑی ناسپاسی ہوگی اگر اس موقع پر حضرت مولانا نعیم احمد صاحب مدظلہٗ مدرس جامعہ خیر المدارس ملتان کا ذکرِ خیر اور شکریہ نہ ادا کیا جائے کہ جن کی تالیفات اور تحریرات سے اس مجموعہ کی تیاری میں مدد لی گئی۔ نیز عزیزی مولوی محمد یامین رحمانی سلمہ اللہ انتہائی شکریہ کے مستحق ہیں جنہوں نے اس کی ترتیب اور کتب کی ورق گردانی میں بڑی جانفشانی سے حصہ لیا۔ اور عزیزم مولوی محمد طاسین صاحب رحیمی زید علمہ وعملہٗ بھی قابل صد مبارک و تحسین ہیں۔ جنہوں نے نظر ثانی اور طباعت کے مراحل کو باحسن وجوہ سرانجام دیا۔ اور عزیزان محمد صفدر، محمد رضوان، محمد قاسم، محمد کامران سلمہم الرحمٰن بھی شکریہ کے لائق ہیں جنہوں نے مسودے کی تصحیح میں تعاون کیا۔ اللہ تعالیٰ ان تمام حضرات کو اپنی شایان شان جزائے خیر عطا فرماوے۔ اور علم نافع نصیب فرماوے اور بندہ کو ہر قسم کی ریاکاری سے محفوظ فرما کر دین کی خدمت کی مزید توفیق عطا فرماوے۔ آمین۔

اعتذار

ناظرین طلباء وعلماء سے گزارش ہے کہ بار بار نظر کر کے کتاب کو اغلاط سے پاک کرنے کی بھرپور کوشش کی گئی ہے۔ پھر بھی الانسان مرکب من الخطأ والنسیان مُسلّم ہے۔ اگر کوئی غلطی نظر سے گزرے تو ازراہ اصلاح اطلاع فرماویں تاکہ آئندہ اس غلطی کو درست کیا جاسکے۔ ادارہ آپ کا ممنون ہوگا۔

تقریظات اکابر علماء کرام

تقریظ

جامع المعقول والمنقول حضرت مولانا محمد یٰسین صابر صاحب مدظلہ العالی
شیخ الحدیث جامعہ عمر بن الخطابؓ ملتان

باسمہ تعالیٰ

وفاق المدارس العربیہ پاکستان کے پچھلے دس سال کے سوالیہ پرچہ جات متعلقہ درجہ ثانیہ عامہ کے جوابات اور انکا حل مصنفہ برادر محترم حضرت مولانا محمد یسین صاحب مدرس جامعہ خیر المدارس ملتان دیکھا۔ بڑی خوشی ہوئی۔ موصوف نے اختصار اور جامعیت دونوں کا لحاظ کیا ہے۔ موصوف جامعہ کے پرانے استاذ ہیں۔ ان درجات کی کتابیں پڑھانے کا تو موصوف کو کافی موقع ملا ہے اور خاصہ تجربہ ہے۔ اس درجہ کے طلبہ سے درخواست کرونگا کہ اس جواب اور حل سے ضرور استفادہ کریں۔ حق تعالیٰ برادر موصوف کی اس محنت کو قبول فرماویں۔ آمین۔

محمد یٰسین صابر
۲۸ محرم ۱۴۲۶ھ

تقریظ

شہنشاہ تدریس حضرت مولانا عبد الرحمٰن صاحب جامی مدظلہ العالی
شیخ الحدیث جامعہ دار العلوم رحیمیہ ملتان

بسم اللہ الرحمن الرحیم

استاذ محترم ومخدوم مکرم حضرت مولانا محمد یٰسین شاکر صاحب دامت برکاتہم العالیہ جامعہ خیر المدارس ملتان کے کہنہ مشق وقابل فخر مدرس ہیں۔ حق تعالیٰ شانہ نے حضرت والا کو افہام وتفہیم کا بے مثال ملکہ عطا فرمایا ہے۔

استاذ محترم نے طلبہ کی سہولت ورہنمائی کیلئے وفاق المدارس کے درجہ عامہ بنین وبنات کے دس سالہ پرچوں کو حل فرمایا ہے۔ اور تفسیر وتجوید کے ورقات پر نظر ثانی کیلئے بندہ کو حکم فرمایا۔

حضرت الاستاذ نے بحمدہ تعالیٰ انتہائی جامع اور دلکش انداز میں تحریر فرمایا ہے۔ بلاشبہ اہل علم اور طلبہ کرام کیلئے یہ قابل قدر تحفہ اور امتحانات کی تیاری کیلئے بہترین رہنما اور معاون ہے۔

حضرت والا کی ذرہ نوازی ہے کہ بندہ سے کچھ تأثرات تحریر کرنے کا حکم فرمایا ہے وگرنہ حضرت کی یہ تصنیف تعریف وتوصیف کے رسمی کلمات سے بے نیاز ہے۔ دعاء ہے کہ حق تعالیٰ شانہ حضرت استاذ محترم زید مجدہم کی عمر وصحت میں برکت فرمائے اور آپکی اس علمی کاوش کو قبول فرما کر طلبہ واہل علم کیلئے نافع بنائے۔ آمین۔

حررہٗ عبدالرحمٰن جامی
مقیم دارالعلوم رحیمیہ ملتان
۲۶۔۱۔۱۴۲۶ھ

تقریظ

جامع المعقول والمنقول کشمیریٔ وقت حضرت مولانا شبیر الحق صاحب
کشمیری مدظلہ العالی استاذ حدیث جامعہ خیر المدارس ملتان

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الحمد اللہ وحدہ والصلوۃ علی من لانبیّ بعدہ امابعد

فاضل محترم حضرت مولانا محمد یٰسین شاکر صاحب دامت برکاتہم العالیہ نے وفاق المدارس العربیہ پاکستان کے دس سالہ سوالیہ پرچہ جات منطق کے حل سے متعلق مجموعہ ہذا مطالعہ کے لیے عنایت فرمایا بعض مقامات کو دیکھنے سے معلوم ہوا کہ حضرت ممدوح موصوف نے اپنے سالہا سال کے تعلیمی تجربہ کی روشنی میں مذکورہ امتحانی سوالات وجوابات سے متعلق تمام ضروری امور کو احسن انداز سے بیان فرمادیا ہے پس یہ مجموعہ بنین و بنات کے طلبہ و طالبات کے لیے بہترین علمی تحفہ ہے۔ فجزاہ اللہ تعالیٰ خیر الجزاءِ عنی وعن جمیع المستفید ینْ ویرحم اللہ عبداقال اٰمینا •

کتبہ العبد الضعیف
شبیر الحق کشمیری عفا اللہ عنہ
مدرس جامعہ خیر المدارس ملتان

تقریظ

پیر طریقت حضرت مولانا محمد عابد صاحب مدظلہٗ العالی

استاذ حدیث وتفسیر جامعہ خیر المدارس ملتان

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الحمدللہِ وکفٰی وسلام علی عبادہِ الذین اصطفٰی امابعد! علم دین اللہ پاک کا انعام ہے جو خوش بخت کو دیا جاتا ہے۔ امت محمدیہ علی صاحبہا الصلوٰۃ والسلام میں دورِ اول ہی سے علم دین سیکھنے سکھانے کا اہتمام رہا ہے اس کا نتیجہ ہے کہ آج دین صحیح شکل میں کامل طور پر موجود ہے اور یہ بات واضح ہے کہ صحیح معنوں میں علم دین اسی وقت نصیب ہوگا جبکہ اس کو باقاعدہ اہتمام اور انتظام کے ساتھ حاصل کیا جاوے۔ ہمارے دینی مدارس و جامعات اسی کی ایک منظم شکل ہیں اور اسی نظم کی ایک کڑی امتحانات کا سلسلہ بھی ہے۔ چنانچہ خود نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک بار صحابہ کرامؓ سے پوچھا کہ بتاؤ وہ کونسا درخت ہے کہ جس کے پتے نہیں جھڑتے اور وہ نافعیت میں مسلمان کی طرح ہے۔

حضرت امام بخاریؒ نے اس حدیث پر یہ ترجمۃ الباب قائم فرمایا ہے۔ بابُ طرحِ الامام المسئلۃَ علی اصحابہٖ لیختبر ما عندھم من العلم۔

استاذ اپنے شاگردوں کا علم آزمانے کیلئے کوئی سوال کرے اس کا بیان ہے۔ حضرت شیخ الحدیث مولانا محمد زکریاؒ فرماتے ہیں امام بخاریؒ اس سے یہ ثابت کرنا چاہتے ہیں کہ استاذ کو چاہیے کہ وہ شاگردوں کا امتحان لیتا رہے۔

چنانچہ وفاق المدارس العربیہ کے تحت طلباء اور طالبات کے امتحانات کا بھی باضابطہ ایک نظام ہے، جس میں امتحان دینے والے طلباء و طالبات کی سہولت بلکہ تعلیمی تربیت کے پیش نظر ہمارے جامعہ کے استاذِ محترم برادرِ مکرم حضرت مولانا محمد یٰسین شاکر صاحب مدظلہٗ نے بڑی جانفشانی سے المرحلۃ العامہ (بنین، بنات) کے گزشتہ دس سالوں کے سوالیہ پرچہ جات اور ان کے حل شدہ جوابات مرتب کرکے شائع کیے ہیں۔ انشاء اللہ اس سے طلباء و طالبات کو جہاں معلومات حاصل ہوگی وہاں ترتیب اور تعبیر علم کے ذوق میں بھی ترقی ہوگی۔

امید ہے کہ اہل مدارس اس مفید علمی تحفہ کی قدر کریں گے۔
دعا ہے کہ اللہ پاک اس کو قبول فرماویں اور نافع بنادیں۔آمین
یکے از خدام حضرت بہلویؒ محمد عابد غفی عنہٗ
مدرس جامعہ خیر المدارس ملتان

تقریظ

صاحب القلم وقادر الکلام حضرت مولانا ابوسعید اللہ بخش صاحب ظفر
زید مجدہٗ استاذ جامعہ خیر المدارس ملتان

نحمدهٗ ونصلی ونسلم علی رسوله الكريم
امابعد

اختبار و امتحان کے دو پہلو ہیں۔ یا تو صلاحیت و استعداد معلوم کرنے کیلئے یا مخفی صلاحیتوں کو عوام وخواص کے سامنے اجاگر وعیاں کرنے کیلئے امتحان لیا جاتا ہے۔ اگرچہ ہر ایک پہلو اپنے اندر عظیم شان رکھتا ہے لیکن اول قسم دنیوی نقطۂ نگاہ سے زیادہ اہم اسوجہ سے ہے کہ اس کے لیے تیاری کی جاتی ہے۔ اور ہر ایک امیدوار ممتحن کی امنگوں کو پورا کرنے کیلئے ہمہ قسمی ذرائع اختیار کرتا ہے اور اس کی کامیابی کیلئے ان تمام طریقوں کو اپناتا ہے جو امتحان میں اعلیٰ ترین کامیابی کے حصول کا ذریعہ ہوتے ہیں۔ اور اس بارے میں تمام طلباء کو اساتذہ کرام اپنے ذوق اور تجربات اور پیش آمدہ امور کے حل میں جمیع طریقوں سے روشناس کراتے ہیں۔

اسی طرح بعض صاحب قلم بھی اس میدان میں اتر کر طلباء کرام کی خدمت کو اپنی اخروی نجات کا ذریعہ سمجھتے ہیں۔ گذشتہ سالوں کے سوالات کو (اچھوتے انداز اور سوال کے ہر پہلو کو سامنے رکھتے ہوئے) حل کرتے ہیں۔ جس سے طلباء کو بے حد نفع اور عظیم رہنمائی حاصل ہوتی ہے بالخصوص ابتدائی درجات کے طلباء کے حق میں نہایت ہی مفید ثابت ہوتے ہیں۔ اس سلسلے کے رکن رکین اور اس محفل کے چراغ حضرت مولانا محمد یٰسین صاحب مدظلہٗ فاضل واستاذ جامعہ خیر المدارس ملتان ہیں جنہوں نے وفاق المدارس العربیہ پاکستان کے

درجہ ثانویہ عامہ للبنین کے گذشتہ دس سالہ پرچے اپنے خصوصی انداز میں الجواب کے عنوان سے حل کر کے پیش کیے ہیں۔ احقر نے ان کو چیدہ چیدہ جگہوں سے دیکھا۔ بہت ہی عمدہ اسلوب اختیار کیا گیا ہے۔ امید ہے کہ اگر طلباء انکو محض طرز اور انداز معلوم کرنے کیلئے ان سے رہنمائی لے لیں اور پوری کتاب کو اس انداز سے حل کرلیں انشاء اللہ تعالیٰ ضرور بالضرور امتحان میں جہاں اعلیٰ معیار کی کامیابی حاصل ہوگی وہاں اصل کتاب کے حل میں بے پناہ معاونت ہوگی۔

دعاء ہے اللہ تعالیٰ تمام دینی مدارس کے طلباء کو اس سے نفع مند ہونے کی توفیق بخشے اور بالخصوص مرتب موصوف کے حق میں اس کو صدقہ جاریہ بناتے ہوئے اخروی ترقیات سے نوازے اللّٰھم ارحم علی من قال آمین۔

فقط الفقر ابوسعید اللہ بخش ظفر

مدرس جامعہ خیر المدارس ملتان

۲۳ محرم الحرام ۱۴۲۶ھ

تقریظ

ماہر علوم نقلیہ وعقلیہ حضرت مولانا شمشاد احمد صاحب زید مجدہٗ

استاذ الحدیث جامعہ خیر المدارس ملتان

الحمد لولیہٖ والصلوٰۃ علی نبیہٖ

اما بعد ! آج کل علمی انحطاط ہے اور اس کا سبب علمی ذوق کا فقدان ہے اسی لیے طلباء امتحانات میں کمزور ثابت ہوتے ہیں۔ اور سوال کو سمجھ نہیں پاتے اور اگر سوال سمجھ آجائے تو جواب کی تعبیر پر قادر نہیں ہوتے۔ زیر نظر کتاب الجواب للعامّہ ہمارے جامعہ کے استاذ محترم حضرت مولانا محمد یٰسین صاحب شاکر مدظلہٗ نے ان دونوں باتوں کو مدِ نظر رکھتے ہوئے تحریر فرمائی ہے۔

اللہ تعالیٰ ان کی سعی کو مشکور فرماوے اور طلباء کو اس سے بھرپور استفادہ کرنے کی توفیق عطا فرماوے۔ آمین

شمشاد احمد عفا اللہ عنہ

یا حَیُّ بسم اللہ الرحمن الرحیم یا قَیُّوم
تفسیر
و
تجوید
پارہ عمّ
فوائد مکیہ

الورقة الاولیٰ فی التفسیر والتجوید

﴿السوال الاول﴾ ١٤٢٥ھ

﴿الشق الاول﴾......(لکل امریٔ منھم یومئذشأن یغنیہo وجوہ یومئذ مسفرة o ضاحکة مستبشرةo ووجوہ یومئذ علیھا غبرة o ترھقھا قترة o اولئك ھم الکفرة الفجرة)

آیات مبارکہ کا سلیس ترجمہ وتفسیر تحریر کریں' خط کشیدہ الفاظ کے صیغے اور باب ذکر کریں' پہلی آیت کی نحوی ترکیب لکھیں۔

(خلاصۂ سوال) اس سوال میں چار امور مطلوب ہیں (۱) آیات کا ترجمہ (۲) آیات کی تفسیر (۳) خط کشیدہ الفاظ کے صیغے وابواب (۴) پہلی آیت کی ترکیب۔

﴿جواب﴾ (۱) **آیات کا ترجمہ:**۔ ہر شخص کی اس دن ایسی حالت ہوگی جو اسے اوروں سے بے پرواہ کردیگی' بہت سے چہرے اس دن روشن ہنستے ہوئے خوش وخرم ہوں گے اور بہت سے چہروں پر اس دن خاک پڑی ہوگی چڑھی ہوئی ہوگی ان پر سیاہی' یہی لوگ کافر بدکار ہوں گے۔

(۲) **آیات کی تفسیر:**۔ گذشتہ آیات میں وقوع قیامت نفخ صور (صور پھونکنا) کا ذکر تھا ان آیات کا تعلق اُسی مضمون سے ہے مطلب یہ کہ قرآن ایک یادداشت اور نصیحت ہے جب صور کی ہیبت ناک آواز آئیگی تو اس وقت نصیحت (دعوت ایمان) قبول کرنے والوں کا حال نصیحت قبول نہ کرنے والوں سے مختلف ہوگا نصیحت قبول کرنیوالوں کے چہرے ہنستے مسکراتے خوش وخرم ہوں گے اور نصیحت قبول نہ کرنیوالوں کے چہرے غبار آلود رسواء وذلیل ہوں گے' پھر آخری آیت میں انکی تعیین بھی کردی کہ یہ کافر وفاجر لوگ ہوں گے۔

(۳) **خط کشیدہ الفاظ کے صیغے وابواب:**۔ یغنیہ صیغہ واحد مذکر غائب بحث مضارع معروف از مصدر الاغناء (افعال) بمعنی بے پرواہ کرنا' مسفرة صیغہ واحد مؤنث بحث اسم فاعل از مصدر الاسفار (افعال) بمعنی روشن وچمکدار ہونا ضاحکة مسفرہ کی طرح از مصدر الضحک (سمع) بمعنی ہنسنا' مستبشرة 'مسفرة کی طرح از مصدر الاستبشار (استفعال) بمعنی خوشی

ہونا۔ ترھقھا صیغہ واحد مؤنث غائب بحث مضارع معروف از مصدر الرھق (فتح) چھا جانا الکفرۃ الکافر کی جمع صیغہ جمع مذکر بحث اسم فاعل از مصدر الکفر (نصر) انکار کرنا الفجرۃ الفاجر کی جمع صیغہ جمع مذکر بحث اسم فاعل از مصدر فجراً' فجوراً (نصر) گناہ کرنا۔ جھوٹ بولنا۔ زنا کرنا۔

(۴) پہلی آیت کی ترکیب:۔ لکل امرئ اور منھم دونوں کائن کے متعلق ہوکر خبر مقدم' یومئذ مفعول فیہ مقدم شأن موصوف یغنیہ فعل اس میں ہو ضمیر فاعل "ہ" ضمیر مفعول بہ' فعل اپنے فاعل مفعول بہ اور مفعول فیہ مقدم سے ملکر جملہ فعلیہ خبریہ ہوکر صفت موصوف صفت ملکر مبتدا موخر' مبتدا خبر سے ملکر جملہ اسمیہ خبریہ ہوا۔

﴿الشق الثانی﴾ ...... (اذاالسماء انشقت ٥واذنت لربھا وحقت ٥واذا الارض مدت ٥والقت مافیھا وتخلت ٥واذنت لربھا وحقت ٥یاَیّھا الانسان انك كادح الی ربك كدحا فملٰقیه٥)

آیات مذکورہ کا ترجمہ وتفسیر تحریر کریں' خط کشیدہ کلمات کی لغوی وصرفی تحقیق ذکر کریں' انك كادح الی ربك كدحا کا مطلب واضح کریں' نیز فملٰقیه میں ضمیر مجرور کا مرجع متعین کریں'

(خلاصۂ سوال) اس سوال میں پانچ امور توجہ طلب ہیں (۱) آیات کا ترجمہ (۲) آیات کی تفسیر (۳) خط کشیدہ کلمات کی لغوی وصرفی تحقیق (۴) جملۂ مذکورہ کا مطلب (۵) ضمیر مجرور کا مرجع۔

﴿جواب﴾ (۱) آیات کا ترجمہ:۔ جب آسمان پھٹ جائے گا اور سُن لیگا اپنے رب کے حکم کو اور حق یہی ہے (زیبا یہی ہے) اور جب زمین کھینچ دی جائیگی اور ڈال دے گی وہ ان چیزوں کو جو اس میں ہیں اور خالی ہو جائے گی اور سُن لے گی اپنے رب کے حکم کو اور حق یہی ہے اے انسان بے شک تو اپنے رب کی طرف چلا جارہا ہے پس تو جا ملے گا اس کو۔

(۲) آیات کی تفسیر:۔ ان آیات میں قیامت کی سختی اور ہولناکی کو ذکر کرکے بتلایا کہ اے انسان تو نے بھی ایک دن مرکر اپنے رب سے ملاقات کرنی ہے اس وجہ سے اپنے اردگرد کے حالات میں غور وفکر کر اور راہِ راست پر آجا۔ نیز اگلی آیات میں ایمان باللہ وایمان بالقرآن کی تلقین کی گئی ہے۔

(۳) **خط کشیدہ کلمات کی صرفی، لغوی تحقیق**:۔ انشقت مجرد میں الشق مصدر ہے بمعنی پھاڑنا متعدی یہاں پر انشقاق مصدر سے ماضی کا صیغہ ہے واحد مؤنث غائب بمعنی پھٹنا لازمی اذنت ۔اذنا مصدر سے ماضی کا صیغہ ہے واحد مؤنث غائب بمعنی کان لگانا' سننا۔ حقت ۔ حقا مصدر سے ماضی مجہول کا صیغہ ہے واحد مؤنث غائب بمعنی کسی چیز کا ثابت ہونا۔ واجب ولازم ہونا۔ مدت مدّ اًمصدر سے ماضی مجہول کا صیغہ ہے بمعنی کھینچنا' القت القاء مصدر سے ماضی کا صیغہ ہے بمعنی کسی چیز کو ڈالنا باہر نکالنا۔ تخلت تخلی مصدر سے ماضی کا صیغہ ہے بمعنی تنہائی میں رہنا خالی ہونا۔ فارغ ہونا۔ کادح کدحا مصدر سے اسم فاعل کا صیغہ ہے بمعنی محنت کرنا۔ کمائی کرنا مشقت اٹھانا۔ کوشش کرنا۔

(۴) **جملۂ مذکورہ کا مطلب**:۔ ترجمہ۔ اے انسان بے شک تو اپنے رب کی طرف چلا جارہا ہے مطلب یہ کہ اے انسان تیری حرکات وسکنات اور سانس وہ قدم ہیں جن سے تو چل رہا ہے اور دن رات تیری سواری کے دو پہیے ہیں جن پر تو سفر کر رہا ہے اور بچپن جوانی بڑھاپا سفر کی تین منزلیں ہیں جن کو طے کرتے ہوئے تو بے اختیار بارگاہِ خداوندی کے قریب تر ہوتا جارہا ہے۔

(۵) **ضمیرِ مجرور کا مرجع**:۔ ضمیر کا مرجع ''کادح الی ربك ''میں لفظ رب ہے۔

﴿السوال الثانی﴾ ۱٤۲۵ھ

﴿الشق الاول﴾...... (والعٰدیٰت ضبحًا o فالموریات قدحا o فالمغیرات صبحا o فاثرن به نقعا o فوسطن به جمعا o ان الانسان لربه لکنود o وانه علی ذلك لشهید o وانه لحب الخیر لشدید o)

آیات کریمہ کا سلیس ترجمہ کر کے تفسیر ذکر کریں' خط کشیدہ کلمات کی لغوی تشریح کریں' اور یہ بتائیں کہ ''انّه لحب الخیر لشدید ''میں الخیر سے کیا مراد ہے۔

(**خلاصۂ سوال**) اس سوال مین چار امور حل طلب ہیں (۱) آیات کا ترجمہ (۲) آیات کی تفسیر (۳) خط کشیدہ کلمات کی لغوی تشریح (۴) الخیر کی مراد۔

﴿جواب﴾ (۱) آیات کا ترجمہ:۔ قسم ہے ان گھوڑوں کی جو دوڑ تے ہیں ہانپتے

ہوئے پھران گھوڑوں کی جو چنگاریاں اڑاتے ہیں ٹاپ مارکر' پھران کی جو حملہ کرتے ہیں صبح کے وقت پھر اڑاتے ہیں اس کے ذریعہ سے غبار' پھر جا گھستے ہیں اس کے ذریعہ مجمع میں' بے شک انسان اپنے رب کا بڑا ناشکرا ہے' اور بے شک وہ اس پر البتہ باخبر ہے اور بے شک وہ مال کی محبت میں البتہ سخت ہے۔

(۲) آیات کی تفسیر:۔ ان آیات میں اللہ تعالیٰ مجاہدین کے گھوڑوں کی چند قسمیں کھا کر ناشکرے انسان کا گلہ کررہے ہیں کہ اے انسان تیرے اوپر تیرے رب کے بے شمار احسانات ہیں پھر بھی تو اس کا نافرمان ہے تجھے ایک حیوان (گھوڑے) سے سبق حاصل کرنا چاہیے کہ اس کا عارضی مالک جو اسے تھوڑا سا صبح شام چارہ اور گھاس ڈالتا ہے وہ حیوان اپنے اس مالک کے حکم سے کسی چیز کی پرواہ کیے بغیر جب وہ اسے حکم کرتا ہے تو میدان کارزار میں گھس جاتا ہے تیر تلوار نیزہ کی پرواہ نہیں کرتا جان پر کھیل کر بھی مالک کی حفاظت واطاعت کرتا ہے مگر تو اپنے محسن کا ناشکرا ونافرمان ہے اور اس ناشکری کا خود بھی اقرار کرتا ہے مگر مال کی محبت اس قدر دل ودماغ پر سوار ہے کہ کسی چیز کا احساس ہی پیدا نہیں ہوتا۔

(۳) خط کشیدہ کلمات کی لغوی تشریح:۔ العادیات العادیۃ کی جمع از مصدر عَدْوًا عُدُوًّا عَدَوانًا (نصر) بمعنی دوڑنا' ضبحا مصدر (فتح) بمعنی ہانپنا الموریات الموریۃ کی جمع از مصدر الایراء (افعال) آگ روشن کرنا قدحا مصدر (فتح) بمعنی پتھریلی زمین پر ٹاپ مارنا اثرن ماضی سے جمع مؤنث غائب از مصدر الاثارۃ (افعال) بمعنی اڑانا' اٹھانا' ابھارنا' نقعا جامد بمعنی غبار' الکنود الکنو د مصدر (نصر) سے صفت مشبہ کا صیغہ ہے بمعنی ناشکری کرنا۔

(۴) الخیر کی مراد:۔ اس سے مراد مال ہے' اس لیے کہ اہل عرب مال کو خیر سے تعبیر کرتے ہیں۔

﴿الشق الثانی﴾ .... (ویل لکل همزة لمزة ○ الذی جمع مالا وعدّده ○ یحسب ان ماله اخلده ○ کلا لینبذنّ فی الحطمة ○ وما ادرٰک ماالحطمة ○ نار الله الموقدة ○ التی تطلع علی الافئدة ○ انها علیهم مؤصدة ○

فی عمد ممددة ٥)

سورۃ مبارکہ کا با محاورہ ترجمہ اور مختصر تفسیر تحریر کریں' خط کشیدہ الفاظ کے معانی اور صیغے ذکر کریں۔

(خلاصۂ سوال) اس سوال کا حاصل تین امور ہیں (۱) آیات کا ترجمہ (۲) آیات کی تفسیر (۳) خط کشیدہ الفاظ کے معانی وصیغے۔

﴿جواب﴾ (۱) آیات کا ترجمہ:۔ ہلاکت ہے ہر طعنہ دینے والے عیب چننے والے کیلئے جس نے جمع کیا مال کو اور گن گن کر رکھا' گمان کرتا ہے وہ یہ کہ اس کا مال ہمیشہ ساتھ دیگا اس کا 'ہرگز نہیں' البتہ پھینکا جائے گا وہ حطمہ میں اور کیا معلوم آپ کو کیا ہے حطمہ' اللہ کی آگ ہے سلگائی ہوئی جو جھانکتی ہے دلوں پر بے شک وہ ان پر بند کردی جائے گی' لمبے لمبے ستونوں میں۔

(۲) آیات کی تفسیر:۔ اس سورۃ میں اجمالی طور پر تین بدترین گناہوں پر وعید کا ذکر ہے (۱) ہمز (۲) لمز (۳) جمعِ مال۔

ہمز اور لمز سے کیا مراد ہے اس میں متعدد اقوال ہیں جمہور مفسرین نے یہ معنی اختیار کیا ہے کہ ہمز بمعنی غیبت کرنا یعنی پیٹھ پیچھے کسی کا عیب بیان کرنا اور لمز بمعنی کسی کو آمنے سامنے طعنہ دینا اور اس کی برائی بیان کرنا' یہ دونوں گناہ ایک دوسرے سے بڑھ کر ہیں غیبت کے بارے میں ارشاد باری ہے ایحب احدکم ان یاکل لحم اخیه میتا الخ اور ارشاد نبوی صلی اللہ علیہ وسلم ہے الغیبة اشد من الزنا اور آمنے سامنے طعنہ دینا بھی اپنی جگہ سخت گناہ ہے اس لیے کہ اس میں اس کی توہین وتذلیل بھی ہے اور ایذاء رسانی بھی جبکہ ''ہمز'' میں صرف توہین وتذلیل ہوتی ہے اور تیسرا گناہ جمع مال سے مراد وہ مال ہے جو ناجائز طریقہ پر حاصل کیا جائے یا پھر مراد وہ مال ہے جس کے حقوق واجبہ ادا نہ کیے جائیں' یہ تیسرا گناہ خود بھی گناہ ہے اور اول دونوں گناہوں کا سبب اور جڑ بھی ہے اس وجہ سے اگلی آیات میں اس کی سزا کا ذکر ہے کہ اس کا مال گمان کے برخلاف ہمیشہ اس کا ساتھ نہ دے گا بلکہ اصل مشکل کے وقت میں جب اسے دہکتی ہوئی آگ جو دلوں پر مطلع ہونے والی ہے جب اسے اس میں پھینکا جا رہا ہوگا اس وقت وہ اکیلا ہوگا'

(۳) خط کشیدہ الفاظ کے صیغے ومعانی:۔ ھمزة مبالغہ کا صیغہ ہے بمعنی بہت طعنہ

دینے والا۔ لمزۃ مبالغہ کا صیغہ ہے بمعنی پس پشت برائی کرنیوالا' عدّدہ صیغہ واحد مذکر غائب بحث ماضی معروف از مصدر تعدید (تفعیل) شمار کرنا' لینبذنّ صیغہ واحد مذکر غائب بحث مضارع مجہول با نون تاکید ثقیلہ از مصدر نبذ (نصر ضرب) بمعنی پھینکنا۔ الحطمۃ جہنم کے طبقہ کا نام ہے۔ حطم مصدر (ضرب) سے مشتق بمعنی روندنا و توڑنا۔ الموقدۃ صیغہ واحد مذکر اسم مفعول از مصدر ایقاد (افعال) روشن کرنا۔ افئدۃ فؤاد کی جمع بمعنی دل مؤصدۃ موقدۃ کی طرح بمعنی بند کرنا عمد عمود کی جمع بمعنی ستون ممدّدۃ موقدہ کی طرح از مصدر تمدید (تفعیل) بمعنی پھیلانا۔

﴿السوال الثالث﴾ ۱۴۲۵ھ

﴿الشق الاول﴾......راء کو پُر اور باریک پڑھنے کی کتنی صورتیں ہیں تمام صورتوں کو مثالوں سے واضح کریں۔

(خلاصۂ سوال) اس سوال میں دو امر مطلوب ہیں (۱) راء کو پُر و باریک پڑھنے کی صورتیں (۲) انکی امثلہ۔

﴿جواب﴾ (۱۔۲) راء کو پُر اور باریک پڑھنے کی صورتیں۔ انکی امثلہ:۔ جس راء پر زبر یا پیش ہو وہ راء پُر ہوگی جیسے رَعۡدٌ۔ رُزِقُوۡا۔ اور جس راء کے نیچے زیر ہوگی وہ راء باریک ہوگی جیسے رِزۡقًا۔ اور اگر راء ساکن ہو تو اس سے پہلے حرف کو دیکھو اگر اس پر زبر یا پیش ہو تو وہ راء بھی پُر ہوگی جیسے بَرۡقٌ۔ یُرۡزَقُوۡنَ۔ اور اگر ماقبل والے حرف پر زیر ہو تو وہ راء باریک ہوگی جیسے شِرۡعۃ۔ اور اگر راء بھی ساکن ہو اور اس کا ماقبل بھی ساکن ہو تو پھر اسی طرح اس کے بھی ماقبل کو دیکھا جائے گا اور یہ حالتِ وقف میں ہوتا ہے جیسے قَدۡرُ۔ عُسۡرُ۔ ذِکۡرُ۔ اور اگر راء ساکن سے پہلے کسرہ عارضی ہو یا کسرہ دوسرے کلمہ میں ہو یا راء ساکن کے بعد حروفِ استعلاء میں سے کوئی حرف اسی کلمہ میں آجائے تو وہ راء کسرہ کے باوجود بھی پُر پڑھی جائے گی جیسے رَبِّ ارۡجِعُوۡنِ۔ اَمِ ارۡتَابُوۡا۔ قِرۡطَاسٌ۔

﴿الشق الثانی﴾......مثلین' متقاربین' متجانسین میں سے ہر ایک کی تعریف و مثال ذکر کریں۔

(خلاصۂ سوال) اس سوال کالُبِ لباب دوامور ہیں (۱) تعاریف (۲) امثلہ

﴿جواب﴾ (۱۔۲) تعاریف وامثلہ:۔ ادغام کی تین اقسام ہیں (۱) اگرایک حرف کا اپنے مثل حرف میں ادغام ہو یعنی حرفِ مکرر میں ادغام ہوتو اسے مثلین کہتے ہیں جیسے اِذْ ذَّھَبَ (۲) اگرایسے دوحرفوں میں ادغام ہو جو ہم مثل تو نہ ہوں مگر مخرج ایک ہوتو اسے متجانسین کہتے ہیں جیسے قَالَتْ طَّائِفَۃ (۳) اوراگرادغام والے حروف نہ ہم مثل ہوں اور نہ ہم مخرج ہوں تو اسے متقاربین کہتے ہیں جیسے اَلَمْ نَخْلُقْکُّمْ۔

الورقة الاولٰى في التفسير والتجويد

﴿السوال الاول﴾ ١٤٢٤ھ

﴿الشق الاول﴾...... (عبس وتولى oان جاء ہ الاعمٰى oومايدريك لعله يزّكّى o اويذكر فتنفعه الذكرى oامّا من استغنٰى oفانت له تصدّى oوما عليك الّا يزّكّىoواما من جاء ك يسعٰى oوهويخشٰىoفانت عنه تلهّىo)

(۱) آیاتِ مبارکہ کا شانِ نزول اور ترجمہ تحریر کریں (۲) پہلی تین آیتوں کی ترکیب لکھیں۔

(خلاصۂ سوال) اس سوال میں تین امور مطلوب ہیں (۱) آیات کا شانِ نزول۔ (۲) آیات کا ترجمہ (۳) پہلی تین آیات کی ترکیب۔

﴿جواب﴾ (۱) آیات کا شانِ نزول:۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ایک دن مسجد حرام میں تشریف فرما تھے اور آپ کے پاس سرداران قریش موجود تھے۔ آپ ﷺ ان کو اسلام کی خوبیاں اور شرک و بت پرستی کی خرابیاں بتا کر توحید کی دعوت دے رہے تھے کہ ایک نابینا صحابی حضرت عبداللہ ابن ام مکتوم ؓ آپ کے پاس آئے اور عرض کی کہ یارسول اللہ علّمنی ماعلّمك اللّٰہ۔ آپ کو انکا آنا ناگوار گزرا۔ آپ نے ان کو کچھ جواب نہ دیا اور وہ نابینا صحابی بار بار یہی درخواست کرتے رہے۔ جس کی وجہ سے آپ کے چہرے پر ناگواری کے آثار ظاہر ہوگئے اور آپ ﷺ نے اس صحابی ؓ سے منہ موڑ لیا اور سردارانِ قریش کی طرف متوجہ رہے اس پر یہ سورۃ نازل ہوئی۔

(۲) آیات کا ترجمہ:۔ تُرش رو ہوئے اور منہ پھیر لیا۔ اس بات سے کہ آیا ان کے پاس

ایک نابینا اور کیا معلوم آپ کو شاید کہ وہ تزکیہ کرتا یا وہ یاد کرتا...... پس نفع دیتا اس کو یاد کرنا بہرحال جو پرواہ نہیں کرتا پس آپ اس کے پیچھے پڑتے ہیں۔ حالانکہ یہ آپ پر ذمہ داری نہیں ہے کہ وہ نہ سنورے۔ اور بہرحال جو آیا آپ کے پاس دوڑتے ہوئے اور ڈرتے ہوئے پس آپ اس سے بے پروائی برتتے ہیں۔

(۳) پہلی تین آیات کی ترکیب:۔ عبس فعل اسمیں ہو ضمیر مستتر اس کا فاعل۔ فعل اپنے فاعل سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہو کر معطوف علیہ واؤ عاطفہ تولّی فعل اس میں ہو ضمیر مستتر اس کا فاعل ان ناصبہ مصدریہ جاء فعل ہٗ ضمیر مفعول بہ الاعمی فاعل۔ فعل اپنے فاعل اور مفعول بہ سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہو کر بتاویل مصدر مفعول لہٗ ہوا تولّی کا۔ فعل اپنے فاعل اور مفعول لہٗ سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہو کر معطوفِ اول واؤ عاطفہ ما استفہامیہ مبتدا یدری فعل اس میں ہو ضمیر اس کا فاعل کَ ضمیر مفعول بہ اول لعلّ حرف از حروفِ مشبہ بالفعل ہٗ ضمیر اس کا اسم یزکّی فعل اس میں ہو ضمیر فاعل فعل اپنے فاعل سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہو کر لعل کی خبر۔ لعل اپنے اسم و خبر سے مل کر جملہ اسمیہ انشائیہ ہو کر مفعولِ ثانی۔ فعل اپنے فاعل اور دونوں مفعولوں سے ملکر جملہ فعلیہ خبریہ ہو کر خبر۔ مبتداء خبر ملکر جملہ اسمیہ خبریہ ہو کر معطوفِ ثانی۔ معطوف علیہ اپنے دونوں معطوفوں سے ملکر جملہ معطوفہ ہوا۔

﴿الشق الثانی﴾...... (والفجر ○ولیال عشر ○والشفع والوتر ○ والّیل اذا یسر ○ھل فی ذٰلك قسم لذی حجر ○ الم ترکیف فعل ربك بعاد ○ ارم ذات العماد ○ التی لم یخلق مثلھا فی البلاد ○)

(۱) آیات مبارکہ کا ترجمہ وتفسیر تحریر کریں (۲) الفجر لیال عشر، الشفع، الوتر، الّیل کی مراد واضح کریں (۳) نیز بتائیں کہ ارم ذات العماد ترکیب میں کیا واقع ہو رہا ہے۔

(خلاصۂ سوال) اس سوال میں چار امور مطلوب ہیں (۱) آیات کا ترجمہ (۲) آیات کی تفسیر (۳) الفاظِ قسمیہ کی مراد (۴) ارم ذات العماد کی ترکیب۔

﴿جواب﴾ (۱) آیات کا ترجمہ:۔ قسم ہے فجر کی اور دس راتوں کی اور جفت کی اور

طاق کی اور رات کی جب وہ ڈھل جائے۔ بے شک ان چیزوں کی قسم عقلمندوں کیلئے کافی ہے۔ کیا آپ کو معلوم نہیں کہ کیا معاملہ کیا آپ کے رب نے قومِ عاد سے یعنی اس قومِ ارم سے جو ستونوں والے تھے کہ نہیں پیدا کیے گئے انکی مثل شہروں میں۔

(۲) آیات کی تفسیر:۔ اللہ تعالیٰ متعدد چیزوں کی قسم کھا کر قیامت کے متعلق شکوک وشبہات کا ازالہ فرمارہے ہیں کہ اللہ تعالیٰ کی حکمتِ کاملہ کا تقاضا یہ ہے کہ جزاوسزا کا ایک دن مقرر ہے جس کا انتظار کیا جائے۔ کیونکہ یہ زندگی عمل کیلئے ہے پھل اُس دن ملے گا۔ نیز اس عالم میں جزاء وسزا کا تحمل نہیں نیز فوراً گرفت کرنا حلمِ باری کے خلاف ہے نیز توبہ کی مہلت دینا رحمت کا تقاضا اور مہربانی کی دلیل ہے۔ لہٰذا ان قسموں والی اشیاء کے اندر خوب غور وخوض کیا جائے تو قدرت اور رحمت کی روشنیاں نظر آئیں گی اور جزاوسزا والے دن کا انتظار معلوم ہوگا۔

(۳) الفاظِ قسمیہ کی مراد:۔ الفجر سے مراد راجح قول کے مطابق روزانہ کی صبح ہے' لیالِ عشر سے مراد ذوالحجہ کی ابتدائی دس راتیں ہیں۔ شفع سے مراد یوم النحر (دسویں ذوالحجہ) کا دن اور وتر سے مراد یوم عرفہ (نویں ذی الحجہ) ہے اور لیل سے مراد مطلق رات ہے اور بھی اقوال ہیں مگر یہاں پر اقوالِ راجحہ کو ذکر کیا گیا ہے۔

(۴) ارم ذات العماد کی ترکیب:۔ ارم موصوف ذات مضاف العماد مضاف الیہ۔ مضاف مضاف الیہ ملکر صفت۔ موصوف صفت ملکر عطفِ بیان ہوا عادٍ کا۔

﴿السوال الثانی﴾ ۱۴۲۴ھ

﴿الشق الاول﴾...... (کذبت ثمود بطغوٰھا o اذانبعث اشقٰھا o فقال لھم رسول اللّٰہ ناقۃ اللّٰہ وسقیٰھاo فکذبوہ فعقروھا o فدمدم علیھم ربھم بذنبھم فسوّٰھاoولا یخاف عقبٰھاo)

(۱) آیاتِ مبارکہ کا ترجمہ اور واقعہ کی مختصر تشریح بیان کریں (۲) بطغوٰھا' فکذبوہ' فعقروھا' عقبٰھا' میں مذکور ضمائر کے مراجع متعین کریں (۳) رسول اللہ سے کون سے رسول مراد ہیں۔ اشقٰی سے کون مراد ہے؟ واضح کریں۔

(خلاصۂ سوال) اس سوال میں پانچ امور مطلوب ہیں (۱) آیات کا ترجمہ (۲) واقعہ کی تشریح (۳) الفاظِ مذکورہ میں ضمائر کے مراجع (۴) رسول اللہ سے کون مراد ہے (۵) اشقٰی سے کون مراد ہے۔

﴿جواب﴾ (۱) آیات کا ترجمہ: ۔جھٹلایا قومِ ثمود نے اپنی سرکشی کیوجہ سے جبکہ اٹھا ان کا سب سے بڑا بدبخت۔ پس کہا ان سے اللہ کے رسول نے کہ بچو اللہ کی اونٹنی سے اور اس کی پانی کی باری سے۔ پس جھٹلایا انہوں نے اس کو اور کونچیں کاٹ دیں اس کی پس ہلاکت نازل کی ان پر ان کے رب نے ان کے گناہوں کیوجہ سے پھر برابر کر دیا اسے (عذاب کو عام کر دیا) اور نہیں خوف کیا اس نے اس کے انجام سے۔

(۲) واقعہ کی تشریح: ۔کہ جس وقت حضرت صالح علیہ السلام نے قومِ ثمود کو توحید و رسالت کی تبلیغ کی تو قوم نے جواب دیا ما انت الا بشر مثلنا فأت بآية ان كنت من الصادقين ۔کہ اگر تو سچا نبی ہے تو فلاں معین پتھر سے دس ماہ کی گابھن اونٹنی برآمد کر جو باہر نکل کر فوراً بچہ دے۔ چنانچہ صالح علیہ السلام نے اللہ تعالیٰ سے دعا کی اور اونٹنی برآمد ہوئی اور اس نے باہر نکلتے ہی بچہ دیا اور یہ اونٹنی تمام جانوروں کا پانی پی جاتی تھی اس لیے باری مقرر ہوئی کہ ایک دن صرف اونٹنی پانی پیا کرے گی اور دوسرے دن بقیہ تمام جانور پیا کریں گے کافروں کو یہ تقسیم ناگوار گزری اس لیے انہوں نے اونٹنی کو مار ڈالنے کا ارادہ کیا تاکہ یہ پانی کی دقت ختم ہو جائے چنانچہ قوم کی ایک فاحشہ عورت جس کے ملک میں کافی جانور تھے اس نے اپنے آشنا بدکردار کو اونٹنی کے قتل پر آمادہ کرلیا۔ اور اس عاشق نے اپنے ساتھ چند ساتھیوں کو ملا کر اونٹنی کے قتل کا عزم کرلیا جب یہ بات صالح علیہ السلام کو معلوم ہوئی تو آپ نے ان کو منع کیا کہ یہ اللہ کی اونٹنی ہے اسے قتل مت کرو ورنہ تم پر سخت عذاب آجائے گا۔ مگر انہوں نے نہ مانی اور اونٹنی کو قتل کر دیا۔ چنانچہ صالح علیہ السلام نے فرمایا کہ اب تم تین دن تک زندہ رہو گے اس کے بعد تم پر عذاب آئے گا کہ پہلے دن تمہارے چہرے زرد ہو جائیں گے دوسرے دن سرخ اور تیسرے دن سیاہ اور اس کے بعد تم ہلاک ہو جاؤ گے چنانچہ اسی طرح عذاب نازل ہوا اور وہ ہلاک ہو گئے۔

(۳) الفاظِ مذکورہ میں ضمائر کے مراجع:۔ بطغوھا کی ضمیر کا مرجع قومِ ثمود ہے۔ فکذبوہ کی ضمیر کا مرجع صالح علیہ السلام ہیں۔ فعقروھا کی ضمیر کا مرجع اونٹنی ہے (ناقہ) عقبہا کی ضمیر کا مرجع قومِ ثمود کی ہلاکت ہے۔

(۴) رسول اللہ سے کون مراد ہے:۔ رسول اللہ سے مراد حضرت صالح علیہ السلام ہیں۔

(۵) اشقٰی سے کون مراد ہے:۔ قدار نامی شخص جو فاحشہ عورت کا عاشق تھا۔

﴿الشق الثانی﴾...... (سبح اسم ربك الاعلی o الذی خلق فسوی o والذی قدّر فھدیo والذی اخرج المرعیo فجعله غثآءً احوی o سنقرئك فلا تنسیo الا ماشاء اللّٰہ انه یعلم الجھر ومایخفیo ونیسرك للیسرٰیo)

(۱) آیاتِ مبارکہ کا ترجمہ اور مختصر تفسیر تحریر کریں (۲) الّا ماشاء اللّٰہ میں استثناء کا مفہوم واضح کریں (۳) ونیسرك للیسرٰی میں یسرٰی سے کیا مراد ہے۔

(خلاصۂ سوال) اس سوال میں چار امور مطلوب ہیں (۱) آیات کا ترجمہ (۲) آیات کی تفسیر (۳) الّا ماشاء اللّٰہ کا مفہوم (۴) ونیسرك للیسرٰی میں یسرٰی کی مراد۔

﴿جواب﴾ (۱) آیات کا ترجمہ:۔ اپنے عالی شان رب کی تسبیح بیان کیجیے۔ جس نے پیدا کیا اور ٹھیک بنایا۔ اور جس نے مقدر فرمایا اور راہ دکھائی اور جس نے چارہ نکالا (اُگایا) پھر کر دیا اسے سیاہ کوڑا پس عنقریب ہم آپ کو پڑھائیں گے پھر آپ نہ بھولیں گے مگر جو چاہے گا اللہ تعالیٰ بے شک وہ جانتا ہے ظاہر و پوشیدہ کو۔ اور سہولت دیں گے ہم آپ کو آسان چیز کی۔

(۲) آیات کی تفسیر:۔ سب سے پہلی آیت میں اللہ تعالیٰ اپنے نام کی تسبیح و تقدیس کا حکم دے رہے ہیں۔ اس کے بعد اپنی قدرت و حکمت کے چند واقعات بیان کرنے کے بعد آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو نبوت و رسالت کے متعلق چند ہدایات دے رہے ہیں۔ اور خوشخبری سنا کر فریضۂ نبوت کو آسان فرما رہے ہیں کہ جو کچھ آپ ﷺ پر نازل ہو آپ اس کے بارے میں اندیشہ نہ کریں اگر کوئی حصہ بھول جائیں تو پریشان نہ ہوں۔ یاد کرانا اور پھر صحیح پڑھا دینا اور کوئی حصّہ بُھلا دینا یہ تمام ہماری ذمہ داریاں ہیں آپ فکر و اندیشہ میں نہ پڑیں۔

(۳)الّا ماشاء اللّٰہ کا مفہوم:۔اس استثناء کا مفہوم یہ ہے کہ آپ کو صحیح پڑھانا اور یاد کرانا ہماری ذمہ داری ہے اگر ہم کسی حکمت ومصلحت کے نتیجہ میں کوئی محو کرنا چاہیں گے تو خود ہی آپ کے ذہن سے نکال دیں گے اس وجہ سے آپ اس بارے میں فکر نہ کریں۔

(۴) ونیسرك للیسریٰ میں یسریٰ کی مراد:۔اس آیت میں یسریٰ سے مراد حفظِ وحی کا آسان طریقہ یا شریعتِ مطہرہ یا تمام امورِ حسنہ ہیں۔

﴿السوال الثالث﴾ ١٤٢٤ھ

﴿الشق الاول﴾......(کل مخارج کتنے ہیں؟انمیں سے صرف پانچ کا ذکر کریں اور بتائیں کہ حروفِ مجہورہ کتنے ہیں اور کون کون سے ہیں؟

(خلاصۂ سوال) اس سوال میں چار امور مطلوب ہیں (۱) کل مخارج کتنے ہیں (۲) پانچ مخارج کا ذکر (۳) حروفِ مجہورہ کتنے ہیں (۴) حروفِ مجہورہ کونسے ہیں۔

﴿جواب﴾ (۱) کل مخارج کتنے ہیں:۔کل مخارج چودہ ہیں جنکی تفصیل یہ ہے (۱) اقصیٰ حلق۔اس سے الف 'ہمزہ 'ہا'۔تین حروف ادا ہوتے ہیں (۲) وسطِ حلق۔اس سے ع 'ح دو حروف ادا ہوتے ہیں۔ (۳) ادنیٰ حلق۔اس سے غ 'خ دو حروف ادا ہوتے ہیں۔ (۴) اقصیٰ لسان اور اوپر کا تالو اس سے ق ادا ہوتا ہے۔(۵) قاف کے مخرج سے ذرا منہ کی طرف ہٹ کر اس سے ک ادا ہوتا ہے۔(۶) وسطِ لسان اس سے ج 'ش 'ی تین حروف ادا ہوتے ہیں۔ (۷) حافہ لسان اور ڈاڑھوں کی جڑ اس سے ض ادا ہوتا ہے۔(۸) طرفِ لسان اور دانتوں کی جڑ اس سے ل 'ن 'ر تین حروف ادا ہوتے ہیں (۹) نوکِ زبان اور ثنایا علیا کی جڑ اس سے ط 'د 'ت تین حروف ادا ہوتے ہیں۔(۱۰) نوکِ زبان اور ثنایا علیا کا کنارہ اس سے ظ 'ذ 'ث تین حروف ادا ہوتے ہیں۔(۱۱) نوکِ زبان اور ثنایا سفلیٰ کا کنارہ مع اتصال ثنایا علیا کے اس سے ص 'ز 'س تین حروف ادا ہوتے ہیں۔ (۱۲) نیچے کا ہونٹ اور ثنایا علیا کا کنارہ اس سے ف ادا ہوتا ہے۔ (۱۳) دونوں ہونٹ اس سے ب 'م 'و تین حروف ادا ہوتے ہیں۔ (۱۴) خیشوم یعنی ناک کا بانسہ اس سے غنہ ادا ہوتا ہے۔بعض حضرات نے تھوڑا سا فرق کر کے سولہ اور سترہ بھی لکھے ہیں مگر

خلاصہ یہی چودہ مخارج ہی نکلتے ہیں۔

(۲) پانچ مخارج کا ذکر:۔اس جزئی کا ذکراوپر والی جزئی کے ضمن میں ہوگیا۔

(۳) حروفِ مجہورہ کتنے ہیں:۔حروفِ مجہورہ کی تعداد انیس ہے۔

(۴) حروفِ مجہورہ کونسے ہیں:۔فحثه شخص سكت والے دس حروف کے علاوہ بقیہ انیس حروف مجہورہ ہیں۔

﴿الشق الثانی﴾...... مندرجہ ذیل اصطلاحات کی تعریف کر کے ہر ایک کے حروف بتائیں۔جہر۔ہمس۔شدت۔رخوت۔استعلاء۔استفال۔

(خلاصۂ سوال) اس سوال میں دو امر مطلوب ہیں۔(۱) مندرجہ ذیل چھ اصطلاحات کی تعریف (۲) ہر اصطلاح کے حروف۔

﴿جواب﴾ (۱) مندرجہ ذیل چھ اصطلاحات کی تعریف:۔(۱) ہمس۔اس صفت کی ادائیگی میں آواز مخرج میں ایسے ضعف سے ٹھہرے کہ سانس جاری رہے اور آواز میں پستی ہو۔یہ صفت دس حروف میں پائی جاتی ہے جنکا مجموعہ فحثه شخص سكت ہے۔(۲) جہر۔اس صفت کی ادائیگی میں آواز مخرج میں ایسی قوت سے ٹھہرے کہ سانس بند ہو جائے اور آواز میں بلندی ہو یہ صفت مذکورہ دس حروف کے علاوہ بقیہ انیس حروف میں پائی جاتی ہے۔(۳) شدت۔اس صفت کی ادائیگی میں آواز مخرج میں ایسی قوت سے ٹھہرے کہ آواز بند ہو جائے۔اور آواز میں سختی ہو۔یہ صفت آٹھ حروف میں پائی جاتی ہے جن کا مجموعہ اجدك قطبت ہے۔(۴) رخوت۔اس صفت کی ادائیگی میں آواز مخرج میں ایسے ضعف سے ٹھہرے کہ آواز جاری رہے اور آواز میں نرمی ہو یہ صفت سولہ حروف میں پائی جاتی ہے جو اجدك قطبت اور لن عمر والے حروف کے علاوہ ہیں (۵) استعلاء۔اس صفت کی ادائیگی میں ہمیشہ زبان کی جڑ اوپر کے تالو کی طرف اٹھتی ہے جس سے یہ حروف موٹے ہو جاتے ہیں۔یہ صفت سات حروف میں پائی جاتی ہے جن کا مجموعہ خص ضغط قظ ہے۔(۶) استفال۔اس صفت کی ادائیگی میں ہمیشہ زبان کی جڑ اوپر کے تالو کی طرف نہیں اٹھتی جس سے یہ حروف باریک رہتے ہیں۔یہ مذکورہ سات

حروف کے علاوہ بقیہ بائیس حروف میں پائی جاتی ہے۔
(۲) ہر اصطلاح کے حروف:۔اس جزئی کا جواب گذشتہ جزئی کے ضمن میں ہوگیا ہے۔

الورقة الاولى فى التفسير والتجويد

﴿السوال الاول﴾ ضمنی ۱۴۲۴ھ

﴿الشق الاول﴾...... (ان يوم الفصل كان ميقاتاo يوم ينفخ فى الصور فتاتون افواجاo وفتحت السماء فكانت ابوابا o وسيرت الجبال فكانت سراباo ان جهنم كانت مرصاداo للطاغين مآباo لبثين فيها احقاباo)

(۱) آیاتِ مبارکہ کا سلیس ترجمہ کریں۔(۲) مختصر تفسیر تحریر کریں۔(۳) خط کشیدہ کلمات کی لغوی تحقیق کریں۔

(خلاصۂ سوال) اس سوال میں تین امور مطلوب ہیں (۱) آیات کا ترجمہ (۲) آیات کی تفسیر (۳) خط کشیدہ کلمات کی لغوی تحقیق۔

﴿جواب﴾ (۱) آیات کا ترجمہ:۔بیشک فیصلہ کا دن ایک وقت معین ہے۔جس دن پھونکا جائے گا صور میں پس آؤ گے تم فوج درفوج۔اور کھولا جائے گا آسمان پس ہو جائے گا وہ دروازے ہی دروازے۔اور چلا دیئے جائیں گے پہاڑ پس ہو جائیں گے وہ سراب (ریت) بے شک جہنم ہے گھات سرکشوں کیلئے ٹھکانہ ہے۔رہیں گے وہ اس میں مدتوں تک۔

(۲) آیات کی تفسیر:۔گذشتہ آیات میں جب یہ بات معلوم ہوگئی کہ دنیا کی کوئی بھی چیز بے فائدہ نہیں ہے ہر چیز کسی کے فائدہ کیلئے ہے تو جو لوگ ان اشیاء سے فائدہ اٹھا رہے ہیں ان کا حساب و کتاب بھی ہونا چاہیے۔تو اس موقعہ پر یہ سوال پیدا ہوا کہ وہ دن کب آئے گا کہ جب ہر کسی سے سوال و جواب ہوگا تو ان آیات میں اس کا جواب دیا کہ فیصلہ کا ایک دن مقرر ہے' آگے اس دن کی ہولناکی کا ذکر ہے کہ جب صور پھونکا جائے گا تمام مردے زندہ ہو کر لشکروں کی صورت میں بارگاہِ خداوندی میں حاضر ہوں گے۔اور آسمان کھول دیئے جائیں گے۔اور پہاڑ روئی کی طرح اڑتے پھریں گے۔آگے ان لوگوں کے ٹھکانہ کا ذکر ہے جنہوں نے ان نعمتوں سے فائدہ حاصل

کرنے کے باوجود سرکشی کی ہوگی۔

(۳) خط کشیدہ کلمات کی لغوی تحقیق:۔ میقاتا۔ باب ضرب سے ظرف کا صیغہ ہے بمعنی وقتِ مقرر۔ افواجا۔ یہ فوج کی جمع ہے بمعنی جماعت اور گروہ۔ الجبال۔ جبل کی جمع ہے بمعنی پہاڑ۔ احقابا۔ حقب کی جمع ہے بمعنی زمانہ۔

﴿الشق الثانی﴾...... (قتل الانسان ماالکفرہ ٥ من ای شیئی خلقه ٥ من نطفة خلقه فقدرہ ٥ ثم السبیل یسرہ ٥ ثم اماته فاقبرہ ٥ ثم اذا شاء انشرہ ٥ کلّا لمّا یقض ما امرہ ٥)

(۱) آیاتِ مبارکہ کا بامحاورہ ترجمہ کریں (۲) مختصر تفسیر کریں (۳) ماالکفرہ کونسا صیغہ ہے (٤) ثم السبیل یسرہ میں السبیل سے کیا مراد ہے۔

(خلاصۂ سوال) اس سوال میں چار امور مطلوب ہیں (۱) آیات کا ترجمہ (۲) آیات کی تفسیر (۳) ماالکفرہ کونسا صیغہ ہے (۴) السبیل کی مراد۔

﴿جواب﴾ (۱) آیات کا ترجمہ:۔ قتل کردیا جائے انسان کہ کس قدر ناشکرا ہے کس چیز سے پیدا کیا اس نے اس کو۔ نطفہ سے (بوند وقطرہ سے) پیدا کیا اس کو پھر اندازہ لگایا اس کا۔ پھر اس کا راستہ آسان کیا۔ پھر اس کو موت دی اور قبر میں رکھوایا اس کو۔ پھر جب چاہے گا اس کو دوبارہ زندہ کرے گا۔ ہرگز نہیں، پورا نہیں کیا اس نے اس کو جس کا اللہ نے اس کو حکم دیا تھا۔

(۲) آیات کی تفسیر:۔ سابقہ آیات میں قرآن کے عالیشان اور واجب الایمان ہونے کو بیان کیا۔ اس کے بعد ان آیات میں منکرینِ قرآن پر لعنت اور اس کی ناشکری کا ذکر ہے اس کے بعد پھر ان خصوصی انعاماتِ الٰہیہ کا ذکر ہے جو ولادت کے وقت سے لیکر قیامت تک اس پر بارش کی طرح برستے ہیں۔

(۳) ماالکفرہ کونسا صیغہ ہے:۔ کفران مصدر باب نصر سے فعل تعجب کا صیغہ ہے۔

(۴) السبیل کی مراد:۔ السبیل سے مراد انسان کے شکمِ مادر سے دنیا میں آنے کا راستہ مراد ہے کہ اتنا بڑا انسان چھوٹے سے راستہ سے کیسے اس دنیا میں آجاتا ہے۔

﴿السوال الثانی﴾ ضمنی ۱۴۲۴ھ

﴿الشق الاول﴾...... (هل اتك حديث الغاشية ○ وجوه يومئذ خاشعة ○ عاملة ناصبة ○ تصلىٰ نارا حامية ○ تسقى من عين انية ○ ليس لهم طعام الّا من ضريع ○ لايسمن ولا يغني من جوع ○)

(۱) آیاتِ کریمہ کا ترجمہ کریں (۲) تفسیر تحریر کریں (۳) خط کشیدہ کلمات کی لغوی تحقیق ذکر کریں۔

(خلاصۂ سوال) اس سوال میں تین امور مطلوب ہیں (۱) آیات کا ترجمہ (۲) آیات کی تفسیر (۳) خط کشیدہ کلمات کی لغوی تحقیق۔

﴿جواب﴾ **(۱) آیات کا ترجمہ:**۔ کیا آئی ہے آپ کے پاس چھا جانے والے حادثہ کی خبر۔ کتنے چہرے اس دن ذلیل۔ مصیبت جھیلنے والے تھکے ہوئے ہوں گے۔ داخل ہوں گے وہ دہکتی ہوئی آگ میں۔ پانی پلائے جائیں گے وہ کھولتے ہوئے چشمہ کا۔ نہیں ہوگا ان کیلئے کھانا مگر خاردار جھاڑیاں (کانٹے) جو نہ موٹا کریں گے انکو اور نہ دفع کریں گے بھوک کو۔

(۲) آیات کی تفسیر:۔ ان آیات میں قیامت کے حادثہ اور اس کے حالات کو بیان فرما رہے ہیں کہ روزِ قیامت کفار و مؤمنین کے الگ الگ حالات ہوں گے اور امتیازی شان ہوگی تو پہلے کفار کے حالات کو بیان فرما رہے ہیں کہ بہت سے چہرے اس دن ذلیل مصیبت زدہ اور تھکے ہوئے ہوں گے پریشان ہوں گے۔ کیونکہ وہ جہنم میں داخل ہوں گے اور کھولتے ہوئے چشمہ کا گرم پانی انکی پیاس کیلئے ہوگا اور خاردار جھاڑیاں انکے کھانے کیلئے ہوں گی جنکے نہ پینے کا کوئی فائدہ اور نہ کھانے کا کوئی فائدہ ہوگا۔

(۳) خط کشیدہ کلمات کی لغوی تحقیق:۔ الغاشية۔ غشاء مصدر باب سمع سے اسم فاعل کا واحد مؤنث کا صیغہ ہے بمعنی چھپانا۔ ڈھانپنا۔ چھا جانا۔ خاشعة۔ الخشع مصدر سے اسم فاعل واحد مؤنث کا صیغہ ہے بمعنی ذلیل ورسوا ہونا۔ ناصبة۔ یہ بھی باب سمع سے اسم فاعل واحد مؤنث کا صیغہ ہے بمعنی عاجز۔ مصیبت زدہ۔ حامية۔ یہ بھی باب سمع سے اسم فاعل واحد مؤنث کا صیغہ ہے بمعنی دہکنا۔ کھولنا۔ جلنا۔ انية۔ یہ باب ضرب سے اسم فاعل واحد مؤنث کا صیغہ ہے بمعنی

قریب ہونا۔ پکنا۔ انتہائی گرم ہونا۔ ضریع ۔ یہ اسم ہے بمعنی خاردار جھاڑیاں اور کانٹے۔

﴿الشق الثانی﴾...... (کلا اذا دکّت الارض دکّا دکّا o وجاء ربك والملك صفا صفا o وجیئ یومئذ بجهنم یومئذ یتذکر الانسان وانّٰی له الذکری o یقول یٰلیتنی قدمتُ لحیاتی o فیومئذ لایعذب عذابه احد o ولایوثق وثاقه احدo)

(۱) آیاتِ مذکورہ کا ترجمہ کریں (۲) تفسیر ذکر کریں (۳) دکاً دکّا اور صفّا صفّا کیوں منصوب ہیں۔

(خلاصۂ سوال) اس سوال میں تین امور مطلوب ہیں (۱) آیات کا ترجمہ (۲) آیات کی تفسیر (۳) دکّا دکّا اور صفّا صفّا کے منصوب ہونے کی وجہ۔

﴿جواب﴾ (۱) آیات کا ترجمہ:۔ ہرگز نہیں جب زمین ریزہ ریزہ کردی جائے گی ریزہ ریزہ کرنا اور آئے گا آپکا رب اور فرشتے صف در صف۔ اور لایا جائے گا اس دن جہنم کو۔ اس دن سمجھے گا انسان اور کہاں ہوگا اس دن سمجھنا (بے فائدہ ہوگا) وہ کہے گا اے کاش کہ آگے بھیجتا میں کچھ اپنی زندگی کیلئے۔ پس اس دن نہیں عذاب دیگا کوئی اس جیسا عذاب دینا۔ اور نہ کوئی جکڑے گا اس جیسا جکڑنا۔

(۲) آیات کی تفسیر:۔ شروع سورت میں جس مضمون کو پانچ قسمیں کھا کر بیان کیا تھا دوبارہ اسی کی طرف اشارہ ہے کہ جب پہلی مرتبہ صور پھونکا جائے گا اس سے سارا نظامِ دنیا ختم ہوجائے گا ہر چیز فنا ہوجائے گی اس کے بعد جب دوبارہ صور پھونکا جائے گا تو تمام مُردے قبروں سے زندہ ہوکر نکلیں گے۔ تمام اولین وآخرین عدالتِ خداوندی میں حاضر ہوں گے۔ ملائکہ کا نزول ہوگا۔ باری تعالیٰ تخت پر جلوہ افروز ہوں گے حساب وکتاب ہوگا اور ہر شخص اپنے اپنے استحقاق کے مطابق جنت یا جہنم کا پھل پالیگا۔ اس دن انسان کو سمجھ آئے گی اور پھر انسان تمنا کرے گا کہ اے کاش کہ میں نے دنیا میں رہتے ہوئے آخرت کیلئے کچھ کیا ہوتا مگر اس تمنا اور سمجھ کا اس دن کوئی فائدہ نہ ہوگا اس دن باری تعالیٰ کے عذاب جیسا نہ کسی کا عذاب ہوگا اور نہ کسی کی اس جیسی پکڑ ہوگی۔

(۳) دکّا دکّا اور صفًّا صفًّا کے منصوب ہونے کی وجہ:۔دکّا اول مفعول مطلق ہے اور ثانی اس کی تاکید ہونے کیوجہ سے اور صفًّا اول حال اور ثانی اس کی تاکید ہونے کیوجہ سے منصوب ہے۔

﴿السوال الثالث﴾ ضمنی ۱۴۲۴ھ

﴿الشق الاول﴾...... ادغام اخفاء اور اظہار میں سے ہر ایک کی تعریف مثالوں کے ساتھ تحریر کریں۔

(خلاصۂ سوال) اس سوال میں دو امر مطلوب ہیں (۱) تعاریف (۲) امثلہ۔

﴿جواب﴾ (۱'۲) تعاریف وامثلہ:۔اظہار کہتے ہیں حرف کو اس کے مخرج اور جملہ صفاتِ لازمہ کے ساتھ ادا کرتے ہوئے خوب ظاہر کر کے پڑھنا جیسے یَنۡعِقُ میں نون ادا ہوا ہے۔ادغام۔کہتے ہیں پہلے ساکن حرف کو دوسرے متحرک حرف میں ملا کر مشدد کر کے پڑھنا جیسے اَللّٰهُمَّ میں میم ادا ہوا۔اخفاء کہتے ہیں کہ حرف کا نہ بالکل اظہارِ ذات ہو۔نہ بالکل ادغام ہو بلکہ دونوں کی درمیانی حالت ہو یعنی حرف کچھ ظاہر ہو اور کچھ مخفی ہو جیسے تنفقون میں نونِ اول کو ادا کیا گیا ہے۔

﴿الشق الثانی﴾...... مثلین، متقاربین اور متجانسین کی تعریف کر کے مثالوں سے واضح کریں۔

(خلاصۂ سوال) اس سوال میں دو چیزیں حل طلب ہیں۔(۱) تعاریف (۲) امثلہ۔

﴿جواب﴾ (۱۔۲) تعاریف وامثلہ:۔ کما مرّ فی الشق الثانی من السوال الثالث ۱۴۲۵ھ۔

الورقة الاولٰی فی التفسیر والتجوید

﴿السوال الاول﴾ ۱۴۲۳ھ

﴿الشق الاول﴾...... (ویل للمطففین ۝ الذین اذا اکتالوا علی الناس

یستوفون ○ واذا کالوھم اووزنوھم یخسرون ○ الا یظن اولئك انھم مبعوثون ○ لیوم عظیم ○ یوم یقوم الناس لرب العالمین ○)

(۱) آیاتِ مبارکہ کا شانِ نزول اور ترجمہ کریں۔ (۲) خط کشیدہ الفاظ کی لغوی اور صرفی تحقیق ذکر کریں۔ (۳) پہلی دو آیتوں کی ترکیب کریں۔

(خلاصۂ سوال) اس سوال میں چار امور مطلوب ہیں (۱) آیات کا شانِ نزول (۲) آیات کا ترجمہ (۳) خط کشیدہ الفاظ کی لغوی اور صرفی تحقیق (۴) پہلی دو آیتوں کی ترکیب۔

﴿جواب﴾ (۱) آیات کا شانِ نزول:۔ امام نسائیؒ نے حضرت ابن عباس ؓ سے نقل کیا ہے کہ جب حضور ﷺ ہجرت کر کے مدینہ تشریف لائے تو وہاں کے تاجروں کو دیکھا کہ وہ ناپ تول میں کمی اور چوری کے عادی ہیں تو اس پر انکے بارے میں یہ آیات نازل ہوئیں۔

(۲) آیات کا ترجمہ:۔ ہلاکت ہے ناپ تول میں کمی کرنیوالوں کیلئے۔ وہ لوگ کہ جب لیتے ہیں وہ لوگوں سے تو پورا پورا وصول کرتے ہیں اور جب ان کو ناپ کر یا وزن کر کے دیتے ہیں تو کمی کرتے ہیں۔ کیا ان کو اس بات کا یقین نہیں ہے کہ وہ اٹھائے جائیں گے سخت دن میں جس دن تمام لوگ رب العالمین کے سامنے کھڑے ہوں گے۔

(۳) خط کشیدہ الفاظ کی لغوی وصرفی تحقیق:۔ ویل۔ بمعنی ہلاکت۔ از سہ اقسام اسم از شش اقسام ثلاثی مجرد از ہفت اقسام لفیف مقرون۔ للمطففین۔ بمعنی ناپ تول میں کمی کرنیوالے۔ صیغہ جمع مذکر بحث اسم فاعل از باب تفعیل از سہ اقسام اسم از شش اقسام ثلاثی مزید فیہ از ہفت اقسام مضاعف۔ اکتالوا۔ بمعنی کیل کیا انہوں نے صیغہ جمع مذکر غائب بحث اثبات فعل ماضی معروف از باب افتعال از سہ اقسام فعل از شش اقسام ثلاثی مزید فیہ از ہفت اقسام اجوف۔ یستوفون۔ بمعنی پورا پورا وصول کرتے ہیں۔ صیغہ جمع مذکر غائب بحث اثبات فعل مضارع معروف از باب استفعال از سہ اقسام فعل۔ از شش اقسام ثلاثی مزید فیہ از ہفت اقسام لفیف مفروق۔ وزنوھم۔ بمعنی وزن کیا انہوں نے صیغہ جمع مذکر غائب بحث اثبات فعل ماضی معروف از سہ اقسام فعل از شش اقسام ثلاثی مجرد از ہفت اقسام مثال واوی۔

(۴) پہلی دوآیتوں کی ترکیب:۔ویل مبتدالام جارہ مطففین اسم فاعل بمع فاعل شبہ جملہ ہوکرموصوف الذین اسم موصول اذا حرفِ شرط۔اکتالوا فعل فاعل علی الناس جارمجرور ملکر متعلق ہوا فعل کے۔فعل اپنے فاعل و متعلق سے ملکر جملہ فعلیہ خبریہ ہوکرشرط یستوفون فعل فاعل ملکر جملہ فعلیہ خبریہ ہوکرجزا۔شرط وجزاملکر صلہ۔موصول صلہ ملکر صفت۔ موصوف صفت ملکر مجرور جار مجرور ملکر ثابت کے متعلق ہوکر شبہ جملہ ہوکر خبر۔مبتدا اپنی خبر سے ملکر جملہ اسمیہ خبریہ ہوا۔

﴿الشق الثانی﴾...... (والسماء ذات البروج ○ والیوم الموعود ○ وشاھدومشھود ○ قتل اصحاب الاخدود ○ النارذات الوقود ○ اذھم علیھا قعود ○ وھم علی مایفعلون بالمؤمنین شھود ○ ومانقموا منھم الا ان یؤمنوابالله العزیز الحمید ○)

(۱) آیاتِ کریمہ کا سلیس ترجمہ کریں (۲) یوم موعود۔شاہد۔مشہود سے کیا مراد ہیں؟ واضح کریں۔(۳) اصحابِ اخدود کا واقعہ مختصراً ذکر کریں۔

(خلاصۂ سوال) اس سوال میں تین امور مطلوب ہیں (۱) آیات کا ترجمہ۔(۲) یوم موعود۔شاہد۔مشہود کی مراد۔(۳) اصحابِ اخدود کا مختصر واقعہ۔

﴿جواب﴾ **(۱) آیات کا ترجمہ:**۔قسم ہے برجوں والے آسمان کی۔اور وعدہ کیے ہوئے دن کی اور حاضر ہونے والے کی اور اس کی جس کے پاس حاضر ہوں قتل کر دیئے گئے (ملعون ہوگئے) خندقوں والے یعنی بہت سے ایندھن کی آگ والے۔جس وقت وہ اس پر بیٹھے ہوئے تھے۔اور وہ اس چیز کو جو وہ مؤمنین کے ساتھ کر رہے تھے دیکھ رہے تھے۔اور نہیں انتقام لیا انہوں نے ان سے مگر اس لیے کہ وہ ایمان لائے زبردست کمالات والے اللہ پر۔

(۲) یومِ موعود۔شاہد۔مشہود کی مراد:۔حضرت ابوہریرہ ﷜ کی مرفوع روایت ہے کہ یومِ موعود سے مراد قیامت کا دن۔شاہد سے مراد جمعہ کا دن۔مشہود سے مراد عرفہ کا دن ہے۔ اس میں اور بھی متعدد اقوال ہیں مگر راجح قول یہی ہے۔

(۳) اصحابِ اخدود کا مختصر واقعہ: ۔ایک بادشاہ تھا جس کے ہاں ایک کاہن اور ساحر تھا۔بادشاہ اپنا ہر کام اس ساحر سے کروالیتا گویا اس کی سلطنت اس کے جادو کے بل بوتے قائم تھی۔اخیر عمر میں اس ساحر نے بادشاہ سے کہا کہ میری عمر ختم ہونے والی ہے آپ مجھے کوئی ذہین لڑکا دیں جس کو میں اپنا علم سکھا سکوں۔بادشاہ نے ایک لڑکا اس کے حوالہ کر دیا۔وہ بچہ صبح شام اس ساحر کے پاس حاضر ہونے لگا اسی دوران راستہ میں اس کی کسی راہب سے ملاقات ہوئی وہ بچہ اس راہب سے بڑا متاثر ہوا۔راہب نے اس بچہ کو توحید کی تعلیم دی وہ بچہ ایمان لے آیا۔پھر بچہ روزانہ اس ساحر کے پاس آتے جاتے اس راہب کے پاس آنے جانے لگا۔ایک دن یہ بچہ بادشاہ کی طرف جا رہا تھا کہ کیا دیکھتا ہے کہ کسی مہلک جانور نے راستہ روک رکھا ہے لوگ ٹھہرے ہوئے ہیں۔اس بچہ نے سوچا کہ آج میں امتحان لیتا ہوں کہ ساحر حق پر ہے یا راہب چنانچہ اس نے پتھر اٹھایا اور کہا کہ اے خدا اگر اس راہب کا مذہب حق ہے تو اس پتھر سے اس جانور کو ہلاک فرما۔ چنانچہ پتھر سے وہ جانور ہلاک ہو گیا اور لوگوں میں شہرت ہو گئی کہ بچہ کو جادوگری میں کمال حاصل ہو گیا ہے۔پھر آہستہ آہستہ وہ بچہ ولایتِ عظمٰی کے مرتبہ پر فائز ہو گیا لا علاج مریض اس کی دعا سے شفایاب ہونے لگے۔شہرت کی وجہ سے بادشاہ کا نابینا مصاحب بھی آیا اور تحفے و نذرانے پیش کر کے درخواست کی کہ مجھ پر بھی کچھ نظر کرم کریں۔میری آنکھیں بھی درست کر دیں بچہ نے کہا کہ شفاء میرے ہاتھ میں نہیں ہے میرا رب شفاء دیتا ہے اگر تو میرے رب پر ایمان لائے تو میں اس سے دعا کرتا ہوں امید ہے کہ آنکھیں درست ہو جائیں گی۔چنانچہ اسی طرح ہوا کہ وہ ایمان لے آیا بچہ نے دعا کی اس کی آنکھیں درست ہو گئیں۔جب وہ آدمی صبح بادشاہ کے دربار میں پہنچا تو بادشاہ نے تعجب سے پوچھا کہ پہلے تو کسی بھی معالج سے ٹھیک نہیں ہوا اب کیسے ٹھیک ہو گیا؟ اس نے کہا کہ میرے پروردگار نے اپنی قدرت سے مجھے بینائی دی ہے۔بادشاہ نے کہا کہ میرے سوا تیرا پروردگار کون ہے اس نے کہا کہ جس نے یہ ساری کائنات پیدا کی ہے۔بادشاہ اس کے جواب سے غضبناک ہوا اور اسے مارا پیٹا اور پوچھا کہ بتا تجھے یہ عقیدہ کس نے سکھایا ہے اس نے بچہ کا نام لیا۔اور پھر بچہ کو بلا کر سختی سے پوچھا گیا تو اس نے راہب کا نام لیا۔بادشاہ نے اس راہب کو بلا کر

دین چھوڑنے کا کہا اس نے انکار کیا تو بادشاہ نے اسے آرے سے چیر دیا پھر مصاحب سے بھی اسی طرح کہا اس نے انکار کر دیا بادشاہ نے اس کو بھی چیر دیا۔ اور بچہ سے کہا کہ تو بھی اپنے دین سے باز آجا ورنہ تیرا بھی یہی انجام ہوگا بچہ نے انکار کر دیا۔ الغرض بادشاہ نے مختلف حیلے بہانے کیے مگر تمام تدابیر ناکام ہوگئیں وہ اس کو قتل نہ کر سکے پھر بچہ نے خود ہی اپنے قتل کی تدبیر بتلائی کہ بڑے میدان میں لوگوں کو جمع کرو پھر مجھے سولی پر چڑھادو اور پھر بسم اللہ رب ھذا الغلام کہہ کہ مجھے تیر مارو میں مر جاؤں گا چنانچہ اسی طرح کیا گیا تیر اس بچہ کی کنپٹی پر لگا اور وہ جاں بحق ہو گیا جب لوگوں نے یہ دیکھا تو تمام لوگوں نے باوازِ بلند کہا آمنّا برب ھذا الغلام۔ بادشاہ کو اور غصہ آ گیا کہ پہلے تین تھے اب بے شمار لوگ اس بچہ کے رب پر ایمان لا چکے ہیں چنانچہ اس نے حکم دیا کہ خندقیں کھود کر ان میں آگ لگائی جائے اور تمام لوگوں سے ایک ایک کر کے پوچھا جائے جو جو انمیں سے ہمارے مذہب سے پھر گیا ہو اس کو اس آگ میں ڈال دیا جائے چنانچہ خندقیں کھود کر تمام اعیانِ سلطنت انکے کناروں پر نظارہ کیلئے بیٹھ گئے اور پھر تمام اہل ایمان کو آگ میں ڈالنا شروع کر دیا گیا۔ اسی دوران آگ بھڑکی اور بادشاہ اور اس کے کارندے وغیرہ جو کناروں پر بیٹھے نظارہ کر رہے تھے ان تمام کو آگ نے جلا کر راکھ کر دیا۔ (یہ واقعہ انتہائی مختصر کر کے بیان کیا گیا ہے تفصیل کیلئے قرآنِ کریم کی کسی تفسیر کا مطالعہ فرمائیں)

﴿السوال الثانی﴾ ۱۴۲۳ھ

﴿الشق الاول﴾...... (انا انزلناہ فی لیلۃ القدر ٥ وما ادرٰک مالیلۃ القدر ٥ لیلۃ القدر خیر من الف شھر ٥ تنزل الملئکۃ والروح فیھا باذن ربھم من کل امر ٥ سلٰم ھی حتی مطلع الفجر ٥)

(۱) سورۂ مبارکہ کا شانِ نزول، ترجمہ اور تفسیر تحریر کریں۔ (۲) روح کا مصداق متعین کریں۔ (۳) آخری آیت کی ترکیب لکھیں نیز ھی ضمیر کا مرجع متعین کریں۔

(خلاصۂ سوال) اس سوال میں چھ امور مطلوب ہیں (۱) سورۃ کا شانِ نزول (۲) سورۃ کا ترجمہ (۳) سورۃ کی تفسیر (۴) روح کا مصداق (۵) آخری آیت کی ترکیب (۶) ھی ضمیر کا مرجع۔

﴿جواب﴾ (۱) سورۃ کا شانِ نزول:۔ایک مرتبہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے صحابہ کرام ﷺ کے سامنے بنی اسرائیل کے ایک عابد ومجاہد کا تذکرہ کیا جس نے ہزار ماہ تک دن کو جہاد اور رات کو عبادت کی تھی۔تو صحابہ کرام ﷺ کو بہت صدمہ ہوا کہ ہم بہترین امت ہونے کے باوجود بنی اسرائیل کے مجاہدوں اور عابدوں کا مقابلہ نہیں کر سکتے اس لیے کہ ہماری تو عمریں ہی زیادہ سے زیادہ ساٹھ ستر سال تک ہیں تو اسپر یہ سورۃ نازل ہوئی کہ تمہاری ایک رات کی عبادت ہی ہزار ماہ کی عبادت سے افضل ہے۔اور بھی شانِ نزول بیان کیے گئے ہیں مگر ان سب کا مفہوم تقریباً یہی نکلتا ہے۔

(۲) سورۃ کا ترجمہ:۔بے شک ہم نے نازل کیا قرآنِ کریم کو لیلۃ القدر میں۔اور کیا معلوم آپ کو کیا ہے لیلۃ القدر۔لیلۃ القدر بہتر ہے ہزار مہینوں سے۔نازل ہوتے ہیں (اترتے ہیں) اسمیں فرشتے اور روح اپنے رب کے حکم سے ہر امر کو لیکر۔یہ رات سلامتی والی ہے۔یہاں تک کہ فجر طلوع ہو جائے۔

(۳) سورۃ کی تفسیر:۔پہلی آیت میں قرآنِ کریم کی عظمت کا اظہار مختلف انداز سے کیا۔ایک اس طرح کہ اس کو ہم نے نازل کیا ہے کسی اور کی من گھڑت کلام نہیں دوسرا اس طرح کہ اس کو لیلۃ القدر میں نازل کیا گیا ہے پھر اگلی آیت میں لیلۃ القدر کی عظمت بیان کرنے کیلئے پہلے سوال کیا کہ لیلۃ القدر کیا ہے؟ اگلی آیت میں اس کی عظمت خود ہی بیان کر دی کہ وہ ایک رات ہزار ماہ سے افضل ہے اگلی دونوں آیات میں عظمت کی وجہ بیان کی گئی ہے کہ اس رات میں فرشتے اللہ تعالیٰ کے احکامات لیکر نیچے اترتے ہیں اور پھر پوری زمین پر پھیل جاتے ہیں اور یہ رات سراپا سلامتی ہے کہ غروبِ آفتاب سے لیکر طلوعِ فجر تک باعثِ سلامتی اور خیر ہی خیر ہے۔

(۴) روح کا مصداق:۔اسمیں متعدد اقوال ہیں مگر راجح قول کے مطابق جبرائیل علیہ السلام ہیں۔

(۵) آخری آیت کی ترکیب:۔سلام مصدر ھی ضمیر مبتداء مؤخر حتی جارہ مطلع مضاف الفجر مضاف الیہ۔مضاف مضاف الیہ ملکر مجرور جار مجرور ملکر متعلق ہوا مصدر

کے مصدر اپنے متعلق سے ملکر خبر مقدم ہوئی مبتدا کی۔ مبتدا اپنی خبر سے ملکر جملہ اسمیہ خبریہ ہوا۔

(٦) ھی ضمیر کا مرجع:۔ھی ضمیر کا مرجع لیلۃ القدر ہے۔

﴿الشق الثانی﴾...... (انا اعطینٰك الکوثر ٥ فصل لربك وانحر ٥ان شانِئك هوالابتر ٥)

(۱) سورۂ مبارکہ کا شانِ نزول اور سلیس ترجمہ لکھیں (۲) کوثر کی تفسیر میں مفسرین کے اقوال تحریر کریں (۳) ان شانئك هو الابتر کا مصداق متعین کریں اور پوری سورۃ کی ترکیب لکھیں۔

(خلاصۂ سوال) اس سوال میں پانچ امور مطلوب ہیں (۱) سورۃ کا شانِ نزول (۲) سورۃ کا ترجمہ (۳) کوثر کی تفسیر میں مفسرین کے اقوال (۴) ان شانئك هو الابتر کا مصداق (۵) سورۃ کی ترکیب۔

﴿جواب﴾ (۱) سورۃ کا شانِ نزول:۔ جب حضور ﷺ کے بیٹے قاسم و ابراہیم کا انتقال ہوا تو اہلِ عرب نے آپکو ابتر ہونے کا طعنہ دیا کہ اسکا دین تو آگے نہیں پھیل سکتا کیونکہ یہ بیٹوں کا کام ہے کہ اپنے باپ کے دین کی تبلیغ و اشاعت کریں اور اس کا کوئی بیٹا نہیں ہے۔ اسپر یہ سورت نازل ہوئی۔

(۲) سورۃ کا ترجمہ:۔ بے شک ہم نے عطا کی آپکو کوثر۔ پس آپ نماز پڑھیں اپنے رب کیلئے اور قربانی کریں۔ بے شک آپکا دشمن ہی ابتر ہے (دُم کٹا۔ بے نام ونشان)

(۳) کوثر کی تفسیر میں مفسرین کے اقوال:۔ اس میں متعدد اقوال ہیں۔ امام رازیؒ نے پندرہ اقوال ذکر کیے ہیں مگر ان سب میں سے مشہور یہ تین اقوال ہیں۔

(۱) وہ تمام خیرِ کثیر جو آپکو دنیا میں عطا ہوئی۔ (۲) جنت کی وہ نہر جو آپکو شبِ معراج میں دکھائی گئی۔ (۳) حوضِ کوثر جو پل صراط سے قبل میدانِ حشر میں عطا ہوگا۔

(۴) ان شـانـئك هو الابتر کا مصداق:۔ اس آیت کا مصداق وہ تمام کفار ہیں جنہوں نے آنحضرت ﷺ کو ابتر ہونے کا طعنہ دیا تھا۔ جن میں سے عاص بن وائل نمایاں تھا۔

(۵) سورۃ کی ترکیب:۔ اِنّ حرف از حروف مشبہ بالفعل نا ضمیر اس کا اسم اعطینا

فعل فاعل لَ ضمیر مفعول بہ اول الکوثر مفعول بہ ثانی فعل اپنے فاعل اور دونوں مفعولوں سے ملکر جملہ فعلیہ خبریہ ہوکر انّ کی خبر انّ اپنے اسم وخبر سے ملکر جملہ اسمیہ خبریہ ہوا۔ فَ تفریعیہ صل فعل امر اسمیں انت ضمیر مُستتر فاعل لام جارہ رب مضاف لَ ضمیر مضاف الیہ۔ مضاف مضاف الیہ ملکر مجرور جار مجرور ملکر متعلق ہوا فعل کے فعل اپنے فاعل ومتعلق سے ملکر جملہ فعلیہ انشائیہ ہوکر معطوف علیہ واؤ عاطفہ انحر فعل امر انت ضمیر مستتر فاعل۔ فعل فاعل ملکر جملہ فعلیہ انشائیہ ہوکر معطوف معطوف علیہ اپنے معطوف سے ملکر جملہ معطوفہ ہوا۔ اِنّ حرف مشبہ بالفعل شانئك مضاف مضاف الیہ ملکر انّ کا اسم ھُوَ ضمیرِ فصل الابتر انّ کی خبر۔ انّ اپنے اسم وخبر سے ملکر جملہ اسمیہ ہوا۔

«السوال الثالث» ۱۴۲۳ھ

«الشق الاول»...... میم ساکن کے کل کتنے احوال ہیں؟ مثالوں کے ساتھ تحریر کریں نیز ہمس کی تعریف کر کے یہ بتائیں کہ حروفِ مہموسہ کون کون سے ہیں۔

(خلاصۂ سوال) اس سوال میں چار امور مطلوب ہیں (۱) میم ساکن کے کتنے احوال ہیں (۲) میم ساکن کے احوال کی امثلہ (۳) ہمس کی تعریف (۴) حروفِ مہموسہ کون کون سے ہیں۔

«جواب» (۱) میم ساکن کے کتنے احوال ہیں:۔ میم ساکن کے تین احوال ہیں (۱) ادغام جبکہ میم ساکن کے بعد دوسری میم ہو جیسے اَم مَن خَلَقَ (۲) اخفاء جبکہ میم ساکن کے بعد ب ہو جیسے وَمَاھُمْ بِمُؤمِنِینَ۔ (۳) اظہار۔ مذکورہ صورتوں کے علاوہ کوئی اور صورت ہو جیسے کَیدَھُمْ فِی تَضلِیلٍ۔ عَلَیھِمْ وَلَاالضَّالِّینَ۔

(۲) میم ساکن کے احوال کی امثلہ:۔ اس جزئی کا جواب مذکورہ جزئی کے ضمن میں ہو گیا۔

(۳) ہمس کی تعریف:۔ کمامرّ فی الشق الثانی من السوال الثالث ۱۴۲۴ھ

(۴) حروفِ مہموسہ کون کون سے ہیں:۔ کمامرّ فی الشق الثانی من السوال الثالث ۱۴۲۴ھ

﴿الشق الثانی﴾...... اجتماعِ ساکنین کی کتنی قسمیں ہیں؟ ہر ایک کی تعریف اور حکم مثالوں کے ساتھ بیان کریں۔

(خلاصۂ سوال) اس سوال میں چار امور مطلوب ہیں (۱) اجتماعِ ساکنین کی اقسام (۲) اقسام کی تعریف (۳) اقسام کا حکم (۴) اقسام کی امثلہ۔

﴿جواب﴾ (۱) اجتماعِ ساکنین کی اقسام:۔ اجتماعِ ساکنین کی دو اقسام ہیں (۱) علی حدہ (۲) علی غیر حدہ۔

(۲) اقسام کی تعریف علی حدہ:۔ یہ ہے کہ اول ساکن مدہ ہو اور دونوں ساکن ایک ہی کلمہ میں ہوں اور یہ جائز ہے جیسے ضالّا۔ دَابَّةٍ۔

علی غیر حدہ:۔ یہ ہے کہ اول ساکن مدہ نہ ہو یا پھر اول ساکن مدہ ہو مگر دونوں ایک کلمہ میں نہ ہوں۔ اگر اول ساکن مدہ ہو ایک کلمہ نہ ہو تو اس کو حذف کر دیں گے جیسے اقیموا الصلوۃ اور لاتعدلوا اعدلوا میں واؤ حذف ہو گیا۔ اور اگر اول ساکن مدہ ہی نہ ہو تو اس کو کسرہ دے دیں گے جیسے اِن ارتبتم میں نون ساکن تھا اس کو کسرہ دے دیا۔ یہ قسم صرف وقف میں جائز ہے۔ ویسے جائز نہیں ہے۔

(۲۔۳۔۴) اقسام کی تعریف۔ حکم۔ امثلہ:۔ ان تینوں جزئیات کا ذکر مذکورہ جزئی کے ضمن میں ہو گیا۔

الورقة الاولیٰ فی التفسیر والتجوید

﴿السوال الاول﴾ ۱۴۲۲ھ

﴿الشق الاول﴾...... (والنازعات غرقا o والناشطات نشطا o والسابحات سبحا o فالسابقات سبقا o فالمدبرات امرا o یوم ترجف الراجفة o تتبعها الرادفة o قلوب یومئذ واجفة o ابصارها خاشعة o یقولون اء نا لمردودون فی الحافرة o)

(۱) آیاتِ کریمہ کا سلیس ترجمہ کریں (۲) نازعات۔ ناشطات۔ سابحات۔

سابقات ۔ میں سے ہر ایک کا لغوی اور مرادی معنیٰ لکھیں (۳) قلوب یومئذ واجفۃ o ابصارھا خاشعۃ کی ترکیب نحوی لکھیں۔

(خلاصۂ سوال) اس سوال میں تین امور مطلوب ہیں (۱) آیات کا ترجمہ (۲) الفاظِ مذکورہ کا لغوی ومرادی معنیٰ (۳) آیات مذکورہ کی ترکیب۔

جواب (۱) آیات کا ترجمہ:۔ قسم ہے ان فرشتوں کی جو سختی سے جان نکالنے والے ہیں۔ اور ان فرشتوں کی جو بند کھولنے والے ہیں۔ اور ان فرشتوں کی جو تیرنے والے ہیں۔ پھر ان فرشتوں کی جو سبقت کرنے والے ہیں پھر ان فرشتوں کی جو ہر معاملہ کا انتظام کرتے ہیں۔ ضرور قائم ہوگی قیامت جس دن کہ ہلانے والی ہلا دے گی۔ پیچھے آئے گی اس کے پیچھے آنیوالی۔ کتنے قلوب اس دن دھڑکتے ہوں گے انکی نگاہیں جھکی ہوئی ہوں گی۔ کہتے ہیں منکر لوگ کہ کیا ہم لوٹائے جائیں گے پہلی حالت پر۔

(۲) الفاظِ مذکورہ کا لغوی ومرادی معنیٰ:۔ نازعات ۔ نزع مصدر سے جمع مؤنث اسم فاعل کا صیغہ ہے بمعنی کھینچنا۔ مراد کافر کی روح نکالنا ہے کہ وہ اس کے جسم سے زبردستی کھینچی جاتی ہے وہ خود مرنے کیلئے تیار نہیں ہوتا۔ ناشطات ۔ نشط مصدر سے جمع مؤنث اسم فاعل کا صیغہ ہے بمعنی گرہ کھولنا۔ مراد مؤمن کی روح نکالنا ہے کہ وہ خود ہی مرنے کیلئے تیار ہوتا ہے اسوجہ سے آسانی سے روح نکال لی جاتی ہے جیسے کسی بوری وغیرہ کی گرہ کھولی جائے تو اندر سے خود بخود ہی چیز باہر آجاتی ہے۔ سابحات ۔ سباحۃ مصدر سے جمع مؤنث اسم فاعل کا صیغہ ہے بمعنی تیرنا۔ مراد یہ ہے کہ وہ فرشتے روح کو نکال کر ایسے سکون سے اس کو لیکر اوپر کی طرف جاتے ہیں جیسے آدمی سکون سے پانی میں تیر رہا ہو۔ سابقات ۔ سبقت مصدر سے جمع مؤنث اسم فاعل کا صیغہ ہے بمعنی آگے نکلنا سبقت کرنا۔ مراد یہ ہیکہ فرشتے روح کو نکال کر تیزی سے اس کی منزل اور ٹھکانہ پر پہنچا دیتے ہیں تاخیر نہیں کرتے۔

(۳) آیاتِ مذکورہ کی ترکیب:۔ قلوب مبتدا یومئذٍ بہ ترکیبِ مشہور ظرف ہوا واجفۃ کا واجفۃ اسم فاعل ھی ضمیر مستتر فاعل اسم فاعل اپنے فاعل وظرف سے ملکر شبہ جملہ ہوکر خبر۔

مبتدا خبر ملکر جملہ اسمیہ خبریہ ہوا۔ ابصارھا مضاف ومضاف الیہ ملکر مبتدا خاشعۃ شبہ جملہ ہو کر خبر مبتدا خبر ملکر جملہ اسمیہ خبریہ ہوا۔

﴿الشق الثانی﴾ ...... (انا انزلناه فی لیلة القدر ○ وما ادرک مالیلة القدر ○ لیلة القدر خیر من الف شهر ○ تنزل الملئکة والروح فیها باذن ربهم من کل امر ○ سلٰم هی حتی مطلع الفجر ○)

(۱) سورۃ کا شانِ نزول، سلیس ترجمہ اور تفسیر لکھیں (۲) روح سے کیا مراد ہے مفسرین کے اقوال لکھیں (۳) پہلی تین آیتوں کی ترکیب نحوی لکھیں۔

(خلاصۂ سوال) اس سوال میں پانچ امور مطلوب ہیں (۱) سورۃ کا شانِ نزول (۲) سورۃ کا ترجمہ (۳) سورۃ کی تفسیر (۴) روح کی مراد (۵) پہلی تین آیات کی ترکیب۔

﴿جواب﴾ (۱۔۲۔۳۔۴) سورۃ کا شانِ نزول۔ ترجمہ۔ تفسیر۔ روح کی مراد: کما مرّ فی الشق الاول من السوال الثانی ۱۴۲۳ھ۔

(۵) پہلی تین آیات کی ترکیب: اِنَّ حرف مشبہ بالفعل نا ضمیر اس کا اسم انزلنا فعل بافاعل ۃ ضمیر مفعول بہ فی جارہ لیلة مضاف القدر مضاف الیہ۔ مضاف مضاف الیہ ملکر مجرور جار مجرور ملکر متعلق ہوا فعل کے فعل اپنے فاعل ومفعول بہ و متعلق سے ملکر جملہ فعلیہ خبریہ ہوکر انّ کی خبر۔ ان اپنے اسم وخبر سے ملکر جملہ اسمیہ خبریہ ہوا۔ واؤ عاطفہ ما استفہامیہ مبتدا ادرٰی فعل اس میں ھو ضمیر مستتر اس کا فاعل کَ ضمیر مفعول بہ اول ما استفہامیہ مبتدا۔ لیلة القدر مضاف ومضاف الیہ ملکر خبر۔ مبتدا خبر ملکر جملہ اسمیہ انشائیہ ہوکر مفعول بہ ثانی فعل اپنے فاعل و دونوں مفعولوں سے ملکر جملہ فعلیہ خبریہ ہو کر خبر مبتدا خبر ملکر جملہ اسمیہ انشائیہ ہوا۔ لیلة القدر مضاف ومضاف الیہ ملکر مبتدا خیر اسم تفضیل ھو ضمیر مستتر فاعل من جارہ الف ممیز شهر تمیز۔ ممیز تمیز ملکر مجرور جار مجرور ملکر متعلق ہوا اسم تفضیل کے۔ اسم تفضیل اپنے فاعل و متعلق سے ملکر شبہ جملہ ہوکر خبر مبتدا خبر ملکر جملہ اسمیہ خبریہ ہوا۔

السوال الثانی ۱۴۲۲ھ

الشق الاول …… (فلینظر الانسان الی طعامہ o انا صببنا الماء صبًا o ثم شققنا الارض شقًا o فانبتنا فیھا حبا o و عنبا و قضبا o و زیتونا ونخلًا o و حدائق غلبا o و فاکھۃ و ابًا o متاعا لکم و لانعامکم o)

(۱) سلیس ترجمہ کریں (۲) خط کشیدہ الفاظ کی لغوی اور نحوی تحقیق کریں۔ (۳) آیات کی ترکیب نحوی لکھیں۔

(خلاصۂ سوال) اس سوال میں تین امور مطلوب ہیں (۱) آیات کا ترجمہ (۲) خط کشیدہ الفاظ کی لغوی ونحوی تحقیق (۳) آیات کی ترکیب۔

جواب (۱) **آیات کا ترجمہ**:۔ پس چاہیے کہ دیکھے انسان اپنے کھانے کی طرف۔ کہ برسایا ہم نے اوپر سے پانی برسانا۔ پھر پھاڑا ہم نے زمین کو پھاڑنا پھر اگایا ہم نے اسمیں غلہ اور انگور اور ترکاری اور زیتون اور کھجور اور گھنے باغات اور میوہ اور چارہ۔ نفع ہے تمہارے لیے اور تمہارے چوپاؤں کیلئے۔

(۲) خط کشیدہ الفاظ کی لغوی ونحوی تحقیق:۔ صبًا باب نصر کا مصدر ہے بمعنی انڈیلنا۔ اوپر سے نیچے کو بہانا۔ اور یہ مفعول مطلق ہے۔ شقًا باب نصر کا مصدر ہے بمعنی پھاڑنا اور مفعول مطلق ہے۔ قضبا اسم ہے بمعنی ترکاری کھیرہ وغیرہ اور مفعول بہ ہے ابًا اسم ہے بمعنی چارہ اور مفعول بہ ہے۔

(۳) آیات کی ترکیب:۔ فا تعقیبیہ لینظر فعل امر الانسان فاعل الی جارہ طعامہ مضاف مضاف الیہ ملکر مجرور جار مجرور ملکر متعلق ہوا فعل امر کے فعل امر اپنے فاعل و متعلق سے ملکر جملہ فعلیہ انشائیہ ہوا۔ انّ حرف مشبہ بالفعل نا ضمیر اس کا اسم صببنا فعل با فاعل الماء مفعول بہ صبًا مفعول مطلق فعل اپنے فاعل و مفعول بہ و مفعول مطلق سے ملکر جملہ فعلیہ خبریہ ہوکر معطوف علیہ ثمّ عاطفہ شققنا فعل و فاعل الارض مفعول بہ شقا مفعول مطلق۔ فعل اپنے فاعل و دونوں مفعولوں سے ملکر جملہ فعلیہ خبریہ ہوکر معطوف اول فا عاطفہ انبتنا فعل

بافاعل فیھا جارومجرور ملکر متعلق ہوا فعل کے حبا معطوف علیہ عنبا سے ابا تک تمام معطوفات۔ معطوف علیہ اپنے تمام معطوفات سے ملکر مفعول بہ ہوا انبتنا کا متاعا مصدر لکم جار مجرور ملکر معطوف علیہ واؤ عاطفہ لام جارہ انعامکم مضاف ومضاف الیہ ملکر مجرور جار مجرور ملکر معطوف۔ معطوف معطوف علیہ ملکر مصدر کے متعلق ہوا مصدر اپنے متعلق سے ملکر مفعول لہ ہوا انبتنا کا۔ فعل اپنے فاعل ومتعلق ودونوں مفعولوں سے ملکر جملہ فعلیہ خبریہ ہوکر معطوف ثانی ہوا معطوف علیہ اپنے دونوں معطوفوں سے ملکر خبر ہوئی انّ کی انّ اپنے اسم وخبر سے ملکر جملہ اسمیہ ہوا۔

﴿الشق الثانی﴾ ...... (کذبت ثمود بطغوھا ٥ اذانبعث اشقھا ٥ فقال لھم رسول اللّٰہ ناقة اللہ وسقیھا٥ فکذبوہ فعقروھا ٥)

(۱) سلیس ترجمہ کریں اور واقعہ کی تشریح کریں (۲) بطغوھا۔ فکذبوہ فعقروھا میں ضمائر کا مرجع متعین کریں نیز رسول اللہ سے کون سے رسول مراد ہیں۔ (۳) اشقی سے کون مراد ہے نیز خط کشیدہ آیات کی ترکیب نحوی کریں۔

(خلاصۂ سوال) اس سوال میں چھ امور مطلوب ہیں۔ (۱) آیات کا ترجمہ (۲) واقعہ کی تشریح (۳) ضمائر کے مرجع (۴) رسول اللہ کی مراد (۵) اشقی کی مراد (۶) خط کشیدہ آیات کی ترکیب۔

﴿جواب﴾ (۱۔۲۔۳۔۴۔۵) آیات کا ترجمہ۔ واقعہ کی تشریح۔ ضمائر کے مرجع۔ رسول اللہ کی مراد۔ اشقی کی مراد:۔ کمامر فی الشق الاول من السوال الثانی ۱۴۲۴ھ۔

(۶) خط کشیدہ آیات کی ترکیب:۔ کذبت فعل ثمود مضاف الیہ ہوا مضاف محذوف قوم کا۔ مضاف ومضاف الیہ ملکر فاعل ہوا۔ باسببیہ جار طغوھا مضاف ومضاف الیہ ملکر مجرور جار مجرور ملکر متعلق ہوا فعل کے۔ فعل اپنے فاعل ومتعلق سے ملکر جملہ فعلیہ خبریہ ہوا۔ ف تفریعیہ کذبو فعل بافاعل ہ ضمیر مفعول بہ فعل اپنے فاعل ومفعول بہ سے ملکر جملہ فعلیہ خبریہ ہو کر معطوف علیہ فا عاطفہ عقرو فعل بافاعل ھا ضمیر مفعول بہ۔ فعل اپنے فاعل ومفعول بہ سے ملکر جملہ فعلیہ خبریہ ہوکر معطوف ہوا۔ معطوف علیہ اپنے معطوف سے ملکر جملہ معطوفہ ہوا۔

﴿السوال الثالث﴾ ۱٤۲۲ھ

﴿الشق الاول﴾ ......اظہار۔ادغام۔قلب۔اخفاء۔ہرایک کی تعریف کرنے کے بعد بتائیں کہ حروفِ مجہورہ کون کون سے ہیں۔

(خلاصۂ سوال) اس سوال میں دو امر مطلوب ہیں۔ (۱) مذکورہ الفاظ کی تعاریف (۲) حروف مجہورہ کون کون سے ہیں۔

﴿جواب﴾ (۱) مذکورہ الفاظ کی تعاریف:۔کما مرفی الشق الاول من السوال الثالث ۱٤۲٤ھ ضمنی۔

(۲) حروفِ مجہورہ کون کون سے ہیں:۔کما مرَ فی الشق الاول من السوال الثالث ۱٤۲٤ھ۔

﴿الشق الثانی﴾ ......شدت اور رخوت کے کیا معنی ہیں۔حروفِ شدیدہ اور رخوہ کون کون سے ہیں۔حروفِ قلقلہ کتنے اور کون کون سے ہیں۔

(خلاصۂ سوال) اس سوال میں چار امور مطلوب ہیں (۱) شدت اور رخوت کا معنی (۲) حروفِ شدیدہ اور رخوہ کون کون سے ہیں۔ (۳) حروفِ قلقلہ کتنے ہیں۔ (۴) حروفِ قلقلہ کون کون سے ہیں۔

﴿جواب﴾ (۱۔۲):۔شدت و رخوت کا معنیٰ حروفِ شدیدہ ورخوہ کون کون سے ہیں:۔ کما مر فی الشق الثانی من السوال الثالث ۱٤۲٤ھ۔

(۳) حروفِ قلقلہ کتنے ہیں:۔حروفِ قلقلہ پانچ ہیں جنکا مجموعہ قطب جد ہے۔

(۴) حروفِ قلقلہ کون کون سے ہیں:۔حروفِ قلقلہ یہ ہیں۔ق۔ط۔ب۔ج۔د۔کمامر آنفاً۔

الورقة الاولیٰ فی التفسیر والتجوید

﴿السوال الاول﴾ ١٤٢١ھ

﴿الشق الاول﴾......(عبس وتولی o ان جاء ہ الاعمی o ومایدریك لعله یزکی o اویذکر فتنفعه الذکری o اما من استغنی o فانت له تصدی o وماعلیك الایزکی o واما من جاءك یسعی o وھویخشی o فانت عنه تلھّی o)

(١) آیاتِ مبارکہ کا شانِ نزول اور سلیس ترجمہ تحریر کریں (٢) خط کشیدہ الفاظ کی لغوی اور صرفی تحقیق ذکر کریں۔(٣) عبس اور تولّی کا فاعل متعین کریں۔اگر فاعل ضمیر ہے تو اس کا مرجع متعین کریں۔

(خلاصۂ سوال) اس سوال میں پانچ امور مطلوب ہیں (١) آیات کا شانِ نزول (٢) آیات کا ترجمہ (٣) خط کشیدہ الفاظ کی لغوی وصرفی تحقیق (٤) عبس اور تولّی کا فاعل (٥) اگر فاعل ضمیر ہے تو اس کا مرجع۔

﴿جواب﴾ (١۔٢) آیات کا شانِ نزول۔آیات کا ترجمہ:۔کما مر فی الشق الاول من السوال الاول ١٤٢٤ھ۔

(٣) خط کشیدہ الفاظ کی لغوی وصرفی تحقیق:۔عبس صیغہ واحد مذکر غائب بحث ماضی معروف از باب ضرب از سہ اقسام فعل از شش اقسام ثلاثی مجرد از ہفت اقسام صحیح بمعنی تیوری چڑھانا۔ تولّی ۔صیغہ واحد مذکر غائب بحث ماضی معروف از باب تفعل از سہ اقسام فعل از شش اقسام ثلاثی مزید فیہ از ہفت اقسام لفیف مفروق۔بمعنی منہ موڑنا۔اعراض کرنا۔متوجہ نہ ہونا۔ یدریك صیغہ واحد مذکر غائب بحث مضارع معروف از باب افعال از سہ اقسام فعل از شش اقسام ثلاثی مزید فیہ از ہفت اقسام ناقص یائی از مصدر ادراء بمعنی جاننا۔ یزّکّی ۔صیغہ واحد مذکر غائب بحث مضارع معروف از باب اِفّعّل ۔از سہ اقسام فعل از شش اقسام ثلاثی مزید فیہ ا ہفت اقسام ناقص یائی بمعنی تزکیہ کرنا۔یذکر صیغہ واحد مذکر غائب بحث مضارع معروف از باب اِفّعّل از سہ اقسام فعل از شش اقسام ثلاثی مزید فیہ از ہفت اقسام صحیح بمعنی یاد کرنا۔ فتنفعه۔

صیغہ واحد مؤنث غائب بحث مضارع معروف از باب فتح از سہ اقسام فعل از شش اقسام ثلاثی مجرد از ہفت اقسام صحیح بمعنی نفع پہنچانا۔ تصدّی صیغہ واحد مذکر حاضر بحث مضارع معروف از باب تفعل از سہ اقسام فعل۔ از شش اقسام ثلاثی مزید فیہ از ہفت اقسام ناقص یائی بمعنی در پے ہونا پیچھے پڑنا۔ تلھّی صیغہ واحد مذکر حاضر بحث مضارع معروف از باب تفعل از سہ اقسام فعل از شش اقسام ثلاثی مزید فیہ از ہفت اقسام ناقص یائی بمعنی بے پروائی کرنا۔

(۴۔۵) عبس اور تولّی کا فاعل۔ اگر فاعل ضمیر ہے تو اسکا مرجع:۔ عبس اور تولّی کا فاعل انمیں ھو ضمیر مستتر ہے اور اس کا مرجع حضور صلی اللہ علیہ وسلم ہیں۔

﴿الشق الثانی﴾......(اذاالسماء انشقت ٥ واذنت لربها وحقت ٥ واذا الارض مدت ٥ والقت مافيها وتخلت ٥ واذنت لربها وحقت ٥ يا ايها الانسان انك كادح الى ربك كدحًا فملقيه ٥)

(۱) آیات کا سلیس ترجمہ کرکے مختصر تفسیر ذکر کریں (۲) خط کشیدہ کلمات کی لغوی تحقیق ذکر کریں (۳) فملقیه کونسا صیغہ ہے اور اسمیں ضمیر مجرور کا مرجع متعین کریں۔

(خلاصۂ سوال) اس سوال میں پانچ امور مطلوب ہیں (۱) آیات کا ترجمہ (۲) آیات کی تفسیر (۳) خط کشیدہ کلمات کی لغوی تحقیق (۴) فملقیه کونسا صیغہ ہے۔ (۵) اسمیں ضمیر مجرور کا مرجع۔

﴿جواب﴾ (۱) آیات کا ترجمہ (۲) آیات کی تفسیر (۳) خط کشیدہ کلمات کی لغوی تحقیق:۔ ان تین امور کا جواب کما مرّ فی الشق الثانی من السوال الاول ۱٤۲٥ھ۔

(۴) فملقیه کونسا صیغہ ہے:۔ صیغہ واحد مذکر بحث اسم فاعل از مصدر ملاقات (مفاعلہ) بمعنی ملنا ملاقات کرنا۔

(۵) ضمیرِ مجرور کا مرجع:۔ فملقیه کی ضمیرِ مجرور کا مرجع ربك میں لفظ رب ہے۔

﴿السوال الثانی﴾ ۱٤۲۱ھ

﴿الشق الاول﴾......(والفجر ٥ وليالٍ عشر ٥ والشفع والوتر ٥

والیل اذا یسر o ھل فی ذلك قسم لذی حجر o الم ترکیف فعل ربك بعاد o ارم ذات العماد o التی لم یخلق مثلھا فی البلاد o)

(۱) آیاتِ مبارکہ کا سلیس ترجمہ وتفسیر تحریر کریں (۲) لیال عشر الشفع الوتر کی مراد واضح کریں۔ (۳) نیز یہ بتائیں کہ ارم ذات العماد ترکیب میں کیا واقع ہو رہا ہے۔

(خلاصۂ سوال) اس سوال میں چار امور مطلوب ہیں (۱) آیات کا ترجمہ (۲) آیات کی تفسیر (۳) لیالِ عشر۔ الشفع۔ الوتر کی مراد۔ (۴) ارم ذات العماد کی ترکیب۔

﴿جواب﴾ کما مرّ فی الشق الثانی من السوال الاول ۱۴۲۴ھ۔

﴿الشق الثانی﴾ ...... (کلا انّ الانسان لیطغی o أن رأ ہ استغنی۔ اِن الی ربك الرجعٰی o ارأیت الذی ینھٰی o عبدا اذا صلّی o ارأیت اِن کان علی الھدی o اوامر بالتقوی o ارأیت ان کذب وتولّی o الم یعلم بانّ اللّٰہ یرٰی o کلا لئن لم ینتہ لنسفعا بالناصیۃ o ناصیۃ کاذبۃ خاطئۃ o)

(۱) آیاتِ کریمہ کا سلیس ترجمہ وتفسیر ذکر کریں۔ (۲) انّ الانسان میں انسان اور عبدا اذا صلّی میں عبدًا کا مصداق متعین کریں۔ (۳) لنسفعاً کونسا صیغہ ہے۔ (۴) ناصیۃ ترکیب میں کیا واقع ہو رہا ہے۔

(خلاصۂ سوال) اس سوال میں پانچ امور مطلوب ہیں (۱) آیات کا ترجمہ (۲) آیات کی تفسیر (۳) الانسان اور عبدا کا مصداق (۴) لنسفعا کونسا صیغہ ہے (۵) ناصیۃ کی ترکیب۔

﴿جواب﴾ **(۱) آیات کا ترجمہ:**۔ یقیناً بلاشبہ انسان حد سے گزر جاتا ہے۔ اسلیے کہ وہ دیکھتا ہے اپنے آپکو مستغنی۔ بے شک تیرے رب کی طرف لوٹنا ہے۔ کیا دیکھا آپ نے اس شخص کو جو روکتا ہے بندہ کو جب وہ نماز پڑھتا ہے۔ بتلائیے کہ اگر وہ ہدایت پر ہو یا حکم کرے تقوی کا بتلائیے کہ اگر وہ جھٹلائے اور منہ پھیرے۔ کیا وہ نہیں جانتا اس بات کو کہ اللہ دیکھ رہا ہے خبردار اگر وہ باز نہ آیا تو ہم اس کی پیشانی کے بال پکڑ کر ضرور گھسیٹیں گے ایسی پیشانی جو جھوٹی اور گنہگار ہے۔

(۲) آیات کی تفسیر:۔ یہ آیات اگرچہ ابوجہل کے بارے میں نازل ہوئیں مگر مضمون

عام ہے کہ اس میں انسانوں کی ایک خصلتِ سیئہ اور گمراہی کا ذکر ہے وہ یہ کہ انسان جب تک کسی کا محتاج ہوتا ہے اس وقت تک سیدھا چلتا ہے۔ اور جب اس کو یہ گمان ہو جائے کہ میں کسی کا محتاج نہیں میں سب سے بے نیاز ہوں تو اس وقت اس میں سرکشی ظلم و جور کے رجحانات پیدا ہو جاتے ہیں جیسا کہ عموماً اہل دولت اور اربابِ سلطنت میں ہوتا ہے ابو جہل کا بھی یہی حال تھا کہ وہ مکہ کے خوشحال دولت مند گھرانہ سے تھا اس وجہ سے اس نے سرکشی کرتے ہوئے حضور ﷺ کے بارے میں یہ گستاخانہ الفاظ کہے۔ اس پہ اللہ تعالیٰ نے اس کے بارے میں خصوصاً اور دیگر سرکشوں کے بارے میں عموماً انجامِ بد کا ذکر فرمایا کہ ہم ان کو پیشانی کے بالوں سے پکڑ کر گھسیٹیں گے الخ۔

(۳) الانسان اور عبدا کا مصداق: ۔ الانسان کا مصداق ابو جہل اور عبداً کا مصداق حضور ﷺ ہیں۔

(۴) لنسفعا کونسا صیغہ ہے: ۔ صیغہ جمع متکلم بحث لام تاکید با نون خفیفہ از باب فتح از سہ اقسام فعل از شش اقسام ثلاثی مجرد از ہفت اقسام صحیح از مصدر سَفْعًا بمعنی طمانچہ مارنا۔ زور سے کھینچنا۔ وقف کی وجہ سے نون خفیفہ کو کتابت میں الف سے بدل دیا گیا۔

(۵) ناصیة کی ترکیب: ۔ ناصیة ترکیب میں الناصیه سے بدل ہے۔

﴿السوال الثالث﴾ ۱۴۲۱ھ

﴿الشق الاول﴾..... مندرجہ ذیل حروف کے مخارج وضاحت کے ساتھ تحریر کریں
ق۔ک۔ج۔ش۔ی۔ض۔ف۔

(خلاصۂ سوال) اس سوال میں ایک ہی امر مطلوب ہے (مندرجہ ذیل حروف کے مخارج)

﴿جواب﴾ مندرجہ ذیل حروف کے مخارج۔ کما مرّ فی الشق الاول من السوال الثالث ۱۴۲۴ھ۔

﴿الشق الثانی﴾..... راء کو پُر اور باریک پڑھنے کی جتنی صورتیں ہیں تمام صورتوں کو مثالوں کے ساتھ تحریر کریں۔

(خلاصۂ سوال) اس سوال میں دو امور مطلوب ہیں (۱) راء کو پُر اور باریک پڑھنے کی

صورتیں (۲) انکی امثلہ۔

﴿جواب﴾ (۱۔۲) راء کو پُر و باریک پڑھنے کی صورتیں، امثلہ:۔ کمامرّ فی الشق الاول من السوال الثالث ۱۴۲۵ھ۔

الورقة الاولی فی التفسیر والتجوید

﴿السوال الاول﴾ ۱۴۲۰ھ

﴿الشق الاول﴾ ...... (انا اعطینك الکوثر ٥ فصل لربك وانحر ٥ ان شانئك هو الابتر ٥)

(۱) سورۃ مبارکہ کا شانِ نزول اور سلیس ترجمہ لکھیں۔ (۲) کوثر کی تفسیر میں مفسرین کے اقوال تحریر کریں (۳) ان شانئك هو الابتر کا مصداق کون ہے اور آیت کی نحوی ترکیب کیا ہے۔

(خلاصۂ سوال) اس سوال میں پانچ امور مطلوب ہیں (۱) سورۃ کا شانِ نزول (۲) سورۃ کا ترجمہ (۳) کوثر کی تفسیر میں اقوالِ مفسرین (۴) ان شانئك هو الابتر کا مصداق (۵) آخری آیت کی نحوی ترکیب۔

﴿جواب﴾ کما مرّ فی الشق الثانی من السوال الثانی ۱۴۲۳ھ۔

﴿الشق الثانی﴾ ...... (والّیل اذا یغشی ٥ والنهار اذا تجلّی ٥ وما خلق الذکر والانثی ٥ ان سعیکم لشتّی ٥)

سلیس ترجمہ اور واضح مطلب لکھیں۔ خلق کا فاعل ضمیر ہے یا اسمِ ظاہر۔ اگر اسمِ ظاہر ہے تو کونسا اسم ہے۔ اگر ضمیر ہے تو اس کا مرجع کون ہے سمجھ کر لکھیں۔ قسم اور جوابِ قسم کو متعین کریں۔

(خلاصۂ سوال) اس سوال میں پانچ امور مطلوب ہیں (۱) آیات کا ترجمہ (۲) آیات کا مطلب (۳) خلق کا فاعل (۴) اگر فاعل اسم ظاہر ہے تو کونسا؟ اگر ضمیر ہے تو اس کا مرجع (۵) قسم اور جوابِ قسم کی تعیین۔

﴿جواب﴾ (۱) **آیات کا ترجمہ**:۔ قسم ہے رات کی جب وہ چھا جائے اور دن کی جب وہ روشن ہو اور اس ذات کی جس نے مذکر و مؤنث کو پیدا کیا بے شک تمہاری کوششیں البتہ

مختلف ہیں۔

(۲) آیات کا مطلب:۔اللہ تعالیٰ ان آیات میں تین قسمیں کھا کر کوششوں کے مختلف ہونے کو بیان فرمارہے ہیں۔جیسا کہ اگلی آیات میں صراحت کے ساتھ سیدنا صدیق اکبرؓ اور امیہ بن خلف کے واقعہ کو ذکر کیا کہ دونوں شخص مالدار ہیں مگر دونوں کی سعی اور کوشش میں فرق ہے ایک کی کوشش نیک کاموں میں صرف ہورہی ہے اور دوسرے کی زندگی برے کاموں میں ضائع ہورہی ہے۔مطلب یہ ہے کہ ہر انسان فطری طور پر کسی نہ کسی سعی وعمل کا خوگر ہے۔لہٰذا اے انسان تو نیکی کا طالب بن بدی کی سعی کو ترک کر۔

(۳) خلق کا فاعل:۔خلق کا فاعل اسمیں ھو ضمیر مستتر ہے۔جو کہ اللہ تعالیٰ کی طرف راجع ہے جو معہود فی الذہن ہے۔

(۴) اگر فاعل اسم ظاہر ہے تو کونسا؟ اور اگر ضمیر ہے تو اس کا مرجع:۔ مرّجوابه آنفاً۔

(۵) قسم اور جوابِ قسم کی تعیین:۔پہلی تین آیات قسم ہیں اور چوتھی آیت ان سعیکم لشتی جوابِ قسم ہے۔

﴿السوال الثانی﴾ ۱۴۲۰ھ

﴿الشق الاول﴾......(فلا اقسم بالخنس o الجوار الکنس o واللیل اذا عسعس o والصبح اذا تنفس o انه لقول رسول کریم o ذی قوة عند ذی العرش مکین o مطاع ثم امین o)

آیات کا ترجمہ لکھیں۔رسول کریم سے کون مراد ہے۔اس کی جملہ صفات کی وضاحت کریں۔الخنس الکنس عسعس کی صرفی ولغوی تحقیق کریں۔

(خلاصۂ سوال) اس سوال میں چار امور مطلوب ہیں۔(۱) آیات کا ترجمہ (۲) رسول کریم کی مراد (۳) اسکی جملہ صفات کی وضاحت (۴) الفاظِ مذکورہ کی لغوی وصرفی تحقیق۔

﴿جواب﴾ (۱) آیات کا ترجمہ:۔قسم کھاتا ہوں میں پیچھے ہٹنے والے سیدھے چلنے

والے چھپ جانیوالے ستاروں کی اور رات کی جب وہ چھا جائے اور صبح کی جب وہ روشن ہو یقیناً یہ قرآن ایسے معزز طاقتور فرشتہ کا لایا ہوا کلام ہے جو عرش والے کے نزدیک صاحب مرتبہ ہے وہاں کا سردار امانتدار ہے۔

(۲) رسول کریم کی مراد:۔ اس سے مراد حضرت جبرائیل ہیں۔

(۳) اس کی صفات کی وضاحت:۔ پہلی صفت بیان کی کہ وہ رسول یعنی ترجمان ہے جو کچھ اسے کہا جائے وہی مرسل الیہ تک پہنچا تا ہے۔ کلامِ خداوندی کے مضمون کو اپنے الفاظ میں ادا کرنیوالا نہیں ہے۔ دوسری صفت بیان کی کہ کریم ہے یعنی ایسا بزرگ ہے جس کی عدالت و پرہیز گاری انتہاء کو پہنچی ہوئی ہے۔ تیسری صفت بیان کی کہ قوۃ والا ہے یعنی اسکا مقابلہ کرنا یا اس کے کام میں دخل اندازی کرنا کسی جن وانس کے بس کی بات نہیں۔ چوتھی صفت بیان کی کہ عرش والے کے پاس معزز وصاحبِ مرتبہ ہے۔ یعنی وہ اللہ تعالیٰ کے مقربین میں سے ہے۔ پانچویں صفت بیان کی کہ سردارِ ملائکہ بھی ہے بے شار فرشتے اسکے ماتحت اور زیرِ فرمان ہیں۔ چھٹی صفت بیان کی کہ امین بھی ہے یعنی وحی میں کمی بیشی یا کوئی آمیزش نہیں کرتا۔

(۴) الفاظِ مذکورہ کی لغوی وصرفی تحقیق:۔ الخنس صیغہ جمع مذکر بحث اسم فاعل از باب نصر وضرب از سہ اقسام اسم از شش اقسام ثلاثی مجرد۔ از ہفت اقسام صحیح از مصدر خنسا خُنُوسًا۔ خِنَاسًا بمعنی پیچھے ہٹنا۔ رکنا۔ چھپنا۔ الکنس۔ صیغہ جمع مذکر بحث اسم فاعل از باب ضرب از سہ اقسام اسم۔ از شش اقسام ثلاثی مجرد۔ از ہفت اقسام صحیح از مصدر کِنَاسًا بمعنی ہرن کا پناہ گاہ میں چھپنا۔ عسعس صیغہ واحد مذکر غائب بحث ماضی معروف۔ از باب فعللہ از سہ اقسام فعل از شش اقسام رباعی مجرد از ہفت اقسام مضاعف از مصدر عسعسۃ بمعنی رات کے اندھیرے کا چھا جانا۔

﴿الشق الثانی﴾......(ماودعك ربك وماقلى ٥ ووضعنا عنك وزرك ٥ الذى انقض ظهرك ٥ لنسفعاً بالناصية ٥ سندع الزبانية ٥ ويل لكل همزة لمزة ٥ انها عليهم مؤصدة ٥ فى عمد ممددة ٥)

آیاتِ مبارکہ کا ترجمہ کیجیے۔ آیت نمبر ۱٬۴ اور ۵ کا شانِ نزول لکھیں۔ آیت نمبر ۷٬۸ کی نحوی ترکیب لکھیں۔

(خلاصۂ سوال) اس سوال میں تین امور مطلوب ہیں (۱) آیات کا ترجمہ (۲) آیت نمبر ۱٬۴ اور ۵ کا شانِ نزول (۳) آیت نمبر ۷٬۸ کی ترکیب۔

﴿جواب﴾ (۱) آیات کا ترجمہ: نہیں چھوڑا آپکو آپکے رب نے اور نہ وہ بیزار ہوا ہے۔ اور اتار دیا ہم نے آپ سے وہ بوجھ جس نے آپکی کمر توڑ رکھی تھی۔ البتہ کھینچیں گے ہم اس کو پیشانی کے بالوں سے عنقریب بلائیں گے ہم بھی جہنم کے کارندے۔ بربادی ہے (ہلاکت ہے) ہر عیب جوئی کرنے والے طعنہ دینے والے کیلئے۔ بے شک وہ آگ ان پر بند کر دیجائے گی لمبے لمبے ستونوں میں۔

(۲) آیت نمبر ایک کا شانِ نزول:۔ کچھ عرصہ کیلئے آپ صلی اللہ علیہ سلم پر وحی آنا بند ہوگئی جبرائیل امین علیہ السلام کوئی پیغام لیکر نہ آئے۔ اس موقع پر مشرکین نے طعنہ دینا شروع کر دیا کہ آپکا رب آپ سے ناراض ہوگیا ہے اس نے تم کو چھوڑ دیا ہے۔ آپ ﷺ کو اس کا بہت صدمہ ہوا۔ اس موقع پر یہ آیت نازل ہوئی۔

آیت نمبر ۴ اور ۵ کا شانِ نزول:۔ روایت میں ہے کہ ابوجہل نے لوگوں سے دریافت کیا کہ کیا محمد ﷺ تمہارے سامنے زمین پر چہرہ اور پیشانی رگڑتا ہے؟ لوگوں نے کہاں۔ ہاں۔ تو اس نے کہا کہ اگر آئندہ میں نے اس کو ایسا کرتے دیکھا تو لات وعزی کی قسم میں اس کی گردن روند ڈالوں گا اس موقع پر یہ آیات نازل ہوئیں۔

(۳) آیت نمبر ۷ و ۸ کی ترکیب:۔ اِنَّ حرف مشبہ بالفعل ھا ضمیر اس کا اسم۔ علیهم جار مجرور ملکر متعلق اول مقدم ہوا مؤصدۃ اسم مفعول کا۔ مؤصدۃ اسم مفعول ھی ضمیر مستتر اس کا نائب فاعل فی جارہ عمد ممددۃ موصوف صفت ملکر مجرور۔ جار مجرور ملکر متعلق ثانی ہوا مؤصدۃ کا اسم مفعول اپنے نائب فاعل و دونوں متعلق سے ملکر شبہ جملہ ہوکر اِنَّ کی خبر اِنَّ اپنے اسم وخبر سے ملکر جملہ اسمیہ خبریہ ہوا۔

﴿السوال الثالث﴾ ١٤٢٠ھ

﴿الشق الاول﴾......مد کا لغوی واصطلاحی مفہوم کیا ہے۔حروفِ مدہ کون سے ہیں۔ مد کی جملہ اقسام بیان کیجیے۔

(خلاصۂ سوال) اس سوال میں تین امور مطلوب ہیں (١) مد کا لغوی و اصطلاحی مفہوم (٢) حروفِ مدہ کون سے ہیں (٣) مد کی جملہ اقسام۔

﴿جواب﴾ (١) **مد کا لغوی و اصطلاحی مفہوم**:۔مد کا لغوی معنیٰ کھینچنا ہے اور اصطلاح میں حروفِ مدہ کے کھینچنے کو مد کہا جاتا ہے۔

(٢) **حروفِ مدہ کون سے ہیں**:۔الف ماقبل مفتوح۔یا ساکن ماقبل مکسور۔واؤ ساکن ماقبل مضموم۔

(٣) **مد کی جملہ اقسام**:۔مد کی چار اقسام ہیں (١) متصل۔کہ حروفِ مدہ کے بعد ہمزہ اسی کلمہ میں ہو جیسے سَوَاءٌ۔ سُوْءٌ۔ سِيْئَتْ۔(٢) منفصل۔کہ حروفِ مدہ کے بعد ہمزہ دوسرے کلمہ کے شروع میں ہو جیسے اِنَّا اَعْطَيْنَا۔ قَالُوْا اٰمَنَّا۔ اَلَّذِیْ اَطْعَمَهُمْ۔(٣) لازم۔کہ ایک ہی کلمہ میں حرفِ مدہ کے بعد ساکن حرف ہو اور سکون اصلی ہو جیسے اٰلْـئٰنَ۔یا پھر مدہ کے بعد مشدد حرف ہو جیسے ضَآلِّیْنَ۔(٤) عارض۔کہ مدہ کے بعد ساکن حرف ہو مگر سکون اصلی نہ ہو بلکہ وقف کی وجہ سے ہو جیسے اَلْعَالَمِیْنَ۔ اَلرَّحِیْم۔

﴿الشق الثانی﴾......میم ساکن کے کل کتنے احوال ہیں۔مثالوں کے ساتھ بیان کریں۔

(خلاصۂ سوال) اس سوال میں دو امر مطلوب ہیں (١) میم ساکن کے احوال (٢) امثلہ

﴿جواب﴾ کما مرّ فی الشق الاول من السوال الثالث ١٤٢٣ھ۔

الورقة الاولي في التفسير والتجويد

﴿السوال الاول﴾ ١٤١٩ھ

﴿الشق الاول﴾......(يوم يقوم الروح والملئكة صفا لايتكلمون

الآمن اذن له الرحمٰن وقال صواباoذلك اليوم الحق فمن شاء اتخذ الى ربه مآباo انا انذرناكم عذابا قريبا يوم ينظر المرء ماقدمت يداه ويقول الكافر يٰليتنى كنت ترابا o)

آیات مذکورہ کا سلیس ترجمہ وتشریح کے بعد یوم۔روح۔صوابا کی مراد واضح کیجیے اور خط کشیدہ حصے کی ترکیب کیجیے۔

(خلاصۂ سوال) اس سوال میں چار امور مطلوب ہیں (۱) آیات کا ترجمہ (۲) آیات کی تشریح (۳) یوم' روح' صوابا کی مراد (۴) خط کشیدہ حصہ کی ترکیب۔

﴿جواب﴾ (۱) آیات کا ترجمہ:۔ جس دن کھڑے ہونگے روح اور فرشتے صف باندھے۔نہیں بول سکے گا مگر وہی جس کو رحمٰن اجازت دیگا اور وہ درست بات ہی کہے گا۔وہ دن برحق ہے۔پس جو شخص چاہے بنالے اپنے رب کے پاس ٹھکانہ بے شک ہم نے تمہیں قریب آنیوالے عذاب سے ڈرادیا ہے۔جس دن کہ دیکھ لیگا آدمی ان اعمال کو جو اس کے ہاتھوں نے آگے بھیجے تھے۔اور کافر کہے گا اے کاش کہ میں خاک ہوجاتا۔

(۲) آیات کی تشریح:۔ پہلی آیت میں قیامت کی ہولناکی کو بیان کیا کہ اس دن باری تعالیٰ کی اجازت کے بغیر کوئی بات ہی نہ کر سکے گا۔اور جو بھی بات کرے گا وہ درست ہی کرے گا۔ آگے پھر فرمایا کہ وہ دن ضرور آنیوالا ہے۔اس سخت دن میں باری تعالیٰ کے ٹھکانہ کے علاوہ کوئی اور ٹھکانہ نہ ہوگا اس وجہ سے دنیا ہی میں اپنے رب کے پاس ٹھکانہ کی محنت وکوشش کرلو۔آگے پھر کفار کے ایک روحانی عذاب کا ذکر ہے جو حسرت کی صورت میں ان پر مسلط ہوگا چنانچہ وہ یہ حسرت کرتے رہیں گے کہ اے کاش ہم مٹی ہوجاتے۔

(۳) یوم۔ روح ۔ صوابا کی مراد:۔ یوم سے مراد روز محشر ہے جیسا کہ قیامِ روح وملائکہ سے معلوم بھی ہورہا ہے۔ روح کی مراد میں متعدد اقوال ہیں مگر ان تمام کا خلاصہ یہ ہے کہ روح تمام فرشتوں سے بڑا فرشتہ ہے اور شاہ عبدالعزیزؒ فرماتے ہیں کہ روح سے مراد یہی روح ہی ہے جو تمام مخلوقات کو ملی ہوئی ہے صوابا سے مراد یہ ہے کہ جس کو سفارش کی اجازت

ملے گی وہ قاعدہ کے مطابق ہی سفارش کر سکے گا یعنی کسی کافر کی سفارش کی اجازت نہ ہوگی۔ بعض نے کہا کہ اس سے مراد کلمہ طیبہ ہے۔

(۴) خط کشیدہ حصہ کی ترکیب:۔ یقول فعل الکافر فاعل یا حرف ندا قائم مقام ادعو فعل کے ادعو فعل انا ضمیر مستتر اس کا فاعل لیت حرف مشبہ بالفعل ن وقایہ کا ی ضمیر لیت کا اسم کنت فعل ناقص تُ ضمیر اسم ترابا خبر کنت اپنے اسم وخبر سے ملکر جملہ فعلیہ خبریہ ہو کر لیت کی خبر لیت اپنے اسم وخبر سے ملکر جملہ اسمیہ انشائیہ ہو کر مفعول بہ ادعو فعل اپنے فاعل ومفعول بہ سے ملکر جملہ فعلیہ انشائیہ ہو کر مقولہ مفعول بہ یقول فعل اپنے فاعل ومفعول بہ سے ملکر جملہ فعلیہ خبریہ ہوا۔

﴿الشق الثانی﴾……(والفجر ولیالٍ عشر ٥ والشفع والوتر ٥ والّیل اذا یسر ٥ هل فی ذلك قسم لذی حجر ٥)

ترجمہ کرنے کے بعد فجر۔ لیالٍ عشر۔ شفع ۔ وتر ۔لیل کی مرادِ معین کو واضح کیجیے اور خط کشیدہ لفظ کی صرفی تحقیق کیجیے۔

(خلاصۂ سوال) اس سوال میں تین امور مطلوب ہیں (۱) آیات کا ترجمہ (۲) فجر۔ لیالٍ عشر۔ شفع ۔ وتر۔ لیل کی مراد (۳) خط کشیدہ لفظ کی صرفی تحقیق۔

﴿جواب﴾ (۱) آیات کا ترجمہ (۲) مذکورہ الفاظ کی مراد:۔ کما مرّ فی الشق الثانی من السوال الاول ١٤٢٤ھ۔

(۳) خط کشیدہ لفظ کی صرفی تحقیق:۔ صیغہ واحد مذکر غائب مضارع معروف از باب ضرب از سہ اقسام فعل۔ از شش اقسام ثلاثی مجرد۔ از ہفت اقسام ناقص یائی از مصدر سیر بمعنی رات کو چلنا دراصل یَسرِیْ تھا یا کو رعایت فاصلہ کیلئے آخر سے حذف کر دیا۔

﴿السوال الثانی﴾ ١٤١٩ھ

﴿الشق الاول﴾……(الهکم التکاثر ٥ حتی زرتم المقابر ٥ کلا سوف تعلمون ٥ ثمّ کلّا سوف تعلمون ٥)

ترجمہ و مختصر تفسیر کے بعد خط کشیدہ الفاظ کا وزن ہفت اقسام ۔صیغہ اور قانون بتلایئے۔

(خلاصۂ سوال) اس سوال میں چھ امور مطلوب ہیں (۱) ترجمہ (۲) تفسیر (۳) خط کشیدہ الفاظ کا وزن (۴) ہفت اقسام (۵) صیغہ (۶) قانون کیا ہے۔

﴿جواب﴾ (۱) ترجمہ:۔ غفلت میں ڈال دیا تم کو کثرت کی حرص نے یہاں تک کہ زیارت وملاقات کی تم نے قبروں سے (فوت ہوگئے) ہرگز ایسا نہیں عنقریب تم جان لوگے۔ پھر خبردار عنقریب تم جان لوگے۔

(۲) تفسیر:۔ ان آیات میں تنبیہ کر کے آخرت کی فکر دلائی جارہی ہے کہ جس چیز پر تم فخر کرتے ہو یعنی کثرتِ مال واولاد اور اسمیں حرص کرتے ہو یہ حرص اور فخر کی چیز نہیں۔ اس نے تو تمہیں آخرت سے غافل کردیا حالانکہ آخرت میں اس کے بارے میں سوال و جواب ہوگا اور یہ وبالِ جان بن جائیگی لہٰذا ان اسبابِ غفلت کو چھوڑو جن کی حرص میں تمہاری زندگیاں بیت گئیں تم قبروں میں جا کر مدفون ہوگئے مگر تمہاری حرص ختم نہ ہوئی۔

(۳۔۴۔۵۔۶) خط کشیدہ الفاظ کا وزن۔ ہفت اقسام۔ صیغہ۔ قانون:۔

اَلْهٰى بروزن اَدْعٰی ہے صیغہ واحد مذکر غائب ماضی معروف از باب افعال۔ از سہ اقسام فعل۔ از شش اقسام ثلاثی مزید فیہ۔ از ہفت اقسام ناقص واوی اصل میں اَلْهَوَ تھا اس میں يُدْعٰی والا قانون جاری ہوا۔ کہ واؤ کلمہ میں تیسری جگہ تھی جب چوتھی جگہ واقع ہوئی اور ماقبل کی حرکت اس کے مخالف تھی تو یا سے تبدیل کردیا اَلْهَوَ سے اَلْهَیَ ہوا پھر رَمٰی والا قانون جاری کیا یا متحرک ماقبل مفتوح یا کو الف سے بدل دیا اَلْهٰی ہوگیا۔ زُرْتُمْ۔ بروزن۔ قُلْتُمْ۔ صیغہ جمع مذکر حاضر ماضی معروف از باب نصر از سہ اقسام فعل از شش اقسام ثلاثی مجرد۔ از ہفت اقسام اجوف واوی اصل میں زَوَرْتُمْ تھا اس میں قال والا قانون جاری ہوا کہ واؤ متحرک ماقبل مفتوح اس کو الف سے تبدیل کردیا۔ پھر اجتماع ساکنین کیوجہ سے الف کو گرادیا زَرْتُمْ ہوا پھر فا کلمہ زا کو ضمہ دیا تا کہ دلالت کرے کہ گرنے والا حرف واؤ تھا زُرْتُم ہوگیا۔ مَقَابِر۔ مقبرہ کی جمع ہے صیغہ جمع بحث اسمِ ظرف از باب نصر وضرب از سہ اقسام اسم۔ از شش اقسام ثلاثی مجرد از ہفت اقسام صحیح۔ اس میں کوئی قانون جاری نہیں ہوا۔ یہ اپنی اصل پر ہے۔

﴿الشق الثانی﴾ ...... (انہ لقول فصل ٥ وماھو بالھزل ٥ انھم یکیدون کیدا٥ واکید کیدًا٥ فمھل الکافرین امھلھم رویدا٥)

ترجمہ وتفسیر کے بعد قول فصل کی مراد واضح کریں۔ یکیدون کی اصل کیا ہے۔ فمھل کونسا صیغہ ہے اور یہ آخر میں مکسور کیوں ہے؟

(خلاصۂ سوال) اس سوال میں چھ امور مطلوب ہیں (۱) ترجمہ (۲) تفسیر (۳) قول فصل کی مراد (۴) یکیدون کی اصل (۵) فمھل کونسا صیغہ ہے (۶) آخر میں مکسور کیوں؟

﴿جواب﴾ (۱) ترجمہ:۔ بے شک وہ البتہ قول فصل ہے (فیصلہ کن کلام) اور وہ لایعنی کلام نہیں ہے۔ بے شک وہ لوگ تدبیر کرتے ہیں تدبیر کرنا۔ اور میں بھی تدبیر کر رہا ہوں تدبیر کرنا۔ پس آپ مہلت دیجیے ان کافروں کو تھوڑی سی مہلت دینا۔

(۲) تفسیر:۔ اللہ تعالیٰ قرآن کریم کی حقانیت کو اور فکر آخرت کو بیان کر رہے ہیں۔ پہلے فرمایا کہ ہر انسان پر ایک نگران مقرر ہے جو اس کے تمام افعال واقوال حرکات وسکنات کو دیکھتا جانتا اور سنتا ہے اسوجہ سے انسان کو چاہیے کہ اپنے انجام کی فکر کرے۔ پھر امثلہ سے یہ بات سمجھائی کہ روزِ محشر سب نے جمع ہونا ہے اور یہ کوئی لایعنی اِدھر اُدھر کی بات نہیں بلکہ یہ فیصلہ کن کلام ہے کہ بہر صورت سب نے وہاں جمع ہونا ہے۔ آگے مسلمانوں کو تسلی دی کہ کافروں کی عیش وعشرت کو دیکھ کر گھبرانے کی بات نہیں ہم نے تدبیر کے تحت انکو مہلت دی ہوئی ہے۔ ایک دن عنقریب انکی گرفت کا آنیوالا ہے جب انکی سب خوشیاں خاک ہو جائیں گی۔

(۳) قول فصل کی مراد:۔ اس سے مراد قرآنِ کریم ہے کہ یہ حق و باطل میں فصل کرنیوالا ہے۔

(۴) یَکِیْدُوْنَ کی اصل:۔ یہ اصل میں یَکْیِدُوْنَ تھا۔ یَبِیْعُ والے قانون سے یَکِیْدُوْنَ ہوگیا۔

(۵۔۶) مَهِّلْ کونسا صیغہ ہے آخر میں مکسور کیوں ہے:۔ صیغہ واحد مذکر حاضر بحث امر حاضر معروف از باب تفعیل ۔ از سہ اقسام فعل از شش اقسام ثلاثی مزید فیہ۔ ازہفت

اقسام صحیح۔ امر ہونے کیوجہ سے آخر میں ساکن تھا جب آگے ملایا تو دو ساکن جمع ہوگئے۔ اول کو کسرہ دے دیا لان الساکن اذا حُرِّك حُرِك بالکسر۔

﴿السوال الثالث﴾ ۱۴۱۹ھ

﴿الشــق الاول﴾......میم ساکن کے تین حال بیان کریں۔ نیز ادغام، اخفاء، اظہار میں سے کونسا حال کہاں جاری ہوگا؟ مثالوں سے واضح کریں۔

(خلاصۂ سوال) اس سوال میں تین امور مطلوب ہیں (۱) میم ساکن کے احوال (۲) کونسا حال کہاں جاری ہوگا (۳) امثلہ سے وضاحت۔

﴿جواب﴾ کما مرّ فی الشق الاول من السوال الثالث ۱۴۲۳ھ۔

﴿الشق الثانی﴾......ادغام کی تین قسمیں بیان کریں۔ اور ہر قسم کو مثال سے واضح کریں۔

(خلاصۂ سوال) اس سوال میں دو امور مطلوب ہیں (۱) ادغام کی اقسام (۲) اقسام کی امثلہ۔

﴿جواب﴾ کما مر فی الشق الاول من السوال الثالث ۱۴۲۴ھ ضمنی۔

الورقة الاولیٰ فی التفسیر والتجوید

﴿السوال الاول﴾ ۱۴۱۸ھ

﴿الشق الاول﴾......(اذهب الی فرعون انه طغٰی o فقل هل لك الی ان تزكّی واهدیك الی ربك فتخشٰی o فاره الاية الكبری o فكذب وعصٰی o ثمّ ادبر یسعٰی o فحشر فنادیٰ o فقال انا ربكم الاعلٰی o)

(۱) آیاتِ کریمہ کا سلیس ترجمہ کریں اور مختصر تشریح کریں (۲) اذهب، هل لك کا مخاطب کون ہے (۳) الاية الكبریٰ سے کیا مراد ہے۔

(خلاصۂ سوال) اس سوال میں چار امور مطلوب ہیں (۱) آیات کا ترجمہ (۲) آیات کی تشریح (۳) اذهب هل لك کا مخاطب (۴) اَلاية الكبری کی مراد۔

﴿جواب﴾ (۱) ترجمہ:۔ جا تو فرعون کی طرف بے شک اس نے سرکشی کی ہے (وہ

سرکش ہوگیا ہے) پس کہہ کہ کیا تو چاہتا ہے یہ کہ تو تزکیہ کرے(درست ہوجائے) اور میں رہنمائی کروں تیری تیرے رب کی طرف پس تو اس سے ڈرنے لگے۔ پس دکھائی اس کو موسیٰ علیہ السلام نے بڑی نشانی پس جھٹلایا اس نے اور نافرمانی کی۔ پھر جدا ہوکر کوشش کرنے لگا پھر جمع کیا اور باآواز بلند کہا کہ میں تمہارا سب سے بڑا رب ہوں۔

(۲) آیات کی تشریح:۔ان آیات میں اللہ تعالیٰ موسیٰ علیہ السلام کو حکم دے رہے ہیں کہ فرعون سرکش ہوگیا ہے وہ لوگوں کو گمراہ کررہا ہے اسے جاکر دعوتِ توحید و رسالت دو چنانچہ موسیٰ علیہ السلام نے جاکر اس کو دعوت بھی دی اور معجزہ بھی دکھایا مگر وہ نہ مانا اور کہا یہ تو جادو ہے اس جادو کا مقابلہ میرے جادوگر کریں گے چنانچہ وقت مقرر ہوگیا لوگ جمع ہوگئے جادوگر میدان میں آئے اور جادو کیا مگر موسیٰ علیہ السلام کا معجزہ ان کے جادو پر غالب آگیا انہوں نے کہا اٰمنّا برب ھارون و موسی ۔اس موقع پر فرعون نے کہا کہ تم نے آپس میں کوئی خفیہ معاہدہ کیا ہے اور کہا انا ربکم الاعلی ۔اسی واقعہ کا اجمالاً ان آیات میں ذکر ہے۔

(۳) اذهب۔ هل لك کا مخاطب:۔اول کا مخاطب موسیٰ علیہ السلام اور ثانی کا فرعون ہے۔

(۴) الآية الكبرىٰ کی مراد:۔اس سے مراد عصا (لاٹھی) والا معجزہ ہے۔

﴿الشق الثانی﴾......(فلا اقسم بالخنس ۞ الجوار الكنس ۞ والليل اذا عسعس ۞ والصبح اذا تنفس ۞ انه لقول رسول كريم ۞ ذی قوة عند ذی العرش مكين ۞ مطاع ثم امين ۞)

(۱) آیات کا با محاورہ ترجمہ و تشریح بیان کریں (۲) رسول کریم سے کون مراد ہیں (۳) ذی قوة۔مطاع۔امین۔کس کی صفات بیان کی گئی ہیں (۴) خُنَّس۔کُنَّس۔عسعس کی لغوی تشریح کریں۔

(خلاصۂ سوال) اس سوال میں پانچ امور مطلوب ہیں (۱) ترجمہ (۲) تشریح (۳) رسول کریم کی مراد (۴) مذکورہ صفات کا موصوف (۵) مذکورہ الفاظ کی لغوی تشریح۔

﴿جواب﴾ (۱،۳،۴،۵) ترجمہ، رسول کریم کی مراد، مذکورہ صفات کا موصوف،

مذکورہ الفاظ کی لغوی تشریح:۔ جوابھا کما مرّ فی الشق الاول من السوال الثانی ۱٤۲۰ھ۔

(۲) تشریح آیات:۔ گزشتہ آیات میں قیامت کے احوال اور ہولناک مناظر اور محاسبہ اعمال کا ذکر فرمانے کے بعد حق تعالیٰ نے چند ستاروں کی قسم کھا کر فرمایا کہ یہ قرآن حق ہے۔ اللہ تعالیٰ کی طرف سے بڑی حفاظت کے ساتھ بھیجا گیا ہے اور جس ذات پر نازل ہوا ہے وہ ذات بڑی ہستی ہے وحی لانے والے فرشتہ کو وہ پہلے سے جانتے اور پہچانتے تھے اس لیے اس کتاب کے حق ہونے میں کسی شک وشبہ کی گنجائش نہیں ہے۔

﴿السوال الثانی﴾ ۱٤۱۸ھ

﴿الشق الاول﴾......(کذبت ثمود بطغوها o اذانبعث اشقٰها o فقال لهم رسول اللّٰه ناقة اللّٰه وسقیٰها o فکذبوه فعقروها o)

(۱) آیات کا ترجمہ اور واقعہ کی تشریح بیان کریں (۲) بطغوها۔ فکذبوه ۔ فعقروها میں مذکور ضمائر کے مرجع کیا ہیں (۳) رسول اللہ سے کون رسول مراد ہیں (۴) خط کشیدہ آیات کی ترکیب تحریر فرمائیں (۵) قومِ ثمود کس علاقہ میں رہتی تھی (٦) اشقی سے کون مراد ہے۔

(خلاصۂ سوال) اس سوال میں سات امور مطلوب ہیں (۱) آیات کا ترجمہ (۲) واقعہ (۳) مذکورہ ضمائر کے مرجع (۴) رسول اللہ کی مراد (۵) خط کشیدہ آیات کی ترکیب (٦) قومِ ثمود کا علاقہ (۷) اشقیٰ کی مراد۔

﴿جواب﴾ (۱،۲،۳،۴،۷) آیات کا ترجمہ۔ واقعہ۔ مذکورہ ضمائر کے مرجع۔ رسول اللہ کی مراد۔ اشقیٰ کی مراد۔ جوابھا کما مرّ فی الشق الاول من السوال الثانی ۱٤۲٤ھ۔

(۵) خط کشیدہ آیات کی ترکیب:۔ جوابه کما مرّ فی الشق الثانی من السوال الثانی ۱٤۲۲ھ۔

(٦) قومِ ثمود کا علاقہ:۔ عرب کے شمال میں شام کے متصل مقامِ حجر سے وادی القریٰ

تک سترہ سو کی تعداد میں انکی بستیاں پھیلی ہوئی تھیں۔

﴿الشق الثانی﴾...... (كلّا انّ كتاب الابرار لفى عليين ٥ وما ادرٰك ماعليون ٥ كتاب مرقوم ٥ يشهده المقربون ٥ ان الابرار لفى نعيم ٥ على الارائك ينظرون ٥)

سلیس ترجمہ کریں۔ بتائیں کہ ابرار کے مقابلہ میں کون ہیں اور ان کے دفتر کہاں رکھے جاتے ہیں۔ خط کشیدہ جملہ کی ترکیب کریں۔

(خلاصۂ سوال) اس سوال میں چار امور مطلوب ہیں (۱) ترجمہ (۲) ابرار کے مقابل کون ہیں (۳) انکے دفتر کہاں رکھے جاتے ہیں (۴) خط کشیدہ جملہ کی ترکیب۔

﴿جواب﴾ (۱) ترجمہ:۔ خبردار بے شک نیک لوگوں کے نامۂ اعمال علیین میں ہونگے۔ اور کیا معلوم آپ کو کیا ہے علیین۔ وہ دفتر ہیں لکھے ہوئے۔ حاضر ہوتے ہیں ان پر مقرب فرشتے۔ بے شک نیک لوگ البتہ نعمتوں میں ہوں گے۔ مسہریوں پر بیٹھے نظارہ کریں گے۔

(۲۔۳) ابرار کے مقابل کون ہیں۔ انکے دفتر کہاں رکھے جاتے ہیں:۔

ابرار کے مقابلہ میں فجار ہیں اور انکے دفتر سجین میں رکھے جاتے ہیں۔

(۴) خط کشیدہ جملہ کی ترکیب:۔ واؤ استینافیہ ما استفہامیہ مبتدا ادرٰی فعل ھو ضمیر مستتر فاعل کَ ضمیر مفعول بہ اول ما استفہامیہ مبتدا علیون خبر۔ مبتدا خبر ملکر جملہ اسمیہ انشائیہ ہوکر مفعول بہ ثانی۔ فعل اپنے فاعل و دونوں مفعولوں سے ملکر جملہ فعلیہ خبریہ ہوکر خبر۔ مبتدا خبر ملکر جملہ اسمیہ انشائیہ ہوا۔

﴿السوال الثالث﴾ ١٤١٨ھ

﴿الشق الاول﴾...... کل مخارج کتنے ہیں ان میں سے دس کا ذکر کریں۔ اور بتائیں کہ حروفِ مجہورہ کونسے ہیں۔

(خلاصۂ سوال) اس سوال میں تین امور مطلوب ہیں (۱) کل مخارج کتنے ہیں (۲) دس مخارج کا ذکر (۳) حروفِ مجہورہ کون سے ہیں۔

﴿جواب﴾ :- جوابه کمامرّ فی الشق الاول من السوال الثالث ۱۴۲۴ھ۔

﴿الشق الثانی﴾ ...... اظہار۔ادغام۔قلب۔اخفاء۔ہرایک کی تعریف کر کے ایک ایک مثال تحریر کریں۔

(خلاصۂ سوال) اس سوال میں دوامر مطلوب ہیں (۱) تعاریف (۲) امثلہ۔

﴿جواب﴾ (۲،۱) اظہار۔ادغام۔اخفاء کی تعریفات وامثلہ:- کمامرّ فی الشق الاول من السوال الثالث ۱۴۲۴ھ ضمنی۔

قلب کی تعریف:- قلب کہتے ہیں ایک حرف کو دوسرے حرف سے تبدیل کر کے پڑھنا جیسے مِنْ بَعْدِ میں نون کو میم سے تبدیل کر کے ادا کیا گیا۔

الورقة الاولٰی فی التفسیر و التجوید

﴿السوال الاول﴾ ۱۴۱۷ھ

﴿الشق الاول﴾ ...... (قل هو الله احد ○ اللّٰه الصمد ○ لم يلد ولم يولد○ ولم يكن له كفوا احد ○)

(۱) آیات کا سلیس ترجمہ (۲) سورۃ کا شانِ نزول (۳) خط کشیدہ الفاظ کی ترکیب (۴) لم یلد۔لم یکن کون سے صیغے ہیں۔

(خلاصۂ سوال) اس سوال میں چار امور مطلوب ہیں (۱) آیات کا ترجمہ (۲) سورۃ کا شانِ نزول (۳) خط کشیدہ آیت کی ترکیب (۴) لم یلد لم یکن کون سے صیغے ہیں۔

﴿جواب﴾ (۱) **آیات کا ترجمہ**:- کہہ دیجیے وہ اللہ ایک ہے۔اللہ بے نیاز ہے۔نہ اس نے جنا اور نہ وہ جنا گیا اور نہیں ہے اس کا کوئی ہمسر۔

(۲) **سورۃ کا شانِ نزول**:- کفار ومشرکین نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے اللہ تعالیٰ کے نسب۔اوصاف اور مادہ کے متعلق سوال کیا تھا۔اس موقع پر یہ سورۃ نازل ہوئی۔

(۳) **خط کشیدہ آیت کی ترکیب**:- لم یکن فعل ناقص لهٗ جار مجرور ملکر متعلق ہوا کفواً کے کفواً مصدر اپنے متعلق سے ملکر لم یکن کی خبر مقدم احد اسم مؤخر۔فعل ناقص اپنے اسم و

خبر سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہوا۔

(۴) لم یلد۔ لم یکن کون سے صیغے ہیں:۔لم یلد صیغہ واحد مذکر غائب بحث نفی جحد بلم معروف از باب ضرب از سہ اقسام فعل از شش اقسام ثلاثی مجرد از ہفت اقسام مثال واوی از مصدر ولادت بمعنی جننا۔ لم یکن کذلک ۔از ہفت اقسام اجوف واوی از باب نصر از مصدر کون بمعنی ہونا۔

﴿الشق الثانی﴾......(والنازعات غرقا o والناشطات نشطا o والسابحات سبحا o فالسابقات سبقا o فالمدبرات امرا o یوم ترجف الراجفة o تتبعها الرادفة o قلوب یومئذ واجفة o ابصارها خاشعة o یقولون ءانا لمردودون فی الحافرة o)

آیاتِ کریمہ کا سلیس ترجمہ کریں۔ نازعات۔ناشطات ۔ سابحات میں سے ہر ایک کے لغوی و مرادی معنی بیان کیجیے اور خط کشیدہ ٹکڑے کی ترکیب کریں۔

(خلاصۂ سوال) اس سوال میں تین امور مطلوب ہیں (۱) آیات کا ترجمہ۔ (۲) مذکورہ الفاظ کے لغوی و مرادی معنیٰ (۳) خط کشیدہ آیت کی ترکیب۔

﴿جواب﴾:۔ جوابها کمامرّ فی الشق الاوّل من السوال الاوّل ۱۴۲۲ھ۔

﴿السوال الثانی﴾ ۱۴۱۷ھ

﴿الشق الاول﴾......(والضحیٰ o والّیل اذا سجی o ماودعك ربك وما قلی o وللاخرة خیرلك من الاولی o ولسوف یعطیك ربك فترضی o الم یجدك یتیما فاوی o)

(۱) آیات کا سلیس ترجمہ (۲) شانِ نزول (۳) ودعك میں ضمیرِ خطاب سے اور یتیما سے کون مراد ہے (۴) خط کشیدہ الفاظ کی ترکیب (۵) آوی کونسا صیغہ ہے۔آخرۃ و اولیٰ سے کیا مراد ہے۔

(خلاصۂ سوال) اس سوال میں چھ امور مطلوب ہیں (۱) ترجمہ (۲) شانِ نزول (۳)

ودعک کی ضمیرِ خطاب اور یتیماً کی مراد (۴) خط کشیدہ آیت کی ترکیب (۵) آوٰی کونسا صیغہ ہے (۶) آخرۃ واولیٰ کی مراد۔

﴿جواب﴾ (۱) ترجمہ:۔قسم ہے دن کی یا چاشت کی۔اور رات کی جب وہ چھا جائے ۔نہیں چھوڑا آپ کو آپ کے رب نے اور نہ بیزار ہوا ہے اور البتہ آخرت بہتر ہے تیرے لیے دنیا سے اور البتہ عنقریب دے گا آپ کو آپ کا رب پس آپ راضی ہو جائیں گے۔کیا نہیں پایا آپ کو یتیم پس ٹھکانہ دیا۔

(۲) شانِ نزول:۔کمامرّ فی الشق الثانی من السوال الثانی ۱۴۲۰ھ۔

(۳) ودعك میں ضمیرِ خطاب اور یتیماً کی مراد:۔اس سے مراد آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ہیں۔

(۴) خط کشیدہ آیت کی ترکیب:۔ماودّع فعل كَ ضمیر مفعول بہ ربك مضاف ومضاف الیہ ملکر فاعل۔فعل، فاعل اور مفعول بہ سے ملکر جملہ فعلیہ خبریہ ہو کر معطوف علیہ واؤ عاطفہ ماقلیٰ فعل اس میں ھو ضمیر مستتر اس کا فاعل فعل فاعل۔ملکر جملہ فعلیہ خبریہ ہو کر معطوف۔ معطوف علیہ اپنے معطوف سے ملکر جملہ معطوفہ ہوا۔

(۵) اٰوٰی کونسا صیغہ ہے:۔صیغہ واحد مذکر غائب بحث ماضی معروف از باب افعال از سہ اقسام فعل۔از شش اقسام ثلاثی مزید فیہ۔ازھفت اقسام مہموز ولفیف۔بمعنی ٹھکانا دینا۔

(۶) آخرۃ واولیٰ کی مراد:۔آخرت سے مراد آخرت اور اولیٰ سے مراد دنیا ہے کہ آپ کی آخرت آپ کی دنیا سے بہتر ہے۔یا پھر آخرت سے مراد آئندہ زمانہ اور اولیٰ سے مراد سابقہ زمانہ ہے کہ آپکا آنیوالا زمانہ گذشتہ زمانہ سے بہتر ہوگا۔

﴿الشق الثانی﴾......(فلینظر الانسان الی طعامه ٥ انا صببنا الماء صبا ٥ ثم شققنا الارض شقا ٥ فانبتنا فیها حبا ٥ وعنبا و قضبا ٥ وزیتونا و نخلا ٥ وحدائق غلبا وفاكهة و ابا ٥ متاعا لكم ولانعامكم ٥)

ترجمہ کے ساتھ خط کشیدہ الفاظ کی لغوی ونحوی تحقیق کریں۔

(خلاصۂ سوال) اس سوال میں دوامر مطلوب ہیں (۱) ترجمہ (۲) خط کشیدہ الفاظ کی لغوی ونحوی تحقیق۔

﴿جواب﴾ جوابه کمامرّ فی الشق الاول من السوال الثانی ۱٤۲۲ھ۔

﴿السوال الثالث﴾ ۱٤۱۷ھ

﴿الشــق الاول﴾......شدت اوررخوۃ کے کیا معنی ہیں حروفِ شدیدہ اوررخوہ کون سے ہیں۔حروف قلقلہ کتنے اورکون سے ہیں۔

(خلاصۂ سوال) اس سوال میں چارامورمطلوب ہیں (۱) شدت اوررخوت کامعنیٰ (۲) حروفِ شدیدہ اوررخوہ کون سے ہیں (۳) حروف قلقلہ کتنے ہیں (۴) حروفِ قلقلہ کون سے ہیں۔

﴿جواب﴾ جوابها کما مرّ فی الشق الثانی من السوال الثالث ۱٤۲۲ھ۔

(الشـق الثـانی) ......اجتماعِ ساکنین علی حدہ وعلیٰ غیر حدہ کی تعریف اور ہرایک کاحکم مثالوں کے ساتھ تحریر کریں۔

(خلاصۂ سوال) اس سوال میں تین امورمطلوب ہیں۔(۱) اجتماعِ ساکنین علی حدہ۔ وعلی غیرحدہ کی تعریف (۲) انکاحکم (۳) انکی امثلہ۔

﴿جواب﴾ جوابها کمامرّ فی الشقِ الثانی من السوال الثالث ۱٤۲۳ھ۔

یا حیُّ بسم اللہ الرحمٰن الرحیم یا قیّومُ
حدیث
و
ادب عربی
زاد الطالبین
القرأة الراشدة
معلم الانشاء

الورقة الثانية فی الحدیث والادب العربی

﴿السوال الاول﴾ ۱۴۲۵ھ

﴿الشق الاول﴾......

(۱) لَایَدخُلُ الجَنَّةَ مَنْ لَا یَأْمَنُ جَارُهُ بَوَائِقَهٗ۔

(۲) لاتُظْهِرِ الشَّمَاتَةَ لِاَخِیْكَ فَیَرْحَمُهُ اللّٰهُ وَیَبْتَلِیْكَ

(۳) لَایَحِلُّ لِمُسْلِمٍ اَنْ یُرَوِّعَ مُسْلِمًا

(٤) دَعْ مَایُرِیْبُكَ اِلٰی مَالَا یُرِیْبُكَ

(٥) اِزْهَدْ فِی الدُّنْیَا یُحِبُّكَ اللّٰهُ

(٦) اِنَّ لِكُلِّ شَیْءٍ شِرَّةً وَلِكُلِّ شِرَّةٍ فَتْرَةً

احادیث مبارکہ پر اعراب لگا کر واضح ترجمہ کریں۔ خط کشیدہ کلمات کی لغوی تحقیق ذکر کریں۔پہلی حدیث کی نحوی ترکیب کریں۔

(خلاصۂ سوال) اس حدیث میں چار امور حل طلب ہیں (۱) احادیث پر اعراب (۲) احادیث کا ترجمہ (۳) خط کشیدہ کلمات کی لغوی تحقیق (۴) پہلی حدیث کی ترکیب۔

﴿جواب﴾ (۱) احادیث پر اعراب:۔ کمامرّ فی السوال۔

(۲) ترجمہ احادیث:۔(۱) نہیں داخل ہوگا جنت میں وہ شخص کہ نہ محفوظ ہوں اس کے پڑوسی اس کے شر سے۔

(۲) مت ظاہر کر تو دشمن کی تکلیف پر خوشی اپنے بھائی کیلئے پس رحم کرے گا اس پر اللہ تعالیٰ اور آزمائش میں ڈال دے گا تجھے۔

(۳) نہیں ہے حلال کسی مسلمان کے لیے دوسرے مسلمان کو ڈرانا۔

(۴) چھوڑ دے اس چیز کو جو تجھے شک میں ڈالے اس چیز کی طرف جو تجھے شک میں نہ ڈالے۔

(۵) خواہشات ترک کر دنیا کے بارے یا بارامیں تو اللہ تعالیٰ تجھ سے محبت کریں گے۔

(۶) بے شک ہر شی کے لیے تیزی ہوتی ہے اور ہر تیزی کے لیے سستی ہوتی ہے۔

(۳) خط کشیدہ کلمات کی لغوی تحقیق:۔ بـوائـقـہ بوائق جمع ہے بائقۃ کی صیغہ جمع مؤنث بحث اسم فاعل' البوق مصدر (ن) لڑائی جھگڑا کرنا۔

الشماتۃ مصدر (س) بمعنی کسی کی مصیبت پر خوش ہونا۔

یَبتلِی الابتلا' مصدر (افتعال) بمعنی آزمائش میں ڈالنا سے مضارع کا واحد مذکر غائب کا صیغہ ہے۔

یـــــرَوِّع الترویع مصدر (تفعیل) ڈرانا سے مضارع کا واحد مذکر غائب ہے۔ مجرد روع (ن) ڈرنا۔

یـریـب الارابۃُ مصدر (افعال) شک میں ڈالنا سے مضارع کا واحد مذکر غائب کا صیغہ ہے۔ مجرد ریب (ض) سے شک میں پڑنا۔

اِزهَدْ الزہد مصدر (سمع۔فتح) سے بے رغبتی کرنا سے امر کا واحد مذکر حاضر کا صیغہ ہے۔

شِرَّةٌ برائی' تیزی' چستی۔

فَترَةٌ سستی' کمزوری' دونبیوں کے درمیان کا زمانہ۔

(۴) پہلی حدیث کی نحوی ترکیب:۔ لَایَـدْخُـل فعل' الـجـنّة مفعول فیہ مَنْ موصولہ لایـأ مَنُ فعل' جَـارُ مضاف ہٗ مضاف الیہ' مضاف مضاف الیہ ملکر فاعل' بـوائق مضاف ہٗ ضمیر مضاف الیہ' مضاف مضاف الیہ ملکر مفعول بہ' فعل اپنے فاعل اور مفعول بہ سے ملکر جملہ فعلیہ خبریہ ہو کر صلہ' موصول صلہ ملکر لَایَدْخُلُ کا فاعل' لایدخل فعل اپنے فاعل اور مفعول فیہ سے ملکر جملہ فعلیہ خبریہ ہوا۔

﴿الشق الثانی﴾ ...... وَعَنْ طَلق بن عَلِیّ ﷺ قَالَ خَرَجْنَا وَفْداً الٰی رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰه علیهِ وَسلَّم فَبَایَعْنَاهُ وَصَلَّیْنَا مَعَه وَأخبَرْنَاهُ اِنَّ بِارْضِنَا بِیعَةً لَنَا فَاسْتَوْهَبْنَا مِنْ فَضْلِ طَهُورِهٖ فَدَعَابِمَاءٍ فَتَوَضَّأَوَتَمَضْمَضَ ثُمَّ صَبَّه لَـنَا فِیْ اِدَاوَةٍ وَاَمَرَنَا فَقَالَ اُخْرُجُوا فَاِذَا اَتَیْتُمْ اَرْضَكُمْ فَاكْسِرُوْا بِیعَتَكُمْ وَانْضَحُوْا مَكَانَهَا بِهٰذَا الْمَاءِ وَاتَّخِذُوْهَا مَسْجِداً قُلْنَا اِنَّ الْبَلَدَ بَعِیْدٌ وَالْحَرُّ

شَدِیْدٌ وَالْمَاءُ یَنْشَفُ فَقَالَ مُدُّوْهُ مِنَ الْمَاءِ فَإِنَّه لَا یَزِیْدُهُ اِلَّا طِیْبًا۔

(۱) حدیث پر اعراب لگا کر سلیس ترجمہ کریں۔ (۲) خط کشیدہ الفاظ کے صیغے ابواب اور معانی تحریر کریں۔

(خلاصۂ سوال) اس سوال میں تین امور مطلوب ہیں (۱) حدیث پر اعراب (۲) سلیس ترجمہ (۳) خط کشیدہ الفاظ کے صیغے، ابواب، معانی۔

﴿جواب﴾ (۱) حدیث پر اعراب:۔ کمامرّ فی السوال۔

(۲) حدیث کا ترجمہ:۔ حضرت طلق بن علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ہم جماعت کی شکل میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے پس ہم سب نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے بیعت کی اور آپ ﷺ کے ساتھ نماز پڑھی۔ پھر ہم نے عرض کیا کہ ہماری سرزمین پر ایک گرجا گھر بنا ہوا ہے۔ اس کے بعد ہم نے آپ ﷺ سے وضو کا بچا ہوا پانی مانگا آپ ﷺ نے پانی منگوایا اور وضو فرمایا اور کلّی کی، پھر اس کو ہماری چھاگل میں ڈال دیا اور فرمایا کہ جاؤ اور جب تم اپنے ملک میں پہنچو تو اس گرجا گھر کو توڑ دینا اور اس کی جگہ یہ پانی چھڑک دینا اور اس جگہ مسجد بنالینا۔ ہم نے عرض کیا ہمارا شہر تو بہت دور ہے، اور گرمی بہت سخت ہے اس لیے پانی (وہاں پہنچتے پہنچتے) خشک ہو جائے گا۔ آپ ﷺ نے فرمایا اس میں پانی اور ملالینا۔ کیونکہ یہ (پانی) سوائے پاکیزگی کے اور کچھ زیادہ نہیں کرے گا۔

(۳) خط کشیدہ الفاظ کے صیغے، ابواب، معانی:۔ بَایَعْنَا بیعت کی ہم نے زمانہ گزرے ہوئے میں صیغہ تثنیہ و جمع مذکر و مؤنث متکلم، بحث اثبات فعل ماضی معروف، از باب مفاعلہ از مصدر المبایعۃ بیعت کرنا۔ از سہ اقسام فعل، از شش اقسام ثلاثی مزید فیہ، از ہفت اقسام اجوف یائی۔ اِسْتَوْهَبْنَا طلب کیا ہم نے زمانہ گزرے ہوئے میں صیغہ تثنیہ و جمع مذکر و مؤنث متکلم بحث اثبات فعل ماضی معروف از باب استفعال از مصدر الاسْتِيهَاب طلب کرنا از سہ اقسام فعل از شش اقسام ثلاثی مزید فیہ از ہفت اقسام مثال واوی۔ تَمَضْمَضَ کُلّی کی اس ایک شخص نے زمانہ گذرے ہوئے میں صیغہ واحد مذکر غائب بحث اثبات فعل ماضی معروف از باب

تَـفَعْلُلْ ازمصدر اَلتَّـمَضْمُضْ کلی کرنا ازسہ اقسام فعل ازشش اقسام رباعی مزید فیہ ازہفت اقسام مضاعف۔ صَـبَّ ڈالا اس ایک شخص نے زمانہ گزرے ہوئے میں صیغہ واحد مذکر غائب بحث اثبات فعل ماضی معروف ازباب نَـصَـرَ یَنْصُرُ ازمصدر الصَّبُّ ڈالنا ازسہ اقسام فعل ازشش اقسام ثلاثی مجرد ازہفت اقسام مضاعف۔ اِکْسِـرُوْا توڑوتم کئی شخص زمانہ آئندہ میں صیغہ جمع مذکر حاضر بحث امر حاضر معروف ازباب ضَرَبَ یَضْرِبُ ازمصدر اَلْکَسْرُ توڑنا ازسہ اقسام فعل ازشش اقسام ثلاثی مجرد ازہفت اقسام صحیح۔ اِنْـضَحُوْا چھڑکو تم کئی شخص زمانہ آئندہ میں صیغہ جمع مذکر حاضر بحث امر حاضر معروف ازباب فَتَحَ یَـفْتَحُ ازمصدر اَلـنَّـضحُ چھڑکنا ازسہ اقسام فعل ازشش اقسام ثلاثی مجرد ازہفت اقسام صحیح۔ اِتَّـخِـذُوْا بناؤتم کئی شخص زمانہ آئندہ میں صیغہ جمع مذکر حاضر بحث امر حاضر معروف ازباب افتعال ازمصدر اَلْاِتِّـخَاذُ بنانا ازسہ اقسام فعل ازشش اقسام ثلاثی مزید فیہ ازہفت اقسام مہموز الفاء۔ یَـنْشَفُ خشک ہوجاتا ہے وہ ایک شخص زمانہ موجودہ میں صیغہ واحد مذکر غائب بحث اثبات فعل مضارع معروف ازباب سَمِعَ یَسْمَعُ ازمصدر اَلنَّشْفُ خشک ہونا ازسہ اقسام فعل ازشش اقسام ثلاثی مجرد ازہفت اقسام صحیح۔ مُـدُّوْا بڑھاؤ زیادہ کروتم کئی شخص زمانہ آئندہ میں صیغہ جمع مذکر حاضر بحث امر حاضر معروف ازباب نَـصَـرَ یَنْصُرُ ازمصدر اَلْمَدُّ بڑھانا زیادہ کرنا ازسہ اقسام فعل ازشش اقسام ثلاثی مجرد ازہفت اقسام مضاعف۔

﴿السوال الثانی﴾ ۱۴۲۵ھ

﴿الشق الاول﴾......

طَـابَ سَـعْیِـیْ بِـالامـل — لَسْتُ ارضـی بِـالـکَسَل

غَـایتـی نَیْـلَ الـطَّـلَـب — لاأُبَـالِـیْ بِـالـتـعـب

اُبْتَـنِـیْ البَیْـت الـحَسَـن — بِـنِـظَـامٍ لِـلسَّـکَـن

وَلِـقُـوْتِـیْ اَذهَـبُ — لَسْـتُ یـومـاً اَلْـعَـبُ

کُـلَّ صَیْفٍ اَجْـمَـعُ — لِـیْ طَـعَـامـاً یُشْبِـعُ

مذکورہ اشعار کا سلیس ترجمہ کریں۔ (۲) خط کشیدہ الفاظ کے معانی لکھیں۔ (۳) نیز آخری

شعر کی نحوی ترکیب کریں۔

(خلاصۂ سوال) اس سوال میں تین امور مطلوب ہیں۔(۱) اشعار کا ترجمہ (۲) خط کشیدہ الفاظ کے معانی۔ (۳) آخری شعر کی نحوی ترکیب۔

﴿جواب﴾ (۱) اشعار کا ترجمہ:۔

میری کوشش امید کے ساتھ اچھی ہے میں سستی سے خوش نہیں ہوتی

میری انتہائے مقصود مطلوب کو پانا ہے میں تھکاوٹ کی پرواہ نہیں کرتی

میں اچھا گھر بناتی ہوں نظم کے ساتھ رہنے کیلئے

اور میں اپنی خوراک کیلئے جاتی ہوں میں کسی دن نہیں کھیلتی ہوں

میں ہر گرمی کے موسم میں جمع کرتی ہوں اپنے لیے ایسا کھانا جو مجھے سیراب کردے

(۲) خط کشیدہ الفاظ کی لغوی صرفی تحقیق:۔ طَابَ (باب ضرب یضرب) سے بمعنی عمدہ اور اچھا ہونا سے ماضی معروف کا واحد مذکر غائب کا صیغہ ہے۔ الاَمَل بمعنی امید جمع 'امال' اُمل مصدر (ن) امید رکھنا۔ نَیْل مصدر ہے (ض۔س) بمعنی پانا۔ اُبالِیْ المبالاۃ مصدر (مفاعلہ) سے بمعنی پرواہ کرنا سے مضارع معروف کا واحد متکلم کا صیغہ ہے۔ بالکسل مصدر (سمع) سستی کرنا بالتَعَب مصدر (س) مشقت میں پڑنا۔ مشقت، تھکن جمع اتعاب۔ لِلسَکَن السکون مصدر (ن) پھرنا۔ سکونت اختیار کرنا۔ اَبتَنِیْ الابتناء مصدر (افتعال) بمعنی بنانا۔ سے مضارع معروف کا واحد متکلم کا صیغہ ہے۔ البناء (ض) سے تعمیر کرنا۔ قُوتِی قوت بمعنی روزی جمع اقوات۔ القوت مصدر (ن) روزی دینا۔ یُشبِعُ الاشباع مصدر (افعال) بمعنی شکم سیر کرنا مضارع معروف کا واحد مذکر غائب کا صیغہ ہے۔ الشبع (س) سیر ہونا۔

(۳) آخری شعر کی ترکیب:۔ کُلَّ مضاف صَیْفٍ مضاف الیہ مضاف مضاف الیہ ملکر مفعول فیہ مقدم، اَجْمَعُ فعل، اس میں ضمیر مستتر اس کا فاعل لام جارّی ضمیر مجرور، جار مجرور ملکر متعلق ہوا اَجْمَعُ کے طعاماً موصوف یُشبِعُ فعل، اس میں ضمیر مستتر اس کا فاعل، فعل فاعل ملکر جملہ فعلیہ خبریہ ہو کر صفت، موصوف صفت ملکر مفعول بہ ہوا اَجْمَعُ کا، اَجْمَعُ فعل اپنے

فاعل اور مفعول بہ اور مفعول فیہ مقدم اور متعلق سے ملکر جملہ فعلیہ خبریہ ہوا۔

﴿الشق الثانی﴾...... قَدْسَمِعْتُ اَنَّ وَلَداً اِذَا حَفِظَ الْقُرْآنَ يُتَوَّجُ وَالِدَاهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ فَسَاَجْتَهِدُ فِیْ حِفْظِ الْقُرْآنِ لِيُتَوَّجَ وَالِدَایَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ وَقَدْ سَمِعْتُ اَنَّ الشَّهِيْدَ يَشْفَعُ لِسَبْعِيْنَ مِنْ اَهْلِ بَيْتِهٖ وَلَعَلَّ اللّٰهَ يَرْزُقُنِیَ الشَّهَادَةَ فَاَشْفَعُ لِوَالِدَیَّ قَبْلَ النَّاسِ وَبِذٰلِكَ اُجَازِیْ بَعْضَ نِعَمِهِمَا ۔

عبارت مذکورہ پر اعراب لگا کر بامحاورہ ترجمہ کریں۔(۲) خط کشیدہ جملہ کی ترکیب کریں۔

(خلاصۂ سوال) اس سوال میں تین چیزیں مطلوب ہیں۔

﴿جواب﴾ (۱) عبارت پر اعراب:۔کمامرّ فی السوال۔

(۲) عبارت کا ترجمہ:۔ میں نے سنا ہے کہ جب بچہ قرآن کریم حفظ کر لیتا ہے تو قیامت کے روز اس کے والدین کو ایک تاج پہنایا جائے گا۔ پس میں قرآن کریم حفظ کرنے کی کوشش کروں گا تا کہ قیامت کے روز میرے والدین کو تاج پہنایا جائے۔ اور میں نے سنا ہے کہ شہید اپنے گھر والوں میں سے ستر افراد کی سفارش کرے گا۔ اور شاید اللہ تعالیٰ مجھے شہادت کا درجہ عطا فرمادیں تو سب لوگوں سے پہلے اپنے والدین کی سفارش کروں گا۔ اور اس طرح میں ان کے بعض احسانات کا بدلہ دے دوں گا۔

(۳) خط کشیدہ جملہ کی ترکیب:۔ واؤ استینافیہ بـــا حرف جار ذٰلك اسم اشارہ مجرور جار مجرور ملکر متعلق مقدم ہوا اجازی فعل کا اُجَـــازِیْ فعل اس میں انا ضمیر مستتر اس کا فاعل' بَعْضَ مضاف نِعَمِ مضاف الیہ مضاف هِمَا مضاف الیہ' مضاف مضاف الیہ ملکر مضاف الیہ ہوا نعم مضاف کا' مضاف مضاف الیہ ملکر مفعول بہ ہوا' اُجَـازِیْ فعل اپنے فاعل مفعول بہ اور متعلق سے ملکر جملہ فعلیہ خبریہ ہوا۔

﴿السوال الثالث﴾ ١٤٢٥ھ

﴿الشق الاول﴾...... الماء الرائق۔ تغريد الطيور۔ خصب ارض الهند۔ ذلك قصر مشيد۔ لاتدوم صداقة اللَّئِيمِ۔ دعوت الاخوان وارسلت اليهم۔

ماربحت تجارتنا فی العام الماضی۔

انبیاء علیہم السلام کی بعثت اوران کے پیغامات۔ ہمارے اسلاف کے کارنامے۔خوشگوار موسم۔ایک قیمتی ہار۔ہجرت سے پہلے مسلمانوں پر بڑا ظلم کیا گیا۔غزوہ بدر میں قریش کے بڑے بڑے سردار مارے گئے۔

مندرجہ بالاعبارت کاعربی سےاردو،اردوکاعربی میں ترجمہ کریں۔

﴿جواب﴾ (۱)عربی سے اردو ترجمہ:۔

اَلماءُ الرائقُ	صاف پانی
تغریدالطُّیُوْرِ	پرندوں کاچہچہانا
خصْبُ ارضِ الْهِندِ	ہندوستان کی زمین کی سرسبزی
ذٰلِكَ قَصرٌ مَشِيْدٌ	یہ مضبوط محل ہے
لَاتَدُوْمُ صَدَاقَةُ اللَّئِيْمِ	کمینے آدمی کی دوستی ہمیشہ نہیں رہتی
دَعَوْتُ الاخوانَ واَرْسَلتُ اِلَيْهِمْ	بھائیوں کو میں نے بلایااوران کو پیغام بھیجا
مَارَبِحَتْ تِجَارَتُنَا فِى الْعَامِ الْمَاضِىَ	ہماری تجارت پچھلے سال نفع مند نہیں رہی

(۲)اردو جملوں کاعربی ترجمہ:۔

انبیاء علیہم السلام کی بعثت اوران کے پیغامات	بِعْثَةُ الْاَنْبِيَاءِ وَرِسَالَاتُهُمْ
ہمارے اسلاف کے کارنامے۔	اَعْمَالُ اَسْلَافِنَا
خوشگوارموسم	اَلْفَصْلُ الرَّائِقُ
ایک قیمتی ہار	عِقْدٌ ثَمِيْنٌ
ہجرت سے پہلے مسلمانوں پر بڑا ظلم کیا گیا	ظُلِمَ الْمُسْلِمُوْنَ قَبْلَ الهِجْرَةِ ظُلْمًا شَدِيْداً
غزوہ بدر میں قریش کے بڑے بڑے سردار مارے گئے	قُتِلَ الرُّؤَسَاءُ الْكِبَارُ مِنْ قُرَيْشٍ فِى غَزْوَةِ الْبَدْرِ

﴿الشق الثانی﴾ ...... حسن اخلاق کے بارے میں کم ازکم دس جملوں پر مشتمل عربی میں ایک مضمون لکھیں۔

﴿جواب﴾ ...... قال اللّٰه تعالیٰ فی شان حبیبه صلی اللّٰه علیه وسلم فی القرآن المجید والفرقان الحمید "اِنَّكَ لَعَلٰی خُلُقٍ عظیم" قالت امّ المؤمنین السیدة الطیبة الطاهرة عائشة الصدیقة رضی اللّٰه عنها "کان خُلُقه القرآن" وقال النبی صلی اللّٰه علیه وسلم بُعِثتُ لِاُتِمِّمَ مَکَارِمَ الاَخلَاقِ ٥من تَوَاضَعَ لِلّٰه رفعهُ اللّٰه ایها الاخ المُسلِم صِلْ مَنْ قَطَعَكَ واعف عن من ظلمكَ واَحسِنْ الٰی مَنْ اَسَاءَ اِلَیكَ عبادالرحمن یمشون علی الارض هَوْنًا ویَکظِمُونَ الغَیظَ ولایَنْقُضُوْنَ المِیثَاقَ٥

الورقة الثانیة فی الحدیث والادب العربی

﴿السوال الاول﴾ ١٤٢٤ھ

﴿الشق الاول﴾ ...... ١اَلخَمرُ جُمَّاعُ الاِثمِ ٢حُجِبَتِ النَّارُ بِالشَّهَوَاتِ وَحُجِبَتِ الجَنَّةُ بِالمَکَارِهِ ٣بِئسَ العَبدُ المُحتَکِرُ اِنْ اَرخَصَ اللّٰه الاَسعَارَ حَزِنَ وَاِنْ اَغلَاهَا فَرِحَ ٤وَاَتبِعِ السَّیِّئَةَ الحَسَنَةَ تَمحُهَا۔

(۱) احادیث پر اعراب لگا کر ترجمہ کریں (۲) خط کشیدہ الفاظ کے صیغے تحریر کریں۔
(۳) آخری حدیث کی ترکیب لکھیں۔

(خلاصۂ سوال) اس سوال میں چار امور مطلوب ہیں (۱) احادیث پر اعراب۔ (۲) احادیث کا ترجمہ (۳) خط کشیدہ الفاظ کے صیغے۔ (۴) آخری حدیث کی ترکیب۔

﴿جواب﴾ (۱) احادیث پر اعراب:۔ کمامرّ فی السوال۔

(۲) احادیث کا ترجمہ:۔ ١شراب گناہوں کی جڑ ہے' ٢جہنم ڈھانپی گئی ہے خواہشات کے ساتھ اور جنت ڈھانپی گئی ہے مشقتوں کے ساتھ' ٣برا ہے ذخیرہ کرنے والا بندہ اگر سستا کردیں اللہ تعالیٰ بھاؤ کو تو غمگین ہوجائے اور اگر مہنگا کردیں تو خوش ہوجائے' ٤پیچھے کر برائی کے

نیکی کو وہ اس کو مٹادے گی۔

(۳) خط کشیدہ الفاظ کے صیغے:۔ جَمّاع ۔جمع مصدر (فتح یفتح) سے مبالغہ کا صیغہ ہے۔ بہت جمع کرنے والا۔ حُجِبَتْ ۔حجاب مصدر (نصر ینصر) سے ماضی مجہول کا صیغہ واحد مؤنث غائب ہے۔ اَلْمَکَارِہ مکرہ کی جمع ہے بمعنی ناپسند از مصدر کراہت (سمع یسمع) المحتکر احتکار مصدر (افتعال) سے اسم فاعل کا صیغہ واحد مذکر ہے۔ حَزِنَ الحزن مصدر (سمع یسمع) سے ماضی کا صیغہ واحد مذکر غائب ہے۔ اَغْلَا اغلاء مصدر (افعال) سے ماضی کا صیغہ واحد مذکر غائب ہے۔ اَتْبِعْ اِتباع مصدر (افعال) سے امر حاضر کا صیغہ واحد مذکر حاضر ہے پیچھے لگانا۔ تمحھا ۔المحو مصدر (نصر ینصر) سے مضارع کا واحد مؤنث غائب کا صیغہ ہے۔

(۴) آخری حدیث کی ترکیب:۔ واؤ استینافیہ اتبع فعل امر اس میں ضمیر اَنْتَ مستتر اس کا فاعل۔ السیئة مفعول اول الحسنة مفعول ثانی فعل اپنے فاعل اور دونوں مفعولوں سے ملکر جملہ فعلیہ انشائیہ ہو کر امر تمحھا تمحُوْ فعل اس میں ھی ضمیر مستتر اس کا فاعل ھا ضمیر مفعول بہ فعل اپنے فاعل اور مفعول بہ سے ملکر جملہ فعلیہ خبریہ ہو کر جواب امر، امر جواب امر ملکر جملہ فعلیہ انشائیہ ہوا۔

﴿الشق الثانی﴾ ...... قَالَ النبیّ صلّی اللّٰہ علیہ وسَلّمَ لَیاْ تِیَنَّ عَلَی النَّاسِ زَمَانٌ لَایَبْقٰی اَحَدٌ الا اکِلَ الرّبوافَاِنْ لَّمْ یَأْکُلْهُ اَصَابَهٗ مِنْ بُخَارِہٖ۔ وَقال النبیّ صلی اللّٰہ علیہ وسلّم لَا تَقُوْمُ السَّاعَةُ حَتّٰی تَخْرُجَ قَوْمٌ یَأْکُلُوْنَ بِاَلْسِنَتِهِمْ کَمَا تَأْکُلُ الْبَقَرَةُ بِاَلْسِنَتِهَا۔

(۱) دونوں حدیثوں پر اعراب لگا کر واضح ترجمہ کریں۔

(۲) دونوں حدیثوں کا مطلب واضح طور پر تحریر کریں۔

(خلاصۂ سوال) اس سوال میں تین چیزیں مطلوب ہیں۔ (۱) دونوں احادیث پر اعراب (۲) احادیث کا ترجمہ (۳) احادیث کا مطلب۔

﴿جواب﴾ (۱) احادیث پر اعراب:۔ کمامرّ فی السوال۔

(۲) احادیث کا ترجمہ:۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا البتہ لوگوں پر ضرور ایسا زمانہ آئے گا کہ نہیں باقی رہے گا کوئی مگر سود کھانے والا پس اگر نہیں کھائے گا اس کو تو پہنچے گا اس کو اس کا اثر۔

اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا قیامت نہیں قائم ہوگی یہاں تک نکل آئے ایسی قوم جو کھائے گی اپنی زبانوں سے جیسے کھاتی ہے گائے اپنی زبان سے۔

(۳) حدیثوں کا مطلب: پہلی حدیث کا مطلب یہ ہے کہ قرب قیامت میں ایک ایسا زمانہ آجائے گا کہ سود عام ہوگا۔ ہر شخص سود کھانے میں مبتلا ہو جائے گا۔ اگر کوئی شخص بچنا چاہے گا بھی تو اس کا کچھ نہ کچھ اثر اس کو ضرور پہنچے گا۔ دوسری حدیث کا مطلب یہ ہے کہ جیسے گائے رطب ویابس میں تمیز نہیں کرتی اور زبان سے سب کچھ کھا جاتی ہے اس طرح وہ لوگ اپنی زبانوں کو مال حاصل کرنے کا ذریعہ بنالیں گے کسی کی جھوٹی تعریف کر کے کسی کی مذمت کر کے حلال و حرام کی تمیز کیے بغیر کھائیں گے۔

﴿السوال الثانی﴾ ۱۴۲۴ھ

﴿الشق الاول﴾ ...... كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا اَكَلَ طَعَاماً لَعِقَ اَصَابِعَهُ الثَّلَاثَ وَقَالَ اِذَا سَقَطَتْ لُقْمَةُ اَحَدِكُمْ فَلْيَأْ خُذْهَا وَلْيُمِطْ عَنْهَا الْاَذٰى وَلْيَأْكُلْهَا وَلَايَدَعْهَا لِلشَّيْطَانِ وَاَمَرَنَا اَنْ نَسْلُتَ الْقَصْعَةَ وَقَالَ اِنَّكُمْ لَاتَدْرُوْنَ فِيْ اَيِّ طَعَامِكُمُ الْبَرَكَةُ۔

(۱) مذکورہ عبارت پر اعراب لگا کر ترجمہ کریں۔

(۲) خط کشیدہ کلمات کی لغوی تحقیق کریں۔

(خلاصۂ سوال) اس سوال میں تین امور مطلوب ہیں۔ (۱) عبارت پر اعراب۔ (۲) عبارت کا ترجمہ (۳) خط کشیدہ الفاظ کی لغوی تحقیق۔

﴿جواب﴾ (ا) اعراب:۔کمامرّ فی السوال۔

(۲) **عبارت کا ترجمہ**:۔ تھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم (معمول تھا) کہ جب کھانا کھاتے تو اپنی تین انگلیوں کو چاٹ لیتے اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جب تم میں سے کسی ایک کا لقمہ گر جائے تو اس کو اٹھالے۔ اور اگر کوئی تکلیف دہ چیز لگی ہو تو اس کو دور کردے۔ اور اس لقمہ کو کھالے اور اس کو شیطان کے لیے نہ چھوڑے۔ اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں یہ حکم فرمایا کہ ہم پیالے کو چاٹ لیں۔ اور فرمایا کہ تمہیں معلوم نہیں کہ تمہارے کونسے کھانے میں برکت ہے۔

(۳) خط کشیدہ الفاظ کی لغوی تحقیق:۔ لَعِقَ لعوق مصدر (سمع یسمع) سے ماضی معروف کا واحد مذکر غائب کا صیغہ ہے بمعنی چاٹنا۔ اَصَابِعَ اِصْبَعٌ کی جمع ہے بمعنی انگلی۔ لِیُمِطْ اماطۃ مصدر (افعال) سے امر غائب کا صیغہ واحد مذکر غائب ہے بمعنی دور کرنا صاف کرنا الاذیٰ اسم ہے بمعنی تکلیف۔ لَایَدَعْھَا ودْع، وداع مصدر (فتح یفتح) سے نہی غائب کا واحد مذکر غائب ہے بمعنی چھوڑنا۔ نَسْلُتُ سَلْتاً مصدر (نصر ۔ضرب) سے مضارع معروف کا جمع متکلم کا صیغہ ہے۔

﴿الشق الثانی﴾......

اَشْرَقَتِ الشَّمْسُ وَقَدْ	وَلَّیَ الظَّلَامُ ھَارِبًا
فَالشُّکْرُ لِلّٰہِ الْاَحَدِ	شکراً عَظِیْماً وَاجِبًا
مَا اَحْسَنَ النُّوْرَ اَرَیٰ	فِیْہِ الْاُمُوْرَ بَاسِمَہٗ
وَالطَّیْرُ تَشْدُوْ سَحَراً	عَلَی الْغُصُوْنِ قَائِمَہٗ

(ا) اشعار پر اعراب لگا کر ترجمہ کریں۔

(۲) پہلے دو اشعار کی ترکیب لکھیں۔

(خلاصۂ سوال) اس سوال میں تین امور مطلوب ہیں۔ (ا) اشعار پر اعراب (۲) اشعار کا ترجمہ (۳) پہلے دو شعروں کی ترکیب۔

﴿جواب﴾ (۱) اشعار پراعراب: ـکمامرّ فی السوال۔

(۲) اشعار کا ترجمہ: ۔

سورج چمک اٹھا اور بیشک	تاریکی پیٹھ پھیر کر بھاگ گئی
بس ایک اللہ کا شکر ہے	اس کا بڑا شکر لازم ہے
کیا ہی اچھی روشنی ہے میں دیکھ رہا ہوں	کہ تمام چیزیں اس میں مسکرا رہی ہیں
اور پرندے سحری کے وقت چہچہا رہے ہیں	لگی ہوئی ٹہنیوں پر

(۳) دو اشعار کی ترکیب (۱): ـاَشرقَتْ فعل الشَّمسُ ذوالحال واوٗ حالیہ قَدْ حرف تحقیق ولّی فعل ماضی الظَّلَامُ ذوالحال هَارباً حال۔ حال ذوالحال ملکر فاعل، فعل فاعل ملکر جملہ فعلیہ خبریہ ہوکر حال، ذوالحال اپنے حال سے ملکر اشرقت کا فاعل، اشرقت فعل اپنے فاعل سے ملکر جملہ فعلیہ خبریہ ہوا۔

(۲): ـفاَ تفریعیہ الشکر مصدر شکراً موصوف عظیماً صفت اول واجباً صفت ثانی موصوف اپنی دونوں صفتوں سے ملکر مفعول مطلق ہوا الشکر مصدر کا، مصدر اپنے مفعول مطلق سے ملکر مبتدا لِ حرف جار اللّٰہ موصوف الاحد صفت موصوف صفت ملکر مجرور جار مجرور ملکر ثابتٌ کے متعلق ہوکر خبر مبتدا خبر ملکر جملہ اسمیہ خبریہ ہوا۔

﴿السوال الثالث﴾ ۱٤۲٤ھ

﴿الشق الاول﴾ ......تم کھیل میں ہرگز وقت ضائع نہ کرو۔ کوئی شخص اپنے بھائی کی ہرگز غیبت نہ کرے۔ دین میں مداہنت کوئی پسندیدہ بات نہیں۔ اسلامی نظام رحمت ہے۔

یقطف الولدالزهرة و یشمّها. لایُلدغ المؤمنُ من جُحْرٍ مرّ تین.یُختبر الصّديق عندبليّة. تجری الرياح بمالاتشتهی السُفُن.

مذکورہ جملوں کا اردو سے عربی عربی سے اردو میں ترجمہ کریں۔

(خلاصۂ سوال) اس سوال میں دو امر مطلوب ہیں۔ (۱) اردو جملوں کا عربی میں ترجمہ۔

(۲) عربی جملوں کا اردو میں ترجمہ۔

﴿جواب﴾ (۱) اردو جملوں کا عربی میں ترجمہ:۔

۱۔لاتُضیِعُنَّ اوقاتکُم فِی اللَّعِب. ۲۔لاَیَغْتَابَنَّ اَحَدٌاخاهُ. ۳۔مَاالمُدَاهَنَةُ فِی الدِّیْنِ مَرضیّةٌ. ٤۔اَلنّظامُ الاِسلامیّ رَحمةٌ.

(۲) عربی جملوں کا اردو میں ترجمہ:۔ ۱۔لڑکا پھول توڑتا ہے اور اسے سونگھتا ہے۔ ۲۔مومن ایک سوراخ سے دو مرتبہ نہیں ڈسا جاتا۔ ۳۔دوست مصیبت کے وقت پرکھا جاتا ہے۔ ۴۔ہوائیں کشتیوں کے مخالف چلتی ہیں۔

﴿الشق الثانی﴾.....درج ذیل عنوانات میں سے کسی پر عربی میں دس جملے تحریر کریں۔المسجد. الاستاذ. الکتاب. المدرسة.

(خلاصۂ سوال) اس سوال میں ان چار عنوانات میں سے ایک پر عربی میں ۱۰ جملے مطلوب ہیں۔

﴿جواب﴾

المسجد

فی بلدنا مسجدٌ کبیرٌ لهٔ بابٌ جمیلٌ جدران المسجد مرتفعة فناء ہٗ واسعٌ وللمسجد منارتان مرتفعتانِ بین المنارتین قبّة کبیرةٌ وفی المسجد حجرتانِ الحجرة الکبیرة للاِمام والحجرة الصغیرة للمؤذن نحن ندخل فی المسجد بنیة الاعتکافِ ونصلّی ونتلوالقرآن الکریم فی المسجد لانَلعَبُ ولانَعدُوُ فی المسجد. ولانأکل شیئاً فی المسجد الّابنیَّة الاعتکاف.

الاستاذ

نحن نتعلّم فی الجامعه خیرالمدارس لنا اَساتذةٌ مشفقونَ مُرَبُّوْنَ یُرَبُّوْنَنَا ویُعَلِّمُوْننا ویأَدِّبُوْنَنَا یأمرون ان نصلی فی المسجد بالجماعة فی الصفِ الاولِ مع التکبیرة الاولیٰ الاستاذ یضرب تادیباً ضرب الاستاذ للطالب مثل الماء فی البستانِ توقیرالاستاذ واجبٌ علی الطالبِ الاستاذ

مثل الوالدٗ من تعظیم العلم تعظیم الاستاذٗ وقال علی کرم اللّٰه وجههٗ انا عبد من علّمنی حرفاً واحداً ان شاء بَاعَ وان شاء اَعْتَقَ وان شاء اِسْتَرَق۔

الکتاب

الکتابُ خَیْرُ رفِیقٍ ٗ هذا کتابی ٗ اشتریتهٗ من المکتبة زکریا ٗ اسم کتابی "الجواب" للثانویه العامّه (للبنین)

هذا کتاب جمیلٌ ٗ رخیصٌ ٗ ورقهٗ جیدٌ ٗ طَبَاعَتهٗ عمدةٌ ٗ هذا رفیقی فی السفر والحضر۔ ینفعنی ویهدینی للنّجاح فی الاختبار ٗ الکتاب آلة العِلْمِ ٗ تعظیمهٗ لازم علی المتعلم۔

المدرسه

هٰذِهٖ مَدْرَسَتِیْ۔ اسمها جامعة خیرالمدارس هذهٖ واقعة علی شارع اورنك زیب ٗ ببلَدة ملتان۔ فیها اربعون استاذاً یعلّمون الطُّلَابَ بالجهد والشفقة ٗ فیها مسجدٌ کبیرٌ ٗ فیها حدائق جمیلة نَتَنَزَّهُ فیها بعدصلٰوة العصر ٗ فیها مطعمٌ واسعٌ للطلاب یاکلون فیه طَعَاماً طَرِیّاً مرتین اجتماعًا۔ اسم ناظم المطبخ الشیخ عبدالمنان حفظه الله تعالٰی واسم مدیر هذه الجامعه فضیلة الشیخ القاری محمد حنیف الجالندهری دامت برکاتهم العالیة۔

الورقة الثانیة فی الحدیث والادب العربی

﴿السوال الاول﴾ ۱٤۲٤ھ ضمنی

﴿الشق الاول﴾...... ۱ قَفْلَةٌ کَغَزْوَةٍ۔ ۲ مَطْلُ الْغَنِیِّ ظُلْمٌ۔ ۳ مَاقَلَّ وَکَفٰی خَیْرٌ مِمَّا کَثُرَوَاَلْهٰی۔ ٤ اَفضلُ الصَّدَقَةِ اَنْ تُشْبِعَ کَبِداً جَائِعاً۔

(۱) احادیث پر اعراب لگائیں (۲) ترجمہ کریں (۳) خط کشیدہ کلمات کی لغوی تحقیق کریں۔

(خلاصۂ سوال) اس سوال میں تین امور مطلوب ہیں (۱) اعراب (۲) ترجمہ۔

(۳)خط کشیدہ کلمات کی لغوی تحقیق۔

﴿جواب﴾(۱)احادیث پر اعراب:۔ کمامرّ فی السوال اٰنفاً۔

(۲)احادیث کا ترجمہ:۔۱ جہاد سے واپس آنا جہاد کی طرح ہے۔۲ مالدار کا ٹال مٹول کرنا ظلم ہے۔۳ جو کم ہو اور کافی ہو جائے بہتر ہے اس سے جو زیادہ ہو اور غافل کر دے۔ ٤ بہترین صدقہ یہ ہے کہ تو کسی بھوکے پیٹ کو سیر کرے۔

(۳)خط کشیدہ کلمات کی لغوی تحقیق:۔قَفلَۃٌ مصدر ہے قفل یقفل کا (نصر۔ ضرب)قفلاً وقفولاً سفر سے لوٹنا۔ مَطْلٌ مَطَلَ یمطل (ن) مصدر ہے۔ معنیٰ ٹال مٹول کرنا۔ اَلْھٰی الھاء مصدر (افعال) سے ماضی کا واحد مذکر غائب کا صیغہ ہے بمعنیٰ غفلت میں ڈالنا۔ کَبِداً اسم جامد ہے بمعنیٰ جگر جمع کُبُوْد اور اَکْبَاد آتی ہے یہاں اس سے مراد پیٹ ہے۔

﴿الشق الثانی﴾......۱ لَاحَلِیْمَ اِلَّا ذُوْ عِثْرَۃٍ ۲ وَلَاحَکِیْمَ اِلَّا ذُوْ تَجْرِبَۃٍ ۳ لَاعَقْلَ کَالتَّدْبِیْرِ ٤ وَلَاوَرَعَ کَالکفّ۔

(۱)احادیث پر اعراب لگا کر ترجمہ کریں۔(۲)مطلب بیان کریں۔

(خلاصۂ سوال) اس سوال میں تین امور مطلوب ہیں۔(۱) احادیث پر اعراب۔ (۲)احادیث کا ترجمہ۔(۳)احادیث کا مطلب۔

﴿جواب﴾(۱)احادیث پر اعراب:۔کمامرّ فی السوال۔

(۲)احادیث کا ترجمہ:۔۱ کوئی کامل بُردبار نہیں سوائے لغزش کھانے والے کے۔ ۲ کوئی کامل حکیم (عقلمند) نہیں سوائے تجربہ کار کے۔۳ کوئی عقل نہیں تدبیر جیسی۔٤ کوئی پرہیزگاری نہیں گناہوں سے رکنے جیسی۔

(۳)احادیث کا مطلب:۔(۱) پہلی حدیث کا مطلب یہ ہے کہ کوئی شخص جب تک اس سے لغزش نہ ہو کیونکہ جب اس سے لغزش ہوگی اور بڑوں سے معافی مانگے گا وہ معاف کریں گے تو اس میں قوت برداشت پیدا ہوگی اور آئندہ محتاط رہے گا۔تو کامل بردبار بنے گا۔

(۲)دوسری حدیث کا مطلب یہ ہے کہ بغیر تجربہ کے کوئی حکیم عقلمند نہیں ہوسکتا۔یعنی کسی

فن میں مہارت صرف کتابیں پڑھ لینے سے نہیں ہوتی بلکہ تجربہ کے بعد پوری مہارت ہوتی ہے۔ اس لیے آگے بڑھنے اور کامل عقلمند اور دانا بننے کیلئے تجربات کی ضرورت ہے۔

(۳) **تیسری حدیث** کا مطلب یہ ہے کہ تدبیر کہتے ہیں کسی چیز کے انجام پر نظر رکھنا اور انجام کو سوچ کر کام کرنا اور اس کے اسباب اختیار کرنا۔ یعنی جو کام تدبیر سے کیا جاوے وہی عقلمندی کا کام ہے۔ تدبیر کے بغیر کام کرنا کوئی عقلمندی نہیں۔

(۴) **چوتھی حدیث** کا مطلب ورع کہتے ہیں پرہیز گاری کو اور کف کسی کو تکلیف دینے سے رک جانا۔ یا گناہوں سے بچنا۔ یعنی لوگوں کو تکلیف دینے سے رک جانا یا زبان کو دوسروں کی تکلیف سے روک لینا اس سے بڑی کوئی پرہیز گاری نہیں۔

﴿السوال الثانی﴾ ۱۴۲۴ھ ضمنی

﴿الشق الاول﴾......وَخَرَجْتُ مَرَّةً اِلٰى مُبَارَاةٍ وَكَانَ الزِّحَامُ شَدِيْداً وَاَدْرَكَتْنِىْ صَلٰوةُ الْعَصْرِ وَكُنْتُ عَلٰى وُضُوْءٍ فَقُمْتُ اُصَلِّىْ وَجَعَلَ النَّاسُ يَنْظُرُوْنَ اِلَىَّ وَيَتَعَجَّبُوْنَ وَاَكْمَلْتُ صَلٰوتِىْ بِسَكِيْنَةٍ وَاِعْتِدَالٍ وَرَجَعْتُ اِلَى الْمُبَارَاةِ۔

(۱) عبارت بالا پر اعراب لگائیں۔ (۲) سلیس ترجمہ کریں۔

(خلاصۂ سوال) اس سوال میں دو امر مطلوب ہیں۔ (۱) اعراب۔ (۲) عبارت کا ترجمہ۔

﴿جواب﴾ (۱) اعراب:۔ کمامرّ فی السوال آنفاً۔

(۲) عبارت کا ترجمہ:۔ نکلا میں ایک مرتبہ دوڑ کے مقابلے کی طرف اور بھیڑ بہت زیادہ تھی اور عصر کی نماز کا وقت ہوگیا اور میں وضو کی حالت میں تھا۔ تو میں نماز پڑھنے کیلئے کھڑا ہوگیا۔ اور لوگ مجھے دیکھنے لگے۔ اور تعجب کرنے لگے۔ اور میں نے سکون اور اعتدال کے ساتھ اپنی نماز پوری کی۔ اور مقابلے کی طرف واپس آگیا۔

﴿الشق الثانی﴾......ودخلنا فی الغابة ووجدنا آثار بقرالوحش فتفرقنا وجلسنا بالمرصاد وخرجتْ بقرة من الاشجار وكان السيّد اسماعيل مستعداً فصوب اليها بندوقية واطلق الرصاصة واصاب البقرة فی صدرها۔

فسقطت جریحاً تضرب برجلیها

(۱)مذکورہ عبارت کا سلیس ترجمہ کریں۔(۲)اور خط کشیدہ جملہ کی ترکیب تحریر کریں۔

(خلاصۂ سوال)اس سوال میں دو امر مطلوب ہیں۔(۱)عبارت کا سلیس ترجمہ (۲)خط کشیدہ جملہ کی ترکیب۔

﴿جواب﴾ (۱) عبارت کا ترجمہ:۔اور داخل ہوئے ہم جنگل میں اور جنگلی گائے کے آثار محسوس کیے۔ہم سب علیحدہ علیحدہ ہو کر گھات میں بیٹھ گئے اتنے میں درختوں میں سے ایک گائے نکلی اور تھا شیخ اسماعیل بالکل تیار۔اس نے بندوق کا نشانہ اس کی طرف سیدھا کیا۔اور گولی چلادی۔اور ٹھیک گائے کے سینے میں لگادی۔پس وہ گائے زخمی ہو کر گر پڑی۔اور اپنے پاؤں مارنے لگی۔

(۲)خط کشیدہ جملہ کی ترکیب:۔فا تفریعیہ سقطت فعل ماضی اس میں ھی ضمیر مستتر ذوالحال جریحاً حال اول تضرب فعل مضارع اس میں ضمیر مستتر اس کا فاعل با حرف جار رجلین مضاف ھا ضمیر مضاف الیہ' مضاف مضاف الیہ ملکر مجرور ہوا جار کا' جار مجرور ملکر متعلق تضرب کے' تضرب فعل اپنے فاعل اور متعلق سے ملکر جملہ فعلیہ خبریہ ہو کر حال ثانی' سقطت فعل اپنے فاعل اور دونوں حالوں سے ملکر جملہ فعلیہ خبریہ ہوا۔

﴿السوال الثالث﴾ ۱٤۲٤ھ

﴿الشـــق الاول﴾......مندرجہ ذیل عبارت کا عربی میں ترجمہ کریں۔مؤمن کی فراست۔ایمان کی روشنی' نوح علیہ السلام کی کشتی کے سوار' میں ہر روز صبح سویرے اٹھتا ہوں' ہم لوگ اللہ کی بندگی کرتے ہیں' اور اس سے مدد چاہتے ہیں' اللہ تعالیٰ زمین پر بگاڑ کو پسند نہیں کرتا۔

(خلاصۂ سوال)اس سوال میں ایک ہی امر مطلوب ہے درج ذیل عبارت کا عربی میں ترجمہ۔

﴿جواب﴾عربی میں ترجمہ:۔فراسة المؤمن' نُورالاِیمان' راکبوسفینة نوح علیه السلام' اَستَیقِظُ مُبَکِّراً کُلَّ یَومٍ' نَعبُدُاللّٰهَ وَ نَستَعِینُهٗ' لَایُحِبُّ اللّٰهُ الفَسَادَ فِی الاَرضِ۔

﴿الشق الثانی﴾ ......مندرجہ ذیل عنوانات میں سے کسی پر عربی میں ایک مضمون تحریر کریں۔ مضمون دس سطروں سے کم نہ ہو۔الکتاب۔ البرید۔ القریة۔

﴿جواب﴾الکتاب:۔کمامرّ فی الشق الثانی من السوال الثالث ١٤٢٤ھ۔

البريد

انا اكتب الكتاب الى اخى خالدالذى يسكن بلا هور. ثم اَضَعُهٗ فى الغلافِ واَكْتُبُ العنوان على الغلاف' واَضَعُ الكتاب فى صندوق البريد هل رأيتَ صندوق البَريدِ؟' نعم هو صندوق اَحْمَر فى مكتب البريد من يأ خذ هذالكتاب من صندوق البريد؟' يحمل الساعى الكتب الى مكتب البريد' ثم يُفرزُ هذه الكتبَ رجلٌ من رجال البريد هذا الى لاهور وهذا الى بشاور و هذا الى كراتشى و يختمها' ثم تُحمل هذا الكتب الى المَحطّةِ' ثم تُوضَعُ على القِطارِ' كتاب لاهور يَذهبُ بهٖ قطار لاهور' وكتاب بشاور يَذهب بهٖ قطار بشاور' وكتاب كراتشى يحمله قطار كراتشى' ثم يُنقل هذهٖ الكتب من المحطة اِلى مكتب البريد' ثم يفرَزُ ويُختَمُ هنالك ايضاً حتى يعرف متى وصل الكتاب الى لاهور وبعد ذلك يا خذهٗ الساعى ويحملهٗ الى اخى خالد۔

راقم الحروف العبد الضعيف محمد طاسين عفا اللّٰه عنه۔

القريه

نحن نسكن فى القرية۔ فضائها طيبةٌ وجيدةٌ وغدائها ومسائها مُفرّحة' فيها اشجارٌ مثمرة ومُظِلَّةٌ وازهارٌ ذات الوانٍ مُختلفةٍ' اهل القرية يجلسون فى الظهيرة تحت الاشجار' فيها مأتادُورٍ' وعشرون سِكَّةٌ' فيها حَوانيت كثيرة والناس يشترون الاشياء منها' ويَقضُونَ حَاجَاتِهِم' الفاكهانى يبيع الفواكه بالاثمان الرخيصة فيها' على دكان الفاكهانى التفّاح والعنب والتمرالجيد السندى وغيرها موجودةٌ فى اكثرالاوقات

فی القریة مسجدٌ واسعٌ اکثر اهل القریة یصلون فیه ویقضون الجمعةَ
اِمام ذلك المسجد شیخ کبیرٌ حافظ قارئ للقرآن الکریم اسمهٗ عبدالرزاق
هویؤم الناس ویدرّس فی المسجد اطفال القریة بعدالفجر والعصرِ۔

الورقة الثانیة فی الحدیث والادب العربی

﴿السوال الاول﴾ ۱۴۲۳ھ

﴿الشق الاول﴾......۱المؤمن مرآة المؤمن والمؤمن اخوالمؤمن یکف عنه ضیعته ویحوطه من ورائه۔۲ واتبع السیئة الحسنة تمحها۔ ۳ من بطّأ به عملهٗ لم یسرع به نسبهٗ۔ ٤نِعْمَ الرَّجُلُ الْفَقِیْهُ فِی الدِّیْنِ اِنِ احْتِیْجَ اِلَیْهِ نَفَعَ وَاِنِ اسْتُغْنِیَ عَنْهُ اَغْنٰی نَفْسَهٗ۔

(۱) احادیث مذکورہ کا ترجمہ وتشریح کریں۔ (۲) خط کشیدہ الفاظ کی لغوی وصرفی تحقیق کیجئے۔ (۳) آخری حدیث پراعراب لگا کر ترکیب کریں۔

(خلاصۂ سوال) اس سوال میں چار امور مطلوب ہیں (۱) احادیث کا ترجمہ (۲) احادیث کی تشریح (۳) خط کشیدہ الفاظ کی لغوی صرفی تحقیق (۴) آخری حدیث پراعراب اور ترکیب۔

﴿جواب﴾ (۱) حدیث کا ترجمہ:۔۱ ایک مؤمن دوسرے مؤمن کا آئینہ ہے۔ ایک مؤمن دوسرے مؤمن کا بھائی ہے جو اپنے بھائی کو نقصان سے بچاتا اور اس کی عدم موجودگی میں بھی اس کی حفاظت کرتا ہے۔۲ اور برائی کے پیچھے لا نیکی کو وہ اس کو مٹادے گی۔۳ جس شخص کو اس کے عمل نے پیچھے رکھا اس کا نسب اس کو (قیامت میں) آگے نہیں لے جاسکتا۔۴ بہترین شخص عالم دین ہے اگر اس کی طرف حاجت محسوس کی جائے تو وہ نفع پہنچاوے اور اگر اس سے بے پرواہی کی جائے تو وہ بھی ان سے اپنے آپ کو مستغنی رکھے۔

(۲) احادیث کی تشریح پہلی حدیث کی تشریح:۔ اس حدیث میں مؤمن کی مثال آئینہ سے دی گئی ہے اس کی وجہ یہ ہے کہ آدمی جب آئینہ میں اپنا چہرہ دیکھتا ہے اس دیکھنے والے میں اگر کوئی عیب ہو وہ آئینہ اس کو اس عیب پر مطلع کرتا ہے دوسرے کو اس عیب پر مطلع نہیں کرتا۔

اسی طرح مؤمن کی شان ہے کہ اگر اپنے مسلمان بھائی میں کوئی عیب دیکھے اس کو تنہائی میں سمجھاوے اور لوگوں کے سامنے اس کو ظاہر نہ کرتا پھرے تاکہ لوگوں کی نظر میں وہ ذلیل نہ ہو۔

فائدہ:۔ اس حدیث شریف میں لفظ ''اخو'' استعمال کیا گیا ہے یہ سگے بھائی کو کہتے ہیں۔ اس میں اشارہ اس طرف ہے کہ جیسے بھائی بھائی کا خیال کرتا ہے اسی طرح ایک مسلمان کو دوسرے مسلمان بھائی کا خیال کرنا چاہیے۔ یکف عنه ضیعتهٗ اس کی اخوت کا تقاضا یہ بھی ہے کہ اس کی عدم موجودگی میں اس کے جان مال عزت وآبرو کی حفاظت کرے۔

دوسری حدیث کی تشریح:۔ اس کا حاصل یہ ہے کہ جب آدمی سے کوئی برائی ہو جائے تو فوراً نیکی کا کام کر لینا چاہیے۔ یہ نیکی اس برائی کے مٹانے کا ذریعہ بنے گی۔ لقوله تعالىٰ اِنّ الحسنات یُذھبْن السَیّئات۔

تیسری حدیث کی تشریح:۔ اس حدیث شریف کا مطلب یہ ہے کہ انسان کو آخرت کی کامیابی کیلئے اپنے حسب نسب پر بھروسہ نہیں کرنا چاہیے کیونکہ آخرت کی کامیابی کا دارومدار ایمان اور اعمال صالحہ پر ہے۔ تو اگر ایک آدمی بلند نسب والا ہے اور اعمال صالحہ میں کوتاہی کرتا ہے تو آخرت میں ناکام ہوگا اور اگر ایک آدمی حسب ونسب کے اعتبار سے زیادہ اونچا نہیں ہے مگر اعمال صالحہ کرنے والا ہے تو انشاءاللہ آخرت میں کامیاب ہوگا۔ لقوله تعالىٰ انّ اکرمکم عندالله اتقاکم۔

چوتھی حدیث کی تشریح:۔ اس حدیث شریف کا مقصد یہ ہے کہ جب لوگ علماء کے پاس آئیں اپنی ضروریات مسائل وغیرہ دریافت کرنے کے لیے تو علماء پر لازم ہے ان کو مسائل بتاویں اور ان کی اصلاح کریں بشرطیکہ وہاں کوئی دوسرے عالم موجود نہ ہوں۔ اگر معاملہ اس کے برعکس ہو یعنی لوگ ان کے پاس نہیں آتے دین کی قدر ومنزلت ان کے دل میں نہ ہونے کی وجہ سے یا کسی دوسرے عالم کے وہاں موجود ہونے کی وجہ سے تو اس عالم کے لیے اجازت ہے کہ اپنے اوقات کو عبادت خداوندی، مطالعہ، تالیف تصنیف میں مشغول رکھے یا کسی اور طرح دین کی خدمت کرے۔ اور لوگوں کی طرف توجہ نہ دے۔

(۳) خط کشیدہ الفاظ کی لغوی صرفی تحقیق:۔ مِراٰۃ الرؤیۃ مصدر (فتح یفتح)

سے اسم آلہ وسطی کا واحد کا صیغہ ہے۔ یعنی دیکھنے کا آلہ آئینہ۔ ضَیعَۃٌ ضیعہ کہتے ہیں جائیداد کو۔ ضاع یضیع ضیاعاً (ض) ضائع ہونا۔ یَحُوطُہٗ۔ حوطاً (نصر ینصر) حفاظت کرنا' گھیر لینا سے مضارع معروف کا واحد مذکر غائب کا صیغہ ہے۔ قولہ تعالی ولایُحِیْطُوْنَ بِشیئٍ من علمہٖ۔ تَمْحُھَا۔ المَحْوِ مصدر (نصر ینصر) سے مضارع معروف کا واحد مؤنث غائب کا صیغہ ہے بمعنی مٹانا۔ بَطَّأَ التَّبْطِیْئُ مصدر (تفعیل) مؤخر کرنا۔ پیچھے چھوڑنا سے ماضی معروف کا واحد مذکر غائب کا صیغہ ہے۔ اُحْتِیجَ احتیاج مصدر (افتعال) محتاج ہونا سے ماضی مجہول کا واحد مذکر غائب کا صیغہ ہے۔

(۴) آخری حدیث پر اعراب اور ترکیب:۔ اعراب کمامرّ فی السوال اور ترکیب۔ نِعْمَ فعل مدح الرَّجُلَ اس کا فاعل الفقیہ صفت مشبہ اس میں ھو ضمیر مستتر اس کا فاعل فی حرف جار الدین مجرور' جار مجرور ملکر متعلق ہوا صفت مشبہ کے صفت مشبہ اپنے فاعل اور متعلق سے ملکر شبہ جملہ ہوکر مخصوص بالمدح فعل مدح اپنے فاعل اور مخصوص بالمدح سے ملکر جملہ فعلیہ انشائیہ ہوا۔ دوسری ترکیب ۔ نِعْمَ فعل مدح الرجل اس کا فاعل' فعل فاعل ملکر جملہ فعلیہ ہوکر خبر مقدم الفقیہ صفت مشبہ فی الدین جار مجرور ملکر متعلق ہوا صفت مشبہ کے صفت مشبہ اپنے فاعل اور متعلق سے ملکر مبتدا مؤخر۔ مبتداء مؤخر خبر مقدم سے ملکر جملہ فعلیہ انشائیہ ہوا۔

اِنْ حرف شرط اُحْتِیجَ فعل ماضی مجہول ھو ضمیر مستتر نائب فاعل الی جار ہ ضمیر مجرور جار مجرور ملکر متعلق ہوا فعل مجہول کے۔ فعل مجہول اپنے نائب فاعل اور متعلق سے ملکر جملہ فعلیہ خبریہ ہوکر شرط نفع فعل ھو ضمیر مستتر اس کا فاعل' فعل فاعل ملکر جملہ فعلیہ خبریہ ہوکر جزاء' شرط جزاء ملکر جملہ فعلیہ شرطیہ معطوف علیہا۔ واؤ حرف عطف اِنْ حرف شرط اُسْتُغْنِیَ فعل مجہول عَنْ حرف جار ہ ضمیر مجرور' جار مجرور ملکر اُسْتُغْنِی کے متعلق' فعل مجہول اپنے فاعل اور متعلق سے ملکر جملہ فعلیہ خبریہ ہوکر شرط۔ اَغْنٰی فعل ماضی معروف نَفْس مضاف ہ ضمیر مجرور مضاف الیہ۔ مضاف مضاف الیہ ملکر مفعول بہٖ' فعل اپنے فاعل اور مفعول بہ سے ملکر جملہ فعلیہ خبریہ ہوکر جزا۔ شرط اور جزاء ملکر جملہ فعلیہ شرطیہ معطوفہ ہوا معطوف علیہا اور جملہ معطوفہ ملکر بیان ہوا ماقبل

(پہلے جملہ) کا۔

﴿الشق الثانی﴾ ......وَقَالَ النَّبِی صَلَّی اللّٰہُ علیه وسلّم یُوشِكُ الْاُمَمُ اَنْ تَدَاعیٰ عَلَیْکُمْ کَمَا تَدَاعَی الْاَکَلَةُ اِلٰی قَصْعَتِهَا فَقَالَ قَائِلٌ وَمِنْ قِلَّةٍ نَحْنُ یَوْمَئِذٍ قَالَ بَلْ اَنْتُمْ یَوْمَئِذٍ کَثِیْرٌ وَلٰکِنَّکُمْ غُثَاءٌ کَغُثَاءِ السَّیْلِ وَلَیَنْزِعَنَّ اللّٰہُ مِنْ صُدُوْرِ عَدُوِّکُمُ الْمَهَابَةَ مِنْکُمْ وَلَیَقْذِفَنَّ فِیْ قُلُوْبِکُمُ الْوَهْنَ قَالَ قَائِلٌ یَارَسُوْلَ اللّٰہِ مَاالْوَهْنُ قَالَ حُبُّ الدُّنْیَا وَکَرَاهِیَةُ الْمَوْتِ۔

(۱) حدیث پر اعراب لگا کر ترجمہ وتشریح کریں (۲) خط کشیدہ الفاظ کی لغوی صرفی تحقیق کریں۔

(خلاصۂ سوال) اس سوال میں چار امور مطلوب ہیں۔ (۱) حدیث پر اعراب (۲) حدیث کا ترجمہ (۳) حدیث کی تشریح (۴) خط کشیدہ الفاظ کی لغوی صرفی تحقیق۔

﴿جواب﴾ (۱) حدیث پر اعراب:۔ کمامرّ فی السوال۔

(۲) حدیث کا ترجمہ:۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا قریب ہے کہ قومیں تم پر ایک دوسرے کو ایسے بلائیں گی جیسے کہ کھانے والے پیالے پر ایک دوسرے کو بلاتے ہیں۔ کسی صحابی ﷺ نے عرض کیا کیا اس وقت ہم تعداد میں کم ہوں گے؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا نہیں تمہاری مقدار بہت ہوگی اس وقت تمہاری حیثیت سیلاب کے جھاگ کے برابر ہوگی۔ اور اللہ تعالیٰ تمہارا رعب تمہارے دشمن کے دلوں سے نکال دیں گے۔ اور تمہارے دلوں میں وہن ڈال دیں گے۔ پوچھنے والے نے پوچھا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وھن کیا چیز ہے؟ آپ ﷺ نے جواب دیا دنیا کی محبت اور موت سے نفرت۔

(۳) حدیث کی تشریح:۔ جس طرح جب کچھ لوگ دستر خوان پر جمع ہوتے ہیں تو برتن کو ایک دوسرے کے آگے رکھتے ہیں اور کہتے ہیں کہ اس برتن کے کھانے میں سے تم کچھ کھالو کیونکہ جب برتن قریب ہوتا ہے تو آدمی آسانی سے اس میں سے کچھ کھالیتا ہے۔ اسی طرح قرب قیامت میں کافر ایک دوسرے کو مسلمان کے ہلاک کرنے پر اکسائیں گے۔ وہ کفار جمع ہوں گے اور مسلمانوں کی جائیداد مال وغیرہ لوٹ لیں گے۔ اور اس کا سبب مسلمانوں کا دنیا سے محبت کرنا

ہوگا۔ اور موت سے ڈرنا ہوگا یعنی مال کو جمع کرنے کی فکر میں لگ جائیں گے۔ اور موت سے ڈریں گے کہ کہیں جہاد میں جانے سے ہم مرنہ جائیں تو کفاران پر غالب آجائیں گے۔

(۴) خط کشیدہ الفاظ کی لغوی صرفی تحقیق:۔ یُوْشِكُ یہ افعال مقاربہ میں سے مضارع کا صیغہ واحد مذکر غائب ہے بمعنی قریب ہے۔ تداعیٰ باب تفاعل سے ماضی معروف کا صیغہ ہے بمعنی ایک دوسرے کو بلانا۔ اَکَلَۃ جمع مکسر ہے آکل کی۔ اکل اسم فاعل کا واحد مذکر ہے بمعنی کھانے والا۔ وَلَیَنْزِعَنَّ النزع بمعنی کھینچنا مصدر (فتح یفتح) سے بحث لام تاکید بانون ثقیلہ کا واحد مذکر غائب کا صیغہ ہے۔ المَھَابَۃ یہ الھیبۃ مصدر سے مصدر میمی ہے۔ لَیَقْذِفَنَّ قذف مصدر (ضرب یضرب) بمعنی ڈالنا سے لام تاکید بانون ثقیلہ کا واحد مذکر غائب کا صیغہ ہے۔

﴿السوال الثانی﴾ ۱۴۲۳ھ

﴿الشق الاول﴾......وَقَبْلَ الْمَغْرِبِ حَضَرَ اَصْدِقَاءُ اَبِی وَاَقَارِبُنَا وَنُقِلَ الْفُطُوْرُ اِلَی الْمَسْجِدِ وَكَانَ الْوَقْتُ شَدِیْداً عَلَیَّ فَكُنْتُ اَرْمُقُ الْمُؤَذِّنَ وَاَعُدُّ الدَّقَائِقَ فَلَمَّا اَذَّنَ اَفْطَرْتُ بِتَمْرَةٍ ثُمَّ اَكَلْتُ وَشَرِبْتُ وَقُلْتُ كَمَا عَلَّمَنِی اَبِی ذَهَبَ الظَّمَأُ وَابْتَلَّتِ الْعُرُوْقُ وَثَبَتَ الاجرُ اِنْ شَاءَ اللّٰه۔

(۱) عبارت پر اعراب لگا کر سلیس ترجمہ کیجئے۔ (۲) خط کشیدہ الفاظ کی لغوی تحقیق کیجئے۔

(خلاصۂ سوال) اس سوال میں تین امور مطلوب ہیں (۱) اعراب (۲) عبارت کا ترجمہ (۳) خط کشیدہ الفاظ کی لغوی تحقیق۔

﴿جواب﴾ (۱) عبارت پر اعراب:۔ کمامرّ فی السوال۔

(۲) عبارت کا ترجمہ:۔ مغرب سے پہلے میرے والد کے دوست اور ہمارے رشتہ دار سب آگئے اور افطاری مسجد میں لے جائی گئی۔ وہ وقت کاٹنا میرے اوپر بہت کٹھن ہوگیا۔ پس میں مؤذن کی طرف بار بار دیکھ رہا تھا اور منٹ گن رہا تھا۔ پس جس وقت مؤذن نے اذان کہی میں نے ایک کھجور کے ساتھ افطار کیا پھر میں نے کھایا اور پیا۔ اور جو دعا میرے والد نے مجھے سکھائی تھی وہ پڑھی۔ ذھب الظمأ الخ یعنی پیاس جاتی رہی اور رگیں تر ہوگئیں اور انشاء اللہ اجر ثابت ہوگیا۔

(۳) خط کشیدہ الفاظ کی لغوی تحقیق:۔ الفطور بمعنی افطاری۔ اَرْمُقُ رمق مصدر (نصر ینصر) دیر تک دیکھنا۔ بار بار دیکھنا۔ سے مضارع معروف کا واحد متکلم کا صیغہ ہے۔ الظما ظَمِئَ یَظْمَؤُ (سمع یسمع) کا مصدر ہے سخت پیاسا ہونا۔ اِبْتَلَّتْ۔ ابتلال مصدر (افتعال) سے ماضی معروف کا واحد مؤنث غائب کا صیغہ ہے۔ الغُرُوق جمع عِرْق کی بمعنی رگ۔

﴿الشق الثانی﴾......

شَرُّ الْمَقَالِ الْكَذِبُ	خَيْرُ الْخِصَالِ الْاَدَبُ
اَلْبُخْلُ عَيْبٌ فَاضِحٌ	وَالْجُوْدُ سِتْرٌ صَالِحٌ
اَلْعَقْلُ قَاضٍ عَادِلٌ	وَالْعُجْبُ دَاءٌ قَاتِلٌ
اَلْعُمْرُ ضَيْفٌ رَاحِلٌ	وَالْمَالُ ظِلٌّ زَائِلٌ

(۱) اشعار پر اعراب لگا کر ترجمہ واضح کریں۔ (۲) خط کشیدہ الفاظ کی لغوی تحقیق کریں۔

(خلاصۂ سوال) اس سوال میں تین چیزیں مطلوب ہیں۔ (۱) اشعار پر اعراب (۲) اشعار کا ترجمہ (۳) خط کشیدہ الفاظ کی لغوی تحقیق۔

﴿جواب﴾ (۱) اشعار پر اعراب:۔ کما مرّ فی السوال۔

(۲) اشعار کا ترجمہ:۔

بری گفتگو جھوٹ بولنا ہے	اچھی عادت ادب ہے
بخل رسوا کرنے والا عیب ہے	سخاوت بہترین پردہ ہے
عقل منصفانہ فیصلہ کرنے والی ہے	فخر اور غرور مہلک بیماری ہے
عمر کوچ کرنے والا مسافر ہے	مال زائل ہونے والا سایہ ہے

(۳) خط کشیدہ الفاظ کی لغوی تحقیق:۔ خصال خصلت کی جمع ہے بمعنی عادت فَاضِحٌ فضحاً مصدر (فتح یفتح) سے اسم فاعل کا صیغہ ہے۔ قاضٍ قضاء مصدر (ضرب یضرب) سے اسم فاعل کا واحد مذکر کا صیغہ ہے۔ العُجْبُ مصدر ہے باب سمع یسمع سے بمعنی فخر وغرور۔ رَاحِلٌ رحل اور رحیل مصدر (فتح یفتح) سے اسم فاعل کا واحد مذکر کا صیغہ ہے بمعنی کوچ کرنا۔

﴿السوال الثالث﴾ ۱۴۲۳ھ

﴿الشق الاول﴾……قَطَفَ محمودٌ ذَهرةً جميلةً نَالَ المُجِدُّون الجَوائزَ الثَمِينَةَ حُصِدَ الزَرعُ فی اوائل الربیع کُنتُ اَسمعُ تَغرِیدُ الطیورِ علی الاَغصانِ۔

(۱)مذکورہ عبارت کا اردو میں ترجمہ کریں (۲) نیز درج ذیل جملوں کی عربی بنائیں۔

حامد نے اذان سنی اور بچوں کو جگایا' ان لوگوں نے حج کیا اور مسجد نبوی کی زیارت کی' سورج ڈوبتا ہے اور تاریکی چھا جاتی ہے۔

(خلاصہ سوال) اس سوال میں دو چیزیں مطلوب ہیں۔ (۱) عربی جملوں کا اردو میں ترجمہ (۲) اردو جملوں کی عربی۔

﴿جواب﴾ (۱) عربی جملوں کا اردو ترجمہ:۔محمود نے ایک خوبصورت پھول توڑا۔ محنتی لوگوں نے قیمتی انعامات حاصل کیے۔ موسم بہار کے شروع میں فصل کاٹ لی گئی۔ میں ٹہنیوں پر پرندوں کی چہچہاہٹ سنتا تھا۔

(۲) اردو جملوں کی عربی:۔سَمِع حَامِدٌ الاَذانَ واَيقَظَ الاطفالَ حَجَّ هؤلا الناسُ وزَارُوا المَسجِدَ النَبَوِیَّ۔ تغرُبُ الشمسُ وتَغشی الظُلمَةُ۔

﴿الشق الثانی﴾……درج ذیل عنوانات میں سے کسی ایک پر عربی میں مضمون لکھیں جو کم از کم دس سطروں پر مشتمل ہو۔ المسجد۔ الكتاب الاستاذ۔القرية۔

﴿جواب﴾:۔المسجد' الكتاب' الاستاذ پر مضمون ۱۴۲۴ھ کے سوال ثالث کی شق ثانی میں گزر چکا ہے۔اور القریہ پر ضمنی ۱۴۲۴ھ کے سوال ثالث کی شق ثانی میں گزر چکا ہے۔

الورقة الثانية في الحديث والادب العربی

﴿السوال الاول﴾ ۱۴۲۲ھ

﴿الشق الاول﴾……عن عائشة رضی الله تعالی عنها قالت جاء رجل

فقعد بین یدی رسول الله صلی الله علیه وسلم فقال یا رسول الله ان لی مَملوکِینَ یکذِبوننی ویخوننی ویعْصُوننی واشتمهم واضربهم فکیف انا منهم فقال رسول الله صلی الله علیه وسلم اذا کان یوم القیامة یُحسَبُ ماخانوك وعَصَوك وکذبوك ان کان عقابك ایاهم بقدر ذنوبهم کان کفافاً لَالَكَ ولَاعَلَیْكَ وعقابك ایا هم دون ذنوبهم کان فضلاً لك وان کان عقابك ایاهم فوق ذنوبهم اقتص لهم منك الفضل فتنحیّ الرجل و جعل یهتف ویبکی۔

(۱) سلیس ترجمہ کرنے کے بعد خط کشیدہ الفاظ کی لغوی صرفی تحقیق لکھیں۔

(خلاصۂ سوال) اس سوال میں دو امر مطلوب ہیں (۱) حدیث کا ترجمہ (۲) خط کشیدہ الفاظ کی لغوی وصرفی تحقیق۔

﴿جواب﴾ (۱) **حدیث شریف کا ترجمہ:**۔ حضرت عائشہؓ سے روایت ہے فرماتی ہیں کہ (ایک دن) رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں ایک شخص آ کر بیٹھ گیا اور عرض کرنے لگا میرے پاس چند غلام ہیں جو میرے پاس جھوٹ بولتے ہیں اور میرے مال میں خیانت کرتے ہیں اور میری نافرمانی کرتے ہیں اس وجہ سے میں ان کو برا بھلا کہتا ہوں اور ان کو مارتا ہوں تو قیامت والے دن میرا ان کے ساتھ کیا معاملہ ہوگا؟ تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب قیامت کا دن ہوگا اس وقت پورا حساب ہوگا۔ انہوں نے جو خیانت کی اور تمہاری نافرمانی کی اور تمہارے ساتھ جھوٹ بولا اور جو تم نے ان کو سزا دی ہوگی اس سب کا حساب ہوگا۔ اگر تمہارا ان کو سزا دینا ان کے جرائم کی بقدر ہوگا تو تمہارا معاملہ برابر ہوگا نہ تمہیں کوئی ثواب ملے گا اور نہ تم پر کوئی عذاب ہوگا۔ اور اگر تمہاری سزا ان کے جرائم سے کم ہوئی تو تمہارا زائد حق ہوگا یعنی تمہیں اجر و ثواب ملے گا اور اگر تمہاری سزا ان کے جرائم سے زائد ہوئی تو تم سے ان کے لیے اس زیادتی کا بدلہ لیا جائے گا۔ یہ سن کر وہ شخص ایک طرف جا کر بیٹھ گیا اور رونے اور چلانے لگا۔

(۲) **خط کشیدہ الفاظ کی لغوی صرفی تحقیق:**۔ مَملوکِین الملك مصدر (ض) مالک ہونا سے اسم مفعول کا جمع مذکر کا صیغہ ہے۔ یکذِبونَ الکذب مصدر (ض) جھوٹ

بولنا سے مضارع معروف کا جمع مذکر غائب کا صیغہ ہے۔ یَخُونُونَ الخیانة مصدر(نصر ینصر)خیانت کرنا سے مضارع معروف کا جمع مذکر غائب کا صیغہ ہے۔ یَعْصُوْنَ العصیان مصدر(ض)نافرمانی کرنا سے مضارع معرورف کا جمع مذکر غائب کا صیغہ ہے۔ اَشْتِمُ الشتم مصدر(ض) گالی دینا سے مضارع معروف کا واحد متکلم کا صیغہ ہے۔ اَضْرِبُ الضرب مصدر (ض) بمعنی مارنا سے مضارع معروف کا واحد متکلم کا صیغہ ہے۔ یُحْسَبُ الحساب مصدر(ن) حساب کرنا سے مضارع مجہول کا واحد مذکر غائب کا صیغہ ہے۔ خَانُوا الخیانة مصدر(ن) سے ماضی معروف کا جمع مذکر غائب کا صیغہ ہے۔ عَصَوْا العصیان مصدر(ض) سے ماضی معروف کا جمع مذکر غائب کا صیغہ ہے۔ کذبوا الکذب مصدر(ضرب یضرب)جھوٹ بولنا سے جمع مذکر غائب ماضی معروف کا صیغہ ہے۔ یهتفُ الهتف مصدر(ض) چلاّنا' آواز کرنا سے مضارع معرورف کا واحد مذکر غائب ہے۔ ویَبْکِیْ البکاء مصدر(ض)رونا سے مضارع معروف کا واحد مذکر غائب کا صیغہ ہے۔تَنَحّٰی التنحّی مصدر(تفعل) سے ماضی معروف کا واحد مذکر غائب کا صیغہ ہے۔

﴿الشق الثانی﴾......عن العرباض بن سادیة قال صلی بنا رسول اللّٰہ صلی اللّٰہ علیه وسلم ذات یوم ثم اقبل علینا بوجهه فوعظنا موعظة بلیغة ذرَفَتْ مِنها العُیُون وَ وَجِلَتْ منها القلوب فقال رجُل یا رسول اللّٰہ صلی اللّٰہ علیه وسلم کأنّ هذهِ مَوعِظَةُ مُودّعٍ فاَوْصِنا فقال اُوصِیکم بتقوی اللّٰہ والسمع والطاعة وان کان عبداً حبشیاً فانّه مَن یَعِشْ منکم بعدی فسیریٰ اختلافا کثِیرا فعلیکم بسنتی و سنة الخلفاء الراشدین المهدیین تمسَکوا بها و عضوا علیها بالنواجذ وایاکم و محدثات الامور فانّ کل محدثة بدعة وکل بدعة ضلالة۔

سلیس ترجمہ کرنے کے بعد خط کشیدہ الفاظ کی لغوی صرفی تحقیق کریں۔

(خلاصۂ سوال) اس سوال میں دو امر مطلوب ہیں۔ (۱) حدیث شریف کا ترجمہ

(۲) خط کشیدہ الفاظ کی لغوی صرفی تحقیق۔

﴿جواب﴾ (۱) **حدیث شریف کا ترجمہ**:۔عرباض بن ساریہؓ سے روایت ہے کہتے ہیں کہ ایک دن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں نماز پڑھائی پھر ہماری طرف متوجہ ہوئے اور ہمیں دیر تک نہایت بلیغ انداز میں نصیحتیں فرمائیں جس سے لوگوں کی آنکھیں آنسو بہانے لگیں۔اور دل دھڑکنے لگے۔تب ایک شخص نے کہا یا رسول اللہ آج کی یہ نصیحتیں ایسے ہیں جیسے رخصت کرنے والے کی نصیحت ہے۔پس آپ ہمیں اور وصیت فرمادیں آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ میں تمہیں اللہ سے ڈرتے رہنے کی اور احکام سننے اور ان پر عمل کرنے کی وصیت کرتا ہوں اگرچہ حکم دینے والا حبشی غلام کیوں نہ ہو۔کیونکہ میرے بعد تم میں سے جو زندہ رہے گا وہ آپس میں بہت اختلافات دیکھے گا۔لہٰذا تم پر لازم ہے کہ تم میری سنت پر اور میرے خلفاء راشدین جو ہدایت یافتہ ہیں ان کے طریقے پر چلنا اور اس کو لازم پکڑنا اور انہیں ڈاڑھوں کے ساتھ مضبوطی سے پکڑ لینا۔اور دین میں نئی بات سے بچتے رہنا اس لیے کہ ہر نئی بات بدعت ہے اور ہر بدعت گمراہی ہے۔

(۲) خط کشیدہ الفاظ کی لغوی صرفی تحقیق:۔وَعَظَ الوعظ مصدر (ضرب یضرب) سے ماضی معروف کا صیغہ واحد مذکر غائب کا صیغہ ہے۔ ذَرَفَتْ الزَّرْفُ مصدر (ضرب یضرب) بمعنیٰ بہانا سے ماضی معروف سے واحد مؤنث غائب کا صیغہ ہے۔ وَجِلَتْ الوَجْل مصدر (سمع یسمع) ڈرنا سے ماضی معروف سے واحد مؤنث غائب کا صیغہ ہے۔ القُلُوبُ جمع ہے قلب کی قلب بمعنی دل۔باب ضرب سے پھیرنا۔ اَوْصِ الایصاء مصدر (افعال) بمعنی وصیت کرنا سے امر حاضر کا واحد مذکر حاضر کا صیغہ ہے۔ اُوْصِیْ ایصاء مصدر (افعال) سے مضارع معروف کا واحد متکلم کا صیغہ ہے۔ مَنْ یَعِشْ یَعِیْشُ العیش مصدر (ضرب یضرب) بمعنی جینا سے مضارع معروف کا واحد مذکر غائب کا صیغہ ہے۔مَنْ شرطیہ کے آنے کی وجہ سے مجزوم ہوا یا اجتماع ساکنین کی وجہ سے گرگئی۔ سَیَرٰی الرؤیۃ مصدر (فتح یفتح) بمعنیٰ دیکھنا سے مضارع معروف کا واحد مذکر غائب کا صیغہ ہے۔ المَهْدِیِّیْن الهدایة مصدر (ضرب یضرب) بمعنیٰ راہ دکھانا سے اسم مفعول کا جمع مذکر کا صیغہ ہے حالت

جری یا ماقبل مکسورہ کے ساتھ آئی ہے۔ تَمَسَّکُوْا التمسك مصدر (تفعل) بمعنی مضبوط پکڑنا سے امر حاضر کا جمع مذکر حاضر کا صیغہ ہے۔ عضوا العَضّ مصدر (سمع یسمع) دانت سے پکڑنا۔ دانت سے کاٹنا سے امر حاضر کا جمع مذکر حاضر کا صیغہ ہے۔ النَّواجِذ یہ جمع ناجذة کی بمعنی ڈاڑھ النجذ مصدر (ض) ڈاڑھوں سے کاٹنا۔ مُحدثَات جمع ہے محدثۃ کی الاحداث مصدر (افعال) نئی چیز پیدا کرنا۔ الامور جمع امر کی اَمرَ مصدر ہے باب نصر ینصر کا بمعنی حکم کرنا۔

﴿السوال الثانی﴾ ۱۴۲۲ھ

﴿الشق الاول﴾ ...... كَانَ اَمسِ يَوْمَ الْعِيْدِ اِجْتَمَعَ النَّاسُ وَالْاَطْفَالَ عِنْدَ الْغُرُوْبِ يَتَرَاَوْنَ الْهِلَالَ وَصَعِدُوْا عَلَى سُقُوْفِ الْبُيُوْتِ وَالسُّطُوْحِ وَعَلَى الْمَنَارَاتِ ظَهَرَالْهِلَالُ فَهَتَفَ الْاَوْلَادُ اَلْهِلَالَ اَلْهِلَالَ وَجَرَوْا اِلٰى بُيُوْتِهِمْ وَ سَلَّمُوْا عَلٰى اٰبَائِهِمْ وَاُمَّهَاتِهِمْ وَعَلَى الْاَقَارِبِ فَدَعَوْا لَهُمْ بِالْبَرَكَةِ وَطُوْلِ الْعُمُرِ.

عبارت کا واضح ترجمہ کریں۔ اور خط کشیدہ الفاظ کی لغوی صرفی تحقیق لکھنا نہ بھولیں۔ پوری عبارت پر اعراب لگائیں اور بتائیں کہ الھلال الھلال ترکیب میں کیا واقع ہے؟

(خلاصۂ سوال) اس سوال میں چار امور حل طلب ہیں۔ (۱) پوری عبارت پر اعراب (۲) عبارت کا واضح ترجمہ (۳) خط کشیدہ الفاظ کی لغوی صرفی تحقیق (۴) الھلال الھلال کی ترکیب۔

﴿جواب﴾ **(۱) عبارت پر اعراب**:۔ کما مرّ فی السوال۔

(۲) عبارت کا ترجمہ:۔ کل عید کا دن تھا لوگ اور بچے غروب آفتاب کے وقت چاند دیکھنے کیلئے جمع ہو گئے اور گھروں کی چھتوں پر اونچی جگہوں پر اور میناروں پر چڑھ گئے۔ چاند نظر آ گیا اور بچوں نے آواز لگائی چاند چاند اور اپنے گھروں کی طرف دوڑے اور اپنے ماں باپ اور قریبی عزیزوں کو سلام کیا اور انہوں نے ان کو برکت اور درازی عمر کی دعا دی۔

(۳) خط کشیدہ الفاظ کی لغوی صرفی تحقیق:۔ اَلْاَطْفَال جمع ہے طفل کی بمعنی بچہ یَتَرَاَوْن التّرائی مصدر (تفاعل) بمعنی دیکھنے کی کوشش کرنا مضارع معروف کا جمع مذکر غائب کا صیغہ اصل میں یترائیُوْنَ تھا تعلیل کرکے یتراَون ہو گیا۔ السُّقُوْف جمع سقف کی بمعنی

چھت۔ السُطُوح جمع ہے سطح کی بمعنی چھت۔ المَنَارَات جمع ہے منارۃ کی روشنی کی جگہ، روشنی کا مینار، اذان دینے کا مینارہ۔ هَتَفَ الهتف مصدر (ضرب یضرب) بمعنی چلانا، شور کرنا سے ماضی معروف کا واحد مذکر غائب کا صیغہ ہے الھلال الھلال پہلی رات کے چاند کو کہتے ہیں جمع اَهِلَّة۔ جَرَوْا الجری مصدر (ض) بمعنی چلنا، دوڑنا سے ماضی معروف کا جمع مذکر غائب کا صیغہ ہے سَلَّمُوْا التسلیم مصدر (تفعیل) بمعنی سلام کرنا سے ماضی معروف کا جمع مذکر غائب کا صیغہ ہے۔ فَدَعَوْا الدعوۃ مصدر (ن) بمعنی بلانا۔ دعا کرنا سے ماضی معروف کا جمع مذکر غائب کا صیغہ ہے۔

(۴) الھلالُ الھلالُ کی ترکیب:۔ یہ خبر ہے مبتدا محذوف ہذا کی۔

﴿الشق الثانی﴾ ......وقَرَّبَتْ قَبِيلَةٌ مِنْ قُرَيْشٍ حَفْنَةً مَمْلُوءَةً ثُمَّ تَحَالَفَتْ مَعَ قَبِيلَةٍ أُخْرىٰ عَلَى الْمَوْتِ وَأَدْخَلُوا أَيْدِيَهُمْ فِی ذٰلِكَ الدَّمِ وَقَالُوا لَانَتْرُكُ هٰذَا الشَّرَفَ اَوْ نَمُوْتَ وَكَانَ هٰذَا شَرّاً كَبِيْراً وَخَطراً عَظِيْماً وَالْمَوْتُ شَيْئٌ هَيِّنٌ لِلْعَرَبِ فِی سَبِيْلِ الْحَقِّ وَالشَّرَفِ إِذاً لَابُدَّ مِنَ الْحَرْبِ وَالْحَرْبُ مَشْئُوْمَةٌ جِدّاً۔

عبارت پر اعراب لگائیں۔ خط کشیدہ الفاظ کی لغوی تحقیق کریں اور بتائیں شرّاً کبیراً وخطراً عظیماً منصوب کیوں ہیں۔

(خلاصۂ سوال) اس سوال میں تین امور مطلوب ہیں (۱) عبارت پر اعراب (۲) خط کشیدہ الفاظ کی لغوی تحقیق (۳) شراً کبیراً اور خطراً عظیما کے نصب کی وجہ۔

﴿جواب﴾ (۱) عبارت پر اعراب:۔ کمامرّ فی السوال۔

(۲) خط کشیدہ الفاظ کی تحقیق:۔ قَرَّبَتْ التقریب مصدر (تفعیل) بمعنی قریب کرنا سے ماضی معروف کا صیغہ واحد مؤنث غائب ہے۔ مَمْلُوْءَةٌ۔ المَلأ مصدر (فتح یفتح) بمعنی بھرنا اسم مفعول کا واحد مؤنث کا صیغہ ہے۔ تَحَالَفَتْ التحالف مصدر (تفاعل) بمعنی آپس میں قسم کھانا سے ماضی معروف کا واحد مؤنث غائب کا صیغہ ہے۔ اَدْخَلُوْا الادخال مصدر (افعال)

بمعنی داخل کرنا سے ماضی معروف کا جمع مذکر غائب کا صیغہ ہے۔ اَیْدِیْهِمْ اَیْدٍ کی جمع ہے یَدٌ کی بمعنی ہاتھ۔ نَتْرُكَ الترک مصدر (ن) بمعنی چھوڑنا سے مضارع معروف کا جمع متکلم کا صیغہ ہے۔ هَیِّنٌ الھون مصدر (ک) بمعنی نرم' آسان ہونا سے صفت مشبہ کا واحد مذکر کا صیغہ ہے۔ مَشْئُوْمَةٌ الشُؤم مصدر (ک) بمعنی منحوس ہونا سے اسم مفعول کا واحد مؤنث کا صیغہ ہے۔

(۳) شَرّاً کبیراً اور خَطراً عَظِیْماً کے نصب کی وجہ: شرّاً کبیراً موصوف صفت ملکر معطوف علیہ اور خطراً عظیماً موصوف صفت ملکر معطوف' معطوف معطوف علیہ ملکر کان کی خبر ہونے کی وجہ سے منصوب ہے۔

﴿السوال الثالث﴾ ۱۴۲۲ھ

﴿الشق الاول﴾ ......(۱) رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پیدا بھی نہیں ہوئے تھے کہ آپ کے والد کا انتقال ہوگیا۔ (۲) جب حضرت عمرؓ نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات کی خبر سنی تو تلوار نیام سے کھینچ لی اور کہنے لگے کہ میں نے کسی سے یہ کہتے سنا نہیں کہ آپ وفات فرما گئے یہاں تک کہ میں اس کی گردن ماردوں گا۔ (۳) دین میں مداہنت کوئی پسندیدہ بات نہیں۔ (۴) جب حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے لوگوں کو دین حق کی طرف بلایا تو لوگ آپ کے دشمن ہو گئے۔ (۵) حضرت خالد بن ولید ایک ملک کے بعد دوسرا ملک فتح کرتے رہے کہ حضرت عمرؓ نے ان کو معزول کر دیا تا کہ لوگ فتنہ میں نہ پڑیں اور جان لیں کہ جو کچھ کرتا ہے اللہ کرتا ہے۔

درج بالا عبارت کا عربی میں ترجمہ کیجئے۔

﴿جواب﴾ اردو عبارت کا عربی میں ترجمہ: مَاكَادَ رسول اللّٰه صلی اللّٰه علیه وسلم یولَدُ حَتّٰی تُوُفِّیَ اَبُوْهُ (۲) لَمَّا سَمِعَ عُمَرُبْنُ الخطَّابِ رضی اللّٰه عنه نَعْیَ رَسُوْلِ اللّٰه صلی اللّٰه علیه وسلم فَسَلَّ السَیفَ مِنْ غِمْدِهٖ وطَفِقَ یَقُوْلُ لَااَسْمَعُ اَحَداً اَنْ یقول بانَّهٗ صلی اللّٰه علیه وسلم تُوُفِّیَ حتّٰی اَضْرِبَ عُنُقَهٗ (۳) مَاالْمُدَاهَنَةُ فِی الدِّیْنِ بِمَرْضِیَّةٍ (٤) لَمَّادَعَاالنبیُّ صلی اللّٰه علیه وسلم النَّاس اِلَی الدِّیْنِ الحَقِ فَاَصْبَحُوْا اَعْدَاءَ الَهٗ (٥) مَافَتِئَ خَالِدُبْنُ وَلِیْدٍ یَنْتَصِرُ قُطراً بَعْدَ

قُطرٍ حتّٰی عَزَلَهٗ عُمَربُنُ الخَطّابِ رضی الله عنه لِئَلَّا يُفتَنَ النَّاسُ وَلِيَعْلَمَ النَّاسُ يَفْعَلُ اللّٰهُ مَايَفْعَلُ۔

﴿الشق الثانی﴾......درج ذیل عنوانات میں سے کسی ایک پر عربی میں مضمون لکھیں جوآپ کے امتحانی کاپی کے ایک صفحہ سے کم نہ ہو۔

(١) المكة المكرمه (٢) الرسول الخاتم (٣) الكتاب (٤) البريد (٥) المطار (٦) القطار

﴿جواب﴾:۔ الکتاب پر مضمون ۱۴۲۴ھ کے سوال ثالث کی شق ثانی میں گزر چکا ہے۔ اور البرید پر مضمون ۱۴۲۴ھ ضمنی کے سوال ثالث کی شق ثانی میں گزر چکا ہے۔

مكّة المكرمة

مكة المكرمة هى بلدة من بلاد المملكة العربية السعودية۔ بدأالاسلامُ من هذهِ البلدة لان الله تبارك وتعالىٰ بعث محمداً صلى الله عليه وسلم نبياً فى هذهِ البلدة۔ فيها وولد محمد صلى الله عليه وسلم ومضى اربعون سنةً من عمرهِ صلى الله عليه وسلم ثم اوحٰى الله تعالىٰ اليه فى غار حراء التى وَقعَت فى جبل النور وجبل النور واقع فى مكة المكرمة ۔ فيها بنيانٌ يقال لهٗ "بيت الله" هو بيتٌ اَسَّسَهٗ سيدنا ابراهيم وابنهٗ اسماعيل علىٰ نبينا وعليهما الصلوٰة السلام قال تعالٰى فى شانهِ اِنّ اوّل بيت وضع للناس للذى ببكة مباركا وهدى للعالمين۔ فيه اٰيات بينات مقام ابراهيم ومن دخلهٗ كان اٰمنا ولِلّٰه على الناس حج البيت من استطاع اليه سبيلا ههنا يجمع الناس فى كل سنةٍ لاداء الحج وريارة المقامات المقدسة يطوفون بالبيت ويستلمون الحجرالاسود ويسعون بين الصفا والمروة ويرمون الجمرات الثلاثة قبل الاسلام اهل مكة كانوا يعبدون الاصنام ووضعوا الاصنام فى بيت الله لما جاء الاسلام دعا النبى صلى الله عليه وسلم الناس الى عبادة الله وتوحيده

حتی صاروا موحدین مخلصین لهٗ الدین۔ فیہ قال تعالٰی ھوالذی ارسل رسولهٗ بالهدیٰ ودین الحق لیظهرهٗ علی الدّین کله

یز ورالناس مکة المکرمة لتسکین قلوبهم وقرة عیونهم وقضاء حاجاتهم الدینیة ۔ اللهم وفِّقنا لزیارة هذا البلد الامین آمین۔

الرسول الخاتم

اللّٰه تبارك وتعالٰی بعث الانبیاء لاحیاء الدّین فی کل زمان فبعث آدم و نوحاً وابراهیم وموسٰی وعیسٰی وغیرهم علٰی نبینا وعلیهم الصلٰوة والسلام وهم بذلوا جهُدهمُ واموالهم وانفسهم فی سبیل اللّٰه لاحیاء الدین۔ فمِنهم مَن اُوذِیَ ومِنهم مَن اُخرِجَ مِن بلدهٖ ومنهم من قُتِلَ ثم بعث اللّٰه تعالٰی نبیّنا محمداً صلی اللّٰه علیه وسلم لکافّة الناس الٰی یوم القیامة وکانت فی العالم قبل ولادة النبی صلی اللّٰه علیه وسلم جهالة رفع اللّٰه تعالٰی هذهٖ الجهالة ببعثة محمد صلی اللّٰه علیه وسلم ونورّ سائرالکائنات بنوره وختم الظلمة بهٖ بذل النبی صلی اللّٰه علیه وسلم جهداً کثیراً فی تبلیغ الدین القیمّ ای الاسلام فاُوذِیَ اَشَدَّ الایذاءِ

ودعاهم الٰی سبیل اللّٰه بالحکمة والموعظة الحسنة حتی غَلَب دین الاسلام علی سائرالادیان السابقة وصارالدین کلُّه لِلّٰه

وختم اللّٰه النبوة والرسالة ببعثة نبینا محمد صلی اللّٰه علیه وسلم کما قال تعالٰی ماکان محمدٌ اَبَا احدٍ من رجالکم ولکن رسول اللّٰه وخاتم النبیین وقال علیه الصلٰوة والسلام انا خاتم النبیین لا نبیّ بعدی۔

المطار

بلدی ملتان هوبلد کبیرو قدیم من بلاد باکستان فیه المحطة و موقف السیارات والمطار جاء ابن عمّی من ساهیوال للملاقات فی

التعطيلات السنويه فاراد يوماً مشاهدة المطار فكنت معهٗ حتی وصلنا الی المطار فرآینا طائرة من قریب هی تهرب قبل الطیران علی الشارع وسیره سریعٌ جداً

المطار مکان اهم من امکنة الوطن من حیث الحرب والرابطة بین العالمٔ یکون نظر العدوّ فی ایام الحرب علی المطار خصوصاً یریدان یقبضهٗ فی ابتداء الحربٔ

هوذریعة المجئ والذهاب للناس فی سائرانحاء العالم فی وقت محدودٍ۔ علیه الطائرات موجودة مستعدة فی کلّ وقتٍ لاسیَما فی مطار الحربٔ ویعطی المسافرون سهولة کثیرة فی اثناء السفر فی الطائرةوالمطار من حیث الاکل والشرب والجلوس وغیرهأ افراد الخدمة مستعدون لخدمة الناس فی کل وقت ویحفظون متاعهم ویفتشون اَمْتِعَتهُمْ الحاصل الطائر والمطار نعمة عظیمة من نِعم اللّٰه تعالیٰ والحمدللّٰه علی ذٰلك۔

القِطار

اَرَدْنا فی تعطیلات الصیف السفَرَ الی الکراتشی فشاورنا کیف نسافر علی السیّارة اوالقِطار فاشار اَبِیْ ان نسافر علی القطار لان السفر علی القطار سهل بالنسبة الی السفر علی السیارة۔

ایضاً القطار فائدته کثیرةٔ فی الحقیقة التجارة الدولیة اعتمادها علیهٔ لولاالقطار لخففت اسواق التجارة لاشك ان السفر زالت مشقاتهٔ من اجل القطار کان الناس یسافرون فی قدیم الزمان علی العجلات و العربات وکانو یقطعون المسافة فی الاسابیع والشهور والقطارُ سهّل السفَرَ القطار جَرْیُه سرِیْعٌ جِدّاً الناس الآن یسافرون بسهولةٍ فی اقلّ الوقتِ۔

القطار نوعان الاول یرکب فیه الناس وینتقلون من بلدٍ الی بلدٍ

ویَصِلون الی غایاتهم بسهولةٍ والثانی منهما ینقل البضائع خفیفة کانت اَوثقیلة نرسل به اَمتِعَتَنا من کتب واطعمة وغیر ذلك۔

الورقة الثانیة فی الحدیث والادب العربی

﴿السوال الاول﴾ ۱۴۲۱ھ

﴿الشق الاول﴾......۱ اَلْبَادِئُ بِالسَّلَامِ بَرِیٌّ مِنَ الْکِبَرِ۔ ۲ اَلْاِقْتِصَادُ فِی النَّفَقَةِ نِصْفُ الْمَعِیْشَةِ۔ ۳ مِنْ حُسْنِ اِسْلَامِ الْمَرْءِ تَرْکُهٗ مَالَا یَعْنِیْهِ۔ ۴ اِنَّ السَّعِیْدَ لَمَنْ جُنِّبَ الْفِتَنَ۔ ۵ اِنَّ الصِّدْقَ طَمَانِیْنَةٌ وَاِنَّ الْکِذْبَ رِیْبَةٌ۔

مندرجہ بالا احادیث پر اعراب لگا کر مطلب خیز ترجمہ کریں۔(۲) آخری دو حدیثوں کی ترکیب کریں۔

(خلاصۂ سوال) اس سوال میں تین باتیں مطلوب ہیں (۱) احادیث پر اعراب (۲) احادیث کا ترجمہ (۳) آخری دو حدیثوں کی ترکیب۔

﴿جواب﴾ (۱) احادیث پر اعراب:۔کمامرّ فی السوال۔

(۲) احادیث کا ترجمہ:۔ ۱ اسلام میں پہل کرنے والا تکبر سے پاک ہے۔ ۲ خرچ میں میانہ روی اختیار کرنا آدھی آمدنی ہے۔ ۳ آدمی کے اسلام کی خوبی میں سے یہ ہے کہ وہ ان چیزوں کو چھوڑ دے جن میں فائدہ نہ ہو۔ ۴ یقیناً نیک بخت وہ شخص ہے جو فتنوں سے دور رکھا گیا۔ ۵ بیشک سچ اطمینان کا باعث ہے اور جھوٹ بے اطمینانی کا باعث ہے۔

(۳) آخری دو حدیثوں کی ترکیب:۔ ۱ اِنَّ السَّعِیْدَ الخ اِنَّ حرف مشبہ بالفعل السَّعید اِنَّ کا اسم لام تاکید کا مَنْ موصول جُنِّبَ فعل مجہول ھو ضمیر مستتر نائب فاعل الفِتَن مفعول بہ فعل مجہول اپنے نائب فاعل مفعول بہ سے ملکر جملہ فعلیہ خبریہ ہو کہ صلہ موصول صلہ ملکر اِنَّ کی خبر اِنَّ اپنے اسم اور خبر سے ملکر جملہ اسمیہ خبر ہوا۔ ۲ اِنَّ الصِّدْق الخ اِنَّ حرف مشبہ بالفعل الصَّدق اس کا اسم طمانیة اس کی خبر اِنَّ اپنے اسم وخبر سے ملکر جملہ اسمیہ خبریہ ہو کہ معطوف علیہ واؤ عاطفہ اِنَّ حرف مشبہ بالفعل الکِذْبَ اس کا اسم رِیْبَةٌ اس کی خبر اِنَّ اپنے اسم اور خبر سے

ملک جملہ اسمیہ خبریہ ہو کہ معطوف' معطوف معطوف علیہ ملکر جملہ معطوفہ ہوا۔

﴿الشق الثانی﴾ ......۱ اَلْكَيِّسُ مَنْ دَانَ نَفْسَهٗ وَعَمِلَ لِمَابَعْدَ الْمُوْتِ۔ وَالْعَاجِزُ مَنْ اَتْبَعَ نَفْسَهٗ هَوَاهَا وَتَمَنّٰى عَلَى اللّٰهِ۔

۲ اَلْاِثْمُ مَاحَاكَ فِيْ صَدْرِكَ وَكَرِهْتَ اَنْ يَّطَّلِعَ عَلَيْهِ النَّاسُ

(۱)احادیث مذکورہ پر اعراب لگا کر ترجمہ کریں۔(۲)احادیث کی تشریح ذکر کریں۔

(۳)خط کشیدہ جملہ کی ترکیب کریں۔

(خلاصۂ سوال) اس سوال میں چار امور مطلوب ہیں (۱) احادیث پر اعراب (۲) احادیث کا ترجمہ(۳)احادیث کی تشریح۔(۴)خط کشیدہ جملہ کی ترکیب۔

﴿جواب﴾(۱)احادیث پر اعراب:۔کمامرّ فی السوال۔

(۲) احادیث کا ترجمہ:۔۱ ہوشیار آدمی وہ ہے جو اپنے نفس کو بدلہ دے۔ اور عمل کرے اس چیز کیلئے جو موت کے بعد ہے۔ اور بے وقوف وہ ہے جو اپنے نفس کو اس کی خواہشات کے پیچھے لگائے اور آرزو اللہ پر رکھے۔ ۲ گناہ وہ ہے جو تیرے دل میں کھٹکے اور تو ناپسند سمجھے کہ لوگ اس پر مطلع ہوں۔

(۳)احادیث کی تشریح:۔عقلمند اور ہوشیار وہ ہے جو اپنے نفس پر غالب آئے اور نفس کو اللہ تعالیٰ کے حکموں کا مطیع بنا دے اور نفس کو جانچتا اور پرکھتا رہے اور اس کو بدلہ دیتا رہے تا کہ گناہوں سے بچا رہے۔ اور موت کی تیاری کرے۔ اور عاجز بے بس اور بے وقوف وہ شخص ہے جو نفس کی ناجائز خواہشات بھی پوری کرتا رہے اور بغیر نیکی کیے اللہ تعالیٰ سے بخشش کی امید رکھے۔

دوسری حدیث کی تشریح یہ ہے کہ گناہ وہ ہے جو تیرے دل میں کھٹکے اور شک اور تردد پیدا کرے اور دل میں اس کے کرنے پر اطمینان نہ رہے کہ پتہ نہیں یہ کیسا کام ہے اور دوسری علامت اس کی یہ ہے کہ تو لوگوں کے اس پر مطلع ہونے کو ناپسند سمجھے کہ اگر اس کام کو کرتے ہوئے مجھے دیکھیں گے تو کیا کہیں گے۔ یہ گناہ کی علامت ہے۔

(۴)خط کشیدہ جملہ کی ترکیب:۔كَرِهْتَ فعل بافاعل اَنْ ناصبہ مصدریہ يَطَّلِعَ

فعل عَلٰی جار ہ مجرور جار مجرور ملکر متعلق ہوا فعل کے۔ النَّاس یطّلع کا فاعل، یطلع فعل اپنے فاعل اور متعلق سے ملکر جملہ فعلیہ خبریہ ہوکر بتاویل مصدر مفعول بہٗ کرہت فعل اپنے فاعل اور مفعول بہ سے ملکر جملہ فعلیہ خبریہ ہوا۔

﴿السوال الثانی﴾ ۱۴۲۱ھ

﴿الشق الاول﴾......

طَابَ سَعْیِیْ بِالْاَمَلْ لَسْتُ اَرْضٰی بِالْکَسَلْ
غَایَتِیْ نَیْلُ الطَّلَبْ لَااُبَالِیْ بِالتَّعَبْ
اَبْتَنِیْ الْبَیْتَ الْحَسَنْ بِنِظَامٍ لِلسَّکَنْ
وَلِقُوْتِیْ اَذْهَبُ لَسْتُ یَوْماً اَلْعَبُ
کُلَّ صَیْفٍ اَجْمَعُ لِیْ طَعَاماً یُشْبِعُ

اشعار مذکورہ پر اعراب لگاکر سلیس ترجمہ کریں۔ خط کشیدہ الفاظ کی لغوی اور صرفی تحقیق کریں۔

(خلاصۂ سوال) اس سوال میں تین امور مطلوب ہیں۔ (۱) اشعار پر اعراب لگانا (۲) اشعار کا ترجمہ (۳) خط کشیدہ الفاظ کی لغوی صرفی تحقیق۔

﴿جواب﴾ (۱) عبارت پر اعراب:۔ کمامرّ فی السوال۔

(۲۔۳) اشعار کا ترجمہ۔ خط کشیدہ الفاظ کی لغوی تحقیق:۔ پرچہ ۱۴۲۵ھ سوال ثانی کی شق اول میں گزر چکی ہے۔

﴿الشق الثانی﴾...... وَقَدْ وَقَعَ هٰذَا الرَّجُلُ الْاَمِیْنُ مَرَّةً فِیْ غَارٍ اِنْطَبَقَتْ عَلَیْهِ صَخْرَةٌ فَلَمَّا یَئِسَ مِنَ الْحَیَاةِ دَعَا اللّٰه بِهٰذا الْعَمَلِ الصَّالِحِ وَقَالَ اَللّٰهُمَّ اِنْ کُنْتُ فَعَلْتُ ذٰلِكَ اِبْتِغَاءَ وَجْهِكَ فَاکْشِفْ عَنَّا هٰذِهِ الصَّخْرَةَ فَاَجَابَ اللّٰهُ دَعْوَتَهٗ وَاَعَانَهٗ۔

(۱) عبارت پر اعراب لگائیے۔ (۲) عبارت کا مطلب خیز ترجمہ کیجئے۔ (۳) خط کشیدہ کلمات کی لغوی اور صرفی تحقیق کیجئے۔

(خلاصۂ سوال) اس سوال میں تین امور مطلوب ہیں (۱) عبارت پر اعراب (۲) عبارت کا ترجمہ (۳) خط کشیدہ کلمات کی لغوی صرفی تحقیق۔

﴿جواب﴾ (۱) عبارت پر اعراب:۔ کمامرّ فی السوال۔

(۲) عبارت کا ترجمہ:۔ تحقیق داخل ہوا وہ نیک آدمی ایک دفعہ غار میں، مل گئی اس کے اوپر ایک چٹان پس جب ناامید ہو گیا زندگی سے تو اس نیک عمل کے وسیلہ سے اس نے دعا کی اور کہا اے اللہ اگر آپ جانتے ہیں کہ یہ عمل میں نے صرف آپ کی رضا طلب کرنے کیلئے کیا تھا تو اس چٹان کو ہم سے دور کر دے پس اللہ تعالیٰ نے اس کی دعا قبول فرمائی اور اس کی مدد فرمائی۔

(۳) خط کشیدہ کلمات کی لغوی صرفی تحقیق:۔ اِنْـطَبَـقَـتْ الانطباق مصدر (انفعال) بمعنی مل جانا سے ماضی معروف کا واحد مؤنث غائب کا صیغہ ہے۔ صَـخْـر پتھر کی چٹان جمع صَخْـرٌ صُخُوْرٌ صخرات۔ اِبْتِـغَـاء باب افتعال سے مصدر ہے بمعنی چاہنا۔ اِکْشِفْ الکشف مصدر (ض) بمعنی کھولنا سے امر حاضر معروف کا صیغہ واحد مذکر حاضر ہے۔

﴿السوال الثالث﴾ ۱۴۲۱ھ

﴿الشق الاول﴾ ......دَعَـوْتُ الْاِخْـوَانَ وَاَرْسَـلْـتُ اِلَيْهِـمْ يَقْطِفُ الوَلَدُ الزَّهْرَةَ وَيَشُمُّهَا لَاتَدُوْمُ صَدَاقَةَ اللَّئِيْمِ ۔

نیکی کبھی برباد نہیں جاتی۔ میں عربی میں تقریر کروں گا۔ ہجرت سے پہلے مسلمانوں پر بڑا ظلم کیا گیا۔ مذکورہ عربی جملوں کا اردو میں اور اردو جملوں کا عربی میں ترجمہ کریں۔

﴿جواب﴾ (۱) اردو میں ترجمہ:۔ بلایا میں نے بھائیوں کو اور ان کی طرف پیغام بھیجا میں نے۔ لڑکا پھول توڑتا ہے اور اس کو سونگھتا ہے، کمینے کی دوستی ہمیشہ نہیں رہتی۔

(۲) عربی میں ترجمہ:۔ لَايَـضِـيْـعُ البِـرُّ اَبَـداً۔ سَـاَخْـطُـبُ فِـى الـلُّـغَـةِ العَرَبِيَّةِ۔ ظُلِمَ الْمُسْلِمُوْنَ قَبْلَ الْهِجْرَةِ ظُلْماً شَدِيْداً۔

﴿الشق الثانی﴾ ......تاروں کی چمک، ہرن کا شکار، عدل وانصاف کرنے والے قاضی، ایک خونریز لڑائی، خوشگوار موسم، ہمارے اسلاف کے کارنامے

(۱) عبارت مذکورہ کا عربی میں ترجمہ کر کے تحریر کردہ الفاظ کے معانی تحریر کریں۔

المرسم' الحبر' الرخيص' السمين' اللامع' المقمرة' الشامخة' النشيط۔

(خلاصۂ سوال) اس سوال میں دو چیزیں مطلوب ہیں۔(۱) مذکورہ اردو جملوں کا عربی میں ترجمہ (۲) تحریر کردہ الفاظ کے معانی۔

﴿جواب﴾ (۱) اردو جملوں کا عربی میں ترجمہ:۔ لَمَعَانُ النُّجُوم' صَيْدُ الظَّبْيِ' اَلْقُضَاةُ العَادِلُونَ' حَرْبٌ دَامِيَةٌ' اَلْفَضْلُ الرَّائِقُ' اَعْمَالُ اَسْلَافِنَا۔

(۲) عربی الفاظ کے معانی:۔ پینسل' سیاہی' سستا' موٹا' چمکنے والا' چاندنی' بلند' چست۔

الورقة الثانية فی الحديث والادب العربی

﴿السوال الاول﴾ ۱٤۲۰ھ

﴿الشق الاول﴾ ......۱ لاوَرَعَ كَالْكَفِّ۔ ۲ لَايَحِلُّ لِمُسْلِمٍ ان يُرَوِّعَ مُسْلِماً۔ ۳ اِتَّقُوا اللّٰه فی هذِهِ البَهَائِمِ اَلْمُعْجَمَةِ فارْكَبُوْاها صالحةً وَاتْرُكُوْاهاَ صالحةً۔ ٤ لاتذهبُ الدنيا حتى يَمُرُّ الرَّجُلُ على الْقَبْرِ فَيَتَمَرَّغ عَلَيْه ويقول يٰليتنى كُنْتُ مكان صاحبِ هذا القبرِ وليس به الدِّيْنُ الاالبلاءُ۔

(۱) احادیث کا ترجمہ اور مطلب بیان کریں (۲) پہلی تین حدیثوں کی ترکیب نحوی کریں۔

(خلاصۂ سوال) اس سوال میں تین امور مطلوب ہیں (۱) احادیث کا ترجمہ (۲) احادیث کا مطلب (۳) پہلی تین حدیثوں کی ترکیب۔

﴿جواب﴾ (۱) احادیث کا ترجمہ:۔ ۱ کوئی تقویٰ نہیں رکنے جیسا۔ ۲ نہیں حلال کسی مسلمان کے لیے کہ ڈرائے کسی مسلمان کو۔ ۳ تم ڈرو اللہ تعالیٰ سے ان بے زبان چوپائیوں کے بارے میں پس تم سوار ہوان پر اس حال میں کہ وہ ٹھیک ہوں اور تم چھوڑو ان کو اس حال میں کہ وہ ٹھیک ہوں۔ ٤ (فرمایا نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے) دنیا ختم نہیں ہوگی یہاں تک کہ ایک آدمی گزرے گا ایک قبر پر تو پلٹیاں کھانے لگے گا اس پر اور کہے گا کہ اے کاش کہ میں اس قبر والے کی جگہ ہوتا اور یہ دین کی وجہ سے نہیں ہوگا بلکہ دنیاوی مصیبت کی وجہ سے ہوگا۔

(۲) احادیث کا مطلب: ۔پہلی حدیث کی تشریح ۱۴۲۴ھ ضمنی سوال اول کی شق ثانی میں گزر چکی ہے۔

(۲) کسی مسلمان کے لیے یہ حلال نہیں کہ کسی مسلمان کو بلا وجہ ڈرائے' ڈرانا عام ہے کہ باتوں سے ہو یا عمل سے' باتوں سے مثلاً دھمکی دینا یا ٹھاہ کر کے ڈرانا وغیرہ اور عمل سے مثلاً بندوق وغیرہ پکڑ کر اس کی طرف رخ کرنا یا گاڑی کے نیچے دینے والا عمل کرنا۔البتہ کافر کو ڈرانا جائز ہے بلکہ بعض اوقات واجب ہو جاتا ہے۔

(۳) چوپائیوں کے بارے میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اس کا حاصل یہ ہے کہ بھوکا اور پیاسا ہونے کی حالت میں ان پر سوار نہ ہو اور بوجھ نہ لادو۔اس وقت سوار ہو جب کہ وہ خوب موٹے تازے ہوں اور جب ان کو چارے وغیرہ کیلئے چھوڑ و تو ان کا خوب خیال رکھو کہ وہ خوب موٹے تازے ہوں۔

(۴) آخری حدیث کا مطلب یہ ہے کہ وہ پرفتن دور ہوگا ہر طرف فتنہ ہی فتنہ ہوگا ایک شخص قبر پر اس بات کی تمنا کرے گا کہ کاش میں اس قبر میں ہوتا اور اس کی وجہ کوئی دین کی رغبت یا بدعملی کا خوف وغیرہ نہ ہوگا۔ بلکہ دنیاوی مصیبتوں اور پریشانیوں کی وجہ سے دنیا کی زندگی سے تنگ آ کر یہ تمنا کرے گا۔

(۳) پہلی تین حدیثوں کی ترکیب: ۔ ۱ لَا وَرَعَ الخ لَا حرف نفی جنس وَرَعَ اس کا اسم کَ حرف جار الـکَفِّ مجرور' جار مجرور ملکر متعلق ہوا ثابتٌ مقدر کے' ثابتٌ صیغہ اسم فاعل اس میں ھو ضمیر مستتر اس کا فاعل' اسم فاعل اپنے فاعل اور متعلق سے ملکر شبہ جملہ ہو کر لا کی خبر لا اپنے اسم اور خبر سے ملکر جملہ اسمیہ خبریہ ہوا۔

۲۔ لَا یـحـلّ لِمُسْلِمٍ الخ لَا حرف نفی یحلّ فعل مضارع معروف لَام جار مُسلِمٍ مجرور اَنْ ناصبہ مصدریہ یُـرَوِّعَ فعل اس میں ھو ضمیر مستتر اس کا فاعل مسـلـمـاً مفعول بہ فعل اپنے فاعل اور مفعول بہ سے ملکر جملہ فعلیہ خبریہ ہو کر بہ تاویل مفرد لا یحِلّ کا فاعل' لَا یحِلّ فعل اپنے فاعل اور متعلق سے ملکر جملہ فعلیہ خبریہ ہوا۔

۳ اِتَّقُو االلّٰهَ الخ اِتقُوْا فعل امر حاضر اس میں ضمیر بارز اس کا فاعل لفظ اللّٰه مفعول بہ

فی حرف جار ھذہٖ اسم اشارہ البھائم موصوف المعجمۃ صفت موصوف صفت ملکر مشارالیہ اشارہ مشارالیہ ملکر مجرور، جار مجرور ملکر متعلق ہوا فعل کے فعل اپنے فاعل اور مفعول بہ اور متعلق سے ملکر جملہ فعلیہ انشائیہ ہوا۔

﴿الشق الثانی﴾ ......۱۔الاِقْتِصَادُ فی النّفقة نصفُ المَعِیْشَة۔۲۔ التودّد الی النّاس نصفُ العقل۔۳۔ لاتتخذوا الضَّیْعَةَ فترغبوا فی الدنیا۔۴۔ ان الدّین بداغریباً وسیعود کما بدأ فطوبی للغرباء وھم الذین یصلحون ما افسد النّاس من بعدی من سنّتی۔

(۱) احادیث کا ترجمہ اور مطلب بیان کریں (۲) پہلی تین احادیث کی نحوی ترکیب کریں۔

(خلاصۂ سوال) اس سوال میں تین امور مطلوب ہیں (۱) احادیث کا ترجمہ (۲) احادیث کا مطلب (۳) پہلی تین احادیث کی ترکیب۔

﴿جواب﴾ (۱) احادیث کا ترجمہ:۔۱۔خرچ میں میانہ روی آدھی معیشت (آمدنی) ہے۔ ۲ اچھے لوگوں سے دوستی رکھنا آدھی عقل ہے۔ ۳ مت پکڑو جائیداد کو کہ تم شوق کرنے لگو گے دنیا میں۔ ۴ (فرمایا نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے) بے شک دین شروع ہوا تھا اجنبی اور عنقریب لوٹ آئے گا جیسا کہ شروع ہوا تھا پس خوشخبری ہے اجنبیوں کے لیے جو اصلاح کریں گے اس چیز کی جس کو بگاڑ دیں گے لوگوں میرے بعد میری سنت میں سے۔

(۲) احادیث کا مطلب:۔۱۔یعنی خرچ میں میانہ روی اختیار کرنی چاہیے۔صرف تنخواہ بڑھانے ہی کی فکر نہیں ہونی چاہیے بلکہ اتنی ہی تنخواہ میں خرچ پورا کرنے کی کوشش کرنی چاہیے یہی آدھی معیشت ہے۔زندگی گزارنے کا یہ بہترین اور مجرّب طریقہ ہے۔

۲۔لوگوں سے محبت کرنا آدھی عقل ہے اس لیے کہ جب آدمی لوگوں سے محبت کرے گا تو لڑائی جھگڑے گالی گلوچ نہیں ہوگا۔لوگوں سے ایسے طریقے سے ملنا کہ لڑائی جھگڑے سے بچا رہے یہ آدھی عقل ہے۔اور پوری عقل پورے دین پر عمل کرنے سے ہوگی جس میں حقوق العباد اور حقوق اللہ بھی ادا کیے جائیں۔

۳۔لفظ "ضیعه" دو معنیٰ میں آتا ہے پیشہ۔ جائیداد۔ اگر پہلا معنیٰ ہو تو مطلب یہ ہوگا کہ ایسا پیشہ نہ پکڑو کہ تم دنیا کے پیچھے لگ جاؤ اور تمہاری آخرت برباد ہو جائے۔ مثلاً سودی کاروبار یا کوئی ناجائز پیشہ نہ اختیار کرو۔ اور اگر دوسرا معنیٰ لیا جاوے جیسا کہ عام طور پر لیا جاتا ہے تو پھر مطلب یہ ہوگا کہ جائیداد کے پیچھے ایسے نہ لگو کہ دنیا ہی کی طرف مائل ہو جاؤ اور آخرت بھول جائے۔ اس کا یہ مطلب نہیں کہ جائیداد والا ہونا کوئی عیب یا گناہ ہے بلکہ اس کا مطلب یہ ہے کہ خدا تعالیٰ کو نہ بھولو۔ اور جائیداد کے پیچھے پڑ کر اپنی آخرت خراب نہ کرلو۔

٤۔اس حدیث شریف میں یہ بیان کرنا مقصود ہے کہ اسلام اپنے ابتدائی دور میں اپنی اقامت اور حمایت کے اعتبار سے بہت کمزور تھا۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے پیروکار بہت تھوڑے تھے اور آپس میں قبائل میں بھی نزاع تھا۔ یہ کسمپرسی کی طرف اشارہ ہے۔ اور فرمایا اخیر زمانہ میں پھر ایسے ہی ہو جائے گا دین اسلام پر بہت کم لوگ ہی قائم رہ جائیں گے۔

صاحب مظاہر حقؒ نے لکھا ہے کہ اسلام کی ابتداء غریبوں سے ہوئی اسی طرح آخر میں بھی غریبوں میں ہی رہ جائے گا فطوبی للغرباء کے بعد هم الذین یصلحون الخ سے غرباء کی تشریح کی گئی ہے غرباء سے مراد نادار نہیں بلکہ وہ لوگ مراد ہیں جو فساد کے زمانے میں سنتوں کی اصلاح کی کوشش کریں گے۔

(۳) احادیث کی ترکیب:۔ ۱ الاقتصاد مصدر موصوف فی حرف جار النفقة مجرور جار مجرور ملکر متعلق الثابت کے، الثابت صیغہ اسم فاعل اس میں ھو ضمیر مستتر اس کا فاعل، اسم فاعل اپنے فاعل اور متعلق سے ملکر شبہ جملہ ہو کر صفت، موصوف صفت ملکر مبتداء نصف مضاف المعیشة مضاف الیہ، مضاف مضاف الیہ ملکر خبر، مبتدا خبر ملکر جملہ اسمیہ خبریہ ہوا۔

۲ التودد مصدر موصوف الی حرف جار الناس مجرور، جار مجرور ملکر متعلق ہوا الثابت کے، الثابت اسم فاعل اس میں ھو ضمیر مستتر اس کا فاعل، اسم فاعل اپنے فاعل اور متعلق سے ملکر شبہ جملہ ہو کر صفت، موصوف صفت ملکر مبتداء نصف مضاف العقل مضاف الیہ، مضاف مضاف الیہ ملکر خبر، مبتدا خبر ملکر جملہ اسمیہ خبریہ ہوا۔

۳ لاتتخذوا فعل نہی ضمیر بارز اس کا فاعل الضیعة مفعول بہ فعل اپنے فاعل اور مفعول بہ سے ملکر نہی فا جوابیہ ترغبوا فعل مضارع ضمیر بارز فاعل فی حرف جار الدُّنیا مجرور، جار مجرور ملکر متعلق ہوا فعل کے، فعل اپنے فاعل اور متعلق سے ملکر جملہ فعلیہ خبریہ ہوکر جواب نہی، نہی اپنے جواب سے مل کر جملہ فعلیہ انشائیہ ہوا۔

﴿السوال الثانی﴾ ۱٤۲۰ھ

﴿الشق الاول﴾ ...... فانی غریب فی هذا البلد۔ هذا الحذاء واسع قلیلا۔ سَلَّ السیفَ من غمدهٖ۔ رجل اٰتاه الله مالاً فسلّطه علٰی هلکتهٖ فی الحق۔ اِذهَبْ فَاحْتَطِبْ وَبِعْ وَلَا اَرَیَنَّكَ خَمسَةَ عَشَرَ یَوْماً ۔ لکل حیّ من احیاء البلد ساعٍ۔ رجال البرید یَرْتَدُوْن حُلَلاً ویحمِلونَ حقائِبَ ویرکَبُوْن دَرَّاجاتٍ۔

(۱) ترجمہ کریں (۲) خط کشیدہ عبارت پر اعراب لگائیں (۳) سب سے آخری جملہ کی ترکیب کریں۔

(خلاصۂ سوال) اس سوال میں تین امور حل طلب ہیں۔ (۱) ترجمہ (۲) خط کشیدہ عبارت پر اعراب (۳) آخری جملہ کی ترکیب۔

﴿جواب﴾ (۱) **عبارات کا ترجمہ:۔** پس میں مسافر ہوں اس شہر میں۔ یہ جوتا کچھ کھلا ہے۔ اس نے تلوار کو کھینچا اس کی میان سے۔ وہ آدمی جس کو اللہ نے مال دیا اور انصاف سے خرچ کرنے پر اسے مسلّط کر دیا۔ جا اور لکڑیاں اکٹھی کر اور بیچ اور میں تجھ کو پندرہ دن تک ہرگز نہ دیکھوں۔ شہر کے محلوں میں سے ہر محلہ کے لیے ایک ڈاکیا ہوتا ہے۔ ڈاکخانہ والے مخصوص جوڑے پہنتے ہیں اور چمڑے کے تھیلے اٹھاتے ہیں اور سائیکلوں پر سوار ہوتے ہیں۔

(۲) **خط کشیدہ عبارت پر اعراب:۔** کمامرّ فی السوال۔

(۳) **آخری جملہ کی ترکیب:۔** رجال مضاف البرید مضاف الیہ، مضاف مضاف الیہ ملکر مبتداء یَرْتَدُوْن فعل بافاعل حُلَلاً مفعول بہ، فعل اپنے فاعل اور مفعول بہ سے ملکر جملہ فعلیہ خبریہ ہوکر معطوف علیہ، واؤ عاطفہ یحمِلون فعل بافعل حقائب مفول بہ، فعل

اپنے فاعل اور مفعول بہ سے ملکر جملہ فعلیہ خبریہ ہوکر معطوف اول واؤ عاطفہ یـرکبُونَ فعل بافعل دَرَّاجَاتَ مفعول بہ، فعل اپنے فاعل اور مفعول بہ سے ملکر جملہ فعلیہ خبریہ ہوکر معطوف ثانی معطوف علیہ اپنے معطوفات سے ملکر خبر، مبتدا خبر ملکر جملہ اسمیہ خبریہ ہوا۔

﴿الشق الثانی﴾......

البخل عیب فاضح	والجود سِتر صالح
طهارة الاَخلاق	مِن کرمِ الاَعراق
الکذب والنّمیمة	والغدر شرّشِیمة
تَأَنَّ فِی الاُمُورِ	لَاسَیِّمَا السُّرُورِ
واعجل الی الخیراتِ	من حذر الفواتِ
مَالَکَ غیرُ نفسِکَ	لاتَکُ عنها مُمسِکا

(۱) ترجمہ اور مطلب بیان کریں (۲) شاعر کا نام لکھیں۔ (۳) خط کشیدہ شعر نمبر ۴ پر اعراب لگائیں۔

(خلاصۂ سوال) اس سوال میں چار امور مطلوب ہیں (۱) اشعار کا ترجمہ (۲) اشعار کا مطلب (۳) شاعر کا نام (۴) خط کشیدہ شعر پر اعراب۔

﴿جواب﴾ (۱) اشعار کا ترجمہ:۔

بخل رسوا کرنے والا عیب ہے	سخاوت بہترین پردہ ہے
اخلاق کی پاکیزگی	خاندانی شرافت کا ایک حصہ ہے
جھوٹ اور چغلخوری	اور خیانت بری عادت میں سے ہے
ہر کام میں جلد بازی سے بچو	خاص طور پر خوشی کے موقعہ پر آپے سے باہر نہ ہو
نیک کاموں میں جلدی کر	فوت ہوجانے کے اندیشے سے
تم کو تمہاری ذات سے ہی فائدہ ہوسکتا ہے۔	اس کی طرف سے لاپرواہ نہ رہو

(۲) اشعار کا مطلب:۔ اشعار کا مطلب واضح ہی ہے۔

(۳) شاعر کا نام:۔ ابو العتاهية اسماعيل بن القاسم ہے

(۴) شعر نمبر ۴ پر اعراب:۔ جیسا کہ گزر چکا ہے۔

﴿السوال الثالث﴾ ١٤٢٠ھ

﴿الشق الاول﴾...... خالی جگہ پر کریں اور پھر ترجمہ بھی کریں۔

هَبَّتْ ریح عَاصِفٌ وقلعت الاشجار. توضأت البنتانِ وصَلَّتَا صلوة الفجر. دخل على الامير رجال وجَلَسُوا طويلاً۔

عربی میں ترجمہ کرو۔ لڑکیوں کو پردہ کا حکم دیا گیا اور بازار جانے سے روک دی گئیں۔ آپ اس خبر سے ضرور خوش ہوں گے۔ کیا تم آج سبق کا ناغہ کرو گے؟

(خلاصۂ سوال) اس سوال میں تین امور مطلوب ہیں۔ (۱) خالی جگہ پر کرنا (۲) عربی جملوں کا اردو ترجمہ (۳) اردو جملوں کا عربی ترجمہ۔

﴿جواب﴾ (۱) خالی جگہ:۔ سوال میں پر کردی گئی ہیں (جس کے نیچے لکیر لگائی گئی ہے)۔

(۲) عربی جملوں کا اردو ترجمہ:۔ تیز ہوا چلی اور اس نے درختوں کو اکھاڑ دیا۔ دو لڑکیوں نے وضو کیا اور فجر کی نماز پڑھی۔ امیر کے پاس لوگ آئے اور کافی دیر تک بیٹھے۔

(۳) اردو جملوں کا عربی ترجمہ:۔ البنات أُمِرْن بالحجاب ومُنِعْنَ عن الذِّهَابِ اِلَى السُّوق صِرْتُمْ مَسْرُوْرِيْن من هذا الخبر. آلاتقرءُوْن الدرس اليومَ.

﴿الشق الثانی﴾...... مندرجہ ذیل الفاظ کے معانی لکھو۔

الفجّ. الناضج. المُظِلّ. الرائق. الفخفخة. الخشخشة.

ذیل میں درج الفاظ کا عربی میں ترجمہ کرو۔ دودھ دینے والی۔ ہندوانہ تہذیب۔ گھاس۔ مہک۔ مہربان۔ خونریز۔

﴿جواب﴾

الخشخشة	الفخفخة	الرائق	المُظِلّ	الناضج	الفِجّ	الفاظ
کھٹ پٹ کی آواز	ٹیپ ٹاپ	خوشگوار دلکش	سایہ دار	پکا ہوا۔ پختہ	کچا	معانی

معانی	الحَلُوب	الحضارة الهندیه	الكلأ	العَرف	الحَنُون	الدّامیة
الفاظ	دودھ دینے والی	ہندوانہ تہذیب	گھاس	مہک	مہربان	خونریز

الورقة الثانية فی الحديث والادب العربی

﴿السوال الاول﴾ ۱٤۱۹ھ

﴿الشق الاول﴾......۱ لَیسَ الْمُؤْمِنُ بِالطَّعَّانِ وَلَا بِاللَّعَّانِ وَلَا الْفَاحِشِ وَلَا الْبَذِیِّ۔ ۲ لَیسَ الْغِنٰی عَنْ كَثْرَةِ الْعَرَضِ وَلٰكِنَّ الْغِنٰی غِنَی النَّفْسِ۔ ۳ لَیسَ الْمُؤْمِنُ بِالَّذِی یَشْبَعُ وَجَارُهٗ جَآئِعٌ اِلٰی جَنْبِهٖ۔

(مندرجہ بالا احادیث کا واضح ترجمہ کریں۔ (۲) خط کشیدہ الفاظ کی لغوی تحقیق کریں۔ (۳) تمام احادیث پر اعراب لگائیں (۴) پہلی حدیث کی ترکیب کریں۔

(خلاصۂ سوال) اس سوال میں چار امور مطلوب ہیں (۱) احادیث کا ترجمہ (۲) خط کشیدہ الفاظ کی لغوی تحقیق (۳) احادیث پر اعراب (۴) پہلی حدیث کی ترکیب۔

﴿جواب﴾ (۱) احادیث کا ترجمہ:۔ ۱ مؤمن طعنہ دینے والا نہیں ہوتا اور نہ لعنت کرنے والا ہوتا ہے اور نہ گناہ کرنے والا یا فحش گوئی کرنیوالا اور نہ بے کار بات کرنے والا۔

۲ دولت مندی مال کی کثرت سے نہیں ہوتی بلکہ دولت مندی دل کا غنی ہونا ہے۔

۳ وہ شخص کامل مؤمن نہیں جو خود سیر ہو کر کھائے اور اس کا پڑوسی اس کے پہلو میں بھوکا ہو۔

(۲) خط کشیدہ الفاظ کی لغوی تحقیق:۔ طَعَّان: الطعن مصدر (ف۔ن) نیزہ مارنا۔ "طَعَنَ فِی الرجل" عیب لگانا۔ "طعن علیه" طعنہ مارنا۔ اس سے مبالغہ کا صیغہ ہے بہت زیادہ طعنے والا لَعَّان: لَعناً مصدر (ف) بمعنی لعنت کرنا، گالی دینا سے مبالغہ کا صیغہ ہے بہت زیادہ لعنت کرنیوالا۔

الفَاحِش: فُحشاً مصدر (ک،ض) بمعنی حد سے گزرنا سے اسم فاعل کا واحد مذکر کا صیغہ ہے حد سے گزرنے والا۔ اَلْبَذِیّ بذاء مصدر سے صفت مشبہ کا صیغہ ہے بمعنی بری بات کرنا۔ بُری بات کرنے والا۔ بَذَا یَبْذُوْ بُذُوًّا (ن) فحش بکنا۔ بَذُوَ یَبْذُوْ بُذَاءَةً (ک)

فحش گو ہونا۔

(۳) احادیث پر اعراب:۔کمامرّ فی السوال۔

(۴) پہلی حدیث کی ترکیب:۔لَیسَ فعل ناقص' المؤمن اس کا اسم' با زائدہ الطعّان معطوف علیہ واؤ عاطفہ لا زائدہ برائے تاکید با زائدہ برائے تاکید اللعّان معطوف واؤ عاطفہ لا زائدہ الفاحش معطوف واؤ عاطفہ لا زائدہ البذی معطوف معطوف علیہ تمام معطوفات سے ملکر لیس کی خبر' لیس اپنے اسم اور خبر سے ملکر جملہ فعلیہ خبریہ ہوا۔

﴿الشق الثانی﴾ ......۱مَنْ تَشَبَّـهَ بِقَوْمٍ فَهُوَ مِنْهُمْ۔۲ مَنْ اَرَادَ الْحَجَّ فَلْيُعَجِّلْ۔ ۳مَنْ جَهَّزَ غَـازِياً فی سَبِيْلِ اللّٰهِ فَقَدْ غَزَا وَمَنْ خَلَفَ غَازِياً فِیْ اَهْلِهٖ فَقَدْغَزَا۔

(۱) حدیث مذکورہ کی تشریح اور ترجمہ کریں۔ (۲) تینوں احادیث پر اعراب لگائیں۔

(۳) تینوں احادیث کی ترکیب کریں۔

(خلاصۂ سوال) اس سوال میں چار امور مطلوب ہیں۔ (۱) احادیث کا ترجمہ (۲) احادیث کی تشریح (۳) احادیث پر اعراب (۴) احادیث کی ترکیب۔

﴿جواب﴾ (۱) احادیث کا ترجمہ:۔۱ جو کسی قوم کے ساتھ مشابہت اختیار کرے گا وہ انہی میں سے ہوگا۔۲ جس آدمی نے حج کا ارادہ کیا پس وہ جلدی کرے۔۳ جس نے تیاری کرائی جہاد کے لیے جانے والے کو اللہ کے راستے میں تو اس نے خود جہاد کیا۔اور جو اچھا اصلاح کرنے والا بنا اس کے اہل (گھر والوں) میں تو اس نے بھی خود جہاد کرلیا۔

(۲) احادیث کی تشریح:۔اجو آدمی کسی قوم (مومن یا کافر) کی مشابہت اختیار کرتا ہے گناہ میں یا نیکی میں تو گناہ یا ثواب کے اعتبار سے وہ اسی قوم میں سے شمار ہوگا۔اس مشابہت سے مراد عام ہے خواہ شکل وصورت میں ہو یا لباس میں اس لیے جو ہر وقت پینٹ' کوٹ' ٹائی پہن کر رکھتے ہیں یا چار انگل سے کم داڑھی رکھتے ہیں ان کے بارہ میں سخت خطرہ ہے وہ غیر مسلموں کے ساتھ شمار نہ کرلیے جاویں۔

۲ یعنی جس نے حج کا ارادہ کرلیا استطاعت ہونے کی صورت میں تو حج اس پر واجب ہو گیا جلدی کرنی چاہیے کیونکہ موت کا علم نہیں کب آجائے۔ حج اس کے ذمہ نہ رہ جاوے۔ اور اگر حج فرض پہلے کر چکا ہے تو اب حج نفل ہے پھر بھی جلدی کر لینا چاہیے ایک حدیث پاک کا مفہوم ہے کہ حج اور عمرہ کر کیونکہ یہ دونوں فقر اور گناہوں کو ختم کر دیتے ہیں۔

۳ جس آدمی نے دوسرے آدمی کو جہاد کے لیے تیار کیا خواہ خرچ دے کر یا ترغیب دیکر اس کو بھی جہاد کا ثواب ملے گا اسی طرح جو کسی کی جگہ اس کے مال اور اہل کی حفاظت اور خدمت کے لیے ٹھہرا اور اس کو اس نے جہاد کے لیے بھیج دیا اس پیچھے ٹھہرنے والے کو بھی جہاد کا ثواب مل جائے گا۔

(۳) احادیث پر اعراب:۔ کما مرّ فی السوال۔

(۴) احادیث کی ترکیب:۔ ۱ مَنْ اسم جازم متضمن معنیٰ شرط تشبّہ فعل اس میں ھو ضمیر مستتر اس کا فاعل بـا حرف جار قـومٍ مجرور، جار مجرور ملکر متعلق ہوا فعل کے فعل اپنے فاعل اور متعلق سے ملکر جملہ فعلیہ خبریہ ہو کر شرط فـا جزائیہ ھُوَ مبتدا مِنْ حرف جار، ھُمْ مجرور، جار مجرور ملکر متعلق ہوا کائنٌ مقدر کے، کائنٌ صیغہ اسم فاعل اس میں ھُو ضمیر مستتر اس کا فاعل، اسم فاعل اپنے فاعل اور متعلق سے ملکر شبہ جملہ ہو کر خبر، مبتدا خبر ملکر جملہ اسمیہ خبریہ ہو کر جزا، شرط اپنی جزا سے ملکر جملہ فعلیہ شرطیہ ہوا۔

۲ مَنْ شرطیہ اَرَادَ فعل، ھو ضمیر مستتر اس کا فاعل اَلْـحَـجَّ مفعول بہ فعل اپنے فاعل اور مفعول بہ سے ملکر جملہ فعلیہ خبریہ ہو کر شرط، فلیعجّل فـا جزائیہ لیعجّل امر، اس میں ھُو ضمیر مستتر اس کا فاعل، فعل اپنے فاعل سے ملکر جملہ فعلیہ انشائیہ ہو کر جزاء شرط جزا ملکر جملہ شرطیہ ہوا۔

۳ مَنْ شرطیہ جَھَّزَ فعل اس میں ھو ضمیر مستتر اس کا فاعل غـازیاً مفعول بہ فی حرف جار سبیل مضاف لفظ اَللّٰہ مضاف الیہ، مضاف مضاف الیہ ملکر مجرور، جار مجرور ملکر متعلق ہوا جَھَّزَ کے، فعل اپنے فاعل مفعول بہ اور متعلق سے ملکر جملہ فعلیہ خبریہ ہو کر شرط فـا جزائیہ قَـدْ برائے تاکید یا تحقیق غَـزَا فعل، اس میں ھو ضمیر مستتر اس کا فاعل، فعل فاعل ملکر جملہ فعلیہ خبریہ ہو کر جزا، شرط و جزا ملکر جملہ شرطیہ ہوا۔

۴ واؤ استینافیہ مَنْ شرطیہ خَلَقَ فعل،ھوضمیر مستتر اس کا فاعل غازیاً مفعول بہ فی حرف جار اھل مضاف ہ ضمیر مضاف الیہ،مضاف مضاف الیہ ملکر مجرور،جار مجرور ملکر متعلق ہوا خلف کے فعل اپنے فاعل مفعول بہ اور متعلق سے ملکر جملہ فعلیہ خبریہ ہوکر شرط، فا جزائیہ قَدْ برائے تاکید غَزَا فعل،ھوضمیر مستتر اس کا فاعل،فعل فاعل ملکر جملہ فعلیہ خبریہ ہوکر جزاء،شرط جزا ملکر جملہ شرطیہ ہوا۔

﴿السوال الثانی﴾ ۱٤۱۹ھ

﴿الشق الاول﴾......

ان الفراش الناعما	فیه تنام دائماً
نم یا حبیبی سالما	نَمْ اٰمِناً نَمْ اٰمنا
راح النهار واحْتَجَبَ	معه العناء والتعب
واللیل بالامن اقترب	نم اٰمنا نم اٰمنا
باتت عصافیر الغَرَدْ	فی حفظ مولانا الصمد

(۱) اشعار مذکورہ کا سلیس ترجمہ کریں (۲) خط کشیدہ الفاظ کی لغوی تحقیق کیا ہے۔
(۳) تیسرے شعر کی ترکیب بھی ضروری ہے۔

(خلاصۂ سوال) اس سوال میں تین امور مطلوب ہیں (۱) مذکورہ اشعار کا ترجمہ (۲) خط کشیدہ الفاظ کی لغوی تحقیق (۳) تیسرے شعر کی ترکیب۔

﴿جواب﴾ (۱) اشعار کا ترجمہ:۔

بے شک نرم ونازک بستر	تو اس پر ہمیشہ سوتا ہے
سوجا اے میرے حبیب سلامتی کے ساتھ	اطمینان سے سوجا اطمینان سے سوجا
دن چلا گیا اور چھپ گئی	اس کے ساتھ تھکن اور مشقت
اور رات امن کے ساتھ قریب آگئی	اطمینان سے سوجا اطمینان سے سوجا
چہچہانے والے پرندوں نے رات گزاردی	ہمارے بے نیاز مولا کی حفاظت میں

(۲) خط کشیدہ الفاظ کی لغوی تحقیق:۔ ناعماً نَعِمَ (س) سے اسم فاعل ملائم ہونا۔ نَعُمَ (ک) سے نرم ونازک ملائم ہونا۔ تنام النوم مصدر (س) سونا سے مضارع کا واحد مذکر حاضر کا صیغہ ہے۔ سالماً السلامۃ مصدر (س) سے بمعنی سلامتی اور نجات پانا سے اسم فاعل کا واحد مذکر کا صیغہ ہے۔ احتَجَبَ الاحتجاب مصدر (افتعال) چھپنا سے ماضی کا واحد مذکر غائب کا صیغہ ہے۔ الغَرَد مصدر ہے باب سمع یسمع سے بمعنی پرندے کا گانے کی آواز بلند کرنا۔

(۳) تیسرے شعر کی ترکیب:۔ رَاحَ فعل النهار فاعل، فعل فاعل ملکر جملہ فعلیہ خبریہ ہوکر معطوف علیہ، واؤ حرف عطف اِحْتَجَبَ فعل معه مضاف مضاف الیہ ملکر مفعول فیہ العناءُ معطوف علیہ واؤ حرف عطف التعبُ معطوف، معطوف معطوف علیہ ملکر احتجب کا فاعل، فعل اپنے فاعل اور مفعول فیہ سے ملکر جملہ فعلیہ خبریہ ہوکر معطوف، معطوف علیہ اپنے معطوف سے ملکر جملہ معطوفہ ہوا۔

﴿الشق الثانی﴾......

اشرقت الشمس وقد	ولّی الظلام هاربا
فالشكر لِلّٰه الاحد	شكرا عظيما واجبا
ماالحسن النورُا رٰى	فيه الامور باسمه
والطير تشدو سحراً	على الغصون قائمه

اشعار مذکورہ کا سلیس ترجمہ کریں۔ خط کشیدہ الفاظ کی لغوی تحقیق کریں۔ پہلے شعر کی ترکیب کریں۔

(خلاصۂ سوال) اس سوال میں تین امور مطلوب ہیں۔ (۱) اشعار کا ترجمہ (۲) خط کشیدہ الفاظ کی لغوی تحقیق (۳) پہلے شعر کی ترکیب۔

﴿جواب﴾ (۱) اشعار کا ترجمہ (۳) پہلے شعر کی ترکیب:۔ دونوں امر ۱۴۲۴ھ سوال ثانی کی شق ثانی میں گزر چکے ہیں۔

(۲) خط کشیدہ الفاظ کی لغوی تحقیق:۔ اَشْرَقَتْ اشراق مصدر (افعال) سے بمعنی آفتاب کا طلوع ہونا چمکنا سے ماضی کا واحد مؤنث غائب کا صیغہ ہے۔ وَلّٰی التولیۃ مصدر

(تفعیل) سے بمعنی بھاگنا' پیٹھ پھیرنا' دور ہونا سے ماضی کا واحد مذکر غائب کا صیغہ ہے۔ هَارِباً الهرب مصدر (ن) بھاگنا سے اسم فاعل کا واحد مذکر کا صیغہ ہے۔ تَشْدُوْ شدا یشدو شدواً (ن) چہچہانا سے مضارع کا واحد مؤنث غائب کا صیغہ ہے۔ الغُصُونَ جمع ہے غُصن کی بمعنی ٹہنی اغصان بھی جمع آتی ہے۔

﴿السوال الثالث﴾ ۱٤۱۹ھ

﴿الشق الاول﴾......درج ذیل جملوں کی عربی بنائیں۔

کھیل میں ہرگز وقت ضائع نہ کرو۔ تم دونوں ایک ساتھ ہرگز نہ کھیلو۔ کوئی شخص اپنے بھائی کی ہرگز غیبت نہ کرے۔ وہ لوگ تمہارے کمرے میں ہرگز داخل نہ ہوں۔ اسراف سے بچو ہرگز فضول خرچی نہ کرو۔

(خلاصہ سوال) اس سوال میں صرف ایک امر مطلوب ہے درج ذیل جملوں کی عربی۔

﴿جواب﴾ اردو جملوں کی عربی:۔

لاتُضیعُنّ اَوْقَاتکم فی اللّعِبِ. لَاتَلْعَبَانِّ معاً. لَایَغْتَابَنَّ احدٌ اَخَاهُ. اُولٰئِك النَّاسُ لَایَدْ خُلُنَّ فِیْ غُرفَتِكُمْ. اِجْتَنِبُوا الْاِسْرَافَ وَلَاتُبَذِّرُنَّ.

﴿الشق الثانی﴾ ......حسن اخلاق کے بارے میں کم از کم دس جملوں پر مشتمل عربی میں مضمون لکھیں۔

(خلاصہ سوال) اس سوال میں صرف ایک امر مطلوب ہے۔ حسنِ اخلاق پر عربی مضمون۔

﴿جواب﴾......اس سوال کا جواب پرچہ ۱۴۲۵ھ سوال ثالث کی شق ثانی میں گزر چکا ہے۔

الورقة الثانية فی الحدیث والادب العربی

﴿السوال الاول﴾ ۱٤۱۸ھ

﴿الشق الاول﴾......۱ احب البلاد الی اللّٰہ مساجد ھا۔ ۲ ولا ورعَ کالکفّ۔ ۳ ان الولد مَبْخَلةٌ مَجْبَنَةٌ۔ ٤ نعم الرجل الفقیه فی الدین ان احتیج الیه نفع

وان استغنی عنه اغنی نفسه۔ ۵ اِتَّقُوا اللّٰهَ فِیْ هٰذِهِ الْبَهَائِمِ الْمُعْجَمَةِ فَارْكَبُوْاهَا صَالِحَةً وَاتْرُكُوْاهَا صَالِحَةً۔

احادیث کا ترجمہ اور تشریح کریں۔ پہلی حدیث کی ترکیب کریں۔ اور آخری حدیث پر اعراب لگائیں۔

(خلاصۂ سوال) اس سوال میں چار امور مطلوب ہیں (۱) احادیث کا ترجمہ (۲) احادیث کی تشریح (۳) پہلی حدیث کی ترکیب (۴) آخری حدیث پر اعراب۔

﴿جواب﴾ (۱) **احادیث کا ترجمہ**:۔ ۱ جگہوں میں سے سب سے پسندیدہ جگہیں اللہ کے نزدیک مسجدیں ہیں۔ ۲ نہیں ہے پرہیزگاری مثل رکنے کے۔ ۳ بیشک اولاد بخل اور بزدلی کا سبب ہے۔ ۴ بہترین آدمی وہ دین میں سمجھ رکھنے والا ہے اگر اس کی طرف احتیاج ظاہر کی جائے تو وہ نفع پہنچائے اور اس سے بے پرواہی اختیار کی جائے تو وہ اپنے آپ کو بے پرواہ رکھے۔ ۵ اللہ تعالیٰ سے ڈرو ان بے زبان چوپاؤں کے بارے میں پس سوار ہو تم ان پر اس حال میں کہ وہ ٹھیک ہوں اور چھوڑ و تم ان کو اس حال میں کہ وہ ٹھیک ہوں۔

(۲) **احادیث کی تشریح**:۔ ۱ سب سے زیادہ پسندیدہ جگہیں اللہ کے ہاں مسجدیں ہیں کیونکہ مسجد میں انسان گناہ نہیں کرتا بلکہ نیکی کرتا ہے۔ اور مسجدیں اللہ کی رحمت اور فرشتوں کے نازل ہونے کی جگہیں ہیں۔ ۲ لا ورع کالکف اس حدیث کی تشریح پرچہ ۱۴۲۴ھ ضمنی سوال اول کی شق ثانی میں گزر چکی ہے۔ ۳ اولاد کے ساتھ آدمی کو اتنی محبت ہوتی ہے کہ اس کے لیے مال بچا تا رہتا ہے اور لڑائی وغیرہ میں زیادہ حصہ نہیں لیتا۔ لہٰذا اولاد بخل اور بزدلی کا سبب ہوئی۔ ۴ اس حدیث کی تشریح ۱۴۲۳ھ کے سوال اول کی شق اول میں گزر چکی ہے۔ ۵ اس حدیث کی تشریح ۱۴۲۰ھ کے سوال اول کے شق اول میں گزر چکی ہے۔

(۳) **پہلی حدیث کی ترکیب**:۔ اَحَبّ اسم تفضیل مضاف البِلَادِ مضاف الیہ اِلٰی حرف جار لفظ اللّٰہ مجرور، جار مجرور ملکر متعلق ہوا احَبُّ اسم تفضیل کے اَحَبُّ اپنے مضاف الیہ اور متعلق سے ملکر مبتداء، مساجد مضاف ھا ضمیر مضاف الیہ، مضاف مضاف الیہ ملکر خبر، مبتدا خبر

ملکر جملہ اسمیہ خبریہ ہوا۔

(۴) آخری حدیث پر اعراب:۔کمامرّ فی السوال۔

﴿الشق الثانی﴾......۱لَیَأ تِیَنَّ عَلَی النَّاسِ زَمَانٌ لَایَبْقٰی اَحَدٌ اِلَّا اٰکِلُ الرِّبٰوا فَاِنْ لَمْ یَأْکُلْهُ اَصابَهٗ مِنْ بُخَارِہٖ۔ ۲لَاتَذْھَبُ الدُّنْیَا حَتّٰی یَأْتِیَ عَلَی النَّاسِ یَوْمٌ لَایَدْرِیْ الْقَاتِلُ فِیْمَ قَتَلَ وَلَاالْمَقْتُوْلُ فِیْمَ قُتِلَ فَقِیْلَ کَیْفَ یَکُوْنُ ذٰلِکَ قَالَ اَلْھَرَجُ اَلْقَاتِلُ وَالْمَقْتُوْلُ فِی النَّارِ۔

احادیث کا ترجمہ کیجئے۔اعراب لگائیے۔خط کشیدہ الفاظ کے صیغے تحریر کیجئے۔

(خلاصۂ سوال) اس سوال میں تین امور مطلوب ہیں (۱) احادیث کا ترجمہ (۲)احادیث پر اعراب(۳)خط کشیدہ الفاظ کے صیغے۔

﴿جواب﴾ (۱)احادیث کا ترجمہ:۔حدیث نمبر ا کا ترجمہ پرچہ۱۴۲۴ھ کے سوال اول کی شق ثانی میں گزر چکا ہے۔۲دنیا اس وقت تک نہیں ختم ہوگی یہاں تک کہ آئے گا لوگوں پر ایک دن کہ نہیں پتہ ہوگا قاتل کو کہ اس نے کس وجہ سے قتل کیا ہے اور نہ ہی مقتول کہ کہ وہ کس وجہ سے قتل کیا گیا ہے۔صحابہ کرامؓ نے عرض کیا کہ یہ کیسے ہوگا تو فرمایا کہ وہ فتنہ ہے۔قاتل اور مقتول جہنم میں جائیں گے۔

(۲)احادیث پر اعراب:۔کمامرّ فی السوال۔

(۳)خط کشیدہ الفاظ کے صیغے:۔اَصَابَ الاصابۃ مصدر(افعال) سے بمعنی پہنچنا ماضی کا واحد مذکر غائب کا صیغہ ہے۔ لَایَدْرِیْ الدرایۃ مصدر(ض) بمعنی جاننا سے مضارع کا واحد مذکر غائب کا صیغہ ہے۔ قَتَلَ القتل مصدر(ن) قتل کرنا سے ماضی کا واحد مذکر غائب کا صیغہ ہے۔

﴿السوال الثانی﴾ ۱۴۱۸ھ

﴿الشق الاول﴾......وقربت قبیلۃ من قریش جفنۃ مملؤۃ دما ثم تحالفت مع قبیلۃ اخری علی الموت وادخلو ایدیھم فی ذلک الدم وقالو

لانترك هذا الشرف اونموت وكان هذا شراكبيرا وخطرا عظيما والموت شيئ هيّن للعرب فى سبيل الحق والشرف اذاً لابد من الحرب والحرب مشئومة جدّاً۔

اعراب لگائیں۔عبارت کا ترجمہ کریں۔خط کشیدہ الفاظ کے صیغے تحریر کریں۔

(خلاصۂ سوال) اس سوال میں تین امور مطلوب ہیں۔ (۱) عبارت کا ترجمہ (۲) عبارت پر اعراب (۳) خط کشیدہ الفاظ کے صیغے۔

﴿جواب﴾ (۱) **عبارت کا ترجمہ**:۔قریش کا ایک قبیلہ خون کا بھرا ہوا ایک پیالہ لے آیا۔اور دوسرے قبیلہ کے ساتھ موت پر قسم کھائی اور اپنے ہاتھوں کو اس خون میں ڈالا اور انہوں نے کہا ہم مرجائیں گے لیکن یہ شرف نہیں چھوڑیں گے۔یہ ایک بڑا فتنہ اور عظیم خطرہ تھا۔اور اہل عرب کے نزدیک حق اور شرف کے راستے میں موت بہت معمولی چیز تھی۔تب تو جنگ ہونی ضروری تھی۔اور جنگ بہت منحوس ہے۔

(۲) **عبارت پر اعراب (۳) خط کشیدہ الفاظ کی تحقیق**:۔پرچہ ۱۴۲۲ھ سوال ثانی کی شق ثانی میں گزر چکے ہیں۔

﴿الشق الثانى﴾......

اشرقت الشمس وقد	ولّى الظلام هاربا
فالشكر لِلّٰه الاحد	شكراً عظيما واجبا
مااحسن النور ارى	فيه الامور باسمه
والطير تشدو سحراً	على الغصون قائمه

اشعار کا صحیح ترجمہ کرکے اعراب لگائیں۔اور پہلے دو اشعار کی ترکیب لکھیں۔

(خلاصۂ سوال) اس سوال میں تین امور مطلوب ہیں۔ (۱) اشعار پر اعراب (۲) اشعار کا ترجمہ۔(۳) پہلے دو شعروں کی ترکیب۔

﴿جواب﴾ اس سوال کے تینوں امور کا جواب پرچہ ۱۴۲۴ھ کے سوال ثانی کی شق ثانی

میں وضاحت سے گزر چکا ہے۔ فَلْیطالعْهُ

﴿السوال الثالث﴾ ۱٤۱۸ھ

﴿الشق الاول﴾ ......۱ زم زم کا کنواں اوراس کا پانی۔ ۲ انبیاء کی بعثت اوران کے پیغامات۔ ۳ موسم خوشگوار ہے۔ ۴ پتیاں ہری ہیں۔ ۵ اسلامی نظام رحمت ہے۔ ٦ حامد نے اذان سنی اور بچوں کو جگایا۔

۱ یَقْطِفُ الوَلَدُ الزّهرةَ وَیَشُمُّها. ۲ مَارَبحَتْ تجارتنا فی العام المَاضِیْ. ۳ ومَا اُمرُوْا اِلّالِیَعْبُدُوااللّٰه . ٤ لایُلْدَغ المؤمن مِنْ جُحرٍ مرّتین . ٥ یُخْتبرالصَدِیقُ عَنْد بَلِیّةٍ. ٦ واْمُرْاهلَكَ بِالصّلوٰةِ واصْطَبِرعَلَیها.

مندرجہ بالا اردو جملوں کا عربی میں اور عربی جملوں کا اردو میں ترجمہ کریں۔

﴿جواب﴾ (۱) اردو جملوں کا عربی میں ترجمہ:۔ ۱ بِئْرُزَمْزم وَمَاءُ هٗ. ۲ بعْثَةُ الْانبِیَاءِ وَرِسَالَاتُهم. ۳ المَنظَرُبَهِیْجٌ. ٤ الاَوْرَاقُ خضراءُ. ٥ اَلنِّظَامُ الْاِسْلامِیُّ رحمةٌ. ٦ سَمِعَ حَامدٌ اَلْاذَانَ واَیْقَظَ الْاَطْفَالَ.

(۲) عربی جملوں کا اردو میں ترجمہ:۔ ۱ لڑکا پھول توڑتا ہے اوراسے سونگھتا ہے۔ ۲ گزشتہ سال ہماری تجارت نفع مند نہیں ہوئی۔ ۳ انہیں یہی حکم ہوا کہ وہ صرف اللہ ہی کی عبادت کریں۔ ۴ مومن ایک سوراخ سے دومرتبہ نہیں ڈسا جاتا۔ ۵ دوست مصیبت کے وقت پرکھا جاتا ہے۔ ٦ اوراپنے گھر والوں کو نماز کا حکم کر اور خود بھی اس پر قائم رہ۔

﴿الشق الثانی﴾ ......مندرجہ ذیل عنوانات میں سے کسی پر عربی میں دس جملے تحریر کریں۔ المسجد۔ الاستاذ۔ المزرعة۔ النهر۔

(خلاصۂ سوال) اس سوال میں صرف ایک امر مطلوب ہے۔ درج ذیل عنوانات میں سے کسی ایک پر عربی مضمون۔

﴿جواب﴾ المسجد۔ الاستاذ:۔کمامرّ فی الشق الثانی من السوال الثالث ۱٤۲٥ھ۔

المزرعة

الارض نعمة من نِعَمِ اللّٰه تعالٰی قال تعالٰی الم نجعل الارض مهٰداً وقال تعالٰی واللّٰه انبتكم من الارض نباتاً

"تنبت اقواتنا من الارض مثلاً الحنطة والارز والبقل والقثاء والفوم والعدس والبصل وغيرها والفواكه تنبت من الارض ايضاً مثلا التفاح والمانجوو الجوز،البطيخ الاحمرو البرقوق والتمروالعنب وغيرها۔

تحصل هذا الماكل من الارض بجهدومشقة الفلاح يحرث فی الارض ويُليّنها ثم يسوّيها حتی تصير ساحة واسعة ثم يُلقی فيها البذور ثم يَسقيها بماء الاَنهرِوالاٰبارِ بترتيب الزراعة وَ يتوكل علی اللّٰه ويستنصراللّٰه فالزراعة تقوم علی اقدامها شيئاً فشيئاً فيبارك اللّٰه تعالٰی فيها فتكون الحبة سبعمائة حبّة قال تعالٰی كمثل حبة انبتت سبع سنابل فی كل سنبلة مائة حبة واللّٰه يضاعف لمن يشاء كاَن الفلاّحَ مصداق هذا الحديث "الكاسب حبيب اللّٰه" باكستان مملكة زرعية يزرع اكثراهلها تستحكم معيشتها علی الزرَاعة۔

النهر

الباكستان مملكة زرعية فی اكثر مقاطعها يُزرع تُسقی الارض من ماء السماء والاٰبار والانهار واللّٰه انزل من السمأ ماء ثم يجری هذا الماء فی الانهار كما قال تعالٰی انزل من السماء ماءً فسالت اَوْدِيَةُ بقدرها تخرج من هذه الانهار انهارٌ صغيرة وتخرج من هذه الانهار الصغيره جداول ثم يبلغ الماء بهذه الجداول الی الاراضی المزروعات ثم يخرج به اللّٰه تعالٰی من الارض الاقواتَ من الحبوب والفواكه وغيرها۔

فی الباكستان نظام الانهار مربوط ومستحكم جدّاً۔ الانهار المعروفة

فی باکستان خمسة اسماء هذا السندھ وجھلم وراوی وستلج وجناب۔ والکبیرة منها السندھ علیها مدار اکثر زراعة المملكة۔

الورقة الثانية فی الحديث والادب العربی

﴿السوال الاول﴾ ۱٤۱۷ھ

﴿الشق الاول﴾......۱ مَطلُ الغَنِيّ ظُلْمٌ۔ ۲ لاتَدْخلُ الملائكةُ بيتاً فيه كلبٌ ولاتصاوِيرُ۔ ۳كن فی الدنيا كانّك غَرِيبٌ اوعَابِرُسَبِيل۔ ٤من صلّی عَلَیَّ واحداً صلَّی اللّٰه عليهِ عَشراً۔ ۵ مَن اَحَبَّ لِلّٰه وابغَضَ لِلّٰه وَاَعطی لِلّٰهِ وَمَنَعَ لِلّٰهِ فَقَدِ استَكْمَلَ الْاِيمَانَ۔

تمام احادیث کا ترجمہ اور تشریح کریں۔ حدیث اول کی ترکیب اور آخری حدیث پر اعراب لگائیں۔

(خلاصۂ سوال)......اس سوال میں چار چیزیں مطلوب ہیں (۱) احادیث کا ترجمہ (۲) احادیث کی تشریح (۳) حدیث اول کی ترکیب (۴) آخری حدیث پر اعراب۔

﴿جواب﴾ (۱) ترجمۂ احادیث:۔۱مالدار کا ٹال مٹول کرنا ظلم ہے۔۲اس گھر میں فرشتے داخل نہیں ہوتے جس گھر میں کتا ہو یا تصاویر ہوں۔۳تو ہو جا دنیا میں ایسا جیسا کہ تو مسافر ہے بلکہ راہ گزر۔۴جس آدمی نے مجھ پر ایک مرتبہ درود شریف پڑھا اللہ تعالیٰ اس پر دس مرتبہ رحمت نازل فرماتے ہیں۔۵جس شخص نے محبت کی اللہ کیلئے اور دیا اللہ کے لیے اور روکا اللہ کے لیے پس اس نے اپنے ایمان کو مکمل کرلیا۔

(۲) احادیث کی تشریح:۔۱ایک شخص قرضہ لیتا ہے پھر امیر ہو جاتا ہے تو دائن یعنی قرضہ دینے والے کو ٹالتا ہے یعنی بار بار یہی کہتا ہے کہ دیدونگا' دیدونگا اور دیتا نہیں خالی ٹالتا ہے حالانکہ وہ بیچارا اپنا حق مانگ رہا ہے اور یہ واپس نہیں کرتا یہ ظلم ہے۔ کیونکہ ظلم کی تعریف ہے وضع الشیٔ فی غیر محلہٖ اس کا محل واپس کرنا تھا۔

۲خنزیر کے بعد سب سے زیادہ نجاست والا گندا جانور کتا ہے کتا نجاست بہت کھاتا ہے خود بھی نجس ہے اور حرام جانوروں میں سے ہے۔ اس لیے جہاں یہ ہو وہاں رحمت کے فرشتے نہیں

آتے۔ اور تصویر کھینچنا اور تصویر بنانا یا بنوانا اور بلا ضرورت شرعیہ کے رکھنا یا کسی جاندار کی تصویر دیکھنا حرام ہے۔ اور تصویر کشی ایک قسم کا اللہ تعالیٰ کی صفت خالقیت میں مقابلہ کرنا ہے اور در پردہ خالقیت کا دعویٰ ہے۔ یہ چونکہ انتہائی قسم کا گندا گناہ ہے اور فرشتوں کو گناہوں سے نفرت ہے اس لیے رحمت کے فرشتے ایسی جگہ داخل نہیں ہوتے۔ دوسرے فرشتے کراماً کاتبین مجبوراً اللہ کے حکم کی پابندی کے لیے آتے ہیں اگرچہ ان کو بہت تکلیف ہوتی ہے۔

۳ اس حدیث پاک میں یہ بتلانا مقصود ہے کہ دنیا ایک مسافر خانہ ہے اس میں اپنے آپ کو مسافر سمجھو بلکہ چلتا ہوا مسافر سمجھو۔ یہ دنیا ختم ہونے والی ہے۔ اپنی صحت اور زندگی کی قدر کرو۔ اور اس سے فائدہ اٹھالو۔ پہلے فرمایا اپنے آپ کو مسافر سمجھو کیونکہ مسافر تھوڑی دیر کے لیے مسافر بنتا ہے۔ پھر فرمایا بلکہ رہ گزر کی طرح سمجھو۔ مطلب یہ ہے کہ مسافر کے لیے پھر بھی کچھ دیر مثلاً پندرہ دن سے کم ٹھہرنا ہوتا ہے اور رہ گزر تو چلتا ہوا ہی ہوتا ہے۔ اور ہر قدم کی جگہ چھوڑتا ہوا جارہا ہوتا ہے۔ اسی طرح دنیا کو سمجھ کر عمل کریں۔

۴ یہ درود شریف کی فضیلت ہے کہ ایک مرتبہ درود شریف پڑھنے سے اللہ تعالیٰ پڑھنے والے پر دس مرتبہ رحمت نازل فرماتے ہیں۔ یہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے اللہ تعالیٰ کی محبت کی وجہ سے ان کا اعزاز و اکرام ہے اسی طرح اور بھی بہت سے فضائل ہیں مثلاً ایک حدیث شریف میں ہے جو آپ صلی اللہ علیہ وسلم پر ایک مرتبہ درود شریف پڑھے گا۔ اللہ تعالیٰ اس پر دس مرتبہ رحمت بھیجے گا اور دس گناہ معاف کرے گا اور دس درجے بلند فرمائے گا۔ وغیر ذلك من الاحادیث۔

۵ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جس شخص نے کسی نیک آدمی سے اللہ تعالیٰ کی خاطر محبت کی۔ اور کسی برے آدمی سے اللہ تعالیٰ کی رضا کے لیے دشمنی اور بغض رکھا۔ اور کسی کو کوئی چیز دی اللہ کی رضا کے لیے اور کسی کو برے کام یا بری بات سے روکا اللہ کے لیے تو جب وہ ان چار کاموں میں اللہ کی رضا کی نیت کرے گا تو دوسرے کاموں میں بطریق اولیٰ اللہ تعالیٰ کی رضا کی نیت کرے گا تو ایسے شخص نے اپنا ایمان مکمل کرلیا۔

(۳) حدیث اول کی ترکیب:۔ مَطْلُ مضاف الْغَنِی مضاف الیہ مضاف

مضاف الیہ ملکر مبتدا ظَلَمٌ خبر مبتدا خبر ملکر جملہ اسمیہ خبریہ ہوا۔

(۴) آخری حدیث پر اعراب:۔کمامرّ فی السوال۔

﴿الشق الثانی﴾......۱ مَنْ خَزَنَ لِسَانَهٗ سَتَرَ اللّٰهُ عَوْرَتَهٗ ۔ ۲ مَنْ كَفَّ غَضَبَهٗ كَفَّ اللّٰهُ عَنْهُ عَذَابَهٗ يَوْمَ الْقِيَامَةِ۔ ۳ مَنِ اعْتَذَرَ اِلَى اللّٰهِ قَبِلَ اللّٰهُ عُذْرَهٗ۔ ٤ مَنْ اَشَارَ اِلٰى اَخِيْهِ بِاَمْرٍ يَعْلَمُ اَنَّ الرُّشْدَ فِيْ غَيْرِهٖ فَقَدْ خَانَهٗ۔

ترجمہ کے ساتھ اعراب لگائیں۔اور خط کشیدہ الفاظ کے صیغے تحریر کریں۔

(خلاصۂ سوال) اس سوال میں تین باتیں طلب کی گئی ہیں۔ (۱) عبارت کا ترجمہ (۲) احادیث پر اعراب۔ (۳) خط کشیدہ الفاظ کے صیغے۔

﴿جواب﴾ (۱) احادیث کا ترجمہ:۔ ۱ جس نے حفاظت کی اپنی زبان کی اللہ تعالیٰ چھپائے گا اس کے عیب کو۔ ۲ جس نے روکا اپنے غصہ کو روکے گا اللہ تعالیٰ اس سے اپنے عذاب کو قیامت کے دن۔ ۳ جس نے عذر کیا اللہ تعالیٰ کی طرف تو قبول کرے گا اللہ اس کے عذر کو۔ ٤ جس شخص نے مشورہ دیا اپنے بھائی کو ایسے کام کا کہ جانتا تھا کہ بیشک مصلحت اس کے علاوہ میں ہے تو اس نے اس کے ساتھ خیانت کی۔

(۲) احادیث پر اعراب:۔کمامرّ فی السوال۔

(۳) خط کشیدہ الفاظ کے صیغے:۔ سَتَرَ الستر مصدر (ن) چھپانا سے صیغہ واحد مذکر غائب بحث اثبات فعل ماضی معروف از باب نصر ینصر، از سہ اقسام فعل، از شش اقسام ثلاثی مجرد از ہفت اقسام صحیح۔ كَفَّ صیغہ واحد مذکر غائب، بحث اثبات فعل ماضی معروف از باب نصر ینصر، از مصدر الکف روکنا از سہ اقسام فعل، از شش اقسام ثلاثی مجرد از ہفت اقسام مضاعف۔ اِعْتَذَرَ صیغہ واحد مذکر غائب، بحث اثبات فعل ماضی معروف، از باب افتعال از مصدر الاعتذار عذر کرنا، از سہ اقسام فعل، از شش اقسام ثلاثی مزید فیہ، از ہفت اقسام صحیح۔ قَبِلَ صیغہ واحد مذکر غائب بحث اثبات فعل ماضی معروف از باب سَمِعَ يَسْمَعُ از مصدر القبول قبول کرنا۔ از سہ اقسام فعل، از شش اقسام ثلاثی مجرد از ہفت اقسام صحیح۔ اَشَارَ صیغہ واحد مذکر غائب بحث اثبات فعل ماضی

معروف' از باب افعال' از مصدر الاشارة مشورہ دینا از سہ اقسام فعل' از شش اقسام ثلاثی مزید فیہ' از ہفت اقسام اجوف واوی۔ خَـــانَ صیغہ واحد مذکر غائب' بحث اثبات فعل ماضی معروف' از باب نصر ینصر' از مصدر الخیانۃ خیانت کرنا' از سہ اقسام فعل از شش اقسام ثلاثی مجرد' از ہفت اقسام اجوف واوی۔

﴿السوال الثانی﴾ ۱٤۱۷ھ

﴿الشق الاول﴾ ...... لعلکم تعلمون ان المسلمین کانو ایخرجون للجهاد فی سبیل اللّٰه وکانوا یقاتلون المشرکین والکفار لوجه اللّٰه تعالیٰ ولعلکم تعلمون فضیلة الجهاد فی سبیل اللّٰه وکان النبی صلی اللّٰه علیه وسلم یخرج احیاناً مع المسلمین واحیاناً یمکث فی المدینة لشغل اومصلحة ' ویبعث جنداً من المسلمین للجهاد فی سبیل اللّٰه۔

ترجمہ کریں اور جہاد فی سبیل اللہ پر مختصر مضمون تحریر کریں۔

(خلاصۂ سوال) اس سوال میں دو امر مطلوب ہیں (۱) عبارت کا ترجمہ (۲) جہاد فی سبیل اللہ پر مضمون۔

﴿جواب﴾ (۱) عبارت کا ترجمہ:۔ شاید تم جانتے ہو کہ مسلمان اللہ تعالیٰ کے راستے میں جہاد کے لیے نکلا کرتے تھے اور مشرکین اور کفار کے ساتھ اللہ تعالیٰ کی رضا کے لیے جہاد کرتے تھے۔ اور شاید تم جہاد فی سبیل اللہ کی فضیلت جانتے ہو گے۔ اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کبھی خود بھی نکلا کرتے تھے مسلمانوں کے ساتھ جہاد کیلئے اور کبھی مدینہ طیبہ میں قیام فرماتے تھے کسی مشغولی یا مصلحت کی وجہ سے اور مسلمانوں کا لشکر جہاد فی سبیل اللہ کے لیے بھیج دیتے تھے۔

(۲) الجهاد فی سبیل اللّٰه:۔ اللہ تبارک وتعالیٰ نے جب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو مبعوث فرمایا اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے لوگوں کو توحید باری تعالیٰ کی دعوت دی تو وہی لوگ جو آپ کو صادق وامین کہتے تھے۔ وہ آپ کے مخالف ہو گئے جو لوگ آپ صلی اللہ علیہ وسلم پر پہلے ایمان لائے بہت قلیل اور کمزور تھے۔ مشرکین مکہ نے اسلام کی اور اہل اسلام کی بہت مخالفت کی اور ان کو اللہ اور رسول صلی اللہ علیہ وسلم پر ایمان لانے سے روکنے کیلئے طرح طرح کی تکلیفیں

پہنچائیں آپ صلی اللہ علیہ وسلم اور مسلمانوں کو پتھر مارے گئے۔ان کے راستے میں کانٹے بچھائے گئے ان پر کوڑا کرکٹ ڈالا گیا۔حتی کہ ان کو مکہ معظمہ سے ہجرت کرنے پر مجبور کردیا گیا۔مسلمان جب ہجرت کرکے مدینہ طیبہ چلے گئے تو کفار نے پھر بھی مسلمانوں کا پیچھا نہیں چھوڑا یہاں تک کہ کفار اور مسلمانوں کے درمیان کئی جنگیں ہوئیں۔وہ مشہور غزوات جن میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے بہ نفس نفیس شرکت فرمائی۔غزوہ بدر،غزوہ احد،غزوہ خندق،غزوہ حنین،غزوہ تبوک،فتح مکہ پھر اللہ تعالیٰ نے جہاد اور تبلیغ کی برکت سے اسلام کو غلبہ عطا فرمایا۔جب تک مسلمانوں میں جہاد زندہ تھا تو مسلمان کفار پر غالب تھے۔جب سے ہم نے یہ سبق بھلا دیا اس وقت سے مسلمان ذلت کا شکار ہیں۔اللہ تعالیٰ پھر سے مسلمانوں کو یہ بھولا ہوا سبق یاد کرنے کی توفیق عطا فرماویں اور اسلام کو کفار کے مقابلہ میں غلبہ نصیب فرماویں۔آمین

﴿السوال الثالث﴾ ۱٤۱۷ھ

﴿الشق الاول﴾......عربی میں ترجمہ کریں۔

۱ اسلام باقی رہے گا جب تک زمین آسمان باقی ہیں۔ ۲ انگریز ہمیشہ اسلام کے دشمن رہے ہیں۔۳ حق و باطل میں برابر کشمکش رہی۔٤ انسان فلاح نہیں پائے گا یہاں تک کہ اپنے رب کی خوشنودی حاصل کرلے۔۵ لوگوں کے اخلاق درست نہ ہوں گے جب تک کہ دین حق کی پیروی نہ کریں۔٦ کسان اپنے کھیت کی طرف ہل لے کر نکلا کہ اسے جوتے۔

اردو میں ترجمہ کریں۔

۱ خادمتی کانت تَنزع الدَلْوَ وَتملأ جَرَّتها۔ ۲ هذان الكَبْشَانِ يَتَنَاطِحَانِ ۔ ۳ اصحابُ الحِجر كانو يَنْحِتُون من الجِبال بُيُوتا ٤ احفظن عَهْد الصِّديق وارْعَيْنَه ٥ هم مَشَوا البلادَ العربيةَ جميعَها۔ ٦ كلما أُلقى فيها فَوْج سَأَلَهُم خَزَنَتُها الم يَأْتِكُمْ نذِير۔ ۷ اذا اَسَرَّ اليك احدٌ فلا تُفْشِ سِرَّه۔ ۸ لا خير فى وُدّ امرءٍ متقلّب۔

(خلاصۂ سوال) اس سوال میں دو امر مطلوب ہیں ۔ (۱) اردو جملوں کا عربی ترجمہ

(۲)عربی جملوں کا اردو ترجمہ۔

﴿جواب﴾(۱)اردو جملوں کا عربی ترجمہ:۔۱یبقی الاسلام مادام السماء والارض باقین۔ ۲مابرح الافرنجیون اعداء الاسلام۔ ۳مَاانْفَکَّ النزاعُ بین الحق والباطل۔ ٤لَایُفلح الانسانُ حتّٰی یَجِدرِضَی الرَّبِّ ٥لَایَصْلُحْ اخلاق النَّاسِ حَتّٰی یتّبِعُوْا الدِّیْنَ الحَقَّ۔ ٦خرج الفَلّاحُ اِلٰی مزرعتہٖ بآلاتِ الحَرْثِ لِیَزْرَعَہٗ۔

(۲) عربی جملوں کا اردو ترجمہ:۔ ۱میری خادمہ ڈول نکالتی تھی اور گھڑا بھرتی تھی۔ ۲یہ دو مینڈھے آپس میں ٹکریں مارتے ہیں۔ ۳اصحاب حجر پہاڑوں کو تراش کر گھر بناتے تھے۔ ۴تم سب عورتیں حضرت صدیق اکبرؓ کے زمانہ کو یاد کرو اور اسکی رعایت رکھو۔ ۵وہ سب عربی شہروں میں چلے۔ ٦جب کبھی کسی گروہ کو جہنم میں ڈالا جائے گا تو جہنم کے داروغے ان سے پوچھیں گے کہ تمہارے پاس کوئی ڈرانے والا نہیں آیا۔ ۷جب تجھ سے کوئی راز کی بات کرے تو اس کا راز فاش نہ کر۔ ۸متلون مزاج آدمی کی دوستی میں کوئی فائدہ نہیں ہوتا۔

﴿الشق الثانی﴾......(۱)اپنی درسگاہ سے متعلق چیزوں پر موصوف صفت کے ایسے چھ جملے لکھیں کہ واحد تثنیہ جمع تذکیر و تانیث سب آجائیں۔ (۲)اپنے دارالاقامہ سے متعلق چیزوں پر موصوف صفت کے ایسے چھ جملے لکھیں کہ واحد تثنیہ جمع تذکیر و تانیث سب آجائیں۔ (۳)فعل نہی کے چھ ایسے جملے لکھیں جن میں اپنی خادمہ کو مطبخ سے متعلق چند باتوں سے منع کریں اور اس کی غرض بتائیں۔

﴿جواب﴾ (۱) فی المدرسة مسجدٌ جمیلٌ۔فی المدرسة کتابان مُفِیْدانِ المُعَلِّمُوْن المشفِقُوْن فی المدرسة۔ فی المدرسة شَجَرَةٌ مُثْمِرَةٌ فی المدرسة طَالِبَتَانِ نَشِیْطَتَانِ۔ فی المدرسة غُرُفَاتٌ وَاسِعَةٌ۔

(۲)فی دارِاقَامَتِنَا میدانٌ وَاسِعٌ۔ فی داراقامتنا طَالِبَانِ نَشِیْطَانِ۔ فی دارِاقامَتِنَا بَسَاتِیْنُ جَمِیْلَةٌ۔ فی داراقامتنا الوَرْدَةُ الحَمْراءُ۔ فی دارِاقامَتِنَا

شجرتَانِ مُثْمِرَتَانِ۔ فی دار اقامتنا غُرُفَاتٌ نَظِيُفَةٌ۔

(۳) يا خادمتی لاتطبخی الْاُرُزَّ الحُلُوَّ لانهالاتأ كُلُهَا اُحَدٌ فی البيتِ ۔

ياخادمتی لاتُحرقی الخُبُزَ لِانّ النبی صلی اللّٰه عليه وسلم مَنَعَ مِنْ اكل الخُبُزِ المُحُرَقِ۔

ياخادمتی لاتَضَعِیُ الكأسَ على الطَاوِلَة لِئَلَّا يَسُقُطَ۔

ياخادمتی لاتُلُقِیُ السُّكّرَ الكثِيرَ فی الشاءِ لانّها مُضرٌّ للصحّة۔

ياخادمتی لاتُلُقِیُ الْمِلُحَ فی الاِدَامِ لِاَنَّ الجَدَّةَ مُبتلاةٌ فی فَشارِ الدَّمِ۔

ياخادمتی لاتَضَعِی الِابُرِيُقَ عَلَى الُجرّةِ لِانّها خِلَافُ الْاَدَبِ۔

☆

☆☆

☆☆☆

☆☆☆☆

☆☆☆☆☆

☆☆☆☆

☆☆☆

☆☆

☆

ایک عجیب عمل

حضور نبی کریم ﷺ نے حضرت فاطمہؓ سے ارشاد فرمایا کہ جو مسلمان مرد یا عورت وتر کے بعد دو سجدے اس طرح کرے کہ ہر سجدہ میں پانچ مرتبہ سُبُّوحٌ قُدُّوسٌ رَبُّ الْمَلَائِكَةِ وَالرُّوحِ پڑھے اور دونوں سجدوں کے درمیان بیٹھ کر ایک مرتبہ آیت الکرسی پڑھے تو قسم ہے اس ذات کی جس کے قبضہ میں محمد (ﷺ) کی جان ہے کہ اللہ تعالیٰ اس شخص کی وہاں سے اٹھنے سے پہلے مغفرت فرمادیں گے۔ اور ایک سو (۱۰۰) حج اور ایک سو (۱۰۰) عمروں کا ثواب دیں گے اور اس کی طرف اللہ تعالیٰ ایک ہزار فرشتے بھیجیں گے جو اس کے لیے نیکیاں لکھنی شروع کردیں گے اور اس کو سو غلام آزاد کرنے کا ثواب بھی ملے گا اور اس کی دعاء اللہ تعالیٰ قبول فرمائیں گے اور قیامت کے دن ساٹھ (۶۰) اہل جہنم کے حق میں اس کی شفاعت قبول ہوگی اور جب مرے گا تو یہ شخص شہادت کی موت مرے گا۔

(فتاویٰ خانیہ جلد ۱ ص ۶۷۸)
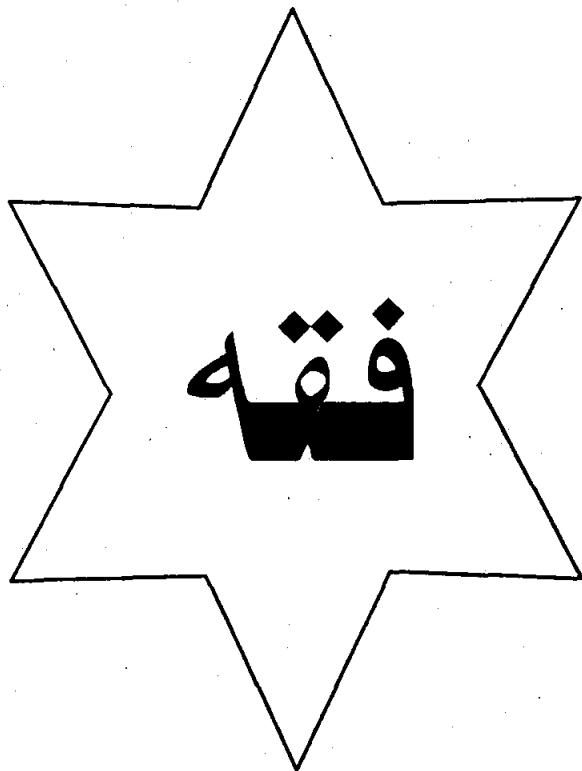
یا حیُّ بسم اللہ الرحمٰن الرحیم یا قیُّوم
فقہ
مختصر قدوری

الورقة الثالثة فی الفقه

﴿السوال الاول﴾ ۱٤۲۵ھ

﴿الشق الاول﴾ ...... (وَالنِّيَّةُ فَرْضٌ فِي التَّيَمُّمِ وَمُسْتَحَبَّةٌ فِي الْوُضُوْءِ وَيَنْقُضُ التَّيَمُّمَ كُلُّ شَيْئٍ يَنْقُضُ الْوُضُوْءَ وَيَنْقُضُهُ اَيْضًا رُؤْيَةُ الْمَاءِ اِذَا قَدَرَ عَلٰى اِسْتِعْمَالِهٖ وَلَايَجُوْزُ التَّيَمُّمُ اِلَّا بِصَعِيْدٍ طَاهِرٍ وَيُسْتَحَبُّ لِمَنْ لَمْ يَجِدِ الْمَاءَ وَهُوَ يَرْجُوْ اَنْ يَجِدَهٗ فِي آخِرِ الْوَقْتِ اَنْ يُؤَخِّرَ الصَّلٰوةَ اِلٰى آخِرِ الْوَقْتِ)

تیمّم کے لغوی واصطلاحی معنی بیان کریں' عبارت مذکورہ پر اعراب لگا کر ترجمہ کریں عبارت میں مذکورہ مسائل کی واضح تشریح کریں' نیز تیمّم کا طریقہ لکھنا نہ بھولیے۔

(خلاصۂ سوال) اس سوال میں پانچ امور مطلوب ہیں (۱) تیمّم کے لغوی واصطلاحی معنی (۲) عبارت پر اعراب (۳) عبارت کا ترجمہ (۴) مسائل کی تشریح (۵) تیمّم کا طریقہ۔

﴿جواب﴾ (۱) تیمّم کے لغوی واصطلاحی معنی:۔ لغت میں تیمّم مطلق قصد اور ارادہ کو کہتے ہیں اور اصطلاح میں بہ نیتِ طہارت پاک مٹی سے چہرہ اور ہاتھوں کا مسح کرنا۔

(۲) عبارت پر اعراب:۔ کمامرّ فی السوال۔

(۳) عبارت کا ترجمہ:۔ اور نیت فرض ہے تیمّم میں اور مستحب ہے وضو میں اور توڑ دیتی ہے تیمّم کو ہر وہ چیز جو توڑ دیتی ہے وضو کو اور توڑ دیتا ہے اسے پانی کا دیکھنا بھی جبکہ قادر ہو وہ اس کے استعمال پر' اور نہیں ہے جائز تیمّم مگر پاک مٹی سے اور مستحب ہے اس شخص کیلئے جو نہ پائے پانی کو اور وہ امید رکھتا ہے اس بات کی کہ پالیگا اسے آخری وقت میں' یہ کہ مؤخر کرے نماز کو آخری وقت تک۔

(۴) مسائل کی تشریح:۔ سب سے پہلے نیت کے متعلق مسئلہ ذکر کیا کہ تیمّم میں نیت فرض ہے کیونکہ تیمّم کا معنی ہی قصد کرنا (نیت کرنا) ہے اور وضو میں نیت کرنا مستحب ہے۔

اس کے بعد نواقض تیمّم کو ذکر کیا کہ ہر وہ چیز جس سے وضو ٹوٹ جاتا ہے اس سے تیمّم بھی ٹوٹ جاتا ہے اسی طرح متیمم اگر پانی کو دیکھ لے اور وہ اس کے استعمال پر قادر بھی ہو تو اس سے وضو تو نہیں ٹوٹتا مگر تیمّم اس سے بھی ٹوٹ جاتا ہے۔

اس کے بعد یہ مسئلہ بیان کیا کہ تیمّم کس چیز سے درست ہے تو فرمایا کہ پاک مٹی مراد ہر وہ چیز جو زمین کی جنس سے ہو (جلانے سے جلے نہیں پگھلانے سے پگھلے نہیں) اس سے تیمّم جائز ہے آخری مسئلہ ذکر کیا کہ کسی شخص کے پاس پانی نہیں ہے مگر اسے امید ہے کہ نماز کے آخر وقت تک مجھے پانی مل جائے گا تو اسے چاہیے کہ نماز کے آخر وقت تک نماز کو مؤخر کر دے' اگر پانی مل جائے تو ٹھیک' ورنہ تیمّم کر کے آخر وقت میں نماز پڑھ لے۔

(۵) تیمّم کا طریقہ: ۔اول نیت کرو کہ میں ناپاکی دور کرنے اور نماز پڑھنے کے لیے تیمّم کرتا ہوں پھر دونوں ہاتھ مٹی کی کسی چیز پر مار کر انہیں جھاڑ دو۔ زیادہ مٹی لگ جائے تو منہ سے پھونک دو۔ اور دونوں ہاتھوں کو منہ پر اس طرح پھیرو کہ کوئی جگہ باقی نہ رہ جائے ایک بال برابر جگہ چھوٹ جائے گی تو تیمّم جائز نہ ہوگا۔ پھر دوسری مرتبہ دونوں ہاتھ مٹی پر مارو۔ اور انہیں جھاڑ کر پہلے بائیں ہاتھ کی چاروں انگلیاں سیدھے ہاتھ کی انگلیوں کے سروں کے نیچے رکھ کر کھینچتے ہوئے کہنی تک لے جاؤ اس طرح لے جانے میں سیدھے ہاتھ کے نیچے کی جانب ہاتھ پھر جائے گا۔ پھر بائیں ہاتھ کی ہتھیلی سیدھے ہاتھ کے اوپر کی طرف کہنی سے انگلیوں تک کھینچتے ہوئے لاؤ۔ اور بائیں ہاتھ کے انگوٹھے کے اندر کی جانب کو سیدھے ہاتھ کے انگوٹھے کی پشت پر پھیرو۔ پھر اسی طرح سیدھے ہاتھ کو بائیں پر پھیرو۔ پھر انگلیوں کا خلال کرو اگر انگوٹھی پہنے ہوئے ہو تو اسے اتارنا یا ہلانا ضروری ہے۔ ڈاڑھی کا خلال کرنا بھی سنت ہے۔

﴿الشق الثانی﴾ ...... (وَمَنْ صَلَّى الظُّهْرَ فِي مَنْزِلِهٖ يَوْمَ الْجُمُعَةِ قَبْلَ صَلٰوةِ الْإِمَامِ وَلَا عُذْرَ لَهٗ كُرِهَ لَهٗ ذٰلِكَ وَجَازَتْ صَلٰوتُهٗ فَإِنْ بَدَا لَهٗ أَنْ يَحْضُرَ الْجُمُعَةَ فَتَوَجَّهَ إِلَيْهَا بَطَلَتْ صَلٰوةُ الظُّهْرِ عِنْدَ أَبِي حَنِيْفَةَ بِالسَّعْيِ إِلَيْهَا۔ وَقَالَ أَبُوْيُوْسُفَ وَمُحَمَّدٌ لَا تَبْطُلُ حَتّٰى يَدْخُلَ مَعَ الْإِمَامِ)

عبارت پر اعراب لگا کر ترجمہ وتشریح کریں نیز شرائطِ جمعہ کو تفصیل کے ساتھ تحریر کریں۔

(خلاصۂ سوال) اس سوال میں چار امور جواب طلب ہیں (۱) عبارت پر اعراب (۲) عبارت کا ترجمہ (۳) عبارت کی تشریح (۴) شرائطِ جمعہ۔

﴿جواب﴾ (۱) عبارت پراعراب:۔ کمامرّ فی السوال۔

(۲) عبارت کا ترجمہ:۔ جس شخص نے ظہر کی نماز پڑھ لی اپنے گھر میں جمعہ کے دن امام کی نماز (جماعتِ جمعہ) سے پہلے اور اس کو کوئی عذر نہیں تو یہ مکروہ ہے اس کے لیے اور اسکی نماز ہو جائیگی، پس اگر ظاہر ہوئی (دل میں آئی) اس کے یہ بات کہ حاضر ہو جمعہ میں، پس وہ متوجہ ہوا (چلا) اس کی طرف تو باطل ہوگئی ظہر کی نماز امام ابوحنیفہؒ کے نزدیک اس کی طرف چلنے سے ہی، صاحبینؒ فرماتے ہیں کہ نہیں باطل ہوگی یہاں تک کہ شریک ہو جائے امام کے ساتھ،

(۳) عبارت کی تشریح:۔ کسی شخص نے جمعہ کے دن امام کی جمعہ کی جماعت سے پہلے ہی اپنے گھر میں بغیر کسی عذر کے ظہر کی نماز پڑھ لی تو یہ نماز اس کی مکروہ ہے البتہ کراہت کے باوجود نماز ہو جائے گی لوٹانے کی ضرورت نہیں۔ظہر کی نماز پڑھ لینے کے بعد اسکے دل میں یہ بات آئی کہ جمعہ کی فضیلت حاصل کروں تو وہ اس نیت سے نمازِ جمعہ میں شرکت کیلئے گھر سے چل پڑا تو امام ابوحنیفہؒ کے نزدیک اس کی ظہر کی نماز باطل ہوگئی خواہ اسے امام کے ساتھ نماز ملے یا نہ ملے، اگر مل گئی تو وہی نماز جمعہ ادا کرلے اور اگر نہیں ملی تو نماز ظہر دوبارہ پڑھے، اور صاحبین فرماتے ہیں کہ ظہر دوبارہ پڑھنے کی ضرورت نہیں اگر امام کی نماز میں شریک ہو گیا تو اس کی یہی نماز ہو جائے گی اور سابقہ نمازِ ظہر باطل ہو جائے گی اور اگر امام کے ساتھ شریک نہ ہو سکا تو وہی نمازِ ظہر جو اس نے ادا کی تھی وہ برقرار رہیگی اسے لوٹانے کی ضرورت نہیں ہے۔

(۴) شرائطِ جمعہ:۔ جمعہ کیلئے بارہ شرائط ہیں چھ وجوبِ جمعہ کی ہیں (۱) آزاد ہو غلام نہ ہو (۲) مرد ہو بچہ یا عورت نہ ہو (۳) مقیم ہو مسافر نہ ہو (۴) تندرست ہو بیمار نہ ہو (۵) پاؤں درست ہوں لنگڑا وغیرہ نہ ہو (۶) آنکھ درست ہو نابینا وغیرہ نہ ہو۔

چھ شرائط صحتِ جمعہ کی ہیں (۱) بادشاہ یا اس کا نائب ہو یہ شرائط اس وقت ہے جبکہ صحیح اسلامی حکومت ہو (۲) وقت ہو (۳) جماعت ہو بلا جماعت جمعہ نہیں ہوتا (۴) خطبہ ہو (۵) شہر ہو (۶) اذنِ عام ہو یعنی ہر کسی کو (اس جگہ کے مناسب) اس جگہ آنے کی اجازت ہو۔

﴿السوال الثانی﴾ ۱۴۲۵ھ

﴿الشق الاول﴾ ...... (الحج واجب علی الاحرار المسلمین البالغین العقلاء الاصحاء اذاقدروا علی الزاد والراحلة فاضلا عن المسکن ومالا بدمنه وعن نفقة عیاله الی حین عوده وکان الطریق آمناً)

عبارت مذکورہ کا ترجمہ ومطلب بیان کریں۔ حج افراد، تمتع اور قران تینوں کی تعریف کر کے ان کے درمیان فرق واضح کریں۔ نیز یہ بتائیں کہ حنفیہ کے یہاں ان میں سب سے افضل کونسی قسم ہے۔

(خلاصۂ سوال) اس عبارت میں پانچ امور نظرِ کرم کے طالب ہیں (۱) عبارت کا ترجمہ (۲) عبارت کا مطلب (۳) حج افراد، تمتع، قران کی تعریف (۴) انکے درمیان فرق۔ (۵) عندالاحناف افضل کیا ہے۔

﴿جواب﴾ (۱) **عبارت کا ترجمہ**:۔ حج واجب ہے آزاد، مسلمان، بالغ عاقل تندرست پر جبکہ یہ لوگ قادر ہوں توشہ اور سواری پر جو زائد ہوں رہائشی گھر اور ضروریات اور بال بچوں کے خرچ سے اس کے واپس آنے تک، اور راستہ پُرامن ہو۔

(۲) **عبارت کا مطلب**:۔ اس عبارت میں شرائطِ حج کا ذکر ہے کہ حج ہر اس شخص پر فرض ہے جو آزاد ہو غلام پر حج نہیں، مسلمان ہو، کافر پر حج نہیں، بالغ ہو، بچہ پر حج نہیں، عاقل ہو مجنون پر حج نہیں، تندرست ہو بیمار پر حج نہیں ہے، جبکہ ان لوگوں کے پاس رہائشی گھر، ضروریات اور واپس آنے تک اہل وعیال کے نان نفقہ کے علاوہ اتنا مال ہو جس سے آنے جانے کا خرچ اور وہاں کھانے پینے رہائش وغیرہ کا خرچ پورا ہو سکے اور راستہ کا پُرامن ہونا بھی ادائیگی حج کیلئے شرط ہے۔

(۳) **حج افراد، تمتع، قران کی تعاریف، حج افراد**:۔ کہ آدمی یہاں سے صرف حج کی نیت کر کے جائے اور صرف حج کر کے ہی واپس آئے۔

حج تمتع:۔ کہ آدمی میقات سے صرف عمرہ کا احرام باندھے، افعالِ عمرہ ادا کرنے کے بعد حلق یا قصر کے ذریعہ حلال ہو جائے پھر آٹھ ذوالحجہ کو حرم سے ہی حج کا احرام باندھے۔

حجِ قران:۔ کہ آدمی میقات سے حج وعمرہ کا اکٹھا احرام باندھے، پہلے افعالِ عمرہ ادا کرے

اس کے بعد احرام کھولے بغیر ہی افعالِ حج ادا کرے۔

(۴) انکے درمیان فرق:۔ انکی تعاریف سے فرق بھی واضح ہو گیا کہ حج افراد میں اس احرام سے صرف حج ہی ادا کیا جاتا ہے پہلے عمرہ نہیں کیا جاتا۔ بعد میں نئے احرام سے عمرہ کر لینا افراد کے منافی نہیں، اور حج تمتع میں حج وعمرہ دونوں ادا کیے جاتے ہیں مگر الگ الگ احرام سے اور حج قران میں دونوں ادا کیے جاتے ہیں ایک ہی احرام سے۔

(۵) عندالاحناف افضل کیا ہے:۔ عندالاحناف سب سے افضل حج قران ہے اس لیے کہ اس میں ایک ہی احرام سے حج وعمرہ ادا کیا جاتا ہے پھر حجِ تمتع حج افراد سے افضل ہے اس لیے کہ اس میں حج وعمرہ دونوں ادا کیے جاتے ہیں جبکہ افراد میں صرف حج ادا ہوتا ہے۔

﴿الشق الثانی﴾...... (ولایجوز بیع السمك فی الماء قبل ان یصطاده ولا بیع الطائر فی الهواء ولایجوز بیع الحمل فی البطن ولاالنتاج ولاالصوف علی ظهر الغنم ولا بیع اللبن فی الضرع ولایجوز بیع ذراع من ثوب ولا بیع جذع من سقف وضربة القانص ولا بیع المزابنة)

درج بالا عبارت کا سلیس ترجمہ کریں، عبارت میں مذکورہ مسائل کی دلنشیں تشریح کریں۔ نیز بیع مزابنہ کی تعریف لکھنا نہ بھولیں۔

(خلاصۂ سوال) اس عبارت میں تین امور مطلوب ہیں (۱) عبارت کا ترجمہ (۲) مسائل کی تشریح (۳) بیع مزابنہ کی تعریف۔

﴿جواب﴾ (۱) عبارت کا ترجمہ:۔ نہیں ہے جائز مچھلی کی بیع پانی میں اس کو شکار کرنے سے پہلے، اور نہ پرندہ کی بیع فضاء میں اور نہ حمل کی بیع پیٹ میں اور نہ حمل کے حمل کی بیع اور نہ اون کی بیع بھیڑ کی پیٹھ پر اور نہ دودھ کی بیع تھن میں اور جائز نہیں ہے ایک گز کی بیع بڑے کپڑے میں سے اور نہ کڑی کی بیع چھت میں سے اور نہ جال پھینکنے کی بیع اور جائز نہیں ہے بیع مزابنہ۔

(۲) مسائل کی تشریح:۔ اس عبارت میں بیع وفاسد کی چند صورتوں کا ذکر ہے کہ بائع کہتا ہے کہ پانی میں وہ جو مچھلی ہے میں وہ بیچتا ہوں حالانکہ اس نے ابھی تک اسے شکار نہیں کیا، اسی

طرح کہتا ہے کہ وہ سامنے فضاء میں جو پرندہ جارہا ہے وہ میں فروخت کرتا ہوں تو یہ دونوں بیع جائز نہیں اس لیے کہ یہ اس کے سپرد کرنے پر قادر نہیں اسی طرح کہتا ہے کہ اس بکری کے پیٹ میں جو بچہ ہے میں اس کی بیع کرتا ہوں یا اس حمل والے بچہ کے پیٹ میں جو دوسرا بچہ ہوگا میں اس کی بیع کرتا ہوں یہ بیع باطل ہے یا بھیڑ کی پیٹھ پر جو اُون ہے یا بکری کے تھن میں جو دودھ ہے میں اس کی بیع کرتا ہوں یہ بیع بھی جائز نہیں ہے اور اسی طرح کہتا ہے کہ اس بڑے کپڑے میں سے ایک گز کپڑا بیچتا ہوں جبکہ وہ کپڑا ایسا ہو کہ اس میں سے ایک گز کاٹنا نقصان دیتا ہو۔ یا اس چھت میں جو کڑیاں لگی ہیں وہ فروخت کرتا ہوں یا کہتا ہے کہ دریا میں جال پھینکتا ہوں جتنی مچھلیاں آگئیں پچاس روپے میں تمہاری، خواہ ایک آئے یا دس آئیں اس طرح بیع مزابنہ یہ تمام کی تمام بیوع ناجائز ہیں۔

(۳) **بیع مزابنہ کی تعریف**:۔ پکی اور کٹی ہوئی کھجور کے بدلہ میں درخت پر لگی ہوئی تازہ کھجور کو اندازہ سے بیچنا بیع مزابنہ ہے جو کہ ناجائز ہے۔

﴿السوال الثالث﴾ ۱۴۲۵ھ

﴿الشق الاول﴾.....(ولا یصح الرهن الا بدین مضمون وهو مضمون بالاقل من قیمته ومن الدین فاذا هلك الرهن فی یدالمرتهن وقیمته والدین سواء صار المرتهن مستوفیا لدینه حکما وان کانت قیمة الرهن اکثر من الدین فالفضل امانة وان کانت قیمة الرهن اقل من ذلك سقط من الدین بقدرها ورجع المرتهن بالفضل)

رہن کی لغوی واصطلاحی تعریف ذکر کریں۔ عبارت مذکورہ کا ترجمہ کریں، عبارت میں مذکورہ مسئلہ کی وضاحت مثال کے ذریعہ کریں۔

(خلاصۂ سوال) اس سوال میں تین امور قابلِ التفات ہیں (۱) رہن کی لغوی واصطلاحی تعریف (۲) عبارت کا ترجمہ (۳) مسئلہ کی وضاحت بالمثال۔

﴿جواب﴾ (۱) **رہن کی لغوی واصطلاحی تعریف**:۔ رہن لغت میں کسی چیز کے روک لینے کو کہتے ہیں اور اصطلاح میں مالی چیز کو کسی حق کے عوض میں روک لینا تا کہ وہ حق وصول

ہوسکے۔اور رہن کا قعد بھی کیا ہو یعنی ایجاب وقبول کیا ہو۔

(۲) عبارت کا ترجمہ:۔اور صحیح نہیں رہن مگر دین مضمون کے ساتھ اور وہ مضمون ہوگا اپنی قیمت اور دین میں سے اقل کے عوض میں' پس جب ہلاک ہو جائے شئی مرہون راہن کے پاس اور اس کی قیمت اور وہ دین برابر ہو تو ہو جائے گا مرتہن وصول کرنیوالا اپنے حق کو حکمی طور پر اور اگر ہو مرہون کی قیمت زائد دین سے تو زیادتی امانت ہے اور اگر ہو مرہون کی قیمت کم دین سے تو ساقط ہو جائے گا دین اس کے بقدر اور رجوع کرے گا مرتہن باقی دین کے ساتھ۔

(۳) مسئلہ کی وضاحت بالمثال:۔اولاً یہ بات بتلائی کہ دین مضمون کے ساتھ ہی آدمی کوئی چیز رہن رکھ سکتا ہے اُس کے بغیر نہیں' تو اب مسئلہ کا خلاصہ یہ ہے کہ راہن نے مرتہن کے پاس کوئی چیز رہن رکھی' وہ چیز مرتہن کے پاس اس کی تعدّی کے بغیر ہلاک ہوگئی تو مرہونہ چیز کی قیمت اور دین میں سے جو کم ہوگا مرتہن پر اس کا ضمان لازم ہو جائے گا۔اگلی عبارت میں اسی کی وضاحت ہے مثلاً زید نے عمرو کو ہزار روپیہ کی سائیکل بیچی اس کے بدلہ میں گھڑی رہن رکھ لی جسکی قیمت ہزار روپیہ ہے تو یہ گھڑی زید سے گم ہوگئی تو اب زید اسکا ضامن ہوگا تو گویا زید نے حکماً اپنا ہزار روپیہ وصول کرلیا۔اور اگر گھڑی بارہ سو روپے کی تھی تو اب زائد قیمت (بارہ سو) اور دین (ہزار روپیہ) میں سے کم کا ضامن ہوگا گویا اب بھی اس نے حکماً اپنا ہزار روپیہ وصول کرلیا اور جو دوسو روپیہ زائد قیمت تھی وہ اس کے پاس امانت تھی اور امانت کی ضمان لازم نہیں ہوتی۔اور اگر گھڑی کی قیمت آٹھ سو تھی اور وہ زید کے پاس گم ہوگئی تو اب گویا کہ زید نے حکماً آٹھ سو روپیہ وصول کرلیا تو جو زائد (دوسو روپیہ) دین ہے اس کے ساتھ وہ عمرو پر رجوع کریگا کہ میرا بقیہ دین ادا کر۔

﴿الشق الثانی﴾......(الشفعة واجبةٌ للخليط فی نفس المبيع ثم للخليط فی حق المبيع كالشرب والطريق ثم للجار وليس للشريك فی الطريق والشرب شفعة والجارِ مع الخليط فان سلم الخليط فالشفعة للشريك فی الطريق فان سلم اخذها الجار والشفعة تجب بعقد البيع وتستقر بالاشهاد وتُملك بالاخذ اذا سلمها المشتری اوحكم بها حاكم)

شفعہ کے لغوی و اصطلاحی معنی بیان کریں۔ عبارت بالا کا ترجمہ کر کے واضح تشریح کریں۔
اقسام شفیع اور حقداران شفعہ کی ترتیب کو وضاحت کے ساتھ تحریر کریں۔

(خلاصۂ سوال) اس سوال میں پانچ امور مطلوب ہیں (۱) شفعہ کا لغوی و اصطلاحی معنی (۲) عبارت کا ترجمہ (۳) عبارت کی تشریح (۴) اقسام شفیع (۵) حقداران شفعہ کی ترتیب۔

﴿جواب﴾ (۱) شفعہ کا لغوی و اصطلاحی معنی:۔ شفعہ لغت میں جفت کرنا اور ملانا اور اصطلاح میں مشتری پر زبردستی اس کے مال کے عوض اس کی زمین کا مالک بننا ہے۔

(۲) عبارت کا ترجمہ:۔ شفعہ ثابت ہے نفس مبیع میں شریک کیلئے۔ پھر حق مبیع مثلاً پانی اور راستہ کے حق میں شریک کیلئے پھر پڑوسی کیلئے اور نہیں ہے شفعہ پانی اور راستہ کے حق میں شریک اور پڑوسی کیلئے نفس مبیع میں شریک کے ہوتے ہوئے پس اگر شریک فی نفس المبیع سپرد کر دے (شفعہ کا طالب نہ ہو) تو پھر شفعہ شریک فی الطریق کیلئے ہے پس اگر سپرد کرے وہ بھی تو لے سکتا ہے اسے پڑوسی۔ اور شفعہ ثابت ہوتا ہے عقد بیع کے ساتھ اور پختہ ہوتا ہے گواہ بنانے سے اور مملوک ہو جاتا ہے لے لینے کے ساتھ جب کہ سپرد کرے اس کو مشتری یا فیصلہ کر دے اس کا حاکم (قاضی)۔

(۳) عبارت کی تشریح:۔ اس عبارت میں اقسام شفیع اور ترتیب شفعہ کا ذکر ہے تو فرمایا کہ سب سے پہلے شفعہ نفس مبیع میں شریک کیلئے ثابت ہوتا ہے اگر وہ شفعہ کرنے کا ارادہ نہیں رکھتا پھر حق مبیع یعنی پانی اور راستہ وغیرہ میں جو شریک ہو وہ شفعہ کرسکتا ہے بشرطیکہ وہ راستہ نافذ نہ ہو۔ اگر اس کا بھی شفعہ کا ارادہ نہیں ہے تو پشت کی جانب جو اس زمین کا پڑوسی ہے وہ شفعہ کرسکتا ہے اول کے شفعہ کرنے کی صورت میں دوسرے دونوں کو شفعہ کا حق نہیں۔ اگر وہ شفعہ نہ کرے تو دوسرے کے شفعہ کرنے کی صورت میں تیسرے کو شفعہ کا حق نہیں اگر وہ بھی شفعہ نہ کرے تو پھر تیسرے کو شفعہ کا حق حاصل ہے۔ بس یہی تین شفیع ہیں اس کے بعد طریق کار شفعہ کو بیان کیا کہ اولاً جونہی شفیع کو بیع کی خبر ملے وہ شفعہ طلب کرے اسے طلب مواثبہ کہتے ہیں پھر بائع اور مشتری میں سے جس کے قبضہ میں بھی زمین ہو اس پر گواہ قائم کرے کہ یہ مکان فلاں نے بیچا یا فلاں نے خریدا ہے میں اس کا شفیع ہوں تم اس پر گواہ ہو جاؤ اسے طلب اشہاد کہتے ہیں اس کے بعد قاضی کی

عدالت میں جا کر کہے گا کہ فلاں زمین فروخت ہوئی ہے میں اس کا شفیع ہوں وہ زمین مجھے دلوائی جائے اسے طلب خصومت اور طلب تملک کہتے ہیں اب وہ مشتری کے سپرد کرنے سے یا قاضی کے حکم سے ثمن ادا کر کے زمین کا مالک ہو جائے گا۔

(۴۔۵) اقسام شفیع' حقدارانِ شفعہ کی ترتیب:۔ کمامرّ فی التشریح۔

الورقة الثالثه فی الفقه

﴿السوال الاول﴾ ١٤٢٤ھ

﴿الشق الاول﴾...... (وَمَنْ كَانَ لَهُ وَطَنٌ فَانْتَقَلَ عَنْهُ وَاسْتَوْطَنَ غَيْرَهُ ثُمَّ سَافَرَ فَدَخَلَ وَطَنَهُ الْاَوَّلَ لَمْ يُتِمَّ الصَّلٰوةَ. وَاِذَا نَوَى الْمُسَافِرُ اَنْ يُقِيْمَ بِمَكَّةَ وَمِنٰى خَمْسَةَ عَشَرَ يَوْماً لَمْ يُتِمَّ الصَّلٰوةَ ۔ وَالْجَمْعُ بَيْنَ الصَّلٰوتَيْنِ لِلْمُسَافِرِ يَجُوْزُ فِعْلًا وَلَا يَجُوْزُ وَقْتاً۔)

عبارت بالا پر اعراب لگا کر سلیس ترجمہ کریں۔ عبارت میں مذکورہ مسائل کی تشریح کرتے ہوئے خط کشیدہ عبارت کا مطلب واضح کریں۔

(خلاصۂ سوال) اس سوال میں ممتحن چار امور کا طالب ہے (۱) عبارت پر اعراب (۲) عبارت کا ترجمہ (۳) مسائل کی تشریح (۴) خط کشیدہ عبارت کا مطلب۔

﴿جواب﴾ (۱) عبارت پر اعراب:۔ کمامرّ فی السوال۔

(۲) عبارت کا ترجمہ:۔ جس شخص کا ایک وطن تھا پس وہ منتقل ہو گیا وہاں سے اور اس نے دوسری جگہ کو وطن بنا لیا۔ پھر سفر کر کے اپنے پہلے وطن میں آیا تو وہ پوری نماز نہیں پڑھے گا۔ اور جب نیت کر لے مسافر اس بات کی کہ مقیم رہے گا مکہ اور منیٰ میں پندرہ دن تو وہ پوری نماز نہیں پڑھے گا۔ اور دو نمازوں کو جمع کرنا مسافر کیلئے جائز ہے فعلاً۔ نہ کہ وقتاً۔

(۳) مسائل کی تشریح:۔ اس عبارت میں مصنفؒ نے تین مسائل ذکر کیے ہیں۔

۱ ایک شخص کسی علاقہ میں مستقل رہتا تھا وہ اس کا وطن اصلی تھا۔ اس کے بعد اس نے پہلے علاقہ کو چھوڑ کر دوسرے کسی علاقہ میں اپنا وطن بنا لیا مستقل رہائش اختیار کر لی تو اب یہ شخص جب

اپنے پہلے وطن میں آئے گا تو یہاں مسافر سمجھا جائے گا اب یہ اس کا وطن نہیں رہا لہٰذا وہ نماز مکمل نہیں پڑھے گا بلکہ قصر کرے گا۔ خلاصہ یہ کہ وطنِ اصلی اپنی مثل کے ساتھ ختم ہو جاتا ہے۔

۲ ایک مسافر نے دورانِ سفر دو شہروں میں اکٹھے پندرہ دن ٹھہرنے کی نیت کی مثلاً یہ کہ وہ کراچی سے آیا اس نے ملتان اور بہاولپور دونوں شہروں میں پندرہ دن ٹھہرنے کی نیت کی تو اب وہ مقیم نہیں بنے گا بلکہ مسافر ہی سمجھا جائے گا۔ اور قصر نماز پڑھے گا۔ کیونکہ مقیم ہونے کیلئے ایک ہی جگہ پندرہ دن رہنے کی نیت کرنا ضروری ہے۔

۳ مسافر شخص اکٹھی دو نمازیں پڑھنا چاہے تو فرمایا کہ وہ فعلاً تو اکٹھی پڑھ سکتا ہے وقتاً نہیں یعنی پہلی نماز وقت کے اخیر میں پڑھے اور دوسری نماز وقت کے بالکل شروع میں پڑھے یعنی ہر نماز اپنے وقت میں پڑھے یہ جائز ہے اور اگر وہ ایک ہی وقت میں دو نمازیں مثلاً ظہر اور عصر کی ظہر یا عصر کے وقت میں اکٹھے پڑھنا چاہے یہ جائز نہیں ہے۔

(۴) **خط کشیدہ عبارت کا مطلب:**۔ اس عبارت کا مطلب مسئلہ (۳) کے ضمن میں بیان ہو چکا ہے۔

﴿الشق الثانی﴾ ...... (الشَّهِيْدُ مَنْ قَتَلَهُ الْمُشْرِكُوْنَ اَوْوُجِدَ فِي الْمَعْرَكَةِ وَبِهٖ اَثْرُ الْجِرَاحَةِ اَوْقَتَلَهُ الْمُسْلِمُوْنَ ظُلْمًا وَلَمْ يَجِبْ بِقَتْلِهٖ دِيَةٌ ۔ فَيُكَفَّنُ وَيُصَلّٰى عَلَيْهِ وَلَا يُغْسَلُ۔)

عبارت پر اعراب لگا کر عام فہم ترجمہ کریں۔ شہید کی تعریف اور اس کا حکم وضاحت کے ساتھ تحریر کریں۔ نیز خط کشیدہ جملہ کا مطلب لکھنا نہ بھولیں۔

(خلاصۂ سوال) اس سوال میں سائل کو پانچ امور مطلوب ہیں (۱) عبارت پر اعراب (۲) عبارت کا ترجمہ (۳) شہید کی تعریف (۴) شہید کا حکم (۵) خط کشیدہ جملہ کا مطلب۔

﴿جواب﴾ (۱) **عبارت پر اعراب:**۔ کمامرّ فی السوال آنفا۔

(۲) **عبارت کا ترجمہ:**۔ شہید وہ شخص ہے جسے مشرکین نے قتل کر دیا ہو یا وہ میدانِ جنگ میں پایا گیا ہو اور اس پر زخم کا نشان ہو یا اس کو مسلمانوں نے قتل کیا ہو ظلماً اور اس کے قتل کی وجہ سے

دیت لازم نہ ہوئی ہو۔ پس اس کو کفن دیا جائے اور اسپر نماز پڑھی جائے اور اسے غسل نہ دیا جائے۔

(۳) شہید کی تعریف:۔ شہید وہ شخص ہے جسے کافروں نے قتل کیا ہو یا وہ میدانِ کارزار میں مردہ ہونے کی حالت میں پایا گیا اور اس پر تیر تلوار نیزے وغیرہ کے لگنے کے نشانات ہیں یا کسی مسلمان نے اسے ظلماً قتل کر دیا ہو مثلاً کسی ڈاکو نے اسے قتل کر دیا ہو اور پھر اس کے قتل کی وجہ سے کسی پر دیت بھی لازم نہ کی گئی ہو تو وہ شہید ہے۔

(۴) شہید کا حکم:۔ شہید کو غسل نہیں دیا جائے گا بلکہ اس کو خون آلود جسم اور کپڑوں میں کمی بیشی کر کے وہی کفن پہنا کر نماز جنازہ پڑھ کر دفن کر دیا جائے۔

(۵) خط کشیدہ جملہ کا مطلب:۔ قتل کی دو قسمیں ہیں قتلِ عمد، قتلِ خطا قتلِ عمد میں قصاص واجب ہوتا ہے اور قتل خطا میں دیت واجب ہوتی ہے اس عبارت کا مطلب یہ ہے کہ وہ قتل عمد ہو کہ اس قتل سے دیت واجب نہ ہوئی ہو۔

﴿السوال الثانی﴾ ۱۴۲۴ھ

﴿الشق الاول﴾...... (ومن کان علیه دین محیط بماله فلازکاة علیه وان کان ماله اکثر من الدین زکّی الفاضل اذا بلغ نصابا۔ ولیس فی دورالسکنی وثیاب البدن واثاث المنزل ودواب الرکوب وعبید الخدمة وسلاح الاستعمال زکاة۔ ولایجوز اداء الزکاة الّا بنیة مقارنة للاداء اومقارنة لعزل مقدار الواجب)

عبارت کا سلیس ترجمہ کر کے بے غبار تشریح کریں۔ نیز زکوٰۃ کس شخص پر اور کب واجب ہوتی ہے۔

(خلاصۂ سوال) اس سوال میں چار امور توجہ طلب ہیں (۱) عبارت کا ترجمہ (۲) عبارت کا مطلب (۳) زکوۃ کس پر واجب ہے (۴) زکوۃ کس وقت واجب ہے۔

﴿جواب﴾ (۱) عبارت کا ترجمہ:۔ جس شخص پر قرض ہو جو احاطہ کرنیوالا ہو اس کے مال کا (مال کے برابر یا زائد ہو) تو اس پر زکوۃ نہیں ہے۔ اور اگر اس کا مال دین سے زیادہ ہو تو زکوۃ

ادا کرے گا زائد مال کی جب وہ پہنچے نصاب کو اور رہائشی گھروں میں اور پہننے کے کپڑوں میں اور گھریلو سامان میں اور سواری کے جانوروں میں اور خدمت کے غلاموں میں اور استعمال ہونے والے ہتھیاروں میں زکوۃ نہیں ہے۔ اور نہیں جائز زکوۃ ادا کرنا مگر ایسی نیت کے ساتھ جو ادا کے مقارن ہو یا مقدارِ واجب علیحدہ کرنے سے مقارن ہو۔

(۲) عبارت کا مطلب:۔ کسی شخص کے پاس مال بقدر نصاب موجود ہے مگر اس پر لوگوں کا قرض ہے جو اس کے کل مال یا بعض مال کو محیط ہے کہ اگر وہ قرض ادا کر دیا جائے تو مال بقدر نصاب نہیں بچتا تو ایسے شخص پر زکوۃ واجب نہیں۔ اور اگر قرض کی ادائیگی کے بعد بھی مال بقدرِ نصاب باقی ہے تو پھر اس زائد مال پر زکوۃ واجب ہے۔

رہائشی گھروں میں پہننے کے کپڑوں میں' گھریلو سامان میں' سواری کے جانوروں میں خدمت کے غلاموں میں اور استعمال ہونے والے ہتھیاروں میں زکوۃ واجب نہیں ہے الحاصل ضرورت کی استعمال والی اشیاء پر زکوۃ واجب نہیں ہے۔

زکوۃ کی ادائیگی صرف اسی صورت میں درست ہوگی جب زکوۃ ادا کرتے وقت یہ نیت کرے کہ میں یہ زکوۃ ادا کر رہا ہوں یا پھر اس صورت میں درست ہوگی کہ جتنی مقدار زکوۃ واجب ہے اتنی مقدار مثلاً پچاس ہزار روپے میں سے ساڑھے بارہ سو روپیہ اس نیت سے علیحدہ رکھ لے کہ یہ میں نے زکوۃ ادا کرنی ہے' پھر کسی کو پچاس دیدیئے' کسی کو سو دیدیئے اس ساڑھے بارہ سو میں سے تو اس ادائیگی کی وقت اگر چہ نیتِ زکوۃ نہ بھی کرے تب بھی یہ ادائیگی درست ہے اس لیے کہ مقدارِ واجب کو علیحدہ کرتے وقت زکوۃ کی نیت ہو چکی ہے۔

(۳) زکوۃ کس پر واجب ہے:۔ زکوۃ کے واجب ہونے کیلئے مالک میں پانچ شرطوں کا پایا جانا ضروری ہے۔ (۱) عاقل ہو' مجنون پر زکوۃ نہیں (۲) بالغ ہو' بچہ پر زکوۃ واجب نہیں۔ (۳) مسلمان ہو' کافر پر زکوۃ نہیں اگر چہ مرتد ہو۔ (۴) آزاد ہو' غلام پر زکوۃ نہیں۔ (۵) اس کے ذمہ دینِ محیط نہ ہو اگر اس کے ذمہ دین محیط ہو تو زکوۃ نہیں جیسے پیچھے گزرا۔

(۴) زکوۃ کس وقت واجب ہے:۔ وجوبِ زکوۃ کی تین شرطیں ہیں۔ (۱) مال بقدرِ

نصاب ہو (۲) مال نامی (بڑھنے والا) یا مالِ تجارت ہو (۳) مال پر سال گزر جائے الحاصل سال کے گزرنے پر زکوۃ واجب ہوتی ہے۔

﴿الشق الثانی﴾ ......(ومن جمع بین حروعبد اوشاة ذکیة ومیتة بطل البیع فیھما' ومن جمع بین عبدومدبر اوبین عبدہ وعبد غیرہ صح البیع فی العبد بحصته من الثمن' ونھی رسول اللّٰه صلی اللّٰه علیه وسلم عن النجش وعن السوم علی سوم غیرہ وعن تلقّی الجلب وعن بیع الحاضر للبادی والبیع عنداذان الجمعة وکل ذلك یکرہ ولایفسدبه البیع)

عبارت کا واضح ترجمہ کریں۔عبارت میں مسائل مذکورہ کی تشریح وضاحت کے ساتھ تحریر کریں۔

(خلاصۂ سوال) اس سوال کا لب لباب دو چیزیں ہیں۔(۱) عبارت کا ترجمہ (۲) عبارت کی تشریح۔

﴿جواب﴾ (۱) عبارت کا ترجمہ:۔جس شخص نے جمع کیا (بیع میں) آزاد اور غلام کو یا ذبح شدہ اور مردار بکری کو تو باطل ہو جائے گی بیع دونوں میں' اور جس نے جمع کیا غلام اور مدبر کو یا اپنے غلام اور اپنے غیر کے غلام کو تو صحیح ہو جائے گی بیع غلام میں اس کے حصہ کے ساتھ ثمن میں سے' اور منع فرمایا رسول اللہ ﷺ نے بیع میں نجش سے اور غیر کے بھاؤ پر بھاؤ لگانے سے اور تلقی جلب سے اور شہری کے دیہاتی کیلئے بیع کرنے سے اور اذانِ جمعہ کے وقت بیع کرنے سے اور یہ تمام کی تمام بیع مکروہ ہیں' اور نہیں فاسد ہوتی اس سے بیع۔

(۲) عبارت کی تشریح:۔کسی آدمی نے ایک ہی عقد میں آزاد آدمی اور غلام کو یا ایک ہی عقد میں ذبح شدہ بکری اور مردار بکری کو بیچ دیا تو امام ابوحنیفہؒ کے نزدیک دونوں میں بیع باطل ہو جائے گی' اس لیے کہ گویا اس نے غلام کی بیع میں حُر کی بیع کی اور مذبوحہ کی بیع میں مُردار کی بیع کی شرط لگا دی جو عقد کے تقاضا کیخلاف ہے اس وجہ سے بیع باطل ہے۔

اور اگر غلام اور مدبر کو یا اپنے غلام اور غیر کے غلام کو ایک ہی عقد میں بیچ دیا تو پہلی صورت میں غلام میں اور دوسری صورت میں اپنے غلام میں انکے ثمن کے حصہ کے اعتبار سے بیع درست

ہو جائے گی اور مدبر میں اور غیر کے غلام میں درست نہ ہوگی۔

اسی طرح کوئی چیز خریدنے کا ارادہ نہیں ہے صرف مشتری کو دھوکہ دینے کیلئے زیادہ بھاؤ لگانا۔ یا کسی نے بھاؤ لگایا اور بائع و مشتری اس پر راضی ہو گئے پھر جان بوجھ کر اس سے زیادہ بھاؤ لگانا یہ مکروہ ہے اسی طرح تلقیٔ جلب یعنی شہر سے باہر ہی اناج غلہ وغیرہ والے قافلوں سے سستا غلہ دھوکہ دہی سے خریدنا یا کوئی دیہاتی بیچنے آیا شہری نے کہا جلدی نہ کرنا میں زیادہ ریٹ سے بعد میں فروخت کروادوں گا ذرا ٹھہر جاؤ یا اذانِ جمعہ کے وقت کوئی بیع کرنا یہ تمام بیوع فاسد نہیں ہیں صرف مکروہ ہیں حتی الامکان احتراز کرنا چاہیے۔

﴿السوال الثالث﴾ ۱٤۲٤ھ

﴿الشق الاول﴾ ......والاجراء علی ضربین اجیر مشترك واجیر خاص فالمشترك من لا یستحق الاجرة حتی یعمل کالصبّاغ والقصّار والمتاع امانة فی یده ان هلك لم یضمن شیئاً عندا بیحنیفة وقالا یضمنه ......والاجیر الخاص هوالذی یستحق الاجرة بتسلیم نفسه فی المدة وان لم یعمل کمن استاجر رجلا شهرا للخدمة اولرعی الغنم ولاضمان علی الاجیر الخاص فیماتلف فی یده ولافی ماتلف من عمله الّا ان یتعدی فیضمن)

عبارت کا سلیس ترجمہ کریں عبارت مذکورہ کی روشنی میں اجیرِ مشترک اور اجیرِ خاص میں سے ہر ایک کی تعریف اور حکم وضاحت کے ساتھ تحریر کریں۔

(خلاصۂ سوال) اس عبارت میں دو امر حل طلب ہیں (۱) عبارت کا ترجمہ (۲) اجیرِ مشترک اور اجیر خاص کی تعریف وحکم۔

﴿جواب﴾ (۱) عبارت کا ترجمہ:۔ اجیر دو قسم پر ہے اجیرِ مشترک اور اجیرِ خاص پس اجیر مشترک وہ ہے جو نہیں مستحق ہوتا اجرت کا یہاں تک کہ کام کر دے جیسے رنگریز اور دھوبی۔ اور سامان اس کے پاس امانت ہوتا ہے اگر وہ ہلاک ہو جائے تو وہ نہیں ضامن ہوتا کسی چیز کا امام ابوحنیفہؒ کے نزدیک اور صاحبینؒ فرماتے ہیں کہ وہ ضامن ہوگا سامان کا......اور اجیر خاص وہ ہے جو

مستحق ہو جاتا ہے اجرت کا مدت میں اپنے نفس کو سپرد کر دینے کے ساتھ' اگرچہ عمل نہ کیا ہو جیسے اجرت پر لیا ایک شخص کو ایک ماہ تک خدمت کیلئے یا بکریاں چرانے کیلئے۔ اور نہیں ہے ضمان اجیرِ خاص پر اس چیز میں جو تلف ہو جائے اس کے قبضہ میں اور نہ اس چیز میں جو تلف ہو جائے اس کے عمل سے مگر یہ کہ وہ تعدی کرے پھر وہ ضامن ہوگا۔

(۲) اجیرِ مشترک واجیرِ خاص کی تعریف وحکم:۔

اجیرِ مشترک:۔ وہ شخص جو بلا تخصیص ہر کسی کا کام کرتا ہو اور بعد العمل ہی اجرت کا مستحق ہوتا ہو جیسے دھوبی رنگریز انکے پاس جو آجائے اس کا کام کر دیتے ہیں اور بعد العمل اجرت وصول کرتے ہیں۔

اجیرِ خاص:۔ وہ شخص جو ایک وقت میں صرف ایک ہی آدمی کا کام کرتا ہو اور یہ محض اپنا نفس سپرد کر دینے سے ہی اجرت کا مستحق ہو جائے گا خواہ مستاجر نے اس مدت میں اس سے کام لیا ہو یا نہ لیا ہو جیسے کسی آدمی کو خدمت یا بکریاں چرانے کیلئے ایک ماہ تک اجیر رکھا' تو اس ایک ماہ میں اس سے کام لیا گیا ہو یا نہ لیا گیا ہو وہ اجرت کا مستحق ہوگا۔

اجیرِ مشترک و خاص کا حکم:۔ اجیرِ مشترک کے پاس جو چیز تلف ہو جائے وہ عند الصاحبینؒ اس کا ضامن ہوگا' اور یہ بعد العمل ہی اجرت کا مستحق ہوگا' اور اجیرِ خاص کے پاس جو چیز بلا تعدی ہلاک ہو جائے وہ اس کا ضامن نہ ہوگا اور یہ مدتِ معینہ پر اجرت کا مستحق ہوگا خواہ اس سے کام لیا گیا ہو یا نہ لیا گیا ہو۔

﴿الشق الثانی﴾ ......﴿والضرب الثانی الکنایات' ولایقع بها الطلاق الاّ بالنّیّة اوبدلالة حال' وهی علی ضربین منها ثلاثة الفاظ یقع بها الطلاق الرجعی ولایقع بها الاّ واحدة وهی قوله اعتدی واستبرئی رحمك وانت واحدة وبقیة الکنایات اذانوی بها الطلاق کانت واحدة بائنة وان نوی ثلاثا کانت ثلاثا' وان نوی اثنتین کانت واحدة)

طلاق صریح اور طلاق کنایہ میں سے ہر ایک کی تعریف وحکم بیان کریں' نیز عبارتِ مذکورہ کی

دلنشین تشریح کریں۔

(خلاصۂ سوال) اس سوال میں تین امور قابلِ غور ہیں (۱) طلاقِ صریح و کنایہ کی تعریف۔ (۲) طلاق صریح و کنایہ کا حکم (۳) عبارت کی تشریح۔

﴿جواب﴾ (۱) طلاق صریح و کنایہ کی تعریف:۔

طلاق صریح:۔ آدمی ان الفاظ سے طلاق دے جو طلاق ہی میں مستعمل ہوں جیسے انت طالق' انت مطلقة' طلقتك۔

طلاق کنایہ:۔ آدمی ان الفاظ سے طلاق دے جو طلاق اور غیرِ طلاق دونوں میں مستعمل ہوں جیسے اعتدی' استبرئي رحمك' انتِ واحدة۔

(۲) طلاق صریح و کنایہ کا حکم:۔

طلاقِ صریح کا حکم:۔ طلاقِ صریح میں صرف ایک طلاقِ رجعی ہی واقع ہوتی ہے۔

طلاق کنایہ کا حکم:۔ طلاق کنایہ میں صرف اسی صورت میں طلاق واقع ہوتی ہے جب مرد نیت کرے یا حال دلالت کرے' پھر الفاظِ کنائی دو قسم پر ہیں بعض وہ ہیں جن سے صرف ایک طلاقِ رجعی واقع ہوتی ہے اور بعض وہ ہیں جن کا مدار نیت پر ہے اگر ایک کی نیت ہو تو ایک' اگر تین کی نیت ہو تو تین' اگر دو کی نیت ہو تب بھی ایک' یہ ساری تفصیل آگے تشریح میں آرہی ہے۔

(۳) عبارت کی تشریح:۔ اس عبارت میں طلاق کی دوسری قسم طلاقِ کنائی کا ذکر ہے تو فرمایا کہ الفاظِ کنائی سے صرف اسی صورت میں طلاق واقع ہوتی ہے جب آدمی طلاق کی نیت کرے' یا حال طلاق پر دلالت کرے۔

پھر الفاظِ کنائی کی دو قسمیں ذکر کی ہیں پہلی قسم وہ تین الفاظ جن سے صرف ایک طلاقِ رجعی ہی واقع ہوتی ہے وہ تین الفاظ یہ ہیں اعتدی' استبرئی رحمك' انتِ واحدة دوسری قسم انکے علاوہ بقیہ جتنے بھی کنایات ہیں ان سے اگر ایک طلاق کی نیت کرے گا تو ایک طلاقِ بائنہ واقع ہوگی' اگر دو کی نیت کرے گا تب بھی ایک بائنہ ہی واقع ہوگی' اور اگر تین کی نیت کرے گا تو تین واقع ہو جائیں گی ان میں سے بعض الفاظ یہ ہیں' انتِ بائن' بتّة' بتلة' حرام' حبلكِ علی غاربكِ الخ۔

الورقة الثالثة فی الفقه

﴿السوال الاول﴾ ١٤٢٤ھ ضمنی

﴿الشق الاول﴾ ......(والطَّهارَةُ مِنَ الْاَحْدَاثِ جَائِزَةٌ بِمَآءِ السَّمَاءِ وَالْاَوْدِيَةِ وَالْعُيُوْنِ وَالْآبَارِ وَمَآءِ الْبِحَارِ وَلَاتَجُوْزُ الطَّهَارَةُ بِمَاءٍ اُعْتُصِرَ مِنَ الشَّجَرِ وَالثَّمَرِ وَلَابِمَاءٍ غَلَبَ عَلَيْهِ غَيْرُهُ فَاَخْرَجَهُ عَنْ طَبْعِ الْمَآءِ كَالْاَشْرِبَةِ وَالْخَلِّ وَالْمَرَقِ وَمَآءِ الْبَاقِلَّاءِ وَمَاءِ الْوَرْدِ وَمَاءِ الزَّرْدَجِ)

عبارت مذکورہ پر اعراب لگائیں، ترجمہ وتشریح کریں۔

(خلاصۂ سوال) اس سوال میں تین امور حل طلب ہیں (۱) عبارت پر اعراب۔ (۲) عبارت کا ترجمہ۔ (۳) عبارت کی تشریح۔

﴿جواب﴾ (۱) عبارت پر اعراب: ۔کمامرّ فی السوال آنفاً۔

(۲) عبارت کا ترجمہ: ۔احداث سے پاکی حاصل کرنا جائز ہے آسمان اور وادیوں اور چشموں اور کنوؤں اور دریاؤں کے پانی سے، اور نہیں جائز پاکی حاصل کرنا اس پانی سے جو نچوڑا گیا ہو درخت اور پھل سے اور نہ اس پانی سے کہ غالب آ گیا ہو اس پر اس کا غیر پس نکال دیا ہو اس نے اس کو پانی کی طبیعت (اصلی حالت) سے جیسے شربت اور سرکہ اور شوربہ اور لوبیا کا پانی اور عرقِ گلاب اور زردج (گاجر) کا جوس۔

(۳) عبارت کی تشریح: ۔اس عبارت میں پانی کے احکام کا ذکر ہے کہ کس پانی سے طہارت جائز ہے اور کس سے ناجائز، تو فرمایا کہ آسمان، وادی، چشمہ، کنواں، دریا کے پانی سے طہارت جائز ہے کیونکہ یہ اصل حالت پر پانی ہی ہیں۔

اور وہ پانی جسے درخت یا پھل سے نچوڑا گیا ہو جیسے لوبیا کا پانی، عرق گلاب، اسی طرح گاجر یا گنے وغیرہ کا رس یا وہ پانی جس پر کوئی اور چیز غالب آ گئی ہو اور پانی اپنی اصلی حالت وکیفیت سے نکل چکا ہو جیسے شربت، سرکہ، شوربہ ان تمام پانیوں سے طہارت حاصل کرنا جائز نہیں ہے کیونکہ پانی اب پانی ہی نہیں رہا بلکہ اس کو اب پانی کہا ہی نہیں جاتا بلکہ وہ شربت سرکہ عرق جوس وغیرہ کہلاتا ہے۔

﴿الشق الثانی﴾ ......(ومن صلی الظهر فی منزله یوم الجمعة قبل صلوة الامام ولاعذر له کره له ذلك وجازت صلوته فان بداله ان یحضر الجمعة فتوجه الیها بطلت صلوة الظهر عند ابیحنیفةؒ بالسعی وقال ابویوسفؒ ومحمدؒ لاتبطل حتی یدخل مع الامام)

عبارت پراعراب لگائیں' ترجمہ کریں اور واضح تشریح کریں۔

(خلاصۂ سوال) اس سوال میں تین امور مطلوب ہیں (۱) عبارت پر اعراب (۲) عبارت کا ترجمہ (۳) عبارت کی تشریح۔

﴿جواب﴾ (۱۔۲۔۳) اعراب' ترجمہ' تشریح:۔کمامرّ فی الشق الثانی من السوال الاول ۱٤۲٥ھ۔

﴿السوال الثانی﴾ ۱٤۲٤ھ ضمنی

﴿الشق الاول﴾ ......(اذا احصر المحرم بِعَدوّ اواصابه مرض یمنعه من المضی جازله التحلل وقیل له ابعث شاة تذبح فی الحرم ووَاعِدْ من یحمِلها یوما بعینه یذبحها فیه ثم تحلّلْ فان کان قارنا بعث دمین)

احصار کے لغوی واصطلاحی معنی بیان کریں' عبارت مذکورہ کا ترجمہ کریں' مطلب واضح کریں

(خلاصۂ سوال) اس سوال کا خلاصہ تین امور ہیں (۱) احصار کا لغوی واصطلاحی معنی (۲) عبارت کا ترجمہ (۳) عبارت کا مطلب۔

﴿جواب﴾ (۱) احصار کا لغوی واصطلاحی معنی:۔احصار لغت میں مطلق روکنے کو کہتے ہیں اور اصطلاح میں احصار یہ ہے کہ دشمن یا درندہ یا مرض ادائیگی رکن (حج وعمرہ) سے روک دے۔

(۲) عبارت کا ترجمہ:۔جب روک دیا جائے محرم دشمن کیوجہ سے یا پہنچا اس کو ایسا مرض جس نے روک دیا اسے جانے سے تو جائز ہے اس کے لیے حلال ہو جانا۔اور اسے کہا جائے گا کہ تو بکری بھیج جو ذبح کیجائے حرم میں اور وعدہ کر اس شخص سے جو لیکر جائے اسے ایک معین دن کا کہ ذبح کرے گا وہ اس کو اس دن میں پھر حلال ہو جائے وہ (محرم) پس اگر وہ قارن ہو تو دو دم

(بکریاں) بھیجے۔

(۳) **عبارت کا مطلب:**۔ اس عبارت میں محصر کے احکام کا ذکر ہے کہ اگر کوئی محرم دشمن، درندہ یا بیماری وغیرہ کی وجہ سے حج وعمرہ سے روک دیا گیا تو اب اس کو کہا جائے گا کہ کسی کے ہاتھ بکری بھیج دے جو اسے حرم میں جا کر ذبح کرے اور اس کے ساتھ دن تاریخ وقت وغیرہ متعین کرے کہ وہ فلاں تاریخ کو فلاں وقت میں اسے حرم میں ذبح کرے گا، تو جب وہ دن اور وقت آجائے اور محصر کو اندازہ ہو کہ اس نے جانور ذبح کر دیا ہوگا تو پھر یہ حلال ہو جائے احرام کھول دے اور اگر یہ قارن تھا کہ اس نے حج وعمرہ کا اکٹھا احرام باندھا ہوا تھا تو پھر یہ دو دم یعنی دو جانور قربانی کیلئے وہاں بھیجے گا۔

﴿الشق الثانی﴾ ......(ویجوز البیع بثمن حال و مؤجل اذا کان الاجل معلوماً ومن اطلق الثمن فی البیع کان علی غالب نقدالبلد فان کانت النقود مختلفة فالبیع فاسد اِلّاان یبین اَحدَها۔ ویجوز بیع الطعام والحبوب کلها مکایلة ومجازفة وبأناء بعینه لایعرف مقداره اوبوزن حجر بعینه لایعرف مقداره)

عبارت بالا کا ترجمہ کریں، عبارت میں مذکورہ مسائل کی عام فہم تشریح کریں۔

(خلاصۂ سوال) اس سوال میں دو امر مطلوب ہیں (۱) عبارت کا ترجمہ (۲) مسائل کی تشریح۔

﴿جواب﴾ (۱) **عبارت کا ترجمہ:**۔ اور بیع جائز ہے نقد اور ادھار ثمن کے ساتھ جبکہ مدت معلوم ومعین ہو، اور جس شخص نے مطلق چھوڑ دیا ثمن کو بیع میں تو محمول ہونگے ثمن شہر میں زیادہ رائج سکہ پر پس اگر مختلف سکے رائج ہوں تو بیع فاسد ہوگی، اِلّا یہ کہ بیان کر دے کسی ایک کو، اور جائز ہے ہر قسم کے اناج اور غلہ کی بیع پیمانہ سے کیل کر کے اور اٹکل (اندازہ) سے اور ایسے معین برتن سے اور معین پتھر سے جنکی مقدار معلوم نہیں ہے۔

(۲) **مسائل کی تشریح:**۔ پہلا مسئلہ یہ بیان کیا کہ نقد ثمن اور ادھار ثمن کے ساتھ بیع جائز ہے جبکہ ادھار کی مدت معین ہو کہ ہفتہ یا مہینہ کے بعد ثمن دیدوں گا۔

دوسرا مسئلہ بیان کیا کہ کسی نے بیع کی اور ثمن کو مطلق چھوڑ دیا۔ مثلاً یہ چیز دس کی ہے روپیہ درہم دینار متعین نہیں کیا تو پھر شہر میں جو سب سے زیادہ کرنسی چلتی ہوگی مثلاً روپیہ تو اس پر ثمن محمول ہوں گے یعنی یہ چیز دس روپیہ کی ہے۔ اور اگر مختلف سکے چلتے ہیں اور مالیت بھی مختلف ہے اور کوئی زیادہ رائج بھی نہیں یعنی سب برابر چلتے ہیں تو اس صورت میں کسی ایک کو معین کر دیا تو بیع درست ہے وگرنہ بیع فاسد ہوگی۔

تیسرا مسئلہ بیان کیا کہ اناج اور غلہ کی بیع پیانہ سے اور انداز ہ سے اور کسی پتھر کے وزن کے برابر یا کسی برتن کی مقدار کے برابر جنکی مقدار معلوم نہیں ہے ہر طرح سے بیع جائز اور درست ہے۔

﴿السوال الثالث﴾ ۱٤۲٤ھ ضمنی

﴿الشق الاول﴾ ..... (ولاتصح المرابحة والتولية حتى يكون العوض مماله مثل ويجوز ان يضيف الى راس المال اجرة القصار والصباغ والطراز والفتل واجرة حمل الطعام ويقول قام عليّ بكذا ولايقول اشتريته بكذا)

بیع مرابحہ وتولیہ کی تعریف کریں' عبارت کا مطلب وضاحت کے ساتھ تحریر کریں۔

(خلاصۂ سوال) اس سوال میں دو امر حل طلب ہیں۔ (۱) بیع مرابحہ وتولیہ کی تعریف (۲) عبارت کا مطلب۔

﴿جواب﴾ (۱) بیع مرابحہ وتولیہ کی تعریف۔

بیع مرابحہ:۔ وہ بیع جو ثمنِ اول پر زیادتی کے ساتھ ہو۔

بیع تولیہ:۔ وہ بیع جو صرف ثمنِ اول کے ساتھ ہو' اس پر زیادتی نہ ہو مثلاً پچاس روپے کی چیز پچاس میں بیچنا تولیہ اور ساٹھ میں بیچنا مرابحہ ہے۔

(۲) عبارت کا مطلب:۔ اولاً یہ بات بتلائی کہ بیع مرابحہ وتولیہ صرف ان اشیاء میں ہوسکتی ہے جنکا عوض (ثمن) مثلی ہو' کیونکہ اگر اس کا عوض مثلی نہ ہو تو پھر اندازہ لگانا مشکل ہوگا کہ یہ چیز ثمنِ اول پر فروخت ہورہی ہے یا کمی زیادتی پر اس کے بعد یہ مسئلہ بیان کیا کہ بائع مبیع کے اصل ثمن کے ساتھ دھوبی رنگریز وغیرہ کا خرچہ بھی شامل کرسکتا ہے مثلاً کپڑا پچاس روپے کا خریدا

دس روپے میں رنگ کروایا تو اب وہ یہ کپڑا بیع تولیہ کے طور پر ساٹھ کا اور مرابحہ کے طور پر ستر کا بیچ سکتا ہے۔ البتہ قول میں احتیاط کرے گا یعنی یہ نہیں کہے گا کہ میں نے ساٹھ کا خریدا ہے۔ کیونکہ یہ جھوٹ ہے کیونکہ اس نے پچاس کا خریدا ہے بلکہ اس طرح کہے گا کہ مجھے یہ کپڑا ساٹھ میں پڑا ہے میں اتنے میں بیچتا ہوں۔

﴿الشق الثانی﴾ ...... (ومن نذر ان یتصدق بماله لزمه ان یتصدق بجنس ماتجب فیه الزکوة ومن نذر ان یتصدق بملکه لزمه ان یتصدق بالجمیع ویقال له امسك منه مقدار ماتنفقه علی نفسك وعیالك الی ان تکسب مالاً فاذا اکتسبتَ مالا تصدقه بمثل ماامسکت لنفسك)

عبارت کی تشریح کریں، خط کشیدہ عبارت کا مطلب واضح کریں۔

(خلاصۂ سوال) اس سوال میں دو امر قابلِ فکر ہیں (۱) عبارت کی تشریح (۲) خط کشیدہ عبارت کا مطلب۔

﴿جواب﴾ (۱) عبارت کی تشریح:۔ کسی شخص نے یہ نذر مانی کہ میرا فلاں کام ہو گیا تو میں اپنا مال صدقہ کروں گا، چنانچہ اس کا وہ کام ہو گیا تو اب اس کو چاہیے کہ کسی بھی جنس کی اتنی مقدار صدقہ کرے جو نصابِ زکوۃ کو پہنچے۔

اور اگر کسی نے اپنی ملک صدقہ کرنے کی منت مانی اور وہ کام ہو گیا تو اس کو چاہیے کہ کل مال صدقہ کر دے، صرف اتنا مال بچائے جس سے اس کا اور اس کے اہل وعیال کا خرچہ چل سکے، اور بعد میں جب اس نے مزید مال کما لیا تو اب اسے کہا جائے کہ کل مال میں سے تو نے جتنا مال بچایا تھا اپنے اہل وعیال کیلئے اتنا مزید اب صدقہ کر۔

(۲) خط کشیدہ عبارت کا مطلب:۔ تشریح کے ضمن میں اس عبارت کا مطلب بھی ہو گیا۔

الورقة الثالثة فی الفقه

﴿السوال الاول﴾ ۱۴۲۳ھ

﴿الشق الاول﴾ ...... (وَمَنْ لَمْ یَجِدِ الْمَاءَ وَهُوَ مُسَافِرٌ اَوْخَارِجَ

الْمِصْرِوَبَيْنَهٗ وَبَيْنَ الْمِصرِ نَحْوُ الْمِيْلِ اَوْاَكْثَرَ اَوْكَانَ يَجِدُ الْمَاءَ اِلَّا اَنَّهٗ مَرِيْضٌ فَخَافَ اِنِ اِسْتَعْمَلَ اَلْمَاءَ اِشْتَدَّ مَرَضُهٗ اَوْخَافَ الْجُنُبُ اِنِ اغْتَسَلَ بِالْمَاءِ يَقْتُلُهٗ الْبَرْدُ اَوْيُمْرِضُهٗ فَاِنَّهٗ يَتَيَمَّمُ بِالصَّعِيْدِ)

عبارت پر اعراب لگا کر ترجمہ و مکمل تشریح کریں۔ تیمّم کے لغوی و اصطلاحی معنی بیان کریں۔ حدثِ اصغر و اکبر دونوں کیلئے تیمّم کا طریقہ واضح طور پر لکھیں۔

(خلاصۂ سوال) اس سوال کا ماحصل پانچ امور ہیں (۱) عبارت پر اعراب (۲) عبارت کا ترجمہ (۳) عبارت کی تشریح (۴) تیمّم کا لغوی و اصطلاحی معنی (۵) تیمّم کا طریقہ۔

﴿جواب﴾ (۱) **عبارت پر اعراب**:۔ کمامرّ فی السوال آنفا۔

(۲) **عبارت کا ترجمہ**:۔ اور جو شخص نہ پائے پانی اور وہ مسافر ہو یا شہر سے باہر ہو اور اس کے درمیان اور شہر کے درمیان ایک میل یا اس سے زائد کی مسافت ہو۔ یا وہ پانی پاتا ہو مگر وہ بیمار ہو اور خوف ہو کہ اگر پانی استعمال کیا تو مرض بڑھ جائے گا یا جنبی کو خوف ہو کہ اگر پانی سے غسل کیا تو مار ڈالے گی اس کو سردی یا بیمار کردے گی اس کو تو بے شک وہ پاک مٹی سے تیمّم کرے۔

(۳) **عبارت کی تشریح**:۔ اس عبارت میں تیمّم کے حکم کا بیان ہے کہ جس شخص کے پاس پانی نہ ہو اور وہ مسافر ہو یا شہر سے باہر ہو اور اس کے اور شہر کے درمیان ایک میل یا زائد کی مسافت ہو یعنی شہر سے وہ شخص کم از کم ایک میل دور ہو یا اس شخص کے پاس پانی تو موجود ہے مگر وہ بیمار ہے۔ اسے خوف ہے کہ اگر میں نے پانی استعمال کیا تو سردی سے مر جاؤں گا یا بیمار ہو جاؤں گا یا مرض بڑھ جائے گا یا جنبی آدمی نے خوف محسوس کیا کہ اگر پانی سے غسل کرے گا تو سردی اس کو قتل کردے گی تو ایسا شخص تیمم کر سکتا ہے۔ اس کے لئے پانی استعمال کرنا ضروری نہیں ہے وہ پاک مٹی سے تیمّم کر سکتا ہے۔

(۴۔۵) **تیمّم کا لغوی و اصطلاحی معنی، تیمّم کا طریقہ**:۔ کمامرّ فی الشق الاول من السوال الاول ۱۴۲۵ھ۔

﴿الشق الثانی﴾ ...... (اَلزَّكٰوةُ وَاجِبَةٌ فِى عُرُوْضِ التِّجَارَةِ كَائِنَةً مَاكَانَتْ اِذَابَلَغَتْ قِيْمَتُهَانِصَاباً مِنَ الْوَرِقِ اَوِالذَّهَبِ يُقَوِّمُهَا بِمَاهُوَ اَنْفَعُ لِلْفُقَرَاءِ

وَالْمَسَاكِيْنِ مِنْهُمَا وَقَالَ اَبُوْيُوْسُفَ يُقَوِّمُ مِمَّا اشْتَرَاهُ بِهٖ فَاِنْ اشْتَرَاهُ بِغَيْرِ الثَّمَنِ يُقَوِّمُ بِالنَّقْدِ الْغَالِبِ وَقَالَ مُحَمَّدٌ بِغَالِبِ النَّقْدِ فِىْ الْمِصْرِ عَلٰى كُلِّ حَالٍ)

عبارت پر اعراب لگا کر معنی خیز ترجمہ کریں۔ عبارت مذکورہ میں ائمہ ثلاثہ کے اقوال کی واضح تشریح کریں۔

(خلاصۂ سوال) اس سوال کا خلاصہ تین امور ہیں۔ (۱) عبارت پر اعراب۔ (۲) عبارت کا ترجمہ (۳) ائمہ ثلاثہؒ کے اقوال کی تشریح۔

﴿جواب﴾ (۱) عبارت پر اعراب:۔کمامرّ فی السوال آنفاً۔

(۲) عبارت کا ترجمہ:۔ زکوۃ واجب ہے سامانِ تجارت میں خواہ وہ کسی قسم کا بھی ہو۔ جبکہ پہنچ جائے اس کی قیمت چاندی یا سونے کے نصاب کو' قیمت لگائے اس کی اس چیز سے جو زیادہ نافع ہو فقراء و مساکین کیلئے ان دونوں میں سے' امام ابو یوسفؒ فرماتے ہیں کہ قیمت لگائے اس کی اس چیز سے جس کے ذریعہ خریدا ہے اس نے اس کو پس اگر خریدا ہو اس کو ثمن (سونے چاندی) کے علاوہ سے تو قیمت لگائے اس چیز سے جو رائج ہو شہر میں اور امام محمدؒ فرماتے ہیں کہ ہر حال میں نقد غالب سے ہی قیمت لگائے گا۔

(۳) ائمہ ثلاثہؒ کے اقوال کی تشریح:۔ کسی شخص کے پاس سامانِ تجارت ہے جو چاندی یا سونے میں سے کسی ایک چیز کے نصاب کو پہنچتا ہے تو بالاتفاق وہ شخص اسی حساب کا لحاظ کرے گا جس کے مطابق وہ سامان نصابِ زکوۃ کو پہنچ رہا ہے۔

اور اگر وہ سامانِ تجارت چاندی و سونا ہر دو کے نصابِ زکوۃ کو پہنچتا ہے تو پھر وہ شخص کس اعتبار سے زکوۃ ادا کرے گا' اس میں ائمہ ثلاثہ کا اختلاف ہے امام ابوحنیفہؒ فرماتے ہیں کہ جس نصاب کے اعتبار سے فقراء و مساکین کو زیادہ فائدہ ہو اس اعتبار سے زکوۃ ادا کرے گا مثلاً سامانِ تجارت کی قیمت سونے سے لگائیں تو اس پر آدھ دینار (پانچ درہم) زکوۃ لازم ہوتی ہے اور اگر چاندی سے لگائیں تو اس پر چھ درہم لازم ہوتے ہیں تو چاندی کے لحاظ سے زکوۃ ادا کرے گا۔

امام ابو یوسفؒ فرماتے ہیں کہ مالک نے سونا اور چاندی میں سے جس کے ساتھ بھی وہ

سامان خریدا ہے اسی کا لحاظ ہوگا' اور اگر سونا چاندی کے علاوہ کوئی اور چیز دے کر وہ سامان خریدا ہے تو پھر شہر میں جو نقدی (کرنسی) چلتی ہو اسی کا لحاظ کر کے زکوۃ ادا کرے گا یعنی اس نقد غالب میں اس سامان کی مالیت پر جتنی زکوۃ لازم ہوتی ہوگی وہی ادا کرے گا۔

امام محمدؒ فرماتے ہیں کہ خواہ اس نے وہ سامان سونا چاندی سے خریدا ہو یا کسی اور سامان وغیرہ کے عوض بہر صورت شہر کی نقدِ غالب (کرنسی) کے اعتبار سے ہی وہ زکوۃ ادا کرے گا۔

﴿السوال الثانی﴾ ۱۴۲۳ھ

﴿الشق الاول﴾ ...... (وخیار البائع یمنع خروج المبیع من ملکه فان قبضه المشتری فهلك بیده فی مدة الخیار ضمنه بالقیمة وخیار المشتری لایمنع خروج المبیع من ملك البائع الاانّ المشتری لا یملکه عند ابی حنیفة وقال ابویوسف ومحمد یملکه فان هلك بیده هلك بالثمن وکذلك ان دخله عیب)

عبارت کا ترجمہ وتشریح کرتے ہوئے قیمت وثمن میں فرق واضح کریں۔ خیارِ شرط کی تعریف کریں نیز بائع ومشتری کیلئے مدتِ خیار بیان کریں۔

(خلاصۂ سوال) اس سوال میں پانچ امور کا حل مطلوب ہے (۱) عبارت کا ترجمہ (۲) عبارت کی تشریح (۳) قیمت وثمن میں فرق (۴) خیارِ شرط کی تعریف (۵) مدتِ خیار کی مقدار۔

﴿جواب﴾ (۱) عبارت کا ترجمہ:۔ بائع کا خیار منع کرتا ہے مبیع کو اس کی ملک سے نکلنے سے پس اگر قبضہ کر لیا اس پر مشتری نے پس ہلاک ہوگئی وہ اس کے قبضہ میں مدتِ خیار میں تو وہ قیمت کا ضامن ہوگا اور مشتری کا خیار نہیں منع کرتا ہے مبیع کو بائع کی ملک سے نکلنے سے مگر یہ کہ نہیں مالک ہوتا مشتری اس کا امام ابوحنیفہؒ کے نزدیک اور صاحبینؒ فرماتے ہیں کہ مالک ہو جائے گا اس کا مشتری پس اگر ہلاک ہوگئی وہ اس کے قبضہ میں تو ہلاک ہوگی ثمن کے ساتھ اور اسی طرح اگر داخل ہوگیا اس میں عیب۔

(۲) عبارت کی تشریح:۔ اس عبارت میں خیارِ شرط کے مسئلہ کو ذکر کیا جا رہا ہے۔ تو فرمایا کہ اگر بائع ومشتری نے کسی چیز کی خرید وفروخت کی اور بائع نے اپنے لیے خیارِ شرط رکھا تو

ایسی صورت میں مبیع بائع کی ملک سے نہیں نکلے گی لہٰذا اگر اس چیز پر مشتری قبضہ کر کے لے گیا اور وہ مبیع مشتری کے پاس مدتِ خیار میں ہلاک ہوگئی تو مشتری قیمت کا ضامن ہوگا' کیونکہ وہ چیز بائع کی ملک سے نکلی ہی نہیں ہے اور اگر مشتری نے اپنے لیے خیارِ شرط رکھا تو اس صورت میں مبیع بائع کی ملک سے نکل جائیگی لہٰذا اب اگر مبیع مشتری کے پاس ہلاک ہوگئی یا اس کو عیب لگ گیا تو وہ ثمن کا ضامن ہوگا کیونکہ مبیع بائع کی ملک سے نکل گئی ہے۔ اب اس صورت میں اختلاف ہے کہ جب مبیع بائع کی ملک سے نکل گئی اور مشتری کے لیے خیار شرط ہے تو اس صورت میں وہ مبیع مشتری کی ملک میں داخل ہوگی یا نہیں تو امام ابوحنیفہؒ فرماتے ہیں کہ وہ مبیع مشتری کی ملک میں داخل نہ ہوگی ورنہ بدل مبدل منہ کا ایک ہی شخص (مشتری) کے پاس جمع ہونا لازم آتا ہے جو درست نہیں ہے اور صاحبین فرماتے ہیں کہ اس صورت میں مبیع مشتری کی ملک میں داخل ہو جائے گی ورنہ زوالِ ملک لاالیٰ مالک لازم آئے گا جس کی کوئی نظیر نہیں ہے تو امام صاحب کی طرف سے اس کا جواب یہ ہے کہ خروج ملک لاالیٰ مالک کی متعدد نظیریں موجود ہیں مثلاً متولی کعبہ نے خدمتِ کعبہ کیلئے غلام خریدا تو وہ مالک کی ملک سے نکل جاتا ہے مگر کسی کی ملک میں داخل نہیں ہوتا۔ اسی طرح ترکہ مستغرق بالدّین ہو تو وہ میت کی ملک سے نکل جاتا ہے مگر ورثاء اور قرض خواہوں کی ملک میں داخل نہیں ہوتا۔

(۳) قیمت وثمن میں فرق:۔ قیمت کسی چیز کی وہ مالیت جو بازار میں ہو اور ثمن وہ مالیت جو بائع ومشتری آپس کی رضامندی سے طے کرلیں۔ مثلاً زید نے بکر کو ایک سائیکل ہزار روپیہ کا بیچا جبکہ بازار میں اس کی مالیت بارہ سو روپے ہے تو ہزار روپیہ ثمن اور بارہ سو روپیہ قیمت ہے۔

(۴) خیار شرط کی تعریف:۔ وہ خیار جو بائع یا مشتری کو محض شرط کر لینے کی وجہ سے حاصل ہو اور بلا شرط حاصل نہ ہو۔

(۵) مدتِ خیار کی مقدار:۔ تین دن یا اس سے کم مدتِ خیار بالاتفاق جائز ہے تین دن سے زائد صاحبینؒ اور امام احمدؒ کے نزدیک جائز ہے جبکہ امام ابوحنیفہؒ امام زفرؒ امام شافعیؒ کے نزدیک جائز نہیں۔ اور مدت بیان کیے بغیر (مدت مجہول) کے ساتھ خیار بالاتفاق ناجائز ہے۔

﴿الشق الثانی﴾ ...... (ولا تجوز الهبة فیما یقسم الا محوزة مقسومة وهبة المشاع فیما لا یقسم جائزة ومن وهب شقصا مشاعافالهبة فاسدة فان قسّمه وسلمه جاز)

ہبہ کی تعریف کریں، اور بتائیں کہ ہبہ کا کیا طریقہ ہے اور وہ کس طرح مکمل ہوتا ہے نیز عبارت مذکورہ کی تشریح کریں اور محوزہ مقسومہ مشاعاً کا مطلب وضاحت کے ساتھ تحریر کریں۔

(خلاصۂ سوال) اس سوال میں چار امور کا حل مطلوب ہے (۱) ہبہ کی تعریف (۲) ہبہ کا طریقہ (۳) عبارت کی تشریح (۴) محوزۃ مقسومہ مشاعاً کا مطلب۔

﴿جواب﴾ (۱) **ہبہ کی تعریف**:۔ ہبہ کا لغوی معنی دینا ہے اور اصطلاحی تعریف تملیك العین بلا عوض، یعنی کسی کو بغیر کسی عوض کے کسی عین کا مالک بنانا۔

(۲) **ہبہ کا طریقہ**:۔ ہبہ بھی چونکہ ایک عقد ہی ہے اس وجہ سے یہ ایجاب وقبول سے منعقد ہوتا ہے یعنی ایک جانب سے ایجاب ہو دوسری جانب سے قبول ہو یہی ہبہ کا طریقہ ہے اور یہ قبضہ سے مکمل ہوتا ہے یعنی جب موہوب لہ موہوبہ چیز پر قبضہ کرلے تو ہبہ مکمل ہوجاتا ہے۔

(۳) **عبارت کی تشریح**:۔ جو اشیاء قابلِ تقسیم ہوں یعنی تقسیم کے بعد بھی ان کی مکمل منفعت باقی رہتی ہو ایسی اشیاء کا ہبہ اسوقت درست ہوگا جب واہب اسے تقسیم بھی کردے اور اسے اپنے حقوق واستعمال وغیرہ سے فارغ بھی کردے۔

وہ اشیاء جو قابلِ تقسیم نہ ہوں یعنی تقسیم کے بعد انکی مکمل منفعت یا بعض منفعت فوت ہوجائے تو ان کو مشترک طور پر بھی ہبہ کیا جاسکتا ہے۔ اگر کسی شخص نے کسی چیز کا کچھ حصہ ہبہ کیا تو یہ ہبہ اس وقت درست ہوگا جب واہب وہ چیز تقسیم کرکے موہوب لہ کے سپرد کردے اور اگر اس نے یہ چیز تقسیم کرکے سپرد نہ کی تو پھر یہ ہبہ فاسد ہوگا۔

(۴) **محوزۃ مقسومۃ مشاعا کا مطلب**:۔ مقسومہ کا مطلب یہ ہے کہ جو چیز قابل تقسیم ہو وہ تقسیم کردی جائے اور محوزہ کا مطلب یہ ہے کہ واھب کی ملک یا اس کے حقوق سے علیحدہ کردی گئی ہو مشاعا کا مطلب یہ ہے کہ وہ چیز مشترک ہو۔

﴿السوال الثالث﴾ ۱۴۲۳ھ

﴿الشق الاول﴾ ...... (والعامد فی الیمین والمکرہ والناسی سواء ومن فعل المحلوف علیہ مکرھا اوناسیا فھو سواء)

یمین غموس، منعقدہ اور لغو کی تعریف ذکر کر کے یہ بتائیں کہ انمیں کس کس کے اندر کفارہ واجب ہوتا ہے نیز کفارے کی تفصیل بھی تحریر کریں، عبارت مذکورہ کا مطلب وضاحت کے ساتھ تحریر کریں۔

(خلاصۂ سوال) اس سوال میں چار امور قابل التفات ہیں (۱) یمین غموس، منعقدہ، لغو کی تعریف (۲) کس قسم میں کفارہ واجب ہے (۳) کفارے کی تفصیل (۴) عبارت کا مطلب۔

﴿جواب﴾ (۱) یمین غموس، منعقدہ، لغو کی تعریف:۔

یمین غموس:۔ کسی امرِ ماضی پر جان بوجھ کر جھوٹ بولتے ہوئے قسم کھانا مثلاً زید کو معلوم ہیکہ بکر نہیں آیا مگر وہ جان بوجھ کر کہتا ہے کہ اللہ کی قسم بکر آیا ہے۔

یمینِ منعقدہ:۔ کسی امرِ مستقبل کے کرنے یا نہ کرنے کی قسم کھانا، مثلاً اللہ کی قسم میں ضرور تجھے ماروں گا۔

یمین لغو:۔ کسی امرِ ماضی پر اپنے گمان میں سچی قسم کھانا حالانکہ وہ جھوٹا ہو مثلاً زید نے رات کو بکر کے آنے کا انتظار کیا مگر بکر نہ آیا تو زید سو گیا اس کے بعد بکر آیا مگر زید کو اس کا علم نہ ہوا چنانچہ زید سے صبح کسی نے بکر کے بارے میں معلوم کیا تو زید نے کہا اللہ کی قسم بکر نہیں آیا حالانکہ وہ آیا ہوا ہے۔

(۲) کس قسم میں کفارہ واجب ہے:۔ صرف یمین منعقدہ میں کفارہ واجب ہے، اس کے علاوہ میں نہیں۔

(۳) کفارے کی تفصیل:۔ قسم کا کفارہ دس مسکینوں کو کھانا کھلانا یا کپڑے پہنانا یا ایک غلام آزاد کرنا ہے اگر کسی پر بھی قادر نہ ہو تو تین روزے مسلسل رکھنا، کما قال اللہ تعالی فکفارتہ اطعام عشرۃ مساکین ...... الی ...... اوکسوتھم او تحریر رقبہ۔

(۴) **عبارت کا مطلب**:۔ اس عبارت میں یمین کے متعلق مسئلہ کو بیان فرمارہے ہیں کہ کوئی شخص جان بوجھ کر قسم کھاتا ہے یا کسی کے مجبور کرنے سے (زبردستی) یا بھول کر قسم کھاتا ہے تو یہ سب برابر ہیں انکی قسم منعقد ہوجائے گی وہ شخص یہ نہیں کہہ سکتا کہ میں نے بھول کر قسم کھائی ہے یا مجھے قسم پر مجبور کیا گیا تھا۔

اسی طرح کسی نے قسم کھائی پھر بھول کر یا کسی کے مجبور کرنے پر اس نے قسم توڑ ڈالی تو یہ بھی حانث ہوں گے یہ دونوں یہ نہیں کہہ سکتے کہ ہم نے بھول کر یہ قسم توڑی ہے یا ہمیں قسم کے توڑنے پر مجبور کیا گیا تھا پر لہٰذا ہم پر کفارہ نہیں۔

﴿الشق الثانی﴾...... (القتل علی خمسة اوجه عمدوشبه عمد وخطاء و ماجری مجری الخطاء والقتل بسبب)

قتل کی اقسام خمسہ میں سے ہرایک کی تعریف اور حکم بیان کریں۔

(خلاصۂ سوال) اس سوال میں سائل دو امر کا طالب ہے (۱) قتل کی اقسامِ خمسہ کی تعریف (۲) اقسامِ قتل کا حکم۔

﴿جواب﴾ (۱، ۲) قتل کی اقسامِ خمسہ کی تعریف، اقسامِ قتل کا حکم:۔

قتلِ عمد:۔ کسی شخص کو آلۂ قتل سے یا کسی ایسی نوکدار چیز سے قصداً قتل کرنا جو تفریقِ اجزاء میں آلۂ قتل کی مثل ہو (جس سے عام طور پر قتل واقع ہوجاتا ہو) مثلاً تلوار، چھری، کلاشنکوف، پستول، نوکدار پتھر وغیرہ۔ **حکم** اس کا موجب گناہ ہے اور قصاص ہے اِلّا یہ کہ ورثاء معاف کردیں اور اس میں کفارہ نہیں ہے۔

قتل شبہِ عمد:۔ کسی کو ایسی چیز سے قصداً قتل کرنا جو نہ آلۂ قتل ہے اور نہ تفریقِ اعضا میں اس کی مثل مثلاً بڑا پتھر، لاٹھی، ہتھوڑی، **حکم**، اس کا موجب گناہ ہے اور اس پر کفارہ اور دیت، قصاص نہیں ہے۔

قتلِ خطاء:۔ اس کی دو قسمیں ہیں (۱) خطاء فی القصد یہ ہے کہ کسی شخص کو شکار سمجھ کر تیر ماردیا۔ (۲) خطاء فی الفعل یہ ہے کہ کسی شکار کو تیر مارا مگر وہ آدمی کو لگ گیا۔ **حکم**، اس کی سزا

کفارہ اور عاقلہ پر دیت ہے اس قتل میں گناہ نہیں ہے۔

قتل جاری مجریٰ خطا:۔ یہ ہے کہ کوئی پہلوان شخص سورہا تھا اس نے کروٹ لی تو کوئی کمزور شخص یا کوئی بچہ اس کے نیچے آکر مرگیا۔ **حکم** اس میں بھی کفارہ اور عاقلہ پر دیت ہے البتہ گناہ نہیں ہے۔

قتل بسبب:۔ کہ کسی نے حاکم کی اجازت کے بغیر غیر کی ملک (زمین) میں کنواں کھودا یا پتھر رکھ دیا اور کوئی شخص کنویں میں گر کر یا پتھر سے ٹکرا کر مرگیا **حکم** اس میں بھی فقط عاقلہ پر دیت ہے اور کفارہ واجب نہیں ہے۔

الورقة الثالثه فی الفقه

﴿السوال الاول﴾ ۱٤۲۲ھ

﴿الشق الاول﴾ ...... (وَيُضَمُّ قِيمَةُ الْعُرُوضِ اِلَى الذَّهَبِ وَالْفِضَّةِ وَكَذٰلِكَ يُضَمُّ الذَّهَبُ اِلَى الْفِضَّةِ بِالْقِيمَةِ حَتّٰى يَتِمَّ النِّصَابُ عِنْدَ اَبِيحَنِيفَةَ وَقَالَا لَايُضَمُّ الذَّهَبُ اِلَى الْفِضَّةِ بِالْقِيمَةِ وَيُضَمُّ بِالْاَجْزَاءِ)

اعراب لگانے کے بعد عبارت کا ترجمہ کریں اور صورت مسئلہ کی مثالوں کے ساتھ تشریح کریں۔

(خلاصۂ سوال) اس سوال میں تین امور حل طلب ہیں (۱) عبارت پر اعراب (۲) عبارت کا ترجمہ (۳) صورتِ مسئلہ کی تشریح بالامثلہ۔

﴿جواب﴾ (۱) عبارت پر اعراب:۔ کمامرّ فی السوال آنفا۔

(۲) عبارت کا ترجمہ:۔ اور ملائی جائیگی سامان کی قیمت سونے اور چاندی کی طرف اور اسی طرح ملایا جائے گا سونے کو چاندی کی طرف قیمت کے اعتبار سے یہاں تک کہ نصاب پورا ہوجائے امام ابوحنیفہؒ کے نزدیک اور صاحبینؒ فرماتے ہیں کہ نہیں ملایا جائے گا سونے کو چاندی کی طرف قیمت کے اعتبار سے بلکہ ملایا جائیگا اجزاء کے اعتبار سے۔

(۳) صورت مسئلہ کی تشریح بالامثلہ:۔ کسی شخص کے پاس کچھ سامان تجارت تھا اور کچھ سونا یا چاندی تھا، مستقل طور پر کوئی چیز بھی نصاب کو نہیں پہنچتی تو اب سامانِ تجارت کی قیمت

معلوم کر کے اس کو سونا یا چاندی کے ساتھ ملا دیں گے' مثلاً زید کے پاس پانچ تولہ سونا موجود ہے اور کچھ سامانِ تجارت ہے جس کی مالیت اڑھائی' تین تولہ کے برابر ہے تو اب اس مالیت کو سونے کے ساتھ ملا دیں گے تا کہ مکمل نصاب ساڑھے سات تولہ سونا پورا ہو جائے اسی طرح اگر کسی کے پاس سونا اور چاندی ہے مگر کسی چیز کا مکمل نصاب نہیں تو اب امام ابوحنیفہؒ فرماتے ہیں کہ قیمت معلوم کر کے سونے کو چاندی کی طرف ملائیں گے مثلاً زید کے پاس سو درہم ہیں اور پانچ دینار ہیں جنکی مالیت سو درہم کے برابر ہے تو اب امام ابوحنیفہؒ کے نزدیک زکوۃ واجب ہے کیونکہ قیمت کے اعتبار سے جب سونے کو چاندی کی طرف ملایا تو دو سو درہم چاندی کا نصاب مکمل ہو گیا اور صاحبینؒ فرماتے ہیں کہ اجزاء کے اعتبار سے سونے کو چاندی کی طرف ملائیں گے چونکہ یہاں اجزاء کے اعتبار سے نصاب مکمل نہیں اس لیے کہ چاندی کا نصف نصاب ہے (سو درہم) اور سونا پانچ دینار نصف نصاب کے برابر نہیں ہے اس وجہ سے انکے نزدیک زکوۃ واجب نہ ہوگی۔

﴿الشق الثانی﴾.....وَلَایَجُوْزُ بَیْعُ ذِرَاعٍ مِنْ ثَوْبٍ وَلَابَیْعُ جُزْعٍ مِنْ سَقْفٍ وَضَرْبَةِ الْقَانِصِ وَلَابَیْعُ الْمُزَابَنَةِ وَھُوَ بَیْعُ التَّمَرِ عَلَی النَّخْلِ بِخَرْصِهٖ تَمَرًا وَلَایَجُوْزُ الْبَیْعُ بِاِلْقَاءِ الْحَجَرِ وَالْمُلَامَسَةِ وَالْمُنَابَذَةِ وَلَایَجُوْزُ بَیْعُ ثَوْبٍ مِنْ ثَوْبَیْنِ)

اعراب لگانے کے بعد مطلب خیز ترجمہ کریں اور بیان کردہ مسئلہ کی تشریح کریں۔

(خلاصۂ سوال) اس سوال کا ماحصل تین امور ہیں (۱) عبارت پر اعراب (۲) عبارت کا ترجمہ (۳) مسئلہ کی تشریح۔

﴿جواب﴾ (۱) عبارت پر اعراب:۔ کمامرّ فی السوال آنفا۔

(۲) عبارت کا ترجمہ:۔ اور نہیں جائز ہے ایک گز کپڑے کی بیع تھان میں سے اور نہ کڑی کی بیع چھت میں سے اور نہ جال پھینکنے کی بیع اور نہ بیع مزابنہ اور وہ پھل کی بیع ہے کھجور پر اندازہ کے ساتھ کٹی ہوئی کھجور کے بدلہ میں اور نہ بیع پتھر پھینکنے کی اور نہ بیع منابذہ اور نہ ایک کپڑے کی بیع دو کپڑوں میں سے (بلاتعیین)

(۳) مسئلہ کی تشریح:۔تشریح و لایجوز الخ بخرصه تمرا کمامرّ فی الشق الثانی من السوال الثانی ۱٤۲۵ھ۔

و لایجوز البیع بالقاء الحجر الخ :۔اس عبارت میں بیع کے ناجائز وممنوع ہونے کی چند مزید صورتوں کا ذکر ہے۔پہلی صورت بالقاء الحجر ہے اس کی مختلف صورتیں ذکر کی گئی ہیں مثلاً مشتری نے کہا کہ یہ چیز میں نے تیرے سے دس درہم میں خریدی اور فوراً اس پر کوئی پتھر رکھ دیا کہ بیع لازم ہوگئی خواہ بائع راضی ہو یا نہ ہو'اسی طرح نیچے مختلف اشیاء پڑی ہیں مشتری بائع کو دس درہم دیکر ایک پتھر ان اشیاء پر پھینکتا ہے جس چیز پر پتھر پڑے اس میں بیع لازم ہوگئی خواہ وہ دو درہم کی ہو یا بیس درہم کی اسی کا دوسرا نام بیع المنابذہ اور بیع الحصاۃ ہے۔دوسری صورت بیع ملامسہ کہ کسی چیز کے بارے میں عقدِ بیع ہوا ابھی دوسرے کی رضامندی ظاہر نہیں ہوئی کہ اس کو چھو لیا جسکے نتیجہ میں بغیر رضا کے بھی بیع لازم ہوگئی' یہ تمام بیوع زمانۂ جاہلیت میں ہوتی تھیں جن کو ناجائز قرار دے دیا گیا۔اسی طرح دو کپڑے ہیں ایک قیمتی اور ایک ہلکا تو بلاتعیین انمیں سے ایک کی بیع جائز نہیں ہے کیونکہ یہ محلِ نزاع ہے' الّا یہ کہ ایک کی تعیین ہو جائے۔

﴿السوال الثانی﴾ ۱٤۲۲ھ

﴿الشق الاول﴾ ......(ولایصح السلم عند ابیحنیفہؒ الّا بسبع شرائط تذکر فی العقد)

سلم کی تعریف کرنے کے بعد ان سات شرائط کو ذکر کریں جنکی طرف یہاں اشارہ ہے۔

(خلاصۂ سوال) اس سوال میں دو امر مطلوب ہیں (۱) سلم کی تعریف (۲) شرائطِ سبعہ۔

﴿جواب﴾ (۱) بیع سلم کی تعریف:۔ بیع الآجل بالعاجل کہ نقد کے بدلہ میں ادھار یعنی ثمن نقد ادا کرنا اور مبیع کچھ عرصہ کے بعد وصول کرنا۔

(۲) شرائطِ سبعہ :۔بیع سلم کے صحیح ہونے کی امام ابوحنیفہؒ نے سات شرائط ذکر کی ہیں جب وہ شرائط پائی جائیں گی اس وقت بیع سلم صحیح ہوگی۔

۱ جنس معلوم ہو مثلاً چاول' گندم' چنے' ۲ نوع معلوم ہو مثلاً نہری ہیں یا بارانی۔ ۳ صفت

معلوم ہومثلا نئے پرانے موٹے باریک عمدہ غیر عمدہ۔ ٤ مقدار معلوم ہو مثلا ایک من' دو من۔ ٥ مدت معلوم ہو مثلا چار ماہ بعد' چھ ماہ بعد ٦ راس المال کی مقدار معلوم ہو اگر وہ عقد مقدار سے متعلق ہو مثلا پانچ من چاول کے بدلہ میں ٧ مبیع سپرد کرنے کی جگہ معلوم ہو کہ ملتان میں مشتری کے گھر پہنچائی جائیگی یا بہاولپور میں بائع سے وصول کی جائے گی۔

﴿الشق الثانی﴾ ...... (اذا تمت الحوالة بَرأ المحيل من الديون ولم يرجع المحتال له على المحيل الّا ان يتوى حقه)

حوالہ کی اصطلاحی تعریف لکھیں محتال' محتال علیہ اور محیل کسے کہتے ہیں نیز عبارت کا ترجمہ کر کے توی کی صورتیں لکھیں۔

(خلاصۂ سوال) اس سوال میں چار امور کا حل مطلوب ہے (۱) حوالہ کی اصطلاحی تعریف (۲) محتال محتال علیہ' محیل کی تعریف (۳) عبارت کا ترجمہ (۴) توی کی صورتوں کی وضاحت۔

﴿جواب﴾ (۱) حوالہ کی اصطلاحی تعریف:۔ محیل کے ذمہ سے محتال علیہ کے ذمہ کی طرف دین منتقل کرنا حوالہ ہے۔

(۲) محتال' محتال علیہ' محیل کی تعریف:۔

محتال:۔ وہ شخص جس کا دوسرے کے ذمہ دین ہے۔

محتال علیہ:۔ وہ تیسرا شخص جو نہ دائن ہے اور نہ مدیون۔ بلکہ جس نے حوالہ کو قبول کیا ہے۔

محیل:۔ وہ شخص جس کے ذمہ محتال کا دین ہے مثلاً زید نے بکر سے ہزار روپیہ دین وصول کرنا ہے۔ خالد نے یہ ہزار اپنے ذمہ لے لیا تو زید محتال' بکر محیل اور خالد محتال علیہ ہے۔

(۳) عبارت کا ترجمہ:۔ جب مکمل ہو جائے حوالہ تو بری ہو جائے گا محیل قرضوں سے اور نہیں رجوع کر سکتا محتال لہ محیل پر' مگر یہ کہ تلف ہو اس کا حق۔

(۴) توی کی صورتوں کی وضاحت:۔ امام ابوحنیفہؒ کے نزدیک توی کی دو صورتیں ہیں۔

١ محتال علیہ حوالہ کا انکار کرے اور قسم بھی کھا لے اور محتال کے پاس کوئی بینہ نہ ہو۔

۲ محتال علیہ مفلس ہوکر مرجائے:۔ اور صاحبینؒ کے نزدیک توی کی ایک صورت اور بھی ہے کہ قاضی محتال علیہ کو اس کی زندگی میں ہی مفلس قرار دیدے تو ان تمام صورتوں میں محتال لہ محیل پر رجوع کرسکتا ہے۔ اس کے علاوہ کسی اور صورت میں نہیں۔

﴿السوال الثالث﴾ ۱۴۲۲ھ

﴿الشق الاول﴾ ......(الشفعة واجبة للخليط فى نفس المبيع ثم للخليط فى حق المبيع كالشرب والطريق ثم للجار وليس للشريك فى الطريق والشرب والجار شفعة مع الخليط فان سلم الخليط فالشفعة للشريك فى الطريق فان سلّم اخذها الجار والشفعة تجب بعقد البيع وتستقر بالاشهاد وتملك بالاخذ اذا سلمها المشترى اوحكم بها حاكم)

عبارت کا مطلب خیز ترجمہ کریں۔ اقسامِ شفیع اور ترتیب حقدارانِ شفعہ کی وضاحت بھی مطلوب ہے۔

(خلاصۂ سوال) اس سوال میں تین امور مطلوب ہیں (۱) عبارت کا ترجمہ (۲) اقسامِ شفیع (۳) ترتیب حقدارانِ شفعہ

﴿جواب﴾ (۱۔۲۔۳) عبارت کا ترجمہ، اقسام شفیع، ترتیب حقدارانِ شفعہ:۔ کمامرّ فى الشق الثانى من السوال الثالث ۱۴۲۵ھ۔

﴿الشق الثانى﴾ ......(الشركة على ضربين شركة املاك وشركة عقود فشركة الاملاك العين يرثها رجلان اويشتريانها)

مطلب خیز ترجمہ کریں، شرکت عقود کی اقسام اور انکی تعریف لکھیں، اور بتائیں کہ کیا شرکت املاک میں ایک شریک دوسرے کے حصہ میں تصرف کرسکتا ہے۔

(خلاصۂ سوال) اس سوال میں چار امور حل طلب ہیں (۱) عبارت کا ترجمہ (۲) شرکتِ عقود کی اقسام (۳) اقسامِ شرکتِ عقود کی تعریف (۴) شرکتِ املاک میں تصرف کی وضاحت۔

﴿جواب﴾ (۱) **عبارت کا ترجمہ**:۔ شرکت کی دو قسمیں ہیں، شرکتِ املاک اور شرکت عقود، پس شرکتِ املاک یہ ہے کہ ایک عین کے وارث بنیں دو شخص، یا خریدیں اسے دو شخص:۔

(۲۔۳) **شرکت عقود کی اقسام مع تعریفات**:۔ شرکتِ عقود کی چار اقسام ہیں۔

۱ **شرکتِ مفاوضہ**، کہ دو شخص آپس میں مال، تصرف اور دین و نفع میں مساوات کی شرط پر ایک دوسرے کے شریک بن جائیں۔ ان میں سے ہر ایک دوسرے کا وکیل بھی ہوتا ہے اور کفیل بھی۔

۲ **شرکتِ عنان**:۔ کہ دو شخص آپس میں شرکت کر لیں۔ اس میں مال اور نفع میں برابری اور کمی بیشی ہر طرح جائز ہے اس میں ہر ایک دوسرے کا محض وکیل ہوتا ہے۔ نہ کہ کفیل۔

۳ **شرکتِ صنائع**:۔ کہ دو متفرق پیشہ والے شخص اس طرح شرکت کریں کہ دونوں ہر ممکن کام قبول کریں گے۔ اور نفع میں برابر کے شریک ہوں گے۔ لہٰذا اگر کسی کے پاس کوئی کام آئے گا تو دوسرا بھی اس کے ساتھ وہ کام کرے گا اور حاصل شدہ مزدوری دونوں میں تقسیم ہوگی۔ اور اگر کسی نے کوئی کام اکیلا بھی کیا تب بھی اجرت دونوں میں تقسیم ہوگی۔

٤ **شرکتِ وجوہ**:۔ کہ دو شخصوں کے پاس کوئی مال نہیں ہے اور وہ اس بات میں شرکت کرتے ہیں کہ دونوں اپنی پہچان اور اعتماد کی بنیاد پر مال ادھار اٹھا کر فروخت کریں گے جو کچھ نفع حاصل ہوگا اس کو تقسیم کریں گے۔

(۴) **شرکت املاک میں تصرف کی وضاحت**:۔ شرکت املاک میں ایک شریک دوسرے کے حصہ میں تصرف نہیں کر سکتا۔ اور ہر ایک دوسرے کے حصہ میں بمنزلِ اجنبی کے ہوتا ہے۔

الورقة الثالثة فی الفقه

﴿السوال الاول﴾ ۱٤۲۱ھ

﴿الشق الاول﴾ ...... وَيُكْرَهُ لِلْمُصَلِّى اَنْ يَّعْبَثَ بِثَوْبِهٖ اَوْبِجَسَدِهٖ وَلَايُقَلِّبُ الْحِصٰى اِلَّا اَنْ لَايُمْكِنَهُ السُّجُوْدُ عَلَيْهِ فَيُسَوِّيْهِ مَرَّةً وَاحِدَةً وَلَايُفَرْقِعُ اَصَابِعَهٗ وَلَايُشَبِّكُ وَلَايَتَخَصَّرُ وَلَايَسْدُلُ ثَوْبَهٗ وَلَايَكُفُّهٗ وَلَايَعْقِصُ شَعْرَهٗ وَلَايَلْتَفِتُ يَمِيْناً وَشِمَالًا وَلَايُقْعِى كَاِقْعَاءِ الْكَلْبِ)

عبارت پر اعراب لگا کر ترجمہ کریں' عبارت میں ذکر کردہ مکروہاتِ صلوۃ کی واضح تشریح کریں۔
(خلاصۂ سوال) اس سوال میں تین امور مطلوب ہیں (۱) عبارت پر اعراب (۲) عبارت کا ترجمہ (۳) مکروہاتِ صلوۃ کی تشریح۔

﴿جواب﴾ (۱) عبارت پر اعراب:۔ کمامرّ فی السوال آنفا۔

(۲) عبارت کا ترجمہ:۔ اور مکروہ ہے نمازی کیلئے یہ کہ کھیلے اپنے کپڑے یا جسم کے ساتھ' اور نہ ہٹائے وہ کنکریوں کو الا یہ کہ نہ ممکن ہو ان پر سجدہ کرنا تو ہموار کرے ان کو صرف ایک مرتبہ اور نہ چٹخائے انگلیوں کو اور نہ ایک کو دوسری میں داخل کرے اور نہ کولہے پر ہاتھ رکھے' نہ اپنا کپڑا لٹکائے اور نہ اس کو سمیٹے اور نہ گوندھے بالوں کو اور نہ دائیں بائیں دیکھے اور نہ کتے کی طرح بیٹھے۔

(۳) مکروہاتِ صلوۃ کی تشریح:۔ اس عبارت میں مکروہاتِ نماز کا بیان ہے جن کی وضاحت یہ ہے کہ آدمی کیلئے اپنے کپڑے یا بدن کے ساتھ کھیلنا مثلاً بٹن کو ہاتھ لگانا اس کے ساتھ کھیلنا۔ یا اس کی استری صحیح کرنا' یا کسی عضو کے ساتھ مثلاً ناک یا انگلیوں کے ساتھ کھیلنا مکروہ ہے۔ اسی طرح سجدہ کی جگہ پر کنکریاں پڑی ہیں تو اگر ان پر سجدہ کرنا انتہائی دشوار ہے تب تو صرف ایک مرتبہ ہاتھ سے انکو ہموار کر سکتا ہے تا کہ سجدہ میں دشواری نہ ہو' ورنہ کنکریوں کا ہٹانا بھی مکروہ ہے چہ جائیکہ زمین پر پڑے ہوئے کپڑے کو سجدے کے وقت درست کرنے کے لیے آگے پیچھے کرنا۔ اسی طرح انگلیوں کو چٹخانا یا ایک دوسری میں داخل کرنا بھی مکروہ ہے۔ اسی طرح کپڑا لٹکانا اس کی صورت یہ ہے کہ بلاضرورت گلے میں یا سر پر کپڑا رکھ لیتے ہیں اور اس کی دونوں جانبوں کو دائیں بائیں لٹکا دیتے ہیں یا کپڑے سمیٹنا جیسے رکوع یا سجدہ کے وقت سمیٹتے ہیں تا کہ انکو مٹی بھی نہ لگے اور استری خراب نہ ہو یہ بھی مکروہ ہے اسی طرح بالوں کو گوندھ کر سر پر گوند سے چپکا لینا مکروہ ہے۔ اسی طرح صرف منہ کو دائیں بائیں متوجہ کرنا' دیکھنا بھی مکروہ ہے جبکہ سینہ قبلہ رخ ہی رہے۔ اگر سینہ کی سمت بھی قبلہ سے ہٹ کر دائیں بائیں ہوگئی تو نماز ٹوٹ جائیگی۔ اسی طرح کُتے کی طرح پر بیٹھنا بھی مکروہ ہے۔ اس کی صورت امام طحاویؒ نے یہ بیان کی ہے کہ دونوں سُرین پر بیٹھ کر رانوں کو کھڑا کر کے گھٹنے چھاتی سے لگالے اور دونوں ہاتھ زمین پر رکھ لے اور امام کرخیؒ نے اس کی صورت یہ

بیان کی ہے کہ دونوں پاؤں کو کھڑا کر کے انکی ایڑیوں پر بیٹھنا اور دونوں ہاتھ زمین پر رکھ لینا۔ بہر تفسیر جو صورت بھی ہو یہ بھی مکروہ ہے۔ ان تمام امور کی کراہت احادیث میں بالتصریح وارد ہے۔

﴿الشق الثانی﴾......(وَاِذَاکَانَ النِّصَابُ کَامِلًا فِیْ طَرَفَیِ الْحَوْلِ فَنُقْصَانُہٗ فِیْمَا بَیْنَ ذٰلِكَ لَایُسْقِطُ الزَّکٰوۃَ وَیُضَمُّ قِیْمَۃُ الْعُرُوْضِ اِلَی الذَّھَبِ وَالْفِضَّۃِ وَکَذٰلِكَ یُضَمُّ الذَّھَبُ اِلَی الْفِضَّۃِ حَتّٰی یُتِمَّ النِّصَابُ ۔ عِنْدَ اَبِیْحَنِیْفَۃَ وَقَالَا لَایُضَمُّ الذَّھَبُ اِلَی الْفِضَّۃِ بِالْقِیْمَۃِ وَیُضَمُّ بِالْاَجْزَاءِ)

عبارت پر اعراب لگا کر سلیس ترجمہ کریں۔ عبارت مذکورہ کی بے غبار تشریح کریں۔

(خلاصۂ سوال) اس سوال میں سائل تین امور کا طالب ہے۔ (۱) عبارت پر اعراب (۲) عبارت کا ترجمہ (۳) عبارت کی تشریح۔

﴿جواب﴾ (۱) عبارت پر اعراب:۔ کمامرّ فی السوال آنفا۔

(۲) عبارت کا ترجمہ:۔ اور جب نصاب کامل ہو سال کی دونوں طرفوں میں تو اس کا نقصان اس کے درمیان میں نہیں ساقط کرتا زکوۃ کو، اگلی عبارت کا ترجمہ وتشریح کمامرّ فی الشق الاول من السوال الاول ۱٤۲۲ھ۔

(۳) عبارت کی تشریح:۔ ایک شخص کے پاس سال کی ابتدا و آخر میں کسی چیز کا مکمل نصاب تھا۔ درمیان سال میں نقصان ہوا جس کے نتیجہ میں مال نصاب سے بھی کم ہو گیا تو اس صورت میں سال کے آخر میں زکوۃ لازم ہوگی، اس نقصان کی وجہ سے زکوۃ ساقط نہ ہوگی البتہ اگر نقصان سے مکمل مال ختم ہو گیا تو پھر نئے سرے سے سال کا اندازہ لگایا جائے گا اگلی عبارت کی تشریح گزر چکی ہے، (بحوالۂ سابقہ)۔

﴿السوال الثانی﴾ ۱٤۲۱ھ

﴿الشق الاول﴾......(الاعتکاف مستحب ومن اوجب علی نفسه اعتکاف ایام لزمه اعتکافها بلیا لیها وکانت متتابعة وان لم یشترط التتابع فیها۔)

اعتکاف کے لغوی و اصطلاحی معنی بیان کریں، اعتکاف مسنون ہے یا مستحب؟ اگر مسنون

ہے تو مصنفؒ نے مستحب کیوں فرمایا ہے۔ ممنوعاتِ اعتکاف کو ذکر کرتے ہوئے یہ بتائیں کہ اعتکاف کن چیزوں سے ٹوٹ جاتا ہے۔ نیز مذکورہ عبارت کا مطلب وضاحت سے تحریر کریں۔

(خلاصۂ سوال) اس سوال میں چھ امور مطلوب ہیں۔ (۱) اعتکاف کا لغوی و اصطلاحی معنی۔ (۲) اعتکاف مسنون ہے یا مستحب (۳) مصنفؒ نے مستحب کیوں کہا۔ (۴) ممنوعاتِ اعتکاف۔ (۵) نواقضِ اعتکاف (۶) عبارت کا مطلب۔

﴿جواب﴾ (۱) **اعتکاف کا لغوی و اصطلاحی معنی**:۔ اعتکاف لغت میں ٹھہرنے کو اور اصطلاح میں اعتکاف مسجد میں روزہ کے ساتھ بہ نیتِ اعتکاف ٹھہرنے کو کہتے ہیں۔

(۲) **اعتکاف مسنون ہے یا مستحب**:۔ اعتکاف تین قسم پر ہے۔ (۱) سنت مؤکدہ جو رمضان کے اخیر عشرہ میں کیا جاتا ہے۔ (۲) واجب۔ جو نذر اور منّت مان کر اپنے اوپر لازم کیا جائے۔ (۳) مستحب۔ مذکورہ دونوں قسموں کے علاوہ بقیہ تمام اعتکاف مستحب ہیں۔ چونکہ عمومی حالات میں اعتکاف مستحب ہے اس وجہ سے مصنفؒ نے الاعتکاف مستحب کہا ہے۔

(۴) **ممنوعاتِ اعتکاف**:۔ دورانِ اعتکاف چند امور ممنوع ہیں مثلاً وطی کرنا۔ عورت کو چھونا۔ بوسہ لینا۔ بلاعذر مسجد سے نکلنا۔

(۵) **نواقضِ اعتکاف**:۔ ممنوعات میں سے کوئی بھی عمل عمداً یا سہواً کرلیا جائے تو اس سے اعتکاف ٹوٹ جاتا ہے۔

(۶) **عبارت کا مطلب**:۔ اولاً مصنفؒ نے یہ فرمایا کہ عمومی حالات و اوقات میں اعتکاف مستحب ہے۔ اس کے بعد اعتکافِ واجب کے متعلق فرمایا کہ کسی شخص نے نذر مان کر اپنے اوپر چند یوم کا اعتکاف واجب و لازم کرلیا تو اس صورت میں اگرچہ اس نے راتوں کی اور متابعت کی شرط نہ بھی لگائی ہو تب بھی بلاشرط ان دنوں میں راتوں سمیت متابعت کے ساتھ اعتکاف لازم ہوگا۔

﴿الشق الثانی﴾..... (الحج واجب الخ)

حج افراد، تمتع اور قران میں سے ہر ایک کی اس طرح واضح تعریف کریں کہ آپس میں فرق ظاہر ہو جائے۔ نیز حنفیہ کے نزدیک انمیں سے سب سے افضل کونسی قسم ہے۔ اور تحریر کردہ

صطلاحات کی وضاحت کریں۔ شوط۔ میقات' اضطباع' رمل' استلام۔

(خلاصۂ سوال) اس سوال میں تین امور حل طلب ہیں۔(۱) حج افراد' تمتع' قران کی تعریف۔(۲) عندالاحناف افضل کیا ہے۔(۳) اصطلاحات کی وضاحت۔

﴿جواب﴾ (۱۔۲) حجِ افراد' تمتع' قران کی تعریف' عندالاحناف افضل کیا ہے:۔جوابه کمامرّ فی الشق الاول من السوال الثانی ۱٤۲٥ھ۔

(۳) اصطلاحات کی وضاحت:۔شوط طواف کے ایک چکر کو کہتے ہیں۔

میقات وہ مقام جہاں پر حاجی احرام باندھتے ہیں اور جہاں سے بلا احرام گزرنا ممنوع ہے۔ اضطباع چادر کو دائیں بغل سے گزار کر بائیں کندھے پر ڈالنا۔ رمل کندھوں کو ہلا کر اَکڑ کر چلنا استلام چومنا اور بوسہ لینا۔

﴿السوال الثالث﴾ ۱٤۲۱ھ

﴿الشق الاول﴾ ......(اَلرَّهْنُ يَنْعَقِدُ بِالْاِيْجَابِ وَالْقَبُوْلِ وَيَتِمُّ بِالْقَبْضِ فَاِذَا قَبَضَ الْمُرْتَهِنُ الرَّهْنَ مَحُوْزاً مُفَرَّغاً مُمَيَّزًا تَمَّ الْعَقْدُ فِيْهِ وَمَالَمْ يَقْبِضْهُ فَالرَّاهِنُ بِالْخِيَارِ اِنْ شَاءَ سَلَّمَهُ وَاِنْ شَاءَ رَجَعَ عَنِ الرَّهْنِ فَاِذَا سَلَّمَهُ اِلَيْهِ فَقَبَضَهُ دَخَلَ فِيْ ضَمَانِهِ)

رہن کی تعریف کریں عبارت پر اعراب لگا کر واضح تشریح کریں' خط کشیدہ قیود کا مطلب وضاحت کے ساتھ تحریر کریں۔

(خلاصۂ سوال) اس سوال کا حاصل چار امور ہیں۔(۱) رہن کی تعریف (۲) عبارت پر اعراب۔(۳) عبارت کی تشریح (۴) خط کشیدہ قیود کا مطلب۔

﴿جواب﴾ (۱) رہن کی تعریف:۔کمامرّ فی الشق الاول من السوال الثانی ۱٤۲٥ھ۔

(۲) عبارت پر اعراب:۔کمامرّ فی السوال آنفاً۔

(۳) عبارت کی تشریح:۔رہن کے انعقاد کی صورت کو بیان فرمارہے ہیں کہ رہن

ایجاب وقبول سے منعقد ہوتا ہے مثلاً راہن نے کہا کہ میں نے یہ چیز دَین کے بدلہ میں تیرے پاس رہن رکھی اور مرتہن نے کہا کہ میں نے قبول کیا تو رہن منعقد ہوگیا۔اس کے بعد جب راہن نے وہ چیز مرتہن کے حوالہ کردی اس حال میں کہ وہ چیز علیحدہ تھی۔اور راہن کے حق کے ساتھ مشغول بھی نہ تھی اور مقسوم تھی مشاع نہ تھی اور مرتہن نے اس پر قبضہ کرلیا تو عقدِ رہن مکمل ہوگیا۔اور چیز مرتہن کی ضمان میں داخل ہوگئی۔اور جس وقت تک مرتہن نے مرہونہ چیز پر قبضہ نہیں کیا اس وقت تک راہن کو اختیار بھی ہوگا چاہے رہن سپرد کردے اور چاہے رہن سے رجوع کرے۔مگر بعد القبض راہن کو اختیار نہ ہوگا بلکہ وہ چیز مرتہن کی ضمان میں داخل ہوجائے گی۔

(۴) خط کشیدہ قیود کا مطلب:۔ محوزا کا مطلب یہ ہے کہ مرہونہ چیز محوز ہو یعنی مقسوم ہو مشاع نہ ہو یعنی جتنی رہن رکھی جارہی ہے ساری سپرد کردی جائے یہ رہن مشاع سے احتراز ہے مُفرَّغاً کا مطلب یہ ہے کہ راہن کے حق کے ساتھ مشغول نہ ہو۔ ممیز کا مطلب یہ ہے کہ غیر مرہون کے ساتھ متصل نہ ہو پیدائشی طور پر۔

﴿الشق الثانی﴾...... (ولایصح السلم عند ابیحنیفةؒ الابسبع شرائط تذکر فی العقد)

بیع سلم کی تعریف کریں۔صحتِ سلم کی شرائطِ سبعہ تحریر کریں۔صاحبینؒ کا جن شرائط میں امام اعظمؒ سے اختلاف ہے انہیں وضاحت کے ساتھ ذکر کریں۔تحریر کردہ اصطلاحات کی وضاحت کریں۔ مسلم الیه' مسلم فیه' راس المال' رب السلم۔نیز خط کشیدہ جملہ ترکیب میں کیا واقع ہے۔

(خلاصۂ سوال) اس سوال میں پانچ امور حل طلب ہیں۔ (۱) بیع سلم کی تعریف۔ (۲) سلم کی شرائط سبعہ۔ (۳) صاحبینؒ کی شرائط مختلفہ۔ (۴) اصطلاحات کی وضاحت (۵) جملہ کی ترکیب۔

﴿جواب﴾ (۱۔۲) بیع سلم کی تعریف وسلم کی شرائطِ سبعہ:۔کمامرّ فی الشق الاول من السوال الثانی ۱۴۲۲ھ۔

(۳) صاحبینؒ کی شرائطِ مختلفہ:۔ امام اعظمؒ کے نزدیک سلم کی صحت کی چھٹی شرط مقدارِ راس المال کی معرفت اور ساتویں شرط جائے تسلیم کا ذکر ہے صاحبینؒ فرماتے ہیں کہ جب رأس المال کی طرف محض اشارہ ہو جائے تو اس کی مقدار کی معرفت ضروری نہیں اسی طرح جائے تسلیم کا ذکر بھی ضروری نہیں۔ بلکہ جائے عقد پر ہی مسلم فیہ سپرد کی جائے گی۔

(۴) اصطلاحات کی وضاحت:۔ مسلم الیہ (بائع) جس کو رأس المال (ثمن) سپرد کیا جائے۔ مسلم فیہ مبیع کو رأس المال ثمن کو اور رب السلم صاحبِ مال یعنی مشتری کو کہتے ہیں۔

(۵) جملہ کی ترکیب:۔ خط کشیدہ جملہ' تذکر فی العقد' لفظِ شرائط کی صفت واقع ہے۔

الورقة الثالثة في الفقه

﴿السوال الاول﴾ ١٤٢٠ھ

﴿الشق الاول﴾ ...... (بَابُ قِيَامِ شَهْرِ رَمَضَانَ يُسْتَحَبُّ اَنْ يَجْتَمِعَ النَّاسُ فِیْ شَهْرِ رَمَضَانَ بَعْدَ الْعِشَاءِ فَيُصَلِّی بِهِمْ اِمَامُهُمْ خَمسَ تَرْوِيْحَاتٍ فِیْ كُلِّ تَرْوِيْحَةٍ تَسْلِيْمَتَانِ وَيَجْلِسُ بَيْنَ كُلِّ تَرْوِيْحَتَيْنِ مِقْدَارَ تَرْوِيْحَةٍ ثُمَّ يُوْتِرُ بِهِمْ وَلَايُصَلَّی الْوِتْرُ بِجَمَاعَةٍ فِیْ غَيْرِ شَهْرِ رَمَضَانَ)

عبارت کا ترجمہ و مطلب لکھیں پوری عبارت پر اعراب لگائیں۔ قیامِ شہر رمضان کی مراد بیان کریں۔

(خلاصۂ سوال) اس سوال کا حاصل چار امور ہیں۔ (۱) عبارت کا ترجمہ۔ (۲) عبارت کا مطلب۔ (۳) عبارت پر اعراب (۴) قیامِ شہرِ رمضان کی مراد۔

﴿جواب﴾ (۱) عبارت کا ترجمہ:۔ باب ہے رمضان کے مہینہ میں قیام کرنے کے بیان میں مستحب ہے یہ کہ جمع ہوں لوگ رمضان کے مہینہ میں عشاء کے بعد۔ پس نماز پڑھائے ان کو انکا امام پانچ ترویحے۔ ہر ترویحہ میں دو سلام ہوں اور بیٹھے ہر دو ترویحوں کے درمیان ایک ترویحہ کی مقدار پھر وتر پڑھائے ان کو۔ اور نہ پڑھے جائیں وتر جماعت کے ساتھ غیرِ رمضان میں۔

(۲) عبارت کا مطلب:۔اس عبارت میں مصنفؒ نے تراویح کے متعلق تفصیل ذکر کی ہے کہ لوگ رمضان کے مہینہ میں عشاء کی نماز کے بعد مسجد میں جمع ہوں پھر ان کو امام دس سلاموں کے ساتھ (ہر ترویحہ میں دو سلام) پانچ ترویحے (چار رکعت کا ترویحہ' کل بیس رکعت) پڑھائے گویا بیس رکعت نماز تراویح دس سلاموں کے ساتھ پڑھنا مستحب ہے' پھر ہر دو ترویحوں میں ایک ترویحہ کی بقدر بیٹھنا چاہیے۔ان سے فراغت کے بعد امام ان کو وتر پڑھائے گا اور یہ وتروں کی جماعت صرف رمضان کے مہینہ میں جائز ہے۔غیرِ رمضان میں وتروں کی جماعت مکروہ ہے۔مصنفؒ نے عبارت میں یستحب کا لفظ ذکر کیا ہے یعنی تراویح کی جماعت کرانا مستحب ہے۔اور تراویح کا پڑھنا سنتِ مؤکدہ کفایہ ہے۔

(۳) عبارت پر اعراب:۔کمامرّ فی السوال آنفاً۔

(۴) قیامِ شہرِ رمضان کی مراد:۔اس سے مراد رمضان کے مہینہ میں تراویح کا پڑھنا ہے۔

﴿الشق الثانی﴾......(وجوب الفطرِ یتعلق بطلوع الفجر الثانی من یوم الفطر فمن مات قبل ذلك لم تجب فطرتهٔ ومن اسلم اوولد بعد طلوع الفجر لم تجب فطرته)۔

اس عبارت کا مطلب لکھیں۔زکوۃ کے مصارف بیان کریں۔صومِ واجب ونفل کی اقسام لکھیں نیز بتائیں کہ ان میں روزے کی نیت کس وقت ضروری ہے۔

(خلاصۂ سوال) اس سوال میں چار امور کا حل مطلوب ہے۔(۱) عبارت کا مطلب۔ (۲) زکوۃ کے مصارف (۳) صومِ واجب ونفل کی اقسام (۴) صومِ واجب ونفل میں نیت کا وقت۔

﴿جواب﴾ (۱) عبارت کا مطلب:۔اس عبارت میں صدقہ فطر کے وجوب کا وقت بیان کر رہے ہیں تو فرمایا کہ صدقہ فطر کا وجوب متعلق ہے طلوعِ شمس کے ساتھ یوم الفطر میں یعنی جو شخص یکم شوال کو طلوع شمس کے وقت موجود ہے اور اس میں شرائطِ وجوب موجود ہیں تو اس پر صدقہ فطر واجب ہے۔لہٰذا جو شخص طلوعِ شمس سے قبل مر گیا یا جو طلوعِ شمس کے بعد اسلام لایا یا طلوعِ شمس کے بعد بچہ پیدا ہوا تو ان پر صدقہ فطر واجب نہیں ہے اس لیے کہ وقتِ وجوب کی ان

میں شرائط نہیں پائی جاتیں۔

(۲) زکوۃ کے مصارف: ۔زکوۃ کے کل آٹھ مصارف ہیں کما قال اللّٰہ تعالی انما الصدقات ۔ (۱) للفقراء (۲) والمساکین (۳) والعاملین علیها (٤) والمؤلفة قلوبهم (٥) وفی الرقاب (٦) والغارمین (۷) وفی سبیل اللّٰہ (۸) وابن السبیل ۔یعنی فقراء، مساکین، حکومت کی جانب سے صدقات وصول کرنے والے عامل، مؤلفۃ قلوب یعنی جنکے اسلام لانے کی امید ہو یا وہ اسلام میں کمزور ہوں (اب یہ قسم منسوخ ہے) غلام کا بدلِ کتابت ادا کرنا، آفت یا حادثہ میں مقروض ہونیوالا، مجاہدین جو اللہ کی راہ میں جہاد کرنے والے ہیں۔ اور وہ مسافر جس کے پاس سفر میں رقم نہ ہو اگرچہ اس کے پاس گھر میں رقم موجود ہو۔ الحاصل مؤلفۃ قلوب کے منسوخ ہونے کی وجہ سے اب صدقات وزکوۃ کے سات مصارف ہیں۔

(۳) صومِ واجب ونفل کی اقسام: ۔صومِ واجب کی دو قسمیں ہیں۔ (۱) جو خاص زمانہ اور وقت کے ساتھ تعلق رکھے جیسے رمضان اور نذرِ معین کے روزے رکھنا۔ (۲) جو خاص زمانہ اور وقت کے ساتھ تعلق نہ رکھے جیسے قضاءِ رمضان اور مطلق نذر کے روزے رکھنا، ان اقسامِ واجب کے علاوہ بقیہ روزے نفل کہلاتے ہیں۔

(۴) صومِ واجب ونفل میں نیت کا وقت: ۔صومِ واجب کی دوسری قسم جو خاص وقت وزمانہ کے ساتھ تعلق نہیں رکھتی اس میں رات کو ہی روزے کی نیت کرنا ضروری ہے۔ اور اس کے علاوہ خواہ نفلی روزے ہوں یا واجب کی قسمِ اول ان سب میں قبل الزوال کسی بھی وقت روزے کی نیت کرنا درست ہے۔

﴿السوال الثانی﴾ ۱٤۲۰ھ

﴿الشق الاول﴾......موات کی تعریف کرکے عادی ومملوک فی الاسلام کا مطلب وحکم لکھیں۔

(ومن حجّر ارضا ولم یعمر ها ثلث سنین اخذها الامام و دفعها الی غیره ومن کان له نهر فی ارض غیره فلیس له حریم عند ابیحنیفة الّا ان یکون له البینة علی ذٰلك وعند هما له مسناة النهر یمشی علیها ویلقی علیها طینه)

دونوں عبارتوں کا مطلب واضح کریں۔ امام اعظم و صاحبین کے مسلک کا فرق بیان کریں۔ خط کشیدہ جملہ کی ترکیب کریں۔

(خلاصۂ سوال) اس سوال میں چھ امور کا جواب مطلوب ہے (۱) موات کی تعریف (۲) عادی ومملوک فی الاسلام کا مطلب (۳) عادی ومملوک کا حکم (۴) عبارت کا مطلب (۵) امام اعظمؒ وصاحبین کے مسلک میں فرق (۶) جملہ کی ترکیب۔

﴿جواب﴾ (۱) **موات کی تعریف**:۔ وہ غیر مملوک زمین جو آبادی سے دور ہو اور پانی کے غلبہ یا انقطاع کی وجہ سے اسے کاشت کرنا دشوار ہو۔

(۲۔۳) **عادی ومملوک فی الاسلام کا مطلب وحکم**:۔ عادی وہ زمین جو ہمیشہ سے بنجر ہو اس کا کوئی بھی مالک نہ ہو' مملوك فی الاسلام وہ زمین جو دورِ اسلام میں مقبوض ہو مگر اس کے مالک کا علم نہ ہو۔

حکم اگر یہ دونوں قسم کی زمین آبادی سے اتنی دور ہے کہ اگر آبادی کے کنارے پر کھڑے ہو کر آواز لگائیں تو اس تک نہ پہنچے تو یہ زمین موات ہے' جو شخص بھی امامِ وقت یعنی حاکم سے اجازت لیکر اسے آباد کریگا بالاتفاق وہی اس کا مالک ہوگا اور اگر امام کی اجازت کے بغیر آباد کیا تو امام اعظمؒ کے نزدیک وہ اس زمین کا مالک نہ ہوگا اور صاحبینؒ کے نزدیک بلا اجازت آباد کرنے سے بھی مالک ہو جائے گا۔

(۴) **عبارت کا مطلب**:۔ کسی شخص نے ارض موات پر پتھر لگا کر اسے اپنی تحویل مین لے لیا مگر تین برس گزرنے کے باوجود بھی اسے آباد نہیں کیا تو حاکم کو چاہیے کہ وہ زمین اس سے لیکر کسی اور کے سپرد کردے تاکہ وہ اسے آباد کر کے اس سے نفع حاصل کرے۔

کسی شخص کی زمین میں دوسرے شخص کی نہر گزر رہی ہے تو اس زمین کے اندر نہر والے کیلئے امام اعظمؒ کے نزدیک کوئی حریم نہ ہوگا۔ البتہ اگر اس کے پاس کوئی بینہ وغیرہ حریم کے بارے میں موجود ہے تو پھر نہر والے کیلئے حریم ہوگا۔ اور صاحبینؒ فرماتے ہیں کہ نہر والے کیلئے اس زمین میں پٹڑی ہوگی جس پر چل کر وہ نہر کی صفائی کر سکے اور اس سے مٹی وغیرہ نکال کر وہاں پھینک سکے۔

(۵) امام اعظمؒ وصاحبین کے مسلک میں فرق:۔ مذکورہ عبارت کے مطلب سے مسلک میں فرق بھی واضح ہوگیا کہ امام اعظم کے نزدیک بلا بینہ کوئی حریم نہ ہوگا۔ اور صاحبینؒ کے نزدیک بقدر ضرورت حریم ہوگا جس پر چل سکے اور مٹی نکال کر پھینک سکے۔

(٦) جملہ کی ترکیب:۔ یمشی فعل اس میں ہوضمیر اس کا فاعل علی جار ھا ضمیر مجرور، جار مجرور ملکر متعلق ہوا یمشی کے یمشی فعل اپنے فاعل اور متعلق سے ملکر جملہ فعلیہ خبریہ ہوکر معطوف علیہ واو عاطفہ ویلقی فعل ہوضمیر اس کا فاعل علیھا جار مجرور ملکر متعلق طینۃ مضاف مضاف الیہ ملکر مفعول بہ، فعل، فاعل مفعول بہ اور متعلق سے ملکر جملہ فعلیہ خبریہ ہوکر معطوف، معطوف علیہ معطوف ملکر جملہ معطوفہ ہوکر مُسَنّاۃ کی صفت بنتا ہے۔

﴿الشق الثانی﴾ ...... ہبہ کی تعریف کریں اور بتائیں کہ ہبہ کا کیا طریقہ ہے اور وہ کس طرح مکمل ہوتا ہے۔

(ولاتجوز الھبة فیما یقسم الّا محوزة مقسومة وھبة المشاع فیما لایقسم جائزة ومن وھب شقصا مشاعا فالھبة فاسدة فان قسمه وسلمه جاز ولووھب دقیقا فی حنطة اودھنا فی سمسم فالھبة فاسدة فان طحن وسلم لم یجز)

عبارت کا مطلب وضاحت سے لکھیں۔ محوزہ، مقسومہ، مشاع کی تشریح کریں۔

(خلاصۂ سوال) اس سوال میں چار امور حل طلب ہیں۔ (۱) ہبہ کی تعریف (۲) ہبہ کا طریقہ (۳) عبارت کا مطلب (۴) محوزہ، مقسومہ، مشاع کی تشریح۔

﴿جواب﴾ (۱۔۲۔۴) ہبہ کی تعریف، ہبہ کا طریقہ، محوزہ، مقسومہ، مشاع کی تشریح:۔ کمامرّ فی الشق الثانی من السوال الثانی ۱۴۲۳ھ۔

(۳) عبارت کا مطلب:۔ ولاتجوز الھبه سے وسلمه جاز تک مطلب گزشتہ حوالہ میں گزر چکا ہے۔ ولووھب دقیقا الخ کسی شخص نے آٹا ہبہ کیا گیہوں میں یا تیل ہبہ کیا تلوں میں تو یہ ہبہ فاسد ہے۔ اگرچہ بعد میں گیہوں سے آٹا اور تلوں سے تیل نکال کر سپرد کردے تب بھی یہ ہبہ درست نہیں۔ اس لیے کہ بوقتِ ہبہ آٹا اور تیل معدوم ہے۔

﴿السوال الثالث﴾ ۱۴۲۰ھ

﴿الشق الاول﴾......اشربہ محرمہ (خمر عصیر، نقیع التمر، نقیع الزبیب) کی تعریف لکھیں۔

(ولاباس بالانتباذ فی الدباء والحنتم والمزفت والنقیر ٭ واذا تخللت الخمر حلت سواء صارت بنفسها خلا اوبشئی طرح فیها ولایکره تخلیلها)

عبارت کا مطلب بیان کریں۔ دباء، حنتم، مزفت، نقیر کے معنی بیان کریں۔ خط کشیدہ عبارت کی ترکیب کریں۔

(خلاصۂ سوال) اس سوال کا خلاصہ چار امور ہیں۔ (۱) اشربہ محرمہ کی تعریف (۲) عبارت کا مطلب۔ (۳) الفاظ کے معنی۔ (۴) عبارت کی ترکیب۔

﴿جواب﴾ (۱) **اشربہ محرمہ کی تعریف:**۔ خمر انگور کا کچا پانی جب وہ گاڑھا ہو کر جھاگ پھینکنے لگے اور جوش مار کر ابلنے لگے اور نشہ آور ہو جائے۔ عصیر انگور کا پانی اتنا پکایا جائے کہ دو تہائی سے کم جل جائے اور نشہ آور ہو جائے۔ نقیع التمر پختہ وتر کھجور کا کچا پانی جب جوش مار کر گاڑھا (نشہ آور) ہو جائے۔ نقیع الزبیب خشک انگور (کشمش) کو پانی میں بھگویا جائے یہاں تک کہ جوش مار کر گاڑھا (نشہ آور) ہو جائے۔ اول کی حرمت قطعی اور بقیہ کی حرمت اجتہادی ہے۔

(۲) **عبارت کا مطلب:**۔ اس عبارت میں مصنفؒ نبیذ کے متعلق کچھ احکامات بیان کر رہے ہیں کہ کدو کے برتن، سبز ٹھلیا، رال کے روغن والی ٹھلیا اور کُھدی ہوئی لکڑی کے برتن میں نبیذ بنانا درست ہے اس میں کوئی ممانعت نہیں ہے۔

اس کے بعد سرکہ کے متعلق فرمایا کہ جب شراب کا سرکہ بن جائے، خواہ خود بخود یا کوئی چیز ڈالنے کے نتیجہ میں تو وہ شراب سرکہ ہونے کی وجہ سے حلال ہے اس میں حرمت باقی نہیں رہی اور شراب کو سرکہ بنانے میں کوئی کراہت بھی نہیں ہے۔

(۳) **الفاظ کے معنی:**۔ الدُبَّاء کدو کا برتن، الحَنْتَم سبز ٹھلیا (گھڑی) المُزَفَّت رال کے روغن والی ٹھلیا، النَقِیر کھدی ہوئی لکڑی کا برتن۔

(۴) **عبارت کی ترکیب:**۔ واؤ استینافیہ لا نفی جنس بأسَ اس کا اسم با حرف

جار الانتباذ مصدر اس میں ضمیر مستتر اس کا فاعل فی حرف جار الدباء معطوف علیہ واؤ حرف عطف الحنتم معطوف واؤ حرف عطف المزفت معطوف واؤ حرف عطف النقیر معطوف، معطوف علیہ اپنے تمام معطوفات سے ملکر مجرور ہوا جار کا، جار مجرور ملکر متعلق ہوا مصدر کے، مصدر اپنے فاعل اور متعلق سے ملکر شبہ جملہ ہوکر مجرور، جار مجرور ملکر کائن محذوف کے متعلق ہوکر شبہ جملہ ہوکر لا کی خبر، لانفی جنس اپنے اسم اور خبر سے ملکر جملہ اسمیہ خبریہ ہوگیا۔

﴿الشق الثانی﴾ ......ایمانِ ثلٰثہ (غموس، منعقدہ، لغو) کی تعریف کریں، نیز ان میں سے کس کس کے اندر کفارہ واجب ہوتا ہے، اور کفارے کی تفصیل بھی لکھیں۔ ''اللّٰہ افعل کذا'' میں حرفِ قسم نہیں ہے پھر بھی اسے قسم کیوں شمار کیا گیا ہے، علیّ نذرٌ او نذر اللّٰہِ فھو یمینٌ کا کیا مطلب ہے، خط کشیدہ عبارت کی ترکیب کریں۔

(خلاصۂ سوال) اس سوال میں چھ امور کا حل درکار ہے۔ (۱) ایمانِ ثلٰثہ کی تعریف۔ (۲) کس قسم میں کفارہ واجب ہے۔ (۳) کفارے کی تفصیل (۴) اللّٰہ افعل کذا قسم کیوں ہے۔ (۵) خط کشیدہ جملہ کا مطلب۔ (۶) خط کشیدہ جملہ کی ترکیب۔

﴿جواب﴾ (۱، ۲، ۳) ایمان ثلٰثہ کی تعریف، کس قسم میں کفارہ واجب ہے، کفارے کی تفصیل:۔ کمامرّ فی الشق الاول من السوال الثالث ۱۴۲۳ھ۔

(۴) اللّٰہ افعل کذا قسم کیوں ہے:۔ مذکورہ جملہ میں اگرچہ بظاہر حرفِ قسم نہیں ہے مگر یہاں حرفِ قسم مضمر ہے اصل عبارت ہے واللّٰہ افعل کذا۔

(۵) خط کشیدہ جملہ کا مطلب:۔ اس جملہ کا مطلب یہ ہے کہ اگر کسی آدمی نے مطلق نذر مانی اور یہ کہا کہ مجھ پر نذر ہے یا مجھ پر اللہ کی نذر ہے اور یہ تفصیل نہیں کی مثلاً میرا غلام آزاد یا میری بیوی کو طلاق تو یہ قسم سمجھی جائے گی۔ اگر اس کے خلاف کیا تو قسم کا کفارہ واجب ہو جائے گا۔

(۶) خط کشیدہ جملہ کی ترکیب:۔ عَلَیّ جار مجرور ملکر متعلق ثابت مقدر کے ہوکر خبر مقدم، نذرٌ معطوف علیہ واو حرف عطف نذرُ اللّٰہ مضاف مضاف الیہ ملکر معطوف، معطوف معطوف علیہ ملکر مبتدا مؤخر، مبتدا خبر ملکر جملہ اسمیہ خبریہ ہوکر مبتداء متضمن معنی شرط، فا

جزائیہ ھو یمین مبتداخبر ملکر جزا شرط جزا ملکر جملہ شرطیہ ہوا۔

الورقة الثالثة فی الفقه

﴿السوال الاول﴾ ١٤١٩ھ

﴿الشق الاول﴾......وَيَنْقُضُ الْمَسْحَ مَايَنْقُضُ الْوُضُوْءَ وَيَنْقُضُهُ اَيْضاً نَزْعُ الْخُفِّ وَمُضِيُّ الْمُدَّةِ فَاِذَا مَضَتِ الْمُدَّةُ نَزَعَ خُفَّيْهِ وَغَسَلَ رِجْلَيْهِ وَصَلّٰى وَلَيْسَ عَلَيْهِ اِعَادَةُ بَقِيَّةِ الْوُضُوْءِ)

عبارت کا سلیس ترجمہ کریں، مسائل کی تشریح کریں، موزوں پر مسح کا طریقہ اور مسح کی مدت بیان کریں۔ پوری عبارت پر اعراب ضرور لگائیں۔

(خلاصۂ سوال) اس سوال کا خلاصہ پانچ امور ہیں۔(۱) عبارت کا ترجمہ (۲) مسائل کی تشریح (۳) موزوں پر مسح کا طریقہ (۴) مسح کی مدت۔(۵) عبارت پر اعراب۔

﴿جواب﴾ (۱) عبارت کا ترجمہ:۔ اور توڑ دیتی ہے مسح کو وہ چیز جو توڑ دیتی ہے وضو کو اور توڑ دیتا ہے اسے موزہ کا اتارنا بھی اور مدت کا گزرنا بھی، پس جب گزر جائے مدت تو اتارے موزوں کو اور دونوں پاؤں کو دھولے اور نماز پڑھ لے اور نہیں ہے اس پر بقیہ وضو کا اعادہ کرنا۔

(۲) مسائل کی تشریح:۔ اس عبارت میں نواقض مسح خفین کا ذکر ہے کہ ہر وہ چیز جس سے وضو ٹوٹ جاتا ہے اس سے مسح بھی ٹوٹ جاتا ہے بلکہ دو چیزیں زائد ہیں جن سے مسح ٹوٹتا ہے وضو نہیں۔(۱) مدت کا پورا ہونا۔(۲) موزہ کا اتر جانا، لہٰذا جب مدت پوری ہو جائے تو ماسح کو چاہیے کہ موزوں کو اتار کر صرف پاؤں کو دھو کر نماز پڑھ لے، دوبارہ سارا وضو کرنے کی ضرورت نہیں ہے۔

(۳) موزوں پر مسح کا طریقہ:۔ ہاتھ کی انگلیوں کے ذریعہ پاؤں کی انگلیوں کی جانب سے خطوط شروع کرے اور پاؤں کی پنڈلی کی طرف خطوط لیجائے۔

(۴) مسح کی مدت:۔ مقیم کیلئے موزوں پر مسح کی مدت ایک دن اور ایک رات ہے جبکہ مسافر کیلئے تین دن اور تین رات تک مسح کی گنجائش ہے۔

(۵) عبارت پر اعراب:۔ کمامرّ فی السوال آنفاً۔

﴿الشق الثانی﴾ ……(اَلشَّهِیْدُ مَنْ قَتَلَهُ الْمُشْرِکُوْنَ اَوْوُجِدَ فِی الْمَعْرَکَةِ وَبِهٖ اَثَرُالْجَرَاحَةِ اَوْقَتَلَهُ الْمُسْلِمُوْنَ ظُلْماً وَلَمْ یَجِبْ بِقَتْلِهٖ دِیَةٌ فَیُکَفَّنُ وَیُصَلّٰی عَلَیْهِ وَلَا یُغْسَلُ)

عبارت کا عام فہم ترجمہ کریں شہید کی تعریف وحکم وضاحت سے لکھیں۔عبارت پر اعراب لگانا نہ بھولیں۔

(خلاصۂ سوال)اس سوال میں چار امور مطلوب ہیں (۱) عبارت کا ترجمہ (۲) شہید کی تعریف (۳) شہید کا حکم (۴) عبارت پر اعراب۔

﴿جواب﴾ (۱تا۴) عبارت کا ترجمہ، شہید کی تعریف، شہید کا حکم، عبارت پر اعراب:۔کمامرّ فی الشق الثانی من السوال الاول ۱۴۲۴ھ۔

﴿السوال الثانی﴾ ۱۴۱۹ھ

﴿الشق الاول﴾ ……(وَتَنْفَسِخُ الْاِجَارَةُ بِالْاَعْذَارِ کَمَنْ اِسْتَاجَرَدُکَاناً فِی السُّوْقِ لِیَتَّجِرَ فِیْهِ فَذَهَبَ مَالُهٗ وَکَمَنْ آجَرَدَاراً اَوْ دُکَاناً ثُمَّ اَفْلَسَ فَلَزِمَتْهُ دُیُوْنٌ لَایَقْدِرُ عَلٰی قَضَائِهَا اِلَّا مِنْ ثَمَنِ مَاآجَرَ فَسَخَ الْقَاضِی الْعَقْدَ وَبَاعَهَا فِی الدَّیْنِ)

عبارت کا آسان ترجمہ کریں۔عبارت کی بے غبار شرح کریں۔اعراب لگائیں لِیَتَّجِرَ کونسا صیغہ ہے کس باب سے ہے۔

(خلاصۂ سوال) اس سوال میں چار امور حل طلب ہیں (۱) عبارت کا ترجمہ (۲)عبارت کی شرح (۳)عبارت پر اعراب (۴)لیتجر کونسا صیغہ ہے۔

﴿جواب﴾ (۱) عبارت کا ترجمہ:۔اور فسخ ہو جاتا ہے اجارہ عذروں کی وجہ سے مثلا وہ شخص جس نے اجرت پر لی دکان بازار میں تاکہ تجارت کرے اس میں پس جاتا رہا اس کا مال، اور مثلا وہ شخص جس نے کرایہ پر دیا گھر یا دکان پھر مفلس ہوگیا پس لازم ہوگیا اس کو اتنا قرض کہ نہیں قادر وہ اس کی ادائیگی پر مگر اس چیز کے ثمن سے جس کو اجارہ پر دیا ہے اس نے تو فسخ کردے گا

قاضی عقد کو اور بیچ دے گا اس کو دین میں۔

(۲) عبارت کی شرح:۔ اس عبارت میں مصنفؒ نے اجارہ کا ایک حکم بیان کیا ہے وہ یہ کہ بوقتِ عذر اور مجبوری اجارہ فسخ ہوسکتا ہے عام ازیں کہ عذر آجر کی جانب سے ہو یا مستاجر کی جانب سے' مستاجر کی جانب سے عذر ہو مثلاً کسی نے اجارہ پر دکان لی کاروبار کیلئے ابھی کام شروع نہیں کیا تھا کہ مال ضائع ہوگیا تو اجارہ فسخ ہوجائے گا' آجر کی جانب سے عذر کی مثال کہ ایک شخص نے مکان یا دکان اجارہ پر دی پھر خود مفلس ہوگیا اور اس کے ذمہ اتنا قرض ہوگیا کہ اب وہ ادا پر قادر ہی نہیں رہا۔ ادائیگی کی صورت صرف اس دکان یا گھر کے ثمن ہیں کہ جن کو اس نے اجارہ پر دیا تو قاضی اجارہ کو فسخ کردے گا اور اس مکان یا دوکان کو بیچ کر قرض ادا کرے گا۔

(۳) عبارت پر اعراب:۔ کمامرّ فی السوال آنفاً۔

(۴) لیتجر کونسا صیغہ ہے:۔ صیغہ واحد مذکر غائب بحث مضارع معروف از مصدر اِتّجار (افتعال) بمعنی تجارت کرنا۔

﴿الشق الثانی﴾ ......عدت کس کو کہتے ہیں۔ عدت کب واجب ہوتی ہے۔ طلاق کی عدت کتنی ہے۔ موت کی عدت کتنی ہے جس عورت کو حیض نہ آتا ہو اس کی عدت کتنی ہے۔ حاملہ عورت کی عدت کتنی ہے۔

(خلاصۂ سوال) اس سوال میں تین امور غور طلب ہیں۔ (۱) عدت کی تعریف (۲) وجوبِ عدت کا وقت۔ (۳) عدت کی مقدار۔

﴿جواب﴾ (۱) عدت کی تعریف:۔ لغت میں عدت کا معنی شمار کرنا ہے اور اصطلاح میں عورت کا زوال نکاح کے بعد توقف وانتظار کرنا' زوالِ نکاح خواہ موتِ زوج سے ہو یا طلاق سے۔

(۲) وجوبِ عدت کا وقت:۔ زوج کے طلاق دینے یا زوج کے انتقال کے بعد عدت واجب ہے۔

(۳) عدت کی مقدار' طلاق کی عدت:۔ طلاق کی عدت تین قروء ہے والمطلقات یتربصن بانفسهن ثلثه قروء 'موت کی عدت' موت کی عدت چار ماہ

دی دن ہے والذین یتوفون منکم ویذرون ازواجا یتربصن بأنفسهن اربعة اشهر وعشراً عدمِ حیض کی عدت جس عورت کو حیض نہ آتا ہو اس کی عدت تین ماہ ہے واللائی یئسن من المحیض من نسائکم ان ارتبتم فعدتهن ثلٰثه اشهرواللائی لم یحضن' حاملہ کی عدت حاملہ کی عدت وضعِ حمل ہے واولات الاحمال اجلهن ان یضعن حملهن۔

﴿السوال الثالث﴾ ۱٤۱۹ھ

﴿الشق الاول﴾ ...... (وَمَنْ حَلَفَ اَنْ لَایَاکُلَ لَحماً فَاکَلَ السَّمَکَ لَمْ یحنث وَلَو حلف اَن لَایشرَبَ مِنْ دَجلَةَ فَشَرِبَ مِنهَا بِانَاءٍ لَمْ یَحْنَثْ حَتّٰی یَکْرَعَ مِنهَا کَرعاً عِندَ اَبِیْحَنِیْفَةَ وَمَنْ حَلَفَ اَنْ لَایَشْرَبَ مِنْ مَاءِ دَجلَةَ فَشَرِبَ مِنْهَا بِانَاءِ حَنِث)

عبارت کا بامحاورہ ترجمہ کریں۔ ذکر شدہ مسائل وضاحت کے ساتھ بیان کریں۔ عبارت پر اعراب لگائیں۔ لم یحنث' لایشرب کس باب سے ہیں۔

(خلاصۂ سوال) اس سوال کا حاصل چار امور ہیں۔ (۱) عبارت کا ترجمہ (۲) مسائل کی وضاحت (۳) عبارت پر اعراب (۴) لم یحنث' لایشرب کا باب۔

﴿جواب﴾ (۱) **عبارت کا ترجمہ**:۔ اور جس شخص نے قسم اٹھائی کہ نہ کھائے گا وہ گوشت' پس کھالی اس نے مچھلی تو نہ حانث ہوگا' اور اگر قسم اٹھائی کہ نہیں پیے گا دجلہ سے پھر پیا اس سے برتن کے ساتھ تو حانث نہیں ہوگا۔ یہاں تک کہ پیے اس سے منہ ڈال کر امام ابوحنیفہؒ کے نزدیک' اور جس شخص نے قسم اٹھائی کہ نہیں پیے گا وہ دجلہ کا پانی پس پیا اس سے برتن کے ساتھ تو حانث ہو جائے گا۔

(۲) **مسائل کی وضاحت**:۔ اس عبارت میں حلف کے چند مسائل کو ذکر کیا جا رہا ہے تو پہلا مسئلہ یہ بیان کیا کہ کسی نے قسم اٹھائی کہ میں گوشت نہیں کھاؤں گا پھر اس نے مچھلی کا گوشت کھایا تو وہ حانث نہ ہوگا' کیونکہ عرف میں مچھلی کو گوشت شمار نہیں کیا جاتا' دوسرا مسئلہ کہ کسی نے قسم

اٹھائی کہ دجلہ سے نہیں پیے گا پھر اس نے کسی برتن کے ذریعہ وہاں سے پانی پیا تو امام ابوحنیفہؒ کے نزدیک وہ حانث نہ ہوگا' کیونکہ اس سے عرفاً دجلہ میں منہ ڈال کر پینا مراد ہے لہٰذا اگر منہ ڈال کر دجلہ سے پیے گا تب تو حانث ہوگا وگرنہ نہیں۔ تیسرا مسئلہ یہ کہ کسی نے یہ قسم کھائی کہ میں دجلہ کا پانی نہیں پیئوں گا پھر اس سے کسی برتن سے پانی پیا یا منہ ڈال کر' بہر صورت حانث ہو جائے گا' کیونکہ دونوں صورتوں میں پانی پینا متحقق ہو رہا ہے۔

(۳) **عبارت پر اعراب:۔** کمامرّ فی السوال آنفا۔

(۴) **لم یحنث' لایشرب کا باب:۔** یہ دونوں صیغے باب سمع سے ہیں۔

﴿الشق الثانی﴾ ......وَمَنِ امْتَنَعَ مِنَ الْجِزْيَةِ اَوقَتَلَ مُسْلِماً اَوسَبَّ النَّبِيَّ صلی اللہ علیہ وسلم اَوزَنٰی بِمُسْلِمَةٍ لَم يَنْتَقِضْ عَهْدُهٗ وَلَايَنْتَقِضُ الْعَهْدُ اِلَّا بِاَنْ يَلْحَقَ بِدَارِ الْحَرْبِ اَويَغْلِبُوا عَلٰی مَوضِعٍ فَيُحَارِبُونَنَا)

عبارت کا سلیس ترجمہ کریں۔ مسائل کی وضاحت کریں۔ اور عہد ٹوٹنے یا نہ ٹوٹنے سے کیا مراد ہے۔ اس کی بھی وضاحت کریں۔ عبارت پر اعراب لگائیں' ولا ینتقض العهد سے آخر تک عبارت کی ترکیب کریں۔

(خلاصۂ سوال) اس سوال میں پانچ امور توجہ طلب ہیں۔ (۱) عبارت کا ترجمہ (۲) مسائل کی وضاحت (۳) عہد ٹوٹنے یا نہ ٹوٹنے کی مراد۔ (۴) عبارت پر اعراب (۵) ولاینتقض العهد الخ کی ترکیب۔

﴿جواب﴾ (۱) **عبارت کا ترجمہ:۔** اور جو شخص باز رہے جزیہ سے یا قتل کر دے کسی مسلمان کو یا برا کہے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو یا زنا کرے کسی مسلمان عورت سے تو نہ ٹوٹے گا اس کا عہد۔ اور نہیں ٹوٹتا عہد مگر یہ کہ چلا جائے وہ دارالحرب میں یا غلبہ پالیں وہ کسی جگہ پر پھر ہم سے لڑنے کو تیار ہو جائیں۔

(۲) **مسائل کی وضاحت:۔** اس عبارت میں ذمی کے متعلق مسائل کا ذکر ہے تو فرمایا کہ اگر کوئی ذمی شخص جزیہ دینے سے انکار کر دے یا کسی مسلمان کو قتل کر دے یا آنحضرت صلی اللہ

علیہ وسلم کو برا کہے یا کسی مسلمان عورت سے زنا کرے تو ان تمام صورتوں میں عہد نہیں ٹوٹے گا بلکہ وہ ذمی ہی رہے گا اس پر ذمی والے احکام ہی جاری ہوں گے۔اس کو حربی کافر نہیں سمجھا جائے گا۔ البتہ اگر وہ دارالاسلام چھوڑ کر دارالحرب میں چلا گیا یا کسی علاقہ پر غلبہ پا کے ذمیوں نے مسلمانوں سے لڑنے کیلئے صف بندی کر لی تو اس صورت میں ذمی کا عہد ٹوٹ جائے گا یہ معاہدہ ختم ہو جائے گا اب اس پر حربی کافر والے احکامات جاری ہوں گے۔

(۳) **عہد ٹوٹنے یا نہ ٹوٹنے کی مراد:**۔مراد یہ ہے کہ اس پر ذمی والے احکام جاری ہوں گے یا نہیں اگر عہد ٹوٹ جائے گا تو ذمی والے احکام جاری نہ ہوں گے بلکہ کافر حربی والے احکام جاری ہوں گے۔اور عہد نہ ٹوٹنے کی صورت میں ذمی والے ہی احکام جاری ہوں گے۔

(۴) **عبارت پر اعراب:**۔کمامرّ فی السوال آنفاً۔

(۵) ولا ینتقض العہد الخ کی ترکیب:۔لاینتقض فعل العہد اس کا فاعل الّا حرف استثنا لغو ب حرف جار اَن ناصبہ مصدریہ یلحق فعل اس میں ضمیر مستتر اس کا فاعل ب جارہ دار مضاف الحرب مضاف الیہ مضاف مضاف الیہ ملکر مجرور، جار مجرور ملکر متعلق ہوا فعل کے،فعل اپنے فاعل و متعلق سے ملکر جملہ فعلیہ خبریہ ہو کر معطوف علیہ او عاطفہ یغلبوا فعل و فاعل علی حرف جار موضع مجرور جار مجرور ملکر متعلق ہوا فعل کے،فعل اپنے فاعل و متعلق سے ملکر جملہ فعلیہ خبریہ ہو کر معطوف علیہ فا عاطفہ یحاربون فعل و فاعل نا ضمیر مفعول بہ،فعل اپنے فاعل اور مفعول بہ سے ملکر جملہ فعلیہ خبریہ ہو کر معطوف، معطوف معطوف علیہ ملکر معطوف ہوا یلحق کا،یلحق اپنے معطوف سے ملکر مصدر کی تاویل میں ہو کر مجرور، جار مجرور ملکر متعلق ہوا لاینتقض کے،لاینتقض فعل اپنے فاعل اور متعلق سے ملکر جملہ فعلیہ خبریہ ہوا۔

الورقة الثالثه فی الفقه

﴿السوال الاول﴾ ۱٤۱۸ھ

﴿الشق الاول﴾......(وَمَوْتُ مَالَيْسَ لَهٗ نَفْسٌ سَائِلَةٌ فِی الْمَاءِ لَایُفْسِدُ الْمَاءِ کَالْبَقِّ وَالذُّبَابِ وَالزَّنَابِیْرِ وَالْعَقَارِبِ وَمَوْتُ مَایَعِیْشُ فِی الْمَاءِ لَایُفْسِدُ

اَلْمَاءَ کَالسَّمَکِ وَالضِّفْدَعِ وَالسَّرَطَانِ وَالْمَاءُ الْمُسْتَعْمَلُ لَا یَجُوْزُ اِسْتِعْمَالُہٗ فِی طَھَارَۃِ الْاَحْدَاثِ وَالْمَاءُ الْمُسْتَعْمَلُ کُلُّ مَاءٍ اُزِیْلَ بِہٖ حَدَثٌ اَوِاسْتُعْمِلَ فِی الْبَدَنِ عَلٰی وَجْہِ الْقُرْبَۃِ)

عبارت کا سلیس ترجمہ و مسائل کی وضاحت مطلوب ہے۔علی وجہ القربۃ کی قید کا کیا فائدہ ہے۔ لیس لہ میں ضمیر کا مرجع کیا ہے۔عبارت مذکورہ پر اعراب لگائیں۔

(خلاصۂ سوال) اس سوال کا خلاصہ پانچ امور ہیں۔(۱) عبارت کا ترجمہ (۲) مسائل کی وضاحت (۳) علی وجہ القربۃ کی قید کا فائدہ (۴) ضمیر کا مرجع (۵) عبارت پر اعراب۔

﴿جواب﴾ **(۱) عبارت کا ترجمہ:۔** اور پانی میں ایسے جانور کا مرجانا جس میں بہتا ہوا خون نہیں ہے نہیں خراب کرتا پانی کو جیسے مچھر اور مکھی اور بھڑ اور بچھو اور پانی میں ایسے جانور کا مرجانا جو پانی میں ہی زندگی بسر کرتا ہے یہ بھی پانی کو خراب نہیں کرتا جیسے مچھلی، مینڈک، کیکڑا۔اور ماءِ مستعمل کا استعمال جائز نہیں ہے۔طہارتِ احداث میں اور ماءِ مستعمل ہر وہ پانی ہے جس سے دور کی گئی ہو نجاست یا استعمال کیا گیا ہو بدن میں قربتِ الٰہیہ کے طور پر۔

(۲) مسائل کی وضاحت:۔ اس عبارت میں پانی کے مسائل کو ذکر کررہے ہیں تو فرمایا کہ اگر پانی میں کوئی ایسا جانور مرجائے جس میں دم سائل (بہتا ہوا خون) نہیں ہے یا وہ جانور پانی میں ہی زندگی بسر کرتا ہے تو اس جانور کی موت کی وجہ سے پانی ناپاک یا خراب نہیں ہوگا۔

اس کے بعد ماءِ مستعمل کے حکم کا ذکر ہے کہ ماءِ مستعمل کو احداث سے پاکی حاصل کرنے کیلئے استعمال کرنا جائز نہیں ہے اگرچہ یہ پاک ہے، جسے دوسرے الفاظ میں یوں تعبیر کرتے ہیں کہ ماءِ مستعمل طاہر ہے۔مطہر نہیں ہے۔

اس کے بعد ماءِ مستعمل کی تعریف ذکر کی ہر وہ پانی جس سے ناپاکی دور کی گئی ہو یا اسے قربتِ الٰہیہ کے طور پر یعنی پہلے پاک ہونے کے باوجود دوبارہ وضو یا غسل کیلئے استعمال کیا گیا ہو وہ ماءِ مستعمل ہے۔

(۳) علی وجہ القربۃ کی قید کا فائدہ:۔ اس قید کا فائدہ یہ ہے کہ اگر کسی شخص نے پاک

ہونے کی حاجت میں دوبارہ وضو کیا لیکن ثواب حاصل کرنے کی نیت نہیں کی تو ماء مستعمل نہیں ہوگا۔

(۴) ضمیر کا مرجع:۔عبارت میں لیس لہ کی ضمیر مجرور کا مرجع ما موصولہ ہے جس سے مراد حیوان ہے۔

(۵) عبارت پر اعراب:۔کمامر فی السوال آنفا۔

الشق الثانی ...... (واولی الناس بالامامة اعلمهم بالسنة فان تساووا فاقرأهم فان تساووا فاورعهم فان تساووا فاسنهم)

احق بالامامۃ بالترتیب بیان کریں۔صرف عورتوں کی جماعت جائز ہے یا نہیں۔اگر ہے تو کس صورت میں؟ متوضی کی متیمم کے پیچھے، غاسل الرجلین کی ماسح علی الخفین کے پیچھے اور مفترض کی متنفل کے پیچھے نماز صحیح ہے یا نہیں۔

(خلاصۂ سوال) اس سوال میں تین امور حل طلب ہیں۔(۱) احق بالامامۃ کی ترتیب (۲) عورتوں کی جماعت کا حکم اور صورت (۳) مذکورہ صورتوں میں اقتداء کا حکم۔

جواب (۱) احق بالامامۃ کی ترتیب:۔اولاً جماعت کا حقدار وہ شخص ہے جو سنت کو سب سے زیادہ جاننے والا ہو اگر سب برابر ہوں، علم یا عدم علم میں تو پھر احق بالامامۃ وہ شخص ہے جو قرآن سب سے اچھا پڑھنے والا ہو اگر اس میں بھی سب برابر ہوں تو پھر جو سب سے زیادہ پرہیز گار ہو وہ مستحق ہے۔اگر اس میں بھی سب برابر ہوں تو پھر جو شخص ان میں سب سے زیادہ عمر رسیدہ ہو وہ امامت کا حقدار ہے۔

(۲) عورتوں کی جماعت کا حکم وصورت:۔تنہا عورتوں کی جماعت مکروہ تحریمی ہے پھر بھی اگر وہ جماعت کروائیں تو پھر ان کی امام ان کے درمیان میں ہی کھڑی ہوگی مثل ننگوں کے امام کے۔

(۳) مذکورہ صورتوں میں اقتداء کا حکم:۔متوضی کا اقتداء کرنا متیمم کے پیچھے اور غاسل الرجلین کا اقتداء کرنا ماسح علی الخفین کے پیچھے یہ دونوں اقتدائیں جائز ہیں اور مفترض کا متنفل کی اقتداء کرنا جائز نہیں ہے۔

﴿السوال الثانی﴾ ۱٤۱۸ھ

﴿الشق الاول﴾ ...... (القران افضل عند نا من التمتع والافراد)

قران، تمتع اور افراد کی تشریح اور فرق بیان کریں، دمِ قران کیا ہوتا ہے۔ دم ادا نہ کرنے کی صورت میں کتنے روزے اور کیسے رکھے جاتے ہیں۔

(خلاصۂ سوال) اس سوال میں چار امور توجہ طلب ہیں۔ (۱) حج قران، تمتع، افراد کی تشریح (۲) اقسامِ ثلثہ میں فرق۔ (۳) دمِ قران کی تعریف (۴) دم قران ادا نہ کرنے کی صورت میں کیا حکم ہے۔

﴿جواب﴾ (۱، ۲) حج قران، تمتع، افراد کی تشریح، اقسامِ ثلثہ میں فرق۔

کمامرّ فی الشق الاول من السوال الثانی ١٤٢٥ھ۔

(۳) دمِ قران کی تعریف:۔ حج قران کے شکرانہ میں یوم نحر کو جمرۂ عقبی کی رمی کے بعد بکری یا گائے یا اونٹ کی قربانی کرنے کو دم قران کہتے ہیں۔

(۴) دمِ قران ادا نہ کرنے کی صورت میں کیا حکم ہے:۔ دم قرآن ادا نہ کرنے کی صورت میں دس روزے لازم ہیں۔ تین ایام حج میں بایں طور کہ آخری روزہ عرفہ کے دن ہو اور بقیہ سات روزے ایام تشریق کے بعد کسی بھی وقت رکھ سکتا ہے۔

﴿الشق الثانی﴾ ...... (ولایجوز بیع زراع من ثوب ولابیع جذع من سقف وضربة القانص لابیع المزابنة وهو بیع التمر علی النخل بخرصه تمراً ولایجوز البیع بالقاء الحجر والملامسة والمنابذة ولایجوز بیع ثوب من ثوبین)

سلیس ترجمہ کے بعد مسائل کی تشریح کریں۔ بیع کی مذکورہ اقسام کی تعریفات کریں۔

(خلاصۂ سوال) اس سوال کا حاصل تین امور ہیں۔ (۱) عبارت کا ترجمہ (۲) مسائل کی تشریح (۳) بیع کی اقسام مذکورہ کی تعریفات۔

﴿جواب﴾ (۱، ۲، ۳) عبارت کا ترجمہ، مسائل کی تشریح، بیع کی اقسام

مذکورہ کی تعریفات:۔کمامر فی الشق الثانی من السوال الثانی ١٤٢٥ھ وفی الشق الثانی من السوال الاول ١٤٢٢ھ۔

﴿السوال الثالث﴾ ١٤١٨ھ

﴿الشق الاول﴾ …… (الشفعة واجبة للخليط فى نفس المبيع ثم للخليط فى حق المبيع كالشرب والطريق ثم للجار وليس للشريك فى الطريق والشرب والجار شفعة مع الخليط فان سلم الخليط فالشفعة للشريك فى الطريق فان سلم اخذها الجار والشفعة تجب بعقد البيع وتستقر بالاشهاد وتملك بالاخذ اذاسلمها المشترى اوحكم بها حاكم)

ترجمہ ومطلب واضح کریں‘ اقسامِ شفیع وترتیب حقدارانِ شفعہ واضح لکھیں۔

(خلاصۂ سوال) اس سوال کا خلاصہ چار امور ہیں۔(۱) عبارت کا ترجمہ (۲) عبارت کا مطلب (۳) اقسامِ شفیع (۴) ترتیب حقدارانِ شفعہ۔

﴿جواب﴾ (۱ تا ۴) **عبارت کا ترجمہ‘ مطلب‘ اقسامِ شفعہ وترتیبِ حقدارانِ شفعہ**:۔کمامرّ فی الشق الثانی من السوال الثالث ١٤٢٥ھ۔

﴿الشق الثانى﴾ ……(الهبة تصح بالايجاب والقبول وتتم بالقبض فان قبض الموهوب له فى المجلس بغير اذن الواهب جاز وان قبض بعد الافتراق لم تصح)

عبارت کی تشریح کریں‘ ہبہ میں رجوع جائز ہے یا نہیں‘ رقبی کے متعلق فقہاء کا اختلاف بیان کریں۔

(خلاصۂ سوال) اس سوال کا خلاصہ تین امور ہیں۔(۱) عبارت کی تشریح (۲) ہبہ میں رجوع کا حکم (۳) رقبی میں فقہاء کا اختلاف۔

﴿جواب﴾ (۱) **عبارت کی تشریح**:۔اولاً ہبہ کے ارکان کا ذکر ہے کہ ہبہ ایجاب وقبول سے صحیح ہوتا ہے اور جب موہوب لہٗ موہوبہ چیز پر قبضہ کرلے تو ہبہ مکمل ہوجاتا ہے اس کے

بعد ہبہ کا ایک مسئلہ بیان کیا کہ اگر واہب نے کوئی چیز ہبہ کی اور موہوب لہ نے واہب کی اجازت کے بغیر ہی مجلسِ عقد میں موہوبہ چیز پر قبضہ کرلیا تو ہبہ مکمل ہو جائے گا اور یہ قبضہ کرنا صحیح ہوگا اور اگر مجلس برخواست ہوگئی واہب نے موہوبہ چیز موہوب لہ کے سپرد نہیں کی تو اب واہب کے جانے کے بعد موہوب لہٗ کا موہوبہ چیز پر قبضہ کرنا صحیح نہ ہوگا۔ اور یہ ہبہ تام نہ ہوگا۔

(۲) ہبہ میں رجوع کا حکم:۔ عندالاحناف ہبہ سے رجوع کرنا جائز ہے اور امام شافعیؒ فرماتے ہیں کہ اگر باپ نے بیٹے کو کوئی چیز ہبہ کی ہے تو صرف وہی اس کے اندر رجوع کرسکتا ہے۔ اس کے علاوہ کوئی شخص اپنے ہبہ سے رجوع نہیں کرسکتا۔

(۳) رقبیٰ میں فقہاء کا اختلاف:۔ امام ابوحنیفہؒ امام محمدؒ اور امام مالکؒ فرماتے ہیں کہ رقبیٰ ناجائز ہے کیونکہ اس میں جانبین میں سے ہر ایک دوسرے کی موت کا منتظر رہتا ہے کہ کس وقت وہ مرے اور میں زمین کا مالک بن جاؤں۔ جبکہ امام ابو یوسفؒ امام شافعیؒ وامام احمدؒ کے نزدیک رقبیٰ جائز ہے۔

الورقة الثالثة فی الفقه

﴿السوال الاول﴾ ۱٤۱۷ھ

﴿الشق الاول﴾...... (ويجوز التيمم للصحيح المقيم اذا حضرت جنازة والولى غيره فخاف ان اشتغل بالطهارة ان تفوته صلوة الجنازه فله ان يتيمم ويصلى وكذلك من حضر العيد فخاف ان اشتغل بالطهارة ان تفوته العيد)

عبارت کا ترجمہ کریں، تیمّم کی لغوی وشرعی تعریف بیان کریں، نیز بتائیں کہ اگر نمازِ جمعہ فوت ہونے کا خطرہ ہو تو تیمّم جائز ہے؟

(خلاصۂ سوال) اس سوال میں تین امور کا حل مطلوب ہے (۱) عبارت کا ترجمہ (۲) تیمّم کا لغوی وشرعی معنیٰ (۳) جمعہ کے فوت ہونے کے خوف سے تیمّم کا حکم۔

﴿جواب﴾ (۱) عبارت کا ترجمہ:۔ اور جائز ہے تیمّم کرنا تندرست مقیم کیلئے جب

جنازہ حاضر ہو اور ولی اس کا غیر ہو۔ پس خوف ہو اسے کہ اگر مشغول ہو اوہ طہارۃ میں تو فوت ہو جائے گی جنازہ کی نماز پس جائز ہے اس کے لیے یہ کہ تیمّم کر کے نماز پڑھ لے اور اسی طرح جو شخص حاضر ہو نمازِ عید میں پس اسے خوف ہو کہ اگر مشغول ہوا طہارت میں تو نمازِ عید فوت ہو جائے گی۔

(۲) تیمّم کا لغوی وشرعی معنی: ۔لغت میں قصد کرنا اور شریعت میں پاک مٹی سے بہ نیت طہارت چہرہ اور ہاتھوں کا مسح کرنا۔

(۳) جمعہ کے فوت ہونے کے خوف سے تیمّم کا حکم: ۔جمعہ کے فوت ہونے کے خوف سے تیمّم کرنا جائز نہیں ہے کیونکہ اس کا نائب نمازِ ظہر موجود ہے اور تیمّم اس چیز کیلئے جائز ہوتا ہے جس کا نائب وخلیفہ نہ ہو۔

﴿الشق الثانی﴾ ……(لایجوز الصلوۃ عند طلوع الشمس ولا عند غروبها الّا عصریومه ولا عند قیامها فی الظهیرۃ ولایصلی علی جنازہ ولایسجد للتلاوۃ ویکرہ ان یتنفل بعد صلوۃ الفجر حتی تطلع الشمس وبعد صلوۃ العصر حتی تغرب الشمس)

عبارت کا ترجمہ وتشریح کریں' یومه کی ضمیر کا مرجع بیان کریں' اور بتائیں کہ نمازِ فجر وعصر کے بعد سجدۂ تلاوت' نمازِ جنازہ اور فوت شدہ نمازوں کی قضاء جائز ہے یا نہیں۔

(خلاصۂ سوال) اس سوال میں چار امور حل طلب ہیں۔ (۱) عبارت کا ترجمہ (۲) عبارت کی تشریح (۳) ضمیر کا مرجع (۴) نمازِ فجر وعصر کے بعد سجدۂ تلاوت' نمازِ جنازہ' فوت شدہ نمازوں کا حکم۔

﴿جواب﴾ (۱) عبارت کا ترجمہ: ۔نہیں ہے جائز نماز پڑھنا طلوعِ شمس کے وقت اور نہ غروبِ شمس کے وقت مگر اس دن کی عصر کی نماز اور دوپہر کو استواءِ شمس کے وقت' اور نہیں نماز پڑھ سکتا جنازہ پر اور نہ سجدۂ تلاوت کر سکتا ہے۔ اور مکروہ ہے نفل پڑھنا نمازِ فجر کے بعد طلوعِ شمس تک اور نمازِ عصر کے بعد غروبِ شمس تک۔

(۲) عبارت کی تشریح: ۔اس عبارت میں نماز کے اوقات ممنوعہ کا ذکر ہے کہ تین

اوقات میں نماز پڑھنا منع ہے۔طلوعِ شمس' غروب شمس اور استواءِ شمس کے وقت' ان اوقات میں فرائض کی طرح نمازِ جنازہ اور سجدۂ تلاوت بھی منع ہے اسکے علاوہ نماز فجر کے بعد طلوعِ شمس تک اور نمازِ عصر کے بعد غروب شمس تک کسی قسم کے نوافل بھی مکروہ ہیں۔

(۳) **ضمیر کا مرجع**:۔یومہ کی ضمیر کا مرجع مصلّی ہے یعنی مصلّی اس دن کی عصر کی نماز غروب کے وقت پڑھ سکتا ہے۔

(۴) **نمازِ فجر وعصر کے بعد سجدۂ تلاوت' نماز جنازہ' فوت شدہ نمازوں کا حکم**:۔ان دونوں اوقات میں یہ تینوں افعال (سجدۂ تلاوت' نماز جنازہ' فوت شدہ نمازوں کی قضاء) جائز ہیں۔

﴿السوال الثانی﴾ ۱۴۱۷ھ

﴿الشق الاول﴾......(وتکبیر التشریق اوله عقیب صلوة الفجر من یوم عرفة و آخره عقیب صلوةِ العصر من یوم النحر عند ابی حنیفةؒ وقال ابویوسفؒ و محمدؒ الی صلوة العصر من آخر ایام التشریق)

عبارت کا ترجمہ ومسئلہ کی وضاحت فرمائیں۔یوم عرفہ' یوم نحر اور ایام تشریق سے کون سے دن مراد ہیں۔احناف کا کس امام کے قول پر عمل ہے' تکبیراتِ تشریق مرد وعورت دونوں پر لازم ہیں یا کسی ایک پر۔

(**خلاصۂ سوال**) اس سوال میں پانچ امور کا جواب مطلوب ہے (۱) عبارت کا ترجمہ (۲) مسئلہ کی وضاحت (۳) یوم عرفہ یومِ نحر و ایام تشریق کی مراد (۴) احناف کا عمل (۵) تکبیراتِ تشریق کا لزوم۔

﴿جواب﴾ (۱) عبارت کا ترجمہ:۔تکبیرات تشریق کی ابتداء یوم عرفہ کی فجر کی نماز کے بعد ہے اور اس کی انتہاء امام ابوحنیفہؒ کے نزدیک یوم اُنحر کی نمازِ عصر کے بعد ہے' اور صاحبینؒ فرماتے ہیں کہ ایام تشریق کے آخری دن کی نماز عصر تک ہے۔

(۲) **مسئلہ کی وضاحت**:۔اس عبارت میں تکبیراتِ تشریق کے وقت کا ذکر ہے کہ تکبیراتِ تشریق کی ابتدا یومِ عرفہ کی نمازِ فجر سے ہوگی' اور اس کی انتہاء میں اختلاف ہے امام اعظمؒ کے

نزدیک یوم النحر کی عصر کی نماز تک ہے اور صاحبینؒ کے نزدیک اسکی انتہاء تیرہ ذوالحجہ کی عصر تک ہے۔

(۳) یوم عرفہ، یوم نحر وایام تشریق کی مراد: ۔یوم عرفہ سے مراد نویں ذوالحجہ، یوم النحر سے دسویں ذوالحجہ اور ایام تشریق سے گیارہویں، بارہویں اور تیرہویں ذوالحجہ کے ایام مراد ہیں۔

(۴) احناف کا عمل: ۔احناف کا عمل تکبیرات تشریق میں صاحبینؒ کے قول پر ہے۔

(۵) تکبیراتِ تشریق کا لزوم: ۔تکبیراتِ تشریق کا لزوم مرد وعورت دونوں پر ہے۔

﴿الشق الثانی﴾......اذا اطلع المشتری علی عیب فی المبیع فهو بالخیاران شاء اخذه بجمیع الثمن وان شاء رده)

ترجمہ کریں، مشتری بائع سے نقصان کا معاوضہ لیکر معیوب مبیع اپنے پاس رکھ سکتا ہے؟ خیارِ رؤیت، خیارِ شرط اور خیارِ عیب کی مثالوں سے وضاحت کریں۔

(خلاصۂ سوال) (۱) عبارت کا ترجمہ (۲) نقصان کا معاوضہ لینے کی صورت میں مبیع کا حکم (۳) خیارِ رؤیت وخیارِ شرط وخیارِ عیب کی مثالوں سے وضاحت۔

﴿جواب﴾ **(۱) عبارت کا ترجمہ:** ۔جب مطلع ہو مشتری مبیع میں عیب پر تو اسے خیار ہے اگر چاہے تو لے لے اسے پورے ثمن کے ساتھ اور اگر چاہے تو اسے رد کردے۔

(۲) نقصان کا معاوضہ لینے کی صورت میں مبیع کا حکم: ۔مشتری نے مبیع کے اندر عیب پایا تو مشتری نقصان کا معاوضہ لیکر مبیع اپنے پاس نہیں رکھ سکتا، بلکہ چاہے تو پورے ثمن دے کر مبیع رکھ لے۔ چاہے تو پوری مبیع واپس کردے۔

(۳) خیارِ رؤیت، خیارِ شرط وخیارِ عیب کی مثالوں سے وضاحت: ۔خیارِ رؤیت وہ خیار ہے جو مشتری کو مبیع دیکھنے کے بعد حاصل ہو جیسے زید نے سائیکل بیچا اور بکر نے بلا دیکھے خرید لیا بعد میں اس نے اسے دیکھا تو کسی وجہ سے اسے پسند نہ آیا تو اسے خیار ہے کہ عقد کو ختم کردے۔ خیارِ شرط وہ خیار ہے جو بائع یا مشتری کو شرط لگانے کی وجہ سے حاصل ہو مثلاً زید نے بکر سے گھڑی خرید لی اور شرط لگا دی کہ مجھے خیار حاصل ہوگا اگر میرے گھر والوں کو پسند آ گئی تو ٹھیک ہے وگرنہ کل تک میں تمہیں واپس کردوں گا۔ مجھے واپسی کا خیار ہے۔ خیارِ عیب وہ خیار

ہے جو مشتری کو عیب کی وجہ سے حاصل ہو' مثلاً زید نے خالد سے ایک غلام (بکر) خریدا' جب بعد میں اسے گھر لے آیا تو کچھ ایام کے بعد وہ بھاگ گیا' تو یہ بھاگنا عیب ہے' لہٰذا زید کو خیارِ عیب حاصل ہے کہ اس کی وجہ سے غلام واپس کر دے۔

﴿السوال الثالث﴾ ۱٤۱۷ھ

﴿الشق الاول﴾......(الاقالة جائزة فی البیع للبائع والمشتری بمثل الثمن الاول فان شرط اکثرمنه اواقل منه فالشرط باطل ویرد بمثل الثمن الاول وهی فسخ فی حق المتعاقدین وبیع جدید فی حق غیر هما)

عبارت کا ترجمہ ومسئلہ کی وضاحت کریں نیز اقالہ اگر غیر متعاقدین کیلئے بیع جدید ہے تو اس کا کیا فائدہ ہوگا۔

(خلاصۂ سوال) اس سوال میں ممتحن تین امور کا طالب ہے۔ (۱) عبارت کا ترجمہ (۲) مسئلہ کی وضاحت (۳) اقالہ کا غیر متعاقدین کیلئے بیع جدید ہونے کا فائدہ۔

﴿جواب﴾ (۱) عبارت کا ترجمہ:۔ اقالہ جائز ہے بیع میں بائع اور مشتری کیلئے ثمنِ اول کی مثل کے ساتھ' پس اگر اس سے زیادہ یا کم کی شرط لگادی تو شرط باطل ہے اور مبیع واپس کی جائے گی ثمنِ اول کی مثل کے ساتھ' اور یہ اقالہ فسخ ہے متعاقدین کے حق میں اور بیع جدید ہے ان کے غیر کے حق میں۔

(۲) مسئلہ کی وضاحت:۔ اس عبارت میں اقالہ کے متعلق مسئلہ ذکر کیا جا رہا ہے۔ اقالہ بیع کو ثابت ہونے کے بعد زائل وفسخ کرنے کو کہتے ہیں تو فرمایا کہ بائع ومشتری دونوں کیلئے اقالہ کرنا درست ہے بشرطیکہ ثمن اول کی مثل پر اقالہ ہو یعنی پہلے جتنے ثمن میں چیز فروخت ہوئی ہے۔اب بھی اتنے ہی ثمن میں واپس ہو' اگر کمی یا زیادتی ثمن کی شرط لگادی گئی تو پھر یہ شرط باطل ہوگی اور اقالہ بہرصورت ثمنِ اول کی مثل کے ساتھ ہی ہوگا۔اور یہ اقالہ متعاقدین کیلئے فسخ ہے یعنی وہ پہلی بیع کو ہی ختم کر رہے ہیں اور ان کے غیر کے حق میں یہ اقالہ بیع جدید سمجھا جائے گا۔نہ کہ عقدِ اول کا فسخ۔

(۳) اقالہ کا غیرِ متعاقدین کیلئے بیع جدید ہونے کا فائدہ: غیرِ متعاقدین کیلئے بیع جدید ہونے کا فائدہ یہ ہے کہ ان کو حقِ شفعہ حاصل ہوگا۔ اگر وہ زمین وغیرہ ہے۔

﴿الشق الثانی﴾ ...... (الشركة على ضربين شركة املاك وشركة عقود فشركة الاملاك العين يرثها رجلان اويشتريانها)

عبارت کا ترجمہ تحریر کریں' کیا شرکتہ املاک میں ایک شریک دوسرے کے حصہ میں تصرف کرسکتا ہے؟ شرکتِ عقود کی اقسام اور اقسامِ شرکتِ عقود کی تعریف ذکر کریں۔

(خلاصۂ سوال) اس سوال میں چار امور مطلوب ہیں (۱) عبارت کا ترجمہ (۲) شرکتِ املاک میں تصرف کی وضاحت۔ (۳) شرکت عقود کی اقسام (۴) اقسام شرکت عقود کی تعریف۔

﴿جواب﴾ (۱ تا ۴) عبارت کا ترجمہ' شرکتِ املاک میں تصرف کی وضاحت' شرکتِ عقود کی اقسام مع تعریفات: کما مرّ فی الشق الثانی من السوال الثالث ۱٤۲۲ھ۔

☆

☆☆

☆☆☆

☆☆☆☆

☆☆☆☆☆

☆☆☆☆

☆☆☆

☆☆

☆
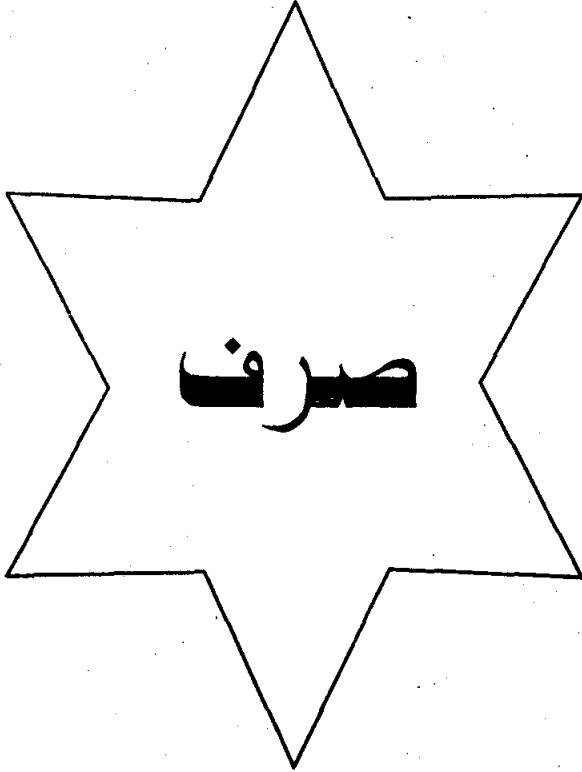
یا حَیُّ بسم اللہ الرحمٰن الرحیم یا قَیُّومُ
صرف
علم الصیغه
فصول اکبری

الورقة الرابعة فی الصرف

﴿السوال الاول﴾ ۱٤۲٥ھ

﴿الشق الاول﴾ ......ثلاثی' رباعی' ثلاثی مجرد' ثلاثی مزید فیہ' رباعی مجرد' رباعی مزید فیہ۔

(۱) مذکورہ اصطلاحات میں سے ہر ایک کی تعریف اور مثال ذکر کریں۔ (۲) یہ بتلائیں کہ ثلاثی مزید مطلق بے ہمزۂ وصل کے کتنے باب ہیں۔ ابواب کے نام اور علامات تحریر کریں۔

(خلاصۂ سوال) اس سوال میں پانچ چیزیں مطلوب ہیں (۱) ثلاثی' رباعی' ثلاثی مجرد' ثلاثی مزید فیہ' رباعی مجرد' رباعی مزید فیہ کی تعریف (۲) انکی امثلہ (۳) ثلاثی مزید مطلق بے ہمزۂ وصل کے ابواب کی تعداد (۴) ابواب کے نام (۵) ابواب کی علامات۔

﴿جواب﴾ (۱'۲) مذکورہ اصطلاحات کی تعاریف وامثلہ:۔ ثلاثی وہ ہے کہ جس میں حروفِ اصلی تین ہوں جیسے نَصَرَ یَنۡصُرُ۔ رباعی وہ ہے کہ جس میں حروفِ اصلی چار ہوں جیسے بَعۡثَرَ یُبَعۡثِرُ۔ ثلاثی مجرد وہ ہے کہ جس کی ماضی میں صرف تین حرف ہوں اور تینوں اصلی ہوں کوئی حرف زائد نہ ہو جیسے نَصَرَ ضَرَبَ۔ ثلاثی مزید فیہ وہ ہے کہ جس کی ماضی میں تین حرف اصلی ہوں اور کوئی حرف زائد بھی ہو جیسے اِجۡتَنَبَ اَکۡرَمَ ۔ رباعی مجرد وہ ہے کہ جس کی ماضی میں صرف چار حرف ہوں اور چاروں اصلی ہوں کوئی حرف زائد نہ ہو جیسے بَعۡثَرَ دَحۡرَجَ ۔رباعی مزید فیہ وہ ہے کہ جس کی ماضی میں چار حروف اصلی ہوں اور کوئی حرف زائد بھی ہو جیسے تَسَرۡبَلَ اِبۡرَنۡشَقَ۔

(۳) ثلاثی مزید مطلق بے ہمزۂ وصل کے ابواب کی تعداد:۔ ثلاثی مزید مطلق بے ہمزۂ وصل کے پانچ باب ہیں۔

(۴) ابواب کے نام:۔ اِفۡعَال' تَفۡعِیۡل' مُفَاعَلَةٌ' تفعُّل' تفاعُل۔

(۵) ابواب کی علامات:۔ ۱ اِفۡعَالٌ کی علامت یہ ہے کہ ماضی اور امر میں ہمزۂ قطعی ہوتا ہے۔ ۲ تَفۡعِیۡلٌ کی علامت یہ ہے کہ عین کلمہ مشدد ہوتا ہے بغیر تا کہ فاء پر مقدم ہونے کے (یعنی فا کلمہ سے پہلے تا نہیں ہوتی) ۳ مُفَاعَلَةٌ کی علامت یہ ہے کہ فا کے بعد الف زائد ہوتا ہے

بغیر تا کے فاء پر مقدم ہونے کے۔ ۴ تَفَعُّلٌ کی علامت یہ ہے کہ عین کلمہ مشدد ہوتا ہے اور تا فاء کلمہ پر مقدم ہوتی ہے۔ ۵ تَفَاعُلٌ کی علامت یہ ہے کہ فاء سے پہلے تا اور فاء کے بعد الف کی زیادتی ہوتی ہے۔

﴿الشق الثانی﴾ ......اسم فاعل اور صفت مشبہ کی تعریف کیجئے۔ اور دونوں کے درمیان فرق کو مثالوں کے ذریعہ واضح کیجئے۔ نیز اسم فاعل کی گردان اور صفت مشبہ کے اوزان لکھنا نہ بھولیے۔

(خلاصۂ سوال) اس سوال میں چار امور مطلوب ہیں۔ (۱) اسم فاعل اور صفت مشبہ کی تعریف (۲) اسم فاعل وصفت مشبہ میں فرق مع امثلہ (۳) اسم فاعل کی گردان (۴) صفت مشبہ کے اوزان۔

﴿جواب﴾ (۱'۲) اسم فاعل وصفت مشبہ کی تعریف' اسم فاعل اور صفت مشبہ میں فرق مع امثلہ:۔ اسم فاعل اور صفت مشبہ میں کئی فرق ہیں (۱) صفت مشبہ وہ اسم مشتق ہے جو کسی ذات کے معنیٰ مصدری کے ساتھ ثبوت کے طریقے پر (دائمی طور) پر موصوف ہونے پر دلالت کرے۔ اور اسم فاعل وہ اسم مشتق ہے جو کسی ذات کے معنیٰ مصدر کے ساتھ حدوث کے طریقے (غیر دائمی طور) پر موصوف ہونے پر دلالت کرے۔ اس کی وضاحت اور تشریح یہ ہے۔ صفت مشبہ میں اس ذات کے اندر اس صفت یعنی فعل کی طاقت موجود ہو خواہ بالفعل وہ کام کر رہا ہو یا نہ۔ اور اسم فاعل میں اس ذات کا فی الحال اس صفت یعنی کام کے ساتھ موصوف ہونا ضروری ہے۔

(۲) صفت مشبہ ہمیشہ لازمی ہوتا ہے اگرچہ فعل متعدی سے آئے۔ یعنی صفت مشبہ کے بعد مفعول ذکر نہیں کیا جاتا۔ اور اسم فاعل فعل لازم سے لازمی ہوتا اور فعل متعدی سے متعدی ہوتا ہے۔

(۳) مثال سے فرق سَامِعٌ کلامَكَ کہیں گے اور سَمِیعٌ کلامَكَ نہیں کہہ سکتے سامع اس وقت کہیں گے جب سن رہا ہو۔ جب نہ سن رہا ہو اس وقت سامعٌ نہ کہیں گے اور سمیعٌ دونوں حالتوں میں کہیں گے خواہ کوئی آواز سن رہا ہو یا نہ۔

(۳) اسم فاعل کی گردان:۔ فاعِلٌ فاعلانِ فاعلَیْنِ فاعلُوْنَ فاعِلِیْنَ فاعلة فاعلتَانِ فاعلتَیْنِ فاعِلَاتٌ۔

(۴) **صفت مشبہ کے اوزان:**۔ صَعْبٌ صِفْرٌ صُلْبٌ حَسَنٌ خَشِنٌ نَدُسٌ زِئِمٌ بِلِزٌ حُطَمٌ جُنُبٌ اَحْمَرُ کَابِرٌ کَبِیْرٌ غَفُوْرٌ جَیِّدٌ جَبَانٌ هِجَانٌ شُجَاعٌ عَطْشَانٌ عَطْشٰی حُبْلٰی حَمْرَاءُ عُشَرَاءُ۔

﴿السوال الثانی﴾ ۱۴۲۵ھ

﴿الشق الاول﴾......اِدَّعٰی اِذَّکَرَ اِزَّجَرَ یَعِدُ عِدَۃٌ۔

پہلے تین صیغوں میں کونسا قانون جاری ہوتا ہے؟ اور ان میں کتنی صورتیں جائز ہیں؟ مثالوں کے ذریعہ واضح کریں۔ اور آخری دو صیغوں میں کونسے قانون جاری ہوتے ہیں؟ وضاحت کیساتھ لکھیں۔

(خلاصۂ سوال) اس سوال میں چار چیزیں مطلوب ہیں۔ (۱) اِدَّعٰی اِذَّکَرَ اِزَّجَرَ میں جاری شدہ قانون کی نشاندہی۔ (۲) ان میں کتنی صورتیں جائز ہیں (۳) انکی مثالیں (۴) یَعِدُ عِدَۃٌ میں جاری ہونے والے قانون۔

﴿جواب﴾ (۱، ۲، ۳) ادعی۔ اذکر۔ ازجر میں جاری شدہ قانون۔ صورتیں۔ امثلہ:۔ اگر باب افتعال کا فاءکلمہ دال یا ذال یا زاء ہو تو تائے افتعال دال سے بدل جاتی ہے پھر اگر فاءکلمہ بھی دال ہو تو دال کا دل میں ادغام کردیں گے وجوبی طور پر جیسے اِدَّعٰی۔ اور اگر فاءکلمہ ذال ہو تو اس کی تین حالتیں ہیں۔

۱ ذال کو دال سے بدل کر دال کا دال میں ادغام کردیں گے۔ جیسے اِدَّکَرَ

۲ دال کو ذال سے بدل کر ذال کا ذال میں ادغام کردیں گے جیسے اِذَّکَرَ

۳ بغیر ادغام کے پڑھیں گے جیسے اِذْدَکَرَ۔

اور اگر فاءکلمہ زاء ہو تو پھر اس کی دو حالتیں ہیں۔

۱ دال کو زاء سے بدل کر زاء کا زاء میں ادغام کردیں گے جیسے اِزَّجَرَ۔

۲ بغیر ادغام کے پڑھیں گے جیسے اِزْدَجَرَ۔

(۴) یَعِدُ میں جاری ہونے والا قانون:۔ جو واؤ علامتِ مضارع مفتوحہ اور کسرہ کے درمیان واقع ہو وہ واؤ گر جاتی ہے۔ جیسے یَعِدُ (کہ اصل میں یَوْعِدُ تھا واؤ

علامتِ مضارع مفتوحہ اور کسرہ کے درمیان واقع ہوگئی لہٰذا اسکو گرادیا یَعِدُ ہوگیا)۔

عِدَةٌ میں جاری ہونیوالا قانون: ۔جو مصدر فِعْلٌ کے وزن پر ہواور اس کا فاءکلمہ واؤ ہوتو اس واؤ کو حذف کردیں گے اور عین کلمہ کو کسرہ دیدیں گے اور آخر میں ۃ بڑھادیں گے۔جیسے عِدَةٌ (کہ اصل میں وِعْدٌ تھا مصدر فِعْلٌ کے وزن پر واقع ہوا اور اس کا فاءکلمہ واؤ تھی لہٰذا واؤ کو گرادیا اور عین کلمہ کو کسرہ دیکر آخر میں تاء کا اضافہ کردیا تو عِدَةٌ ہوگیا)۔

﴿الشق الثانی﴾......قِیَامًا۔ حِیَاضٌ۔ جِیَادٌ۔ مُضِیٌّ۔ مَقُوْلٌ۔

مذکورہ صیغوں کی اصل بتا کر تعلیل ذکر کریں اور یہ بتائیں کہ ان میں کونسے قواعد کے تحت تعلیل ہوئی ہے۔نیز مَقُوْلُ کی تعلیل میں اختلاف اور ثمرہ اختلاف کو بطرزِ مصنف بیان کریں۔

(خلاصۂ سوال) اس سوال میں چار چیزیں مطلوب ہیں (۱) مذکورہ صیغوں کی اصل (۲) صیغوں کی تعلیل (۳) ان صیغوں کے قواعد۔(۴) مَقُوْلٌ کی تعلیل میں اختلاف اور ثمرۂ اختلاف۔

﴿جواب﴾ (۱'۲'۳) مذکورہ صیغوں کی اَصل۔تعلیل۔قواعد: ۔قِیَامًا اصل میں قِوَامًا تھا۔واؤ کسرہ کے بعد مصدر کا عین کلمہ واقع ہوئی۔اور اس کے فعل میں تعلیل بھی ہوئی ہے لہٰذا واؤ کو یاء سے بدل دیا قِیَامًا ہوگیا۔اور اس میں اِسی قِیَامًا والے قاعدہ کے تحت تعلیل ہوئی ہے۔ حِیَاضٌ اصل میں حِوَاضٌ تھا۔واؤ جمع کا عین کلمہ واقع ہوئی اور یہ واؤ مفرد میں ساکن تھی لہٰذا اس واؤ کو یاء سے بدل دیا حِیَاضٌ ہوگیا۔اور اس میں اسی حِیَاضٌ والے قاعدہ کے تحت تعلیل ہوئی ہے۔ جِیَادٌ اصل میں جِوَادٌ تھا۔واؤ جمع کا عین کلمہ واقع ہوئی۔اور یہ واؤ مفرد میں معلل تھی لہٰذا اس واؤ کو یاء سے بدل دیا جِیَادٌ ہوگیا۔اور اس میں اسی جِیَادٌ والے قاعدہ کے تحت تعلیل ہوئی ہے۔ مُضِیٌّ اصل میں مُضُوْیٌ تھا۔واؤ اور یاء غیر مبدل کلمۂ غیر ملحق میں جمع ہوگئیں اور ان میں سے پہلا ساکن تھا۔لہٰذا واؤ کو یاء سے بدل کر یاء کا یاء میں ادغام کردیا۔مُضُیٌّ ہوگیا۔پھر یاء کی مناسبت سے ماقبل کے ضمہ کو کسرہ سے بدلا تو مُضِیٌّ ہوگیا۔اور اس میں سَیِّدٌ والے قاعدہ کے تحت تعلیل ہوئی ہے۔ مَقُوْلٌ اصل میں مَقْوُوْلٌ تھا۔واؤ متحرک تھی ماقبل ساکن تھا لہٰذا واؤ کی حرکت نقل کر کے ماقبل کو دیدی پھر دو واؤ ساکن جمع ہوگئیں۔ایک کو گرادیا تو مَقُوْلٌ

ہوگیا۔اور اِس میں یَقُوْلُ والے قاعدہ کے تحت تعلیل ہوئی ہے۔

(۴)مَقُوْلٌ کی تعلیل میں اختلاف:۔اس میں اختلاف ہے کہ ایسے مواقع میں واؔوَ اول حذف ہوتا ہے یا واؤ دوم۔بعض کہتے ہیں کہ دوسرا حذف ہوتا ہے کیونکہ زائد ہے اور زائد حذف کا زیادہ مستحق ہے۔اور بعض کہتے ہیں کہ اول۔کیونکہ دوسرا علامت ہے اور علامت حذف نہیں ہوا کرتی۔اکثر علماء صرف نے حذفِ دوم کو ترجیح دی ہے۔مگر راقم کے نزدیک حذفِ اول راجح ہے۔ کیونکہ عموماً دستور یہی ہے کہ ایسے ساکنین میں پہلا حذف ہوا کرتا ہے۔خواہ وہ زائد ہو یا اصلی۔لہٰذا اس کو اپنے نظائر سے جدا نہیں کرنا چاہیے۔

ثمرۂ اختلاف:۔ایسے مواقع میں اختلاف بظاہر کچھ معلوم نہیں ہوتا۔کیونکہ بہر کیف مَقُوْلٌ ہوجاتا ہے۔خواہ اول حذف ہو یا دوم۔

مولانا عصمت اللہ سہارنپوریؒ نے شرح خلاصۃ الحساب میں لفظِ رحمٰن کے منصرف یا غیر منصرف ہونے کے بیان میں بڑی اچھی بات لکھی ہے۔اور وہ یہ کہ ایسے اختلافات کا نتیجہ مسائل فقہیہ میں نکل آتا ہے۔مثلاً کسی شخص نے قسم کھائی کہ میں آج واؔوَ زائد کا تکلم نہیں کروں گا۔پھر اس نے لفظِ مَقُوْلٌ کا تکلم کرلیا۔تو جو صرفی حذفِ اول کے قائل ہیں ان کے مذہب پر یہ حانث ہوجائے گا۔اور جو صرفی حذفِ دوم کے قائل ہیں ان کے مذہب پر حانث نہیں ہوگا۔یا مثلاً بیوی سے کہا کہ آج اگر تو نے واؔوَ زائد کا تکلم کیا تو تجھے طلاق ہے تو بیوی نے لفظِ مَقُوْلٌ منہ سے نکال دیا تو جو صرفی حذف اول کے قائل ہیں ان کے مذہب پر طلاق واقع ہوجائے گی۔اور جو صرفی حذفِ دوم کے قائل ہیں ان کے مذہب پر طلاق واقع نہیں ہوگی۔

﴿السوال الثالث﴾ ۱٤۲۵ھ

﴿الشق الاول﴾ ......باب افعال کی خاصیات میں سے تعدیہ' تصییر' تعریض' وجدان' سلب اور بلوغ کی تعریف کریں۔اور مثالوں سے واضح کریں۔

(خلاصۂ سوال)اس سوال میں دو چیزیں مطلوب ہیں(۱)باب افعال کی خاصیات مذکورہ کی تعریفات(۲)امثلہ۔

﴿جواب﴾(۲'۱)تعریف وامثلہ:۔تعدیہ متعدی بنانا یعنی جومصدر مجرد میں لازم ہے وہ باب افعال میں متعدی بن جاتا ہے۔جیسے خَرَجَ زَیۡدٌ زید نکلا (مجرد میں یہ لازم ہے) اور اَخۡرَجۡتُہٗ میں نے اس کو نکالا (باب افعال میں یہ متعدی ہے) اور جومصدر مجرد میں متعدی بیک مفعول ہو وہ باب افعال میں آ کر متعدی بدو مفعول بن جاتا ہے۔جیسے حَفَرۡتُ نَھۡرًا میں نے نہر کھودی (مجرد میں یہ متعدی بیک مفعول ہے) اور اَحۡفَرۡتُ زَیۡدًا نَھۡرًا میں نے زید سے نہر کھدوائی (باب افعال میں یہ متعدی بدو مفعول ہے) تصییر کسی چیز کو صاحبِ ماخذ بنانا۔ جیسے اَشۡرَکۡتُ النَّعۡلَ میں نے جوتی شراک دار بنائی شراک ماخذ ہے بمعنی تسمہ۔ تعریض فاعل کا مفعول کو ماخذ کی جگہ لے جانا جیسے ابۡعَتُ الفرسَ میں گھوڑے کو بیع کی جگہ لے گیا اس میں بیع ماخذ ہے۔وجدان کسی شے کو ماخذ کے ساتھ موصوف پانا جیسے اَبۡخَلۡتُ زَیۡدًا میں نے زید کو بخیل پایا۔اس میں بخل ماخذ ہے۔سلب کسی شے سے ماخذ کو دور کرنا۔پھر سلب کی دو قسمیں ہیں(۱) اگر فعل لازم ہے تو سلب فاعل سے ہوگا۔جیسے اَقۡسَطَ زَیۡدٌ زید نے اپنے آپ سے ظلم کو دور کیا۔(۲) اور اگر فعل متعدی ہے تو سلب مفعول سے ہوگا جیسے شَکٰی وَاَشۡکَیۡتُہٗ اس نے شکایت کی میں نے اس کی شکایت کو دور کر دیا۔بلوغ ماخذ میں پہنچنا یا داخل ہونا۔جیسے اَصۡبَحَ زَیۡدٌ زید صبح کے وقت پہنچا یہ بلوغِ زمانی ہے۔ اَعۡرَقَ عَمۡرٌو عمرو ملک عراق میں داخل ہوا۔یہ بلوغِ مکانی ہے۔

﴿الشق الثانی﴾ ......باب تفعل کی کل خاصیات کتنی ہیں۔ان میں سے صرف پانچ کو مثالوں کے ساتھ تحریر کریں۔

(خلاصۂ سوال) اس سوال میں دو امر مطلوب ہیں۔(۱) باب تفعل کی کل خاصیات کی تعداد (۲) پانچ خاصیات بمع امثلہ۔

﴿جواب﴾(۱) باب تفعّل کی کل خاصیات:۔باب تفعل کی کل گیارہ خاصیات ہیں۔

(۲) پانچ خاصیات بمع امثلہ:۔(۱) تجنّب یعنی ماخذ سے پرہیز کرنا جیسے تحوّب زیدٌ زید گناہ سے بچا اس کا ماخذ حوب ہے۔(۲) لُبۡس ماخذ یعنی ماخذ کو پہننا جیسے تختّم

زیدٌ زید نے انگوٹھی پہنی۔ اس کا ماخذ خاتم ہے۔ (۳) تعمّل یعنی ماخذ کو کام میں لانا جیسے تخیّمَ زیدٌ زید نے خیمہ کھڑا کیا یعنی اس کو کام میں لایا۔ (۴) تحوّل یعنی کسی چیز کا عینِ ماخذ یا مثلِ ماخذ ہو جانا۔ جیسے تنصّرزیدٌ زید نصرانی ہو گیا (یہ عینِ ماخذ ہونے کی مثال ہے) تبحّرزیدٌ زید دریا کی مثل ہو گیا (یہ مثلِ ماخذ ہونے کی مثال ہے۔ (۵) صیرورۃ یعنی صاحبِ ماخذ ہونا جیسے تموّل زیدٌ۔ زید صاحبِ مال ہو گیا۔

الورقة الرابعة في الصرف

﴿السوال الاول﴾ ١٤٢٤ھ

﴿الشق الاول﴾ ...... جامد، مصدر اور مشتق میں سے ہر ایک کی تعریف کر کے مثالوں سے واضح کریں۔ نیز درج ذیل شعر میں اصطلاحاتِ صرفیہ میں سے ہر ایک کی تعریف واقسام مثالوں کے ساتھ تحریر کریں۔

صحیح است ومثال است ومضاعف   لفیف وناقص و مهموز واجوف

(خلاصۂ سوال) اس سوال میں دو امر حل طلب ہیں۔ (۱) جامد، مصدر، مشتق کی تعریف و مثال (۲) شعر میں مذکورہ اصطلاحات کی تعریف واقسام مع امثلہ۔

﴿جواب﴾ (۱) جامد، مصدر، مشتق کی تعریف وامثلہ:۔ جامد وہ اسم ہے جو نہ مصدر ہو اور نہ مشتق ہو یعنی نہ وہ خود کسی اسم سے بنا ہو اور نہ اس سے کوئی دوسرا اسم بنا ہو جیسے رجل، جعفر۔ مصدر وہ اسم ہے جو کسی کام پر دلالت کرے اور اس کے فارسی ترجمہ کے آخر میں لفظِ دن یا تن ہو۔ بالفاظِ دیگر وہ خود تو کسی اسم سے نہ بنا ہو مگر اس سے دوسرا اسماء بنتے ہوں جیسے الضرب زدن، القتل کشتن۔ مشتق وہ اسم ہے جو مصدر یا فعل سے نکلا ہو جیسے ضارب اور مخرج۔

(۲) شعر میں مذکورہ اصطلاحات کی تعریف، اقسام وامثلہ:۔ صحیح وہ کلمہ ہے جس کے حروفِ اصلی کے مقابلہ میں ہمزہ، حرفِ علت اور دو حرف ایک ہی جنس کے نہ ہوں جیسے ضَرَبَ دَحْرَجَ۔ مثال وہ کلمہ ہے جس کے فاء کلمہ کی جگہ حرفِ علت ہو اگر فا کی جگہ واؤ ہو تو مثال واوی اور اگر یا ہو تو مثال یائی ہے جیسے وَعَدَ یَسَرَ۔ اجوف وہ کلمہ ہے جس کے عین کلمہ کی

جگہ حروفِ علت ہو اگر حرف علت واؤ ہو تو اجوف واوی اور اگر یا ہو تو اجوف یائی ہے جیسے قَالَ بَاعَ ۔ ناقص وہ کلمہ ہے جس کے لام کلمہ کے مقابلہ میں حرفِ علت ہو اگر حرف علت واؤ ہو تو ناقص واوی اور اگر یاء ہو تو ناقص یائی ہے جیسے دَعَا۔ رمٰی ۔ مہموز وہ کلمہ ہے جس کے حروفِ اصلی میں سے کسی کے مقابلہ میں ہمزہ ہو۔ اگر فاء کے مقابلہ میں ہمزہ ہو تو مہموز الفاء ہے جیسے أَکَلَ ۔ اگر عین کے مقابلہ میں ہمزہ ہو تو مہموز العین ہے جیسے سَئَلَ اور اگر لام کے مقابلہ میں ہمزہ ہو تو مہموز اللام ہے جیسے قرءَ ۔ مضاعف وہ کلمہ ہے جس کے حروفِ اصلی کے مقابلہ میں دو حرف ایک جنس کے ہوں جیسے فرَّ، زلزل ۔ لفیف وہ کلمہ ہے جس کے حروفِ اصلی کے مقابلہ میں دو حروفِ علت ہوں ۔ اگر دونوں حرفِ علت متصل ہوں تو اس کو لفیف مقرون کہتے ہیں جیسے طوی ۔ اور اگر دونوں حرفِ علت الگ الگ ہوں تو اس کو لفیف مفروق کہتے ہیں جیسے وقی۔

﴿الشق الثانی﴾ ...... اسمِ آلہ کی تعریف کر کے مثال سے واضح کریں۔ نیز اسمِ آلہ کے اوزان اور گردان لکھنا نہ بھولیں۔

(خلاصۂ سوال) اس سوال میں تین امور مطلوب ہیں۔ (۱) اسمِ آلہ کی تعریف ومثال (۲) اسمِ آلہ کے اوزان (۳) اسمِ آلہ کی گردان۔

﴿جواب﴾ **(۱) اسمِ آلہ کی تعریف ومثال:** ۔ اسمِ آلہ وہ اسم ہے جو فعل کے صادر ہونے والے آلہ پر دلالت کرے جیسے مِنصَرٌ مدد کرنے کا آلہ مضربٌ مارنے کا آلہ۔

(۲) اسمِ آلہ کے اوزان: ۔ اسمِ آلہ عام طور پر تین وزن پر آتا ہے۔ مِفْعَلٌ مِفْعَلَةٌ مِفْعَالٌ ۔ اور کبھی فَاعَلٌ کے وزن پر بھی آجاتا ہے جیسے خَاتَمٌ مہر لگانے کا آلہ۔

(۳) اسمِ آلہ کی گردان: ۔ مِنصَرٌ مِنصَرَانِ مِنصَرَیْنِ مَنَاصِرُ مِنصَرَةٌ مِنصَرَتَانِ مِنصَرَتَیْنِ مَنَاصِرُ مِنصَارٌ مِنصَارَانِ مِنصَارَیْنِ مَنَاصِیْرُ۔

﴿السوال الثانی﴾ ۱۴۲۴ھ

﴿الشق الاول﴾ ...... ذیبٌ آمنٌ میرٌ جاءٍ قدفلح۔

مذکورہ صیغوں کی اصل بتائیں اور تعلیل ذکر کریں۔ نیز انمیں جاری شدہ قواعد کی نشاندہی کریں۔

(خلاصۂ سوال) اس سوال میں دو امر توجہ طلب ہیں۔ (۱) مذکورہ صیغوں کی اصل و تعلیل (۲) جاری شدہ قواعد کی نشاندہی۔

﴿جواب﴾ (۱) مذکورہ صیغوں کی اصل و تعلیل:۔ ذِیب اس میں ذِئْبٌ تھا ہمزہ ساکن اس کا ماقبل متحرک تھا اس وجہ سے اس کو ماقبل کی حرکت کے موافق جوازاً حرفِ علت یا سے بدل دیا ذیب ہو گیا۔ آمن اصل میں اَئْمَنَ تھا ہمزہ متحرکہ کے بعد ہمزہ ساکنہ تھا تو وجوباً ہمزہ کو ماقبل کی حرکت کے موافق حرفِ علت الف سے بدل دیا آمن ہو گیا۔ مِیَرٌ اصل میں مِئَرٌ تھا ہمزہ منفردہ مفتوحہ کسرہ کے بعد واقع ہونے کی وجہ سے جوازاً یاء سے بدل گیا مِیَرٌ ہو گیا۔ جَاءٍ اصل میں جَایِءٌ تھا یا الف زائد کے بعد واقع ہونے کی وجہ سے ہمزہ ہو گئی۔ پھر دو ہمزہ متحرک ایک جگہ جمع ہوئے اول مکسور تھا اس وجہ سے ثانی کو یاء سے بدل دیا جَائِیٌ ہو گیا یاء پر ضمہ دشوار تھا اس وجہ سے اسے ساکن کیا تو دو ساکن یا اور تنوین جمع ہو گئے تو یاء کو حذف کر دیا جاءٍ ہو گیا۔ قَدَفْلَحَ اصل میں قَدْاَفْلَحَ تھا ہمزہ متحرک حرف ساکن غیر مدہ غیر یاءِ تصغیر کے بعد واقع ہوا تو جوازاً اس کی حرکت ماقبل کو دے کر حذف کر دیا تو قَدَفْلَحَ ہو گیا۔

(۲) جاری شدہ قواعد کی نشاندہی:۔ ذِیب ہمزہ منفردہ ساکنہ جوازاً اپنے ماقبل کی حرکت کے موافق حرفِ علت سے بدل جاتا ہے۔ آمن ہمزہ متحرکہ کے بعد ہمزہ ساکنہ وجوباً ماقبل کی حرکت کے موافق حرفِ علت سے بدل جاتا ہے۔ مِیَرٌ ہمزۂ منفردہ مفتوحہ ضمہ کے بعد واؤ سے اور کسرہ کے بعد یاء سے بدل جاتا ہے۔ جَاءٍ دو متحرک ہمزہ میں سے ایک بھی مکسور ہو تو ثانی ہمزہ وجوبی طور پر یاء سے بدل جاتا ہے اگر کوئی بھی ہمزہ مکسور نہ ہو تو ثانی ہمزہ واؤ سے بدل جاتا ہے۔ قَدَفْلَحَ ہمزہ متحرکہ حرفِ ساکنین غیر مدہ زائد اور غیر یاء تصغیر کے بعد واقع ہو تو اس کی حرکت جوازاً ماقبل کو دے کر اس کو حذف کر دیا جاتا ہے۔

﴿الشق الثانی﴾ ...... الرمی مصدر سے صرفِ صغیر کی گردان تحریر کریں نیز درج ذیل صیغوں کی اصل بتا کر تعلیل ذکر کریں۔ رَامٍ رَامُوْنَ مَرْمِیٌّ أَرَامٍ۔

(خلاصۂ سوال) اس سوال میں دو امر حل طلب ہیں (۱) الرمی سے صرفِ صغیر کی

گردان (۲) مذکورہ صیغوں کی اصل وتعلیل۔

﴿جواب﴾ (۱) الرمی سے صرفِ صغیر کی گردان:۔ رَمٰی یَرمِی رمیًافھورَامٍ ورُمِیَ یُرمٰی رَمیًا فھو مَرمِیٌّ الامرمنه اِرمِ والنھی عنه لَاتَرمِ الظرف منه مَرمًی والآلة منه مِرمًی مِرمَاۃٌ مِرمَاءٌ مِرمَیَانِ مِرمَیَینِ مَرَامٍ مَرَامِیُّ وافعل التفضیل منه اَرمٰی اَرمَیَانِ اَرمُونَ اَرَامٍ والمؤنث منه رُمیٰی رُمیَیَانِ رُمًی ورُمیَیَاتٌ۔

(۲) مذکورہ صیغوں کی اصل وتعلیل:۔ رَامٍ اصل میں رَامِیٌ تھا' یاء پر ضمہ دشوار تھا اس کو گرادیا تو یاء اور تنوین دو ساکن جمع ہوئے یاء کو حذف کر دیا تو رَامٍ ہوگیا۔ رَامُونَ اصل میں رَامِیُوْنَ تھا یاء کسرہ کے بعد واقع ہوئی اور اس کے بعد واؤ ہے تو ماقبل کو ساکن کر کے یاء کی حرکت اس کو دیدی اور یاء واؤ سے بدل گئی پھر دو واؤ ساکن جمع ہوئے ایک کو حذف کر دیا رَامُونَ ہوگیا مَرمِیٌّ اصل میں مَرمُوْیٌ تھا واؤ اور یاء اصلی غیر ملحق میں جمع ہوگئے انمیں سے اول ساکن تھا تو واؤ کو یاء سے بدل کر یاء کا یاء میں ادغام کر دیا اور یاء کی مناسبت سے ماقبل کے ضمہ کو بھی کسرہ سے بدل دیا مَرمِیٌّ ہوگیا۔ اَرَامٍ اصل مین اَرَامِیٌ تھا جوارٍ والے قاعدہ کی وجہ سے یاء کو حذف کر دیا اور تنوین عین کلمہ (میم) کے ساتھ مل گئی' اَرَامٍ ہوگیا۔

﴿السوال الثالث﴾ ۱۴۲۴ھ

﴿الشق الاول﴾...... باب تفعیل کی خاصیات میں سے تعدیه و سلب اور باب مفاعله کی خاصیات میں سے مشارکت اور موافقتِ مجرد کو مثالوں کے ساتھ تحریر کریں۔

(خلاصۂ سوال) اس سوال میں فقط مذکورہ خاصیات کی وضاحت مع امثلہ مطلوب ہے۔

﴿جواب﴾ خاصیات کی وضاحت مع امثلہ:۔ تفعیل کی خاصیات (۱) تعدیه یعنی جو مجرد میں لازمی ہے وہ تفعیل میں متعدی ہو جائے گا جیسے نَزَلَ وہ اترا مجرد میں لازم ہے نَزَّلْتُهٗ میں نے اس کو اتارا تفعیل میں متعدی ہوگیا۔ (۲) سلب یعنی کسی شئی سے ماخذ کو دور کرنا جیسے قَرَّرْتُ الْاِبِلَ میں نے اونٹ سے چچڑی کو دور کیا۔ اس کا ماخذ قُرَّۃٌ ہے۔

مفاعله کی خاصیات (۱) مشارکت کہ دو شخصوں کا ملکر اس طرح کام کرنا کہ ہر ایک

کا فعل دوسرے پر واقع ہو جیسے قَاتَلَ زَیْدٌ عَمْرًا کہ زید وعمر نے باہم قتال کیا یعنی دونوں نے ایک دوسرے سے لڑائی کی۔(۲) موافقتِ مجرد یعنی مجرد کے ہم معنی ہونا جیسے سافر زید ای سفر یعنی زید نے سفر کیا۔

﴿الشق الثانی﴾ ...... باب نصر کی خاصیت بمع مثال تحریر کریں۔ نیز باب افعال کی کل خاصیات کتنی ہیں ان میں سے صرف تین مثالوں کے ساتھ لکھیں۔

(خلاصۂ سوال) اس سوال کا حاصل تین امور ہیں۔(۱) باب نصر کی خاصیت بمع مثال (۲) بابِ افعال کی خاصیات کی تعداد (۳) تین خاصیاتِ افعال کی وضاحت مع امثلہ۔

﴿جواب﴾ (۱) باب نصر کی خاصیت بمع مثال:۔ اس باب کا مشہور خاصہ مغالبہ ہے یعنی دو شخصوں میں سے ایک کے غلبہ کو ظاہر کرنے کیلئے۔ جیسے خاصمنی زید فخصَمتُہٗ کہ زید نے میرے سے جھگڑا کیا پس میں جھگڑے میں اس پر غالب آ گیا۔

(۲) باب افعال کی خاصیات کی تعداد:۔ باب افعال کی کل پندرہ خاصیات ہیں۔

(۳) تین خاصیاتِ افعال کی وضاحت مع امثلہ:۔ ۱ تعدیہ یعنی جو مجرد میں لازم ہے وہ افعال میں متعدی ہو جاتا ہے جیسے خَرَجَ زَیْدٌ زید نکلا اَخْرَجْتُہٗ زَیْدٌ میں نے زید کو نکالا۔ ۲ تصییر یعنی کسی چیز کو صاحبِ ماخذ بنانا جیسے اَلْحَمَ زَیْدٌ زید صاحب لحم ہوا یا اَشْرَکْتُ النَّعْلَ میں نے جوتے کو شراک دار بنایا۔ ۳ الزام یعنی متعدی سے لازم کرنا جیسے اَحْمَدَ زَیْدٌ زید قابلِ تعریف ہوا۔

الورقة الرابعة فی الصرف

﴿السوال الاول﴾ ۱٤۲٤ھ ضمنی

﴿الشق الاول﴾ ...... امر حاضر معروف کس فعل سے بنتا ہے امر حاضر معروف بنانے کا طریقہ مثالوں کے ذریعہ تفصیل سے تحریر کریں۔

(خلاصۂ سوال) اس سوال کا حاصل دو امر ہیں (۱) امر حاضر کا مشتق منہ (۲) امر حاضر بنانے کا طریقہ مع امثلہ۔

﴿جواب﴾ (۱)امر حاضر کا مشتق منہ:۔امر حاضر معروف فعل مضارع معروف سے بنتا ہے۔

(۲)امر حاضر بنانے کا طریقہ مع امثلہ:۔امر حاضر معروف بنانے کا طریقہ یہ ہے کہ مضارع حاضر معروف سے علامتِ مضارع تا کو حذف کر دیں۔ پھر اگر تا کا مابعد متحرک ہو تو مضارع کے آخری حرف کو ساکن کر دو بشرطیکہ آخر میں حرفِ علت نہ ہو جیسے تَعِدُ سے عِدْ اور اگر علامتِ مضارع کا مابعد ساکن ہو تو عین کلمہ کو دیکھو اگر عین کلمہ مضموم ہو تو شروع میں ہمزہ مضموم لے آو جیسے تَنْصُرُ سے اُنْصُرْ اور اگر عین کلمہ مفتوح یا مکسور ہو تو ہمزہ مکسور شروع میں لے آو جیسے تَضْرِبُ سے اِضْرِبْ اور تَفْتَحُ سے اِفْتَحْ ۔اور اگر مضارع کا آخری حرف' حرفِ علت ہو تو وہ حذف ہو جاتا ہے جیسے تَدْعُوْ سے اُدْعُ اور تَرْمِیْ سے اِرْمِ۔

﴿الشق الثانی﴾ ......اسم تفضیل واسم مبالغہ میں سے ہر ایک کی تعریف کریں اور دونوں کے درمیان کیا فرق ہے؟ مثال سے واضح کریں' نیز اسم مبالغہ کے اوزان تحریر کریں۔

(خلاصۂ سوال) اس سوال میں تین امور حل طلب ہیں (۱)اسم تفضیل ومبالغہ کی تعریف (۲)اسم تفضیل ومبالغہ میں فرق مع مثال (۳)اسم مبالغہ کے اوزان۔

﴿جواب﴾ (۱)اسم تفضیل و مبالغہ کی تعریف:۔اسم تفضیل وہ اسم ہے جو دوسرے کی بہ نسبت معنی فاعلیت یا معنی مفعولیت کی زیادتی پر دلالت کرے جیسے زید اضرب القوم کہ زید قوم سے زیادہ مارنے والا ہے زید اشھر القوم زید قوم سے مشہور تر ہے۔اسم مبالغہ۔مبالغہ کہتے ہیں زیادتی کو فاعلیت کے معنیٰ کی زیادتی کے لیے جو صیغہ اور لفظ بنایا جائے اسے اسم مبالغہ کہتے ہیں۔

(۲)اسم تفضیل ومبالغہ میں فرق مع مثال:۔اسم تفضیل میں معنی فاعلیت کی زیادتی کسی دوسرے کی طرف نسبت کے اعتبار سے ہوتی جیسے زید اضرب من بکر کہ زید بکر سے زیادہ مارنے والا ہے اور مبالغہ میں معنی کی زیادتی فی حد ذاتہ ہوتی ہے کسی کی طرف نسبت کرتے ہوئے نہیں ہوتی جیسے زید ضرّاب' زید بہت زیادہ مارنے والا ہے۔

(۳) اسم مبالغہ کے اوزان:۔ مبالغہ کے لیے چار صیغے (وزن) مستعمل ہیں فَـعَّـالٌ جیسے ضَرَّابٌ۔ فُعَّالٌ جیسے طُوَّالٌ فَعِلٌ جیسے حَذِرٌ فَعِیْلٌ جیسے عَلِیْمٌ۔

﴿السوال الثانی﴾ ۱۴۲۴ھ ضمنی

﴿الشـــق الاول﴾ ...... اگر باب افتعال کا فاکلمہ دال یا ذال یا زا ہو تو اس میں کتنی صورتیں جائز ہیں تمام صورتوں کو مثالوں کے ذریعہ واضح کریں۔

(خلاصۂ سوال) اس سوال میں فقط فاءِ افتعال کا قاعدہ مطلوب ہے۔

﴿جواب﴾ فاءِ افتعال کا قاعدہ:۔ جـوابـہ کـمـا مـرّ فی الشق الاول من السوال الثانی ۱٤۲٥ھ۔

﴿الشق الثانی﴾...... (رَاسٌ اٰمَنَ مِیَرٌ اَوَادِمُ۔) مذکورہ صیغوں کی اصل بتا کر تعلیل ذکر کریں اور ان میں جن قواعد کے تحت تعلیل ہوئی ہے ان کو تحریر کریں۔

(خلاصۂ سوال) اس سوال میں دو امر توجہ طلب ہیں (۱) مذکورہ صیغوں کی اصل و تعلیل (۲) جاری شدہ قواعد کی نشاندہی۔

﴿جواب﴾ (۱) مذکورہ صیغوں کی اصل و تعلیل:۔ راس اصل میں رَأْسٌ تھا ہمزہ منفردہ ساکنہ تھا جواز اس کو ماقبل کی حرکت کے موافق حرفِ علت الف سے بدل دیا رَاسٌ ہوگیا۔ اَوَادِمُ اصل میں أَاٰدِمُ تھا دو ہمزہ متحرکہ ایک جگہ جمع ہوئے کوئی بھی انمیں سے مکسور نہ تھا اس وجہ سے ثانی کو واؤ سے بدل دیا اَوَادِمُ ہوگیا۔

(۲) جاری شدہ قواعد کی نشاندہی:۔ راس (زیب والا قاعدہ) آمن میر اوادم (جاء والا قاعدہ) کے قواعد و تعلیل کمامرّ فی الشق الاول فی السوال الثانی ۱٤۲٤ھ۔

﴿السوال الثالث﴾ ۱٤۲٤ھ ضمنی

﴿الشـــق الاول﴾ ...... باب افعال کی خاصیات میں سے الزام تعریض وجدان اور سلب کے معانی بتائیں اور پھر ہر ایک کی وضاحت مثال کے ذریعہ کریں۔

(خلاصۂ سوال) اس سوال میں فقط مذکورہ خاصیات کے معانی و وضاحت بالامثلہ

مطلوب ہے۔

﴿جواب﴾ مذکورہ خاصیاتِ افعال کے معانی ووضاحت بالامثلہ:۔ الزام یعنی متعدی سے لازم کرنا جیسے احمد زید زید قابلِ تعریف ہوا' مجرد میں حمد تعریف کرنا متعدی تھا۔ تعریض یعنی فاعل کا مفعول کو ماخذ کی جگہ لے جانا جیسے اَبعْتُ الفَرَسَ میں گھوڑے کو بیع کی جگہ لے گیا۔ اَبعْتُ کا ماخذ بیع ہے۔ وجدان یعنی کسی شیٔ کو ماخذ کے ساتھ موصوف پانا جیسے اَبخَلْتُ زیداً میں نے زید کو بخیل پایا' اَبخَلْتُ کا ماخذ بخل ہے۔ سلب یعنی کسی شیٔ سے ماخذ کو دور کرنا جیسے اَقْسَطَ زَیْدٌ زید نے اپنے نفس سے ظلم کو دور کیا۔ اور شکیٰ زید واشکتیۂ زید نے شکایت کی میں نے اس کی شکایت کو دور کیا۔

﴿الشق الثانی﴾ ...... باب سمع' فتح اور کرم کی خاصیات مثالوں کے ساتھ تحریر کریں۔

(خلاصۂ سوال) اس سوال میں فقط مذکورہ ابواب کی خاصیات مع امثلہ مطلوب ہیں۔

﴿جواب﴾ مذکورہ ابواب کی خاصیات مع امثلہ:۔ باب سَمِعَ یہ زیادہ لازمی آتا ہے اور بیماری' رنج وخوشی' رنگ' عیب صورتِ جسمانی کے الفاظ اکثر اسی باب سے آتے ہیں جیسے سَقِمَ بیمار ہوا' حَزِنَ رنجیدہ ہوا' فَرِحَ خوش ہوا' عَوِرَ کانا ہوا۔ باب فَتَحَ اس بات کی خاصیت لفظی ہے کہ اس کے عین کلمہ یا لام کلمہ کی جگہ حرف حلقی ہوتا ہے جیسے مَنَعَ اس نے روکا' جَحَدَ اس نے انکار کیا' ذَهَبَ وہ گیا۔ باب کَرُمَ یہ باب ہمیشہ لازمی آتا ہے اور اس کے معنی میں خلقی وفطری صفات پائی جاتی ہیں جیسے حَسُنَ خوبصورت ہوا' کَبُرَ بڑا ہوا صَغُرَ چھوٹا ہوا۔

الورقة الرابعة فی الصرف

﴿السوال الاول﴾ ۱۴۲۳ھ

﴿الشق الاول﴾ ...... اسمِ ظرف کی تعریف وگردان ذکر کریں۔ مفتوح العین' مضموم العین' مکسور العین' ناقص' مثال اور مضاعف سے اسم ظرف کس کس وزن پر آتا ہے مثالوں کے ساتھ تحریر کریں۔

(خلاصۂ سوال) اس سوال میں دو امر توجہ طلب ہیں۔ (۱) اسمِ ظرف کی تعریف وگردان

(۲) مذکورہ ابواب سے اسمِ ظرف کا وزن مع امثلہ۔

﴿جواب﴾ (۱) اسمِ ظرف کی تعریف و گردان:۔ وہ اسم جو فعل کے صادر ہونے کی جگہ پر یا فعل کے صادر ہونے کے وقت پر دلالت کرے اس کو اسمِ ظرف کہتے ہیں اور اس کی گردان یہ ہے مَضْرِبٌ مَضْرِبَانِ مَضْرِبَيْنِ مَضَارِبُ۔

(۲) مذکورہ ابواب سے اسمِ ظرف کا وزن مع امثلہ:۔ وہ ابواب جن میں مضارع مفتوح العین اور مضموم العین ہے ان سے اور ناقص سے اسمِ ظرف مَفْعَلٌ (بفتح العین) کے وزن پر آتا ہے جیسے مَفْتَحٌ مَنْصَرٌ مَرْمَی' اور مضارع مکسور العین اور مثال سے مَفْعِلٌ (بکسر العین) کے وزن پر آتا ہے جیسے مَضْرِبٌ مَوْقِعٌ۔ اور مضاعف سے اسمِ ظرف صحیح کی طرح مفتوح العین اور مضموم العین سے مَفْعَلٌ کے وزن پر جیسے مَمَسٌّ مَمَدٌّ۔ اور مکسور العین سے مَفْعِلٌ کے وزن پر آتا ہے جیسے مَحِلٌّ۔

﴿الشق الثانی﴾...... اسم تفضیل اور مبالغہ میں سے ہر ایک کی تعریف کر کے دونوں کے درمیان فرق واضح کریں' نیز مبالغہ کے اوزان مثالوں کے ساتھ تحریر کریں۔

(خلاصۂ سوال) اس سوال میں تین امور حل طلب ہیں (۱) اسم تفضیل و مبالغہ کی تعریف (۲) اسم تفضیل و مبالغہ میں فرق (۳) مبالغہ کے اوزان مع امثلہ۔

﴿جواب﴾ (۱'۲'۳) اسم تفضیل و مبالغہ کی تعریف' فرق' اوزانِ مبالغہ مع امثلہ:۔ کمامرّ فی الشق الثانی من السوال الاول ضمنی ۱٤۲٤ھ۔

﴿السوال الثانی﴾ ۱٤۲۳ھ

﴿الشق الاول﴾...... میعاد' موسر' خطایا' یسع' عِدۃٌ' لُمْتُنَّ۔

مذکورہ صیغوں کی اصل بتائیں اور تعلیل ذکر کریں' نیز بتائیں کہ انمیں کون سے قواعد کے تحت تعلیل ہوئی ہے۔

(خلاصۂ سوال) اس سوال میں دو امر حل طلب ہیں (۱) مذکورہ صیغوں کی اصل و تعلیل (۲) جاری شدہ قواعد کی نشاندہی۔

﴿جواب﴾ (۱) مذکورہ صیغوں کی اصل وتعلیل:۔ میعاد اصل میں موعَاذ تھا واؤ ساکن غیر مدغم کسرہ کے بعد واقع ہوئی یا سے تبدیل کر دیا میعاد ہو گیا۔ مُوسِر اصل میں مُیْسِرٌ تھا یاء ساکن غیر مدغم ضمہ کے بعد واقع ہوئی واؤ سے تبدیل کر دیا موسِرٌ ہو گیا۔ خطَایَا اصل میں خَطَایِئُ تھا یاء الف جمع کے بعد طرف سے پہلے واقع ہوئی اس کو ہمزہ سے بدل دیا خَطَاءِءُ ہو گیا۔ پھر ہمزہ ثانیہ کو جَاءٍ والے قاعدہ سے یاء سے بدلا خطاءِیٌ ہوا اب خطَایا والے قاعدہ سے ہمزہ کو یاء مفتوحہ سے اور یاء کو الف سے بدل دیا خطَایَا ہو گیا۔ یَسَعُ اصل میں یَوْسَعُ تھا واؤ علامتِ مضارع مفتوحہ اور ایسے کلمہ کے فتحہ کے درمیان واقع ہوئی جس کا لام کلمہ حرفِ حلقی ہے تو واؤ کو حذف کر دیا یَسَعُ ہو گیا۔ عِدَةٌ اصل میں وِعْدٌ تھا فِعْلٌ (مصدر) کے وزن پر واقع ہونے کی وجہ سے فا کلمہ واؤ حذف ہو گیا پھر عین کو کسرہ دے کر آخر میں تاء کو بڑھا دیا عِدَةٌ ہو گیا۔ لُمْتُنَّ اصل میں لَوَمْتُنَّ تھا واؤ متحرک ماقبل مفتوح واؤ کو الف سے بدل دیا۔ اجتماع ساکنین ہوا الف اور میم کے درمیان الف کو گرا دیا لَمْتُنَّ ہو گیا پھر لام کے فتحہ کو ضمہ سے بدلا تا کہ معلوم ہو کہ گرنے والا حرف واؤ تھا لُمْتُنَّ ہو گیا۔

(۲) جاری شدہ قواعد کی نشاندہی:۔ مِیْعَادٌ، مُوْسِرٌ (معتل کا قاعدہ ۳) واؤ ساکن غیر مدغم کسرہ کے بعد یاء ہو جاتا ہے۔ جیسے میعاد اور یاء ساکن غیر مدغم ضمہ کے واؤ ہو جاتی ہے جیسے موسِرٌ اور الف ضمہ کے بعد واؤ اور کسرہ کے بعد یاء ہو جاتا ہے جیسے قوتل اور محاریب۔ خَطَایَا (مہموز کا قاعدہ ۲) الف مفاعل کے بعد اگر ہمزہ یاء سے پہلے واقع ہو تو یا مفتوحہ سے بدل جاتا ہے اور یاء الف سے بدل جاتی ہے یَسَعُ (معتل کا قاعدہ ۱) جو واؤ علامت مضارع مفتوحہ اور کسرہ کے درمیان یا ایسے کلمہ کے فتحہ کے درمیان ہو جس کا عین یا لام کلمہ حرفِ حلقی ہو وہ واؤ گر جاتا ہے جیسے یعدُ یھبُ یسع۔ عِدَةٌ (معتل کا قاعدہ ۲) جو مصدر فِعْلٌ کے وزن پر ہو اس کا فاء کلمہ واؤ ہو تو حذف ہو جاتا ہے اور عین کلمہ کو کسرہ دے کر آخر میں تاء بڑھا دیتے ہیں جیسے عِدَةٌ زِنَةٌ سِعَةٌ۔ لُمْتُنَّ (معتل کا قاعدہ ۷) قَالَ والا قاعدہ واؤ یا یاء متحرک جب ان کا ماقبل مفتوح ہو تو الف سے بدل جاتے ہیں۔

﴿الشق الثانی﴾ ......البیع مصدر سے اسم فاعل کی گردان تحریر کریں' درج ذیل صیغوں کی اصل بتا کر تعلیل بیان کریں' انمیں جاری شدہ قواعد کی نشاندہی کریں۔ بِیْعَ یَبِیْعُ مَبِیْعٌ بِعْتُمْ۔

(خلاصۂ سوال) اس سوال میں تین امور توجہ طلب ہیں (۱) البیع سے اسم فاعل کی گردان' (۲) مذکورہ صیغوں کی اصل وتعلیل (۳) جاری شدہ قواعد کی نشاندہی۔

﴿جواب﴾ (۱) البیع سے اسم فاعل کی گردان:۔ بائِعٌ بائِعان بَائِعِینَ بائِعون بَائِعِیْنَ بائِعة بائِعتان بائِعات۔

(۲'۳) مذکورہ صیغوں کی اصل وتعلیل اور جاری شدہ قواعد کی نشاندہی:۔ بِیْعَ اس میں معتل کے قاعدہ ۹ کے تحت تعلیل ہوئی ہے کہ اگر ماضی مجہول کا عین کلمہ واؤ اور یاء ہو تو ماقبل کو ساکن کر کے انکی حرکت ماقبل کو دیدیتے ہیں۔ پھر اگر عین کلمہ واؤ ہو تو یاء بن جاتا ہے اور اگر یاء ہو تو برقرار رہتی ہے جیسے قِیْلَ بِیْعَ اُخْتِیْرَ یَبِیْعُ اس میں معتل کے قاعدہ ۸ کے تحت تعلیل ہوئی کہ واؤ اور یاء متحرک کا ماقبل اگر ساکن ہو تو انکی حرکت ماقبل کو دیدیتے ہیں۔ پھر اگر وہ حرکت فتحہ ہو تو واؤ اور یاء کو الف سے بدل دیتے ہیں جیسے یقول یَبِیْعُ یقال یباع۔مَبِیْعٌ (اسم ظرف) اصل میں مَبْیِعٌ تھا قاعدہ ۸ کی وجہ سے تعلیل ہوئی۔ یا متحرک ماقبل ساکن یاء کی حرکت نقل کر کے ماقبل کو دی مَبِیْعٌ ہو گیا۔ مَبِیْعٌ (اسم مفعول) اصل میں مَبْیُوْعٌ تھا۔ یاء کا ضمہ نقل کر کے ماقبل کو دیا یاء ساکن ماقبل مضموم یاء کو واؤ سے بدل دیا دو ساکن جمع ہوئے دونوں واؤ ایک کو گرا دیا مَبُوْعٌ ہو گیا۔ پھر باء کے ضمہ کو کسرہ سے بدلا تاکہ دلالت کرے کہ گرنے والا حرف یاء ہے مَبِوْع ہوا۔ اب واؤ ساکن ماقبل مکسور واؤ کو یاء سے بدل دیا مَبِیْعٌ ہو گیا۔ بِعْتُمْ۔ اس میں معتل کے قاعدہ ۷ کے تحت تعلیل ہوئی کہ اصل میں بَیَعْتُمْ تھا یا متحرک فتحہ کے بعد واقع ہوئی الف سے بدل دیا۔ پھر اجتماع ساکنین کی وجہ سے الف کو حذف کر دیا اور فاء کلمہ کو کسرہ دیدیا تاکہ حذف یاء پر دلالت کرے بِعْتُمْ ہو گیا۔

﴿السوال الثالث﴾ ۱۴۲۳ھ

﴿الشق الاول﴾ ......باب نصر' ضرب' فتح' کرم کی خاصیات تحریر کریں۔

(خلاصۂ سوال) اس سوال میں فقط مذکورہ ابواب کی خاصیات مطلوب ہیں۔

﴿جواب﴾ مذکورہ ابواب کی خاصیات:۔باب ضرب اس باب کا خاصہ مغالبہ ہے جبکہ مثال اجوف یائی اور ناقص یائی ہو اور مقابلہ کے بعد ذکر کریں بَايَعَنِيْ زَيْدٌ فَبِعْتُهٗ زید نے مجھ سے بیع کی پس بیع میں میں اس پر غالب آگیا۔باب نصر کمامرّ فی الشق الثانی من السوال الثالث ١٤٢٤ھ ۔فتح ' کرم۔کمامرّ فی الشق الثانی من السوال الثالث ضمنی ١٤٢٤ھ۔

﴿الشق الثانی﴾ ......باب تفعیل کی خاصیات تعدیہ' تصییر 'سلب' صیرورت کو مثالوں کے ساتھ واضح کریں۔

(خلاصۂ سوال) اس سوال میں فقط تفعیل کی مذکورہ خاصیات کی وضاحت مع امثلہ مطلوب ہے۔

﴿جواب﴾ مذکورہ خاصیات کی وضاحت مع امثلہ:۔تصییر یعنی کسی چیز کو صاحب ماخذ بنانا جیسے وَتَّرْتُ الْقَوْسَ' میں نے کمان کو زرہ دار بنایا اس میں وَتَّرْتُ کا ماخذ وتر ہے۔صیرورت یعنی کسی چیز کا صاحبِ ماخذ ہونا جیسے نَوَّرَ الشَّجَرُ درخت شگوفہ دار ہو گیا۔ تعدیہ و سلب کمامرّ فی الشق الاول من السوال الثالث ١٤٢٤ھ۔

الورقة الرابعة فی الصرف

﴿السوال الاول﴾ ١٤٢٢ھ

﴿الشق الاول﴾ ......فعل سے جو اسماء مشتق ہوتے ہیں ان کے نام' تعریفیں اور امثلہ لکھیں۔نیز بتائیں کہ اسم فاعل و صفت مشبہ میں معنوی اعتبار سے کیا فرق ہے۔

(خلاصۂ سوال) اس سوال میں دو امر قابلِ توجہ ہیں (۱) اسماءِ مشتقہ من الفعل کے نام و تعریف مع امثلہ۔(۲) اسم فاعل و صفت مشبہ میں معنوی فرق۔

﴿جواب﴾ (۱) اسماءِ مشتقہ من الفعل کے نام اور تعریف مع امثلہ:۔فعل سے کل چھ اسم مشتق ہوتے ہیں اسم فاعل' اسم مفعول' اسم تفضیل' صفت مشبہ' اسمِ آلہ' اسمِ ظرف۔

(۱) اسم فاعل:۔وہ اسم ہے جو کام کرنے والے پر دلالت کرے جیسے ضارب

مارنے والا' ناصر مدد کرنیوالا۔

(۲) اسم مفعول :۔وہ اسم جوایسی ذات پردلالت کرے جس پر فعل واقع ہوا ہے جیسے زید مضروب زید کو مارا پیٹا گیا۔

(۳) اسم تفضیل :۔وہ اسم جو بہ نسبت دوسرے کے معنی فاعلیت کی زیادتی پر دلالت کرے جیسے زید اضرب القوم زید قوم سے زیادہ مارنے والا ہے۔

(٤) صفت مشبه :۔وہ اسم جو کسی ذات کے معنی مصدری کے ساتھ بطور ثبوت متصف ہونے پر دلالت کرے جیسے الله سميع اللہ تعالی بطور دوام وثبوت سننے والا ہے۔

(٥) اسمِ آله :۔وہ اسم جو صدورِ فعل کے آلہ پر دلالت کرے جیسے مِنْصَرْ مدد کرنے کا آلہ مِضْرَبٌ مارنے کا آلہ۔

(٦) اسمِ ظرف :۔وہ اسم جو صدورِ فعل کے وقت یا ۔ پر دلالت کرے جیسے مَسْجِدٌ سجدہ کرنے کی جگہ اور وقت۔

(۲) اسم فاعل وصفت مشبہ میں معنوی فرق :۔كما مرّ فی الشق الثانی من السوال الاول ١٤٢٥ھ۔

﴿الشق الثانی﴾ ......فعل معلوم ومجہول' منفی ومثبت اوراسم کی تین قسمیں مصدر' مشتق' جامد ہر ایک کی تعریف مع مثال لکھیں۔ نیز اسم جامد کی حروف کی تعداد کے اعتبار سے کتنی اقسام ہیں۔انکی امثلہ تفصیل سے قلمبند کریں۔

(خلاصۂ سوال) اس سوال میں تین امور حل طلب ہیں (۱) فعل کی مذکورہ چار اقسام کی تعریف مع امثلہ (۲) اسم کی مذکورہ تین اقسام کی تعریف مع امثلہ (۳) اسمِ جامد کی اقسام باعتبار تعدادِ حروف مع امثلہ۔

﴿جواب﴾ (۱) فعل کی مذکورہ چار اقسام کی تعریف مع امثلہ:۔فعل معلوم وہ فعل ہے جس کا کرنے والا معلوم ہو جیسے ضرب زیدٌ زید نے مارا اکل بکرٌ بکر نے کھایا ان میں فعل کا فاعل معلوم ہے۔ فعل مجهول وہ فعل ہے جس کا فاعل معلوم نہ ہو جیسے ضُرِبَ

زیدٌ زید مارا گیا اس میں فعل کا فاعل معلوم نہیں ہے۔ فعل مثبت وہ فعل ہے جس میں کسی کام کے ہونے کا ذکر ہو جیسے ضرب زیدٌ زید نے مارا نصر خالدٌ خالد نے مدد کی انمیں کام کے ہونے کا ذکر ہے۔ فعل منفی وہ فعل ہے جس میں کسی کام کے نہ ہونے کا ذکر ہو جیسے ماضرب زیدٌ زید نے نہیں مارا لم یاکل اس نے نہیں کھایا انمیں کسی کام کے نہ ہونے کا ذکر ہے۔

(۲) اسم کی مذکورہ تین اقسام کی تعریف مع امثلہ: ۔کمامرّ فی الشق الاول من السوال الاول ١٤٢٤ھ۔

(۳) اسمِ جامد کی اقسام باعتبار تعدادِ حروف مع امثلہ: ۔اسمِ جامد کی حروف کی تعداد کے اعتبار سے چھ قسمیں ہیں (۱) ثلاثی مجرد جیسے فَرَسٌ رَجُلٌ وغیرہ۔ (۲) ثلاثی مزید فیہ جیسے حِمَارٌ۔ جَاسُوسٌ ۔(۳) رباعی مجرد جیسے جَعْفَرٌ دِرْهَمٌ (۴) رباعی مزید فیہ جیسے قِرْطَاسٌ۔ عَنْكَبُوتٌ (۵) خماسی مجرد جیسے سَفَرْجَلٌ۔قَذَعْمِلٌ (٦) خماسی مزید فیہ جیسے قَبَعْثَرىٰ عَضْرَفُوطٌ۔

﴿السوال الثانی﴾ ١٤٢٢ھ

﴿الشق الاول﴾ ...... درج ذیل الفاظ اصل میں کیا تھے انمیں کیا کیا تعلیلات ہوئی ہیں۔ ذیب یعد اتقد اواصل قلن یقول دعی مرمی۔

(خلاصۂ سوال) اس سوال میں فقط مذکورہ الفاظ کی اصل وتعلیل مطلوب ہے۔

﴿جواب﴾ مذکورہ الفاظ کی اصل وتعلیل: ۔ذِیبٌ اصل میں ذِئب تھا ہمزہ منفردہ ساکنہ کو ماقبل کی حرکت کے موافق یاء سے بدل دیا ذیب ہو گیا۔ یَعِدُ اصل میں یوعد تھا واوٗ علامتِ مضارع مفتوحہ اور کسرہ کے درمیان واقع ہوئی اسے گرا دیا یعد ہو گیا۔ اِتَّقَدَ اصل میں اِوْتَقَدَ تھا واوٗ اصلی فاءِ افتعال کی جگہ واقع ہوئی تو اسے تاء سے بدل کر تاء کا تاء میں ادغام کر دیا اِتَّقَدَ ہو گیا۔ اَوَاصِلُ اصل میں وَوَاصِلُ تھا دو واوٗ متحرک اول کلمہ میں جمع ہوئیں تو اول کو ہمزہ کر دیا اَوَاصِلُ ہو گیا۔ قُلْنَ اصل میں قَوَلْنَ تھا واوٗ متحرک کا ماقبل مفتوح تھا الف سے بدل دیا پھر اجتماع ساکنین کیوجہ سے الف حذف ہو گیا اور فاء کلمہ کو ضمہ دیدیا تا کہ واوٗ محذوف پر دلالت

کرے۔ یَقُوْلُ اصل میں یَقْوُلُ تھاواؤمتحرک کاماقبل ساکن تھاتواس کی حرکت ماقبل کودیدی یَقُوْلُ ہوگیا دُعِیَ اصل میں دُعِو تھاواؤطرف میں کسرہ کے بعدواقع ہوئی یاء سے تبدیل کردیا دُعِیَ ہوگیا۔ مَرْمِیٌّ اصل میں مَرْمُوْیٌ تھاواؤاوریاءایک جگہ جمع ہوئے اول ساکن تھاواؤکویاء سے بدل کریاءکایاءمیں ادغام کردیاپھر یاءکی مناسبت سے ماقبل کےضمہ کوبھی کسرہ سے بدل دیا مَرْمِیٌّ ہوگیا۔

﴿الشق الثانی﴾......درج ذیل الفاظ میں جاری ہونے والےقواعدضبطِ تحریر میں لائیں۔بائع ۔اٰمن۔ ازدجرتم۔ اضطبرتم۔ یظطلمون۔ یدعیان۔ مدکرون۔ یمد۔

(خلاصۂ سوال)اِس سوال میں فقط مذکورہ الفاظ میں جاری شدہ قواعد مطلوب ہیں۔

﴿جواب﴾مذکورہ الفاظ میں جاری شدہ قواعد:۔ بَائِع جوواؤاوریاء فَاعِلٌ کا عین کلمہ واقع ہوں وہ ہمزہ سے بدل جاتے ہیں بشرطیکہ فعل میں تعلیل ہوئی ہوجیسے قائل' بائع ۔ اٰمَنَ ہمزہ متحرکہ کے بعدہمزہ ساکن وجوباًماقبل کی حرکت کےموافق حرفِ علت سے بدل جاتا ہے۔جیسے اٰمن اومن' ایمانا۔ازدجرتم و مدکرون ۔کمامرّ فی الشق الاول من السوال الثانی ضمنی ۱۴۲۴ھ ۔اصطبرتم' یظطلمون ۔اگرافتعال کافاءکلمہ صادٗ ضادٗ طاءٗ ظاء میں سےکوئی ایک ہوتو تائے افتعال طاء سے بدل جاتی ہے۔پھرطاءتو طاء میں مدغم ہوجاتی ہےجیسے اِطَّلَبَ اورظاءکبھی طاءہوکرمدغم ہوجاتی ہےجیسے اِطَّلَمَ اورکبھی بےادغام ہی رہتی ہےجیسے اِظْطَلَمَ اورکبھی طاءکوظاءکرکے ظاء میں مدغم کردیتے ہیں جیسے اِظَّلَمَ اورصادوضاد کبھی بےادغام رہتے ہیں جیسے اصطبر'اضطرب 'اورکبھی طاءکوصاد یاضاد سے بدل کرمدغم کردیتے ہیں جیسے اِصَّبَرَ' اِضَّرَبَ' یدعیان جوواؤکلمہ میں چوتھی جگہ یازائد پرواقع ہواورضمہ و واؤساکن کے بعدنہ ہووہ واؤیاء سے بدل جاتا ہےجیسے یُدْعَیَانِ' اَعْلَیْتُ' اِسْتَعْلَیْتُ' مَدَاعِیُ 'یَمُدُّ اگردومتجانس یامتقارب حروف ایک جگہ جمع ہوں اوراول کاماقبل ساکن غیرمدّہ ہو تواول کی حرکت ماقبل کودےکرادغام کردیتے ہیں۔جیسے یَمُدُّ' یَفِرُّ' یَعَضُّ۔

﴿السوال الثالث﴾ ۱۴۲۲ھ

﴿الشق الاول﴾ مندرجہ ذیل ابواب کی خاصیات کی تشریح مع امثلہ لکھیں۔ افتعال کی خاصیت اتخاذ' تصرف' تخییر' اور استفعال کی خاصیت تحول' اتخاذ' قصر۔

(خلاصۂ سوال) اس سوال میں فقط مذکورہ خاصیات کی تشریح مع امثلہ مطلوب ہے۔

﴿جواب﴾ مذکورہ خاصیات کی تشریح مع امثلہ:۔ باب افتعال کی خاصیات ۱اِتِّخَاذ اس کی متعدد صورتیں ہیں' اول یہ کہ ماخذ بنانا جیسے احتجر اس نے حجرہ بنایا۔ ثانی یہ کہ ماخذ پکڑنا جیسے اجتنب اس نے جانب پکڑی۔ ثالث یہ کہ ماخذ میں لینا جیسے اعتضده اس نے اس کو بغل میں لیا۔ ۲تَصرُّف یعنی فعل حاصل کرنے میں کوشش کرنا جیسے اکتسب اس نے کسب میں کوشش کی۔ ۳تَخییر یعنی فاعل کا اپنے لیے کوشش کرنا جیسے اکتال الشعیر اس نے اپنے لیے جو ناپے۔

باب استفعال کی خاصیات ۱تَحَوُّل یعنی کسی چیز کا عین ماخذ یا مثل ماخذ کے ہو جانا جیسے استحجر الطین گارا پتھر ہو گیا یا مثل پتھر کے ہو گیا۔ ۲اِتِّخَاذ معنی گزر چکا ہے جیسے استوطن الهند' اس نے ہند کو وطن بنالیا۔ ۳قَصر یعنی اختصار کی غرض سے مرکب سے ایک کلمہ اشتقاق کرنا جیسے استرجع' اس نے انا للّٰه وانا الیه راجعون پڑھا۔

﴿الشق الثانی﴾ ...... مندرجہ ذیل ابواب کی خاصیات کی تشریح مع امثلہ لکھیں۔

تفعیل کی خاصیت الباسِ ماخذ' تخلیطِ ماخذ' اور مفاعله کی خاصیت مشارکت' موافقتِ مجرد اور تفعل کی خاصیت اتخاذ' مطاوعتِ فعَّل۔

(خلاصۂ سوال) اس سوال میں صرف مذکورہ خاصیات کی تشریح مع امثلہ مطلوب ہے۔

﴿جواب﴾ مذکورہ خاصیات کی تشریح مع امثلہ:۔ باب تفعیل کی خاصیات ۱الباسِ ماخذ یعنی ماخذ کا پہنانا جیسے جَلَّلْتُ الفرسَ میں نے گھوڑے کو جھول پہنائی جُلّ ماخذ ہے۔ ۲تخلیطِ ماخذ یعنی کسی شئی کو ماخذ سے ملمع کرنا جیسے ذَهَّبْتُ السَّیفَ میں نے تلوار کو سونے کا ملمع کیا۔

باب مفاعلہ کی خاصیات(۲) مشارکت و موافقتِ مجرد -کمامرّ فی الشق الاول من السوال الثالث ۱٤۲٤ھ۔

باب تفعّل کی خاصیات ۱ اتخاذ اس کی متعدد صورتیں ہیں ماخذ بنانا جیسے تَبَوَّبَ اس نے باب (دروازہ) بنایا' ماخذ کو لینا جیسے تَجَنَّبَ اس نے جانب (طرف' کنارہ) کو لیا' ماخذ میں پکڑنا جیسے تَاَبَّطَ الصبیَّ بچے کو (ابط) بغل میں پکڑا۔ ۲ مطاوعتِ فَعَّلَ مطاوعت کا مطلب یہ ہے کہ ایک فعل کے بعد دوسرے فعل کا آنا اس بات کو ظاہر کرنے کے لیے کہ مفعول نے فاعل کا اثر قبول کرلیا ہے۔مطاوعتِ فَعَّلَ کا مطلب یہ ہے کہ تفعیل کے بعد تفعّل کا اس لیے آنا کہ مفعول نے فاعل کا اثر قبول کرلیا ہے جیسے قَطَّعْتُهٗ فَتَقَطَّعَ۔

الورقة الرابعة فی الصرف

﴿السوال الاول﴾ ۱٤۲۱ھ

﴿الشق الاول﴾......ثلاثی مزید فیہ غیر ملحق بلا ہمزہ وصل کے کتنے باب ہیں۔ابواب کے نام اور علامات تحریر کریں نیز درج ذیل شعر میں مذکور اصطلاحات صرفیہ میں سے ہر ایک کی تعریف واقسام مثالوں کے ساتھ لکھیں۔

صحیح است ومثال است ومضاعف لفیف وناقص و مهموز واجوف

(خلاصۂ سوال) اس سوال میں سائل امرین کا طالب ہے(۱) ثلاثی مزید فیہ غیر ملحق بلا ہمزہ وصول کے ابواب کی تعداد' اسماء وعلامات (۲) شعر میں درج اصطلاحاتِ صرفیہ کی تعریف و اقسام مع امثلہ۔

﴿جواب﴾ (۱) ثلاثی مزید فیہ غیر ملحق بلا ہمزہ وصل کے ابواب کی تعداد' اسماء وعلامات:۔کمامرّ فی الشق الاول من السوال الاول ۱٤۲۵ھ۔

(۲) شعر میں درج اصطلاحات صرفیہ کی تعریف واقسام مع امثلہ:۔کمامرّ فی الشق الاول من السوال الاول ۱٤۲٤ھ۔

﴿الشق الثانی﴾......بین بین قریب اور بین بین بعد میں سے ہر ایک کی تعریف

کر کے مثالوں سے واضح کریں۔ نیز درج ذیل صیغوں کی تعلیل واضح طور پر لکھیں اور بتائیں کہ انمیں کون کونسے قاعدے جاری ہوئے ہیں خَطِيَّةٌ خَطَايَا اِتَّقَدَ اَدْءُرٌ۔

(خلاصۂ سوال) اس سوال میں دو امر توجہ طلب ہیں (۱) مذکورہ اصطلاحات کی تعریف مع امثلہ (۲) مذکورہ صیغوں کی تعلیل و جاری شدہ قواعد کی نشاندہی۔

﴿جواب﴾ (۱) **مذکورہ اصطلاحات کی تعریف مع امثلہ:**۔ بین، بین قریب وبعید ہمزہ کو اپنے مخرج اور اپنی حرکت کے موافق حرفِ علت کے مخرج کے درمیان پڑھنا بین قریب کہلاتا ہے اور ہمزہ کو اپنے مخرج اور ماقبل والے حرف کی حرکت کے موافق حرفِ علت کے مخرج کے درمیان پڑھنا بین بین بعید کہلاتا ہے۔ جیسے لَــؤُمَ اس میں ہمزہ کے مخرج اور اس کی حرکت کے موافق حرفِ علت واؤ کے مخرج کے درمیان پڑھنا' بین بین قریب ہے اور ہمزہ کے مخرج اور اس کے ماقبل والے حرف کی حرکت کے موافق حرفِ علت الف کے مخرج کے درمیان پڑھنا بین بین بعید ہے۔

(۲) **مذکورہ صیغوں کی تعلیل و جاری شدہ قواعد کی نشاندہی:**۔ خَطِيَّةٌ اصل میں خَطِيئَةٌ تھا (واؤ ویاء مدہ زائدہ ویاءِ تصغیر کے بعد ہمزہ جوازی طور پر ماقبل کی جنس سے تبدیل ہوکر اس میں مدغم ہوجاتا ہے) اس قاعدہ کے مطابق ہمزہ یاء مدہ کے بعد واقع ہوا تو ماقبل یاء کی جنس سے بدل کر یاء کا یاء میں ادغام ہوا خَطِيَّةٌ ہوگیا۔ خَطَايَا كمامرّ فى الشق الاول من السوال الثانى ۱٤۲۳ھ ۔اِتَّقَدَ كمامرّ فى الشق الاول من السوال الثانى ۱٤۲۲۔اَدْءُرٌ اصل میں اَدْوُرٌ تھا (واؤ مضموم ومکسور شروع میں اور مضموم درمیان میں جوازاً ہمزہ ہوجاتا ہے) اس قاعدہ کے مطابق واؤ مضموم درمیان کلمہ میں واقع ہوا تو ہمزہ سے تبدیل ہوگیا پس اَدْوُرٌ سے اَدْءُرٌ ہوگیا۔

﴿السوال الثانی﴾ ۱٤۲۱ھ

﴿الشق الاول﴾ ...... يدعيان مداعى حبليان حيكى طوبى۔
مذکورہ صیغوں کی اصل بتائیں وتعلیل ذکر کریں نیز انمیں کون کون سے قواعد کے تحت

تعلیل ہوئی ہے۔

(خلاصۂ سوال) اس سوال میں فقط مذکورہ صیغوں کی اصل وتعلیل وجاری شدہ قواعد کی نشاندہی مطلوب ہے۔

﴿جواب﴾ مذکورہ صیغوں کی اصل، تعلیل وجاری شدہ قواعد کی نشاندہی:۔

یدعیان ۔مداعِیَ ان دونوں کی اصل یَدعَوان اور مَدَاعِیو ہے باقی تعلیل وقاعدہ کمامرّ فی الشق الثانی من السوال الثانی ۱۴۲۲ھ ۔حَبلَیَانِ۔ اصل میں حبلی کا تثنیہ ہے (تثنیہ وجمع مؤنث سالم کے الف سے پہلے الفِ زائدہ یاء ہوجاتا ہے) اس قاعدہ کی وجہ سے حبلی کے آخر کا الف زائدہ الف تثنیہ سے پہلے واقع ہوا لہٰذا اسے یاء سے بدل کر فتحہ دے دیا کیونکہ الف تثنیہ سے پہلے فتحہ ہونا ضروری ہے اور الف حرکت کو قبول نہیں کرنا اس وجہ سے یاء سے بدل کر فتحہ دیدیا حبلیان ہوگیا۔ حِیکی طوبی (جو یاء فُعْل جمع اور فُعلی مؤنث کا عین کلمہ واقع ہو صفت میں اس کے ماقبل کو کسرہ دیدیتے ہیں اور اسم میں بقاعدہ یاء ساکن غیر مدغم ضمہ کے بعد واؤ ہوجاتی ہے) مذکورہ قاعدہ کے مطابق حِیکی اصل میں حُیکی تھا یاء فُعلی مؤنث صفتی کا عین کلمہ واقع ہوئی تو ماقبل کے ضمہ کو کسرہ سے بدل دیا حِیکی ہوگیا اور طُوبی اصل میں طُیبی تھا یاء ساکن غیر مدغم ضمہ کے بعد واقع ہوئی واؤ سے بدل دیا تو طُوبی ہوگیا۔

﴿الشق الثانی﴾...... یدعون ترمین تدعین مرمی تقوی۔

مذکورہ صیغوں کی اصل بتا کر تعلیل کریں۔ نیز انمیں جاری شدہ قواعد کی نشاندہی کریں۔

(خلاصۂ سوال) اس سوال میں صرف مذکورہ صیغوں کی اصل، تعلیل وجاری شدہ قواعد کی نشاندہی مطلوب ہے۔

﴿جواب﴾ مذکورہ صیغوں کی اصل تعلیل وجاری شدہ قواعد کی نشاندہی:۔

یدعون ترمین (واؤ ضمہ کے بعد واقع ہو اور اس کے بعد واؤ ہو یا یاء کسرہ کے بعد واقع ہو اور اس کے بعد یاء ہو تو یہ ساکن ہو کر اجتماع ساکنین کیوجہ سے گر جاتے ہیں) یدعون ترمین اصل میں یدعوون اور ترمیین تھے ضمہ کے بعد واؤ تھا پھر اس کے بعد واؤ آیا۔ اور کسرہ کے بعد یاء تھی پھر اس

کے بعد یاء آئی تو دونوں مذکورہ قاعدہ کی روشنی میں ساکن ہوکر اجتماعِ ساکنین کیوجہ سے حذف ہوگئے تو یدعون ترمین ہوگئے۔ تَدْعِیْنَ (اگر واؤ ضمہ کے بعد ہو اور اس کے بعد یاء ہو یا یاء کسرہ کے بعد ہو اور اس کے بعد واؤ ہو تو ماقبل کو ساکن کرکے واؤ اور یاء کی حرکت اسے دیدیتے ہیں پھر واؤ یاء ہوکر اور یاء واؤ ہوکر اجتماعِ ساکنین کیوجہ سے گر جاتے ہیں جیسے تدعین یرمون) تدعین اصل میں تَدْعُوِیْنَ تھا۔ واؤ ضمہ کے بعد واقع ہوا اور اس کے بعد یاء تھی تو ماقبل کے ضمہ کو حذف کرکے واؤ کا کسرہ اسے دیدیا اور واؤ کو یاء سے بدل دیا پھر اجتماعِ ساکنین کیوجہ سے ایک یاء کو گرادیا تدعین ہوگیا۔ مَرْمِیٌّ کمامرَ فی الشق الاول من السوال الثانی ۱٤۲۲ھ۔ تَقْوٰی (جو یاء فَعْلٰی کا عین کلمہ واقع ہو وہ واؤ ہوجاتی ہے) تقوی اصل میں تَقْیَا تھا مذکورہ قاعدہ کی روشنی میں یاء فَعْلٰی کا لام کلمہ واقعہ ہوئی اسے واؤ سے بدل دیا تَقْوٰی ہوگیا۔

﴿السوال الثالث﴾ ۱٤۲۱ھ

﴿الشق الاول﴾......باب افعال کی خاصیات میں سے تعدیہ، تصییر، تعریض، وجدان کو مثالوں کے ساتھ واضح کریں۔

(خلاصۂ سوال) اس سوال میں باب افعال کی مذکورہ خاصیات کی وضاحت مع امثلہ مطلوب ہے۔

﴿جواب﴾ افعال کی مذکورہ خاصیات کی وضاحت مع امثلہ:۔ کمامرَ فی الشق الاول من السوال الثالث ۱٤۲۵ھ۔

﴿الشق الثانی﴾......باب افتعال کی چار خاصیات مثالوں کے ساتھ تحریر کریں۔

(خلاصۂ سوال) اس سوال میں فقط باب افتعال کی چار خاصیات مع امثلہ مطلوب ہیں۔

﴿جواب﴾ افتعال کی خاصیات مع امثلہ:۔ ۱ تصرف یعنی فعل حاصل کرنے میں کوشش کرنا جیسے اکتسب اس نے کسب میں کوشش کی۔ ۲ تخییر یعنی فاعل کا اپنے لیے کوشش کرنا۔ جیسے اکتال الشعیر اس نے اپنے لیے جو ناپ کیل کیے۔ ۳ مطاوعت فَعلَ جیسے غممته فاغْتَمَّ میں نے اس کو غمگین کیا پس وہ غمگین ہوا۔ ٤ موافقتِ مجرد جیسے

اِبْتَلَجَ بمعنی بَلَجَ روشن ہوا۔

الورقة الرابعة فی الصرف

﴿السوال الاول﴾ ١٤٢٠ھ

﴿الشق الاول﴾ ......اوزانِ مبالغہ لکھیں' امثلہ بھی بیان کریں' اسم تفضیل ومبالغہ میں فرق بیان کریں۔

(خلاصۂ سوال) اس سوال میں دو امر حل طلب ہیں (۱) مبالغہ کے اوزان و امثلہ (۲) اسم تفضیل ومبالغہ میں فرق۔

﴿جواب﴾ (۱'۲) مبالغہ کے اوزان وامثلہ اسم تفضیل ومبالغہ میں فرق:۔

کمامرّ فی الشق الثانی من السوال الاول ضمنی ١٤٢٤ھ۔

﴿الشق الثانی﴾......میعادٌ خطایاٌ موسرٌ ائمه' لاتخفٌ خذ' لُمتنّ۔

مذکورہ صیغوں میں کون سے قاعدے جاری ہوئے۔ ہر صیغہ کی اصل وتعلیل بیان کریں۔

(خلاصۂ سوال) اس سوال میں مذکورہ صیغوں کی اصل' تعلیل و جاری شدہ قواعد کی وضاحت مطلوب ہے۔

﴿جواب﴾ مذکورہ صیغوں کی اصل' تعلیل وجاری شدہ قواعد کی وضاحت:۔

اَئِمَّةٌ اصل میں اَأْمِمَةٌ بروزن اَفْعِلَةٌ تھا یہ جمع ہے امام کی' پہلے اس میں مضاعف کا قاعدہ جاری ہوا یَمُدُّ والا پہلی میم کی حرکت نقل کر کے ماقبل کو دی اور میم کو میم میں ادغام کردیا۔ اَئِمَّة ہوگیا پھر مذکورہ قاعدہ جَاءٍ والا جاری کیا دو ہمزے ایک جگہ جمع ہوئے دوسرا مکسور تھا دوسرے کو یاء سے بدل دیا اَیِمَّةٌ ہوگیا۔

لَاتَخَفْ۔ اصل میں لاتَخْوَفْ تھا یُقَالُ والا قاعدہ جاری ہوا واؤ متحرک ماقبل ساکن واوَ کی حرکت نقل کر کے ماقبل کو دی واوَ اصل میں متحرک تھا اب ماقبل مفتوح ہوا واوَ کو الف سے بدل دیا'' دو ساکن جمع ہوئے الف اور فاء الف کو بوجہ اجتماع ساکنین گرادیا لَاتَخَفْ ہوگیا۔

خُذْ ۔اصل میں اُؤْخُذْ تھا دوسرے ہمزہ کو خلاف قیاس گرادیا اب ہمزہ وصلی کی ضرورت

نہ رہی اس کو بھی گرادیا خُذْ ہوگیا۔

میعاد، خطایا، موسر، لُمتنّ۔ کمامرّ فی الشق الاول من السوال الثانی ۱٤۲۳ھ۔

﴿السوال الثانی﴾ ۱٤۲۰ھ

﴿الشق الاول﴾ ...... ہفت اقسام کی تشریح کریں، الدّعاء والدعوۃ کی صرف صغیر لکھیں۔ نیز اسی سے امر حاضر معروف کی گردان لکھ کر صیغہ واحد مذکر حاضر کی تعلیل بھی بیان کریں۔

(خلاصۂ سوال) اس سوال میں چار امور مطلوب ہیں۔ (۱) ہفت اقسام کی تشریح (۲) الدعاء والدعوۃ مصدر سے صرف صغیر (۳) الدعاء والدعوۃ سے امر حاضر کی گردان (۴) صیغہ واحد مذکر حاضر کی تعلیل۔

﴿جواب﴾ (۱) ہفت اقسام کی تشریح:۔ کمامرّ فی الشق الاول من السوال الاول ۱٤۲٤ھ۔

(۲) الدعاء والدعوۃ سے صرف صغیر:۔ دَعَا یدعوا دعاءً ودعوۃً فھو داع ودُعِیَ یُدعٰی دعاءً ودعوۃ فھو مَدْعُوٌّ الامرمنہ اُدْعُ والنھی عنہ لاتدعُ الظرف منہ مَدْعَی والآلۃ منہ مِدْعَی مِدْعَیَانِ مَدَاعٍ ومِدْعَاۃ مِدْعَاتَانِ مَدَاعٍ مِدْعَاءٌ مِدْعَاءَانِ مَدَاعِیٌّ افعل التفضیل منہ اَدعٰی اَدْعیان، اَدْعَوْنَ، اَدَاعٍ والمؤنث منہ دُعْیٰی، دُعْیَیَانِ دُعًی دُعْیَیَاتٌ۔

(۳) الدعاء والدعوۃ سے امر حاضر معروف کی گردان:۔ اُدْعُ، اُدْعُوَا، اُدْعُوْا، اُدْعِیْ۔ اُدْعُوَا، اُدْعُوْنَ۔

(۴) صیغہ واحد مذکر حاضر کی تعلیل:۔ اُدْعُ اصل میں اُدْعُوْ تھا سکونِ وقفی کیوجہ سے آخر سے واؤ حذف ہوا تو اُدْعُ ہوگیا۔

﴿الشق الثانی﴾ ...... اسماءِ مشتقہ کون کونسے ہیں۔ ہر ایک کی تعریف مع مثال بیان کریں۔ نیز اسم فاعل وصفت مشبہ میں معنی کے اعتبار سے کیا فرق ہے۔

(خلاصۂ سوال) اس سوال میں دوامر توجہ طلب ہیں (۱) اسماءِ مشتقہ کے اسماء وتعریف مع امثلہ (۲) اسم فاعل وصفت مشبہ میں معنوی فرق۔

﴿جواب﴾ (۱) اسماءِ مشتقہ کے اسماء وتعریف مع امثلہ:۔ کمامرّ فی الشق الاول من السوال الاول ۱٤۲۲ھ۔

(۲) اسم فاعل وصفت مشبہ میں معنوی فرق:۔ کمامرّ فی الشق الثانی من السوال الاول ۱٤۲۵ھ۔

﴿السوال الثالث﴾ ۱٤۲۰ھ

﴿الشق الاول﴾ ...... باب تفعیل کی خاصیات میں سے تعدیہ' سلب' صیورت' بلوغ کو مثالوں کے ساتھ واضح کریں۔

(خلاصۂ سوال) اس سوال میں فقط باب تفعیل کی مذکورہ خاصیات کی وضاحت مع امثلہ مطلوب ہے۔

﴿جواب﴾ خاصیاتِ تفعیل کی وضاحت مع امثلہ:۔ ۱ تعدیہ ۲ سلب۔ کمامرّ فی الشق الاول من السوال الثالث ۱٤۲٤ھ ۔ ۳ صیرورت یعنی صاحبِ ماخذ ہونا جیسے نَوَّر الشَّجَرُ درخت شگوفہ دار ہوگیا۔ ٤ بلوغ یعنی ماخذ میں پہنچنا یا داخل ہونا جیسے خَیَّمَ زیدٌ زید خیمہ میں داخل ہوا۔

﴿الشق الثانی﴾ ...... باب تفعل و مفاعله کی دو دو خاصیات مع امثلہ لکھیں۔

(خلاصۂ سوال) اس سوال میں فقط باب تفعل و مفاعله کی دو دو خاصیات مع امثلہ مطلوب ہیں۔

﴿جواب﴾ باب تفعل و مفاعله کی خاصیات مع امثلہ:۔ باب تفعل کی خاصیت ۱ تکلّف یعنی ماخذ کے حاصل کرنے میں تکلف وبناوٹ کرنا۔ جیسے تَجَوَّعَ زیدٌ زید بتکلف بھوکا بنا۔ ۲ تدریج یعنی کسی کام کو آہستہ آہستہ کرنا' جیسے تحَفَّظَ بَکْرٌ بکر نے تھوڑا تھوڑا یاد کیا۔

باب مفاعله کی خاصیت ۱ موافقتِ اَفْعَلَ جیسے باعدته بمعنی ابعدتهٗ میں نے اس کو دور کیا۔ ۲ تصییر یعنی کسی شئی کو صاحبِ ماخذ بنانا جیسے عافاك الله اللہ تجھے عافیت والا بنائے۔

الورقة الرابعة في الصرف

﴿السوال الاول﴾ ۱٤۱۹ھ

﴿الشق الاول﴾......صفت مشبہ کے اوزان اوراس کی گردان تحریر کریں۔

(خلاصۂ سوال) اس سوال میں دو امر حل طلب ہیں (۱) صفت مشبہ کے اوزان (۲) صفت مشبہ کی گردان۔

﴿جواب﴾ (۱) صفت مشبہ کے اوزان:۔كما مرّ فی الشق الثانی من السوال الاول ۱٤۲۵ھ۔

(۲) صفت مشبہ کی گردان:۔حَسَنٌ حَسَنَانِ حَسَنَیْنِ حَسَنُوْنَ حَسَنِیْنَ حَسَنَةٌ حَسَنَتَانِ حَسَنَتَیْنِ حَسَنَاتٌ۔

﴿الشق الثانی﴾......اسم ظرف کی گردان ودیگر اوزان تحریر کریں۔

(خلاصۂ سوال) اس سوال کا حاصل دو امر ہیں (۱) اسم ظرف کی گردان (۲) اسم ظرف کی اوزان۔

﴿جواب﴾ (۱) اسم ظرف کی گردان:۔كما مرّ فی الشق الاول من السوال الاول ۱٤۲۳ھ۔

(۲) اسم ظرف کی اوزان:۔ظرف کبھی مَفْعِلٌ اور مَفْعَلٌ کی بجائے مُفْعَلَةٌ کے وزن پر بھی آتا ہے جیسے مُکْحَلَةٌ بمعنی سرمہ دانی۔

﴿السوال الثانی﴾ ۱٤۱۹ھ

(الشق الاول)......قِیلَ بِیعَ اُخْتِیرَ اُنْقِیدَ میں کونسے قاعدے کے تحت تعلیل ہوئی ہے نیز تعلیل بھی ذکر کریں، اور سَیِّدٌ مَرْمِیٌّ مُضِیٌّ کی تعلیل کیا ہے اور کس قاعدہ کے تحت

تعلیل ہوئی ہے۔

(خلاصۂ سوال) اس سوال میں دو امر مطلوب ہیں (۱) جاری شدہ قاعدہ کی نشاندہی (۲) صیغوں کی تعلیل۔

﴿جواب﴾ (۱) جاری شدہ قاعدہ کی نشاندہی:۔ ماضی مجہول کا عین کلمہ واؤ یا یاء ہو تو ماقبل کو ساکن کر کے انکی حرکت ماقبل کو دیدیتے ہیں اور عین کلمہ اگر واؤ ہو تو اس کو یاء سے بدل دیتے ہیں جیسے قِیلَ' بِیعَ' اُخْتِیرَ' اُنْقِیدَ۔

(۲) صیغوں کی تعلیل:۔ قِیلَ اصل میں قُوِلَ بِیعَ اصل میں بُیِعَ اُخْتِیرَ اصل میں اُخْتُیِرَ اور اُنْقِیدَ اصل میں اُنْقُوِدَ تھا' اس مذکورہ قاعدہ کی روشنی میں واؤ اور یاء ماضی مجہول کا عین کلمہ واقع ہوئے تو ماقبل کی حرکت گرا کر واؤ اور یاء کا کسرہ ماقبل کو دیدیا پھر قُوِلَ اور اُنْقُوِدَ میں واؤ کو یاء سے بدل دیا تو قِیلَ' بِیعَ' اُخْتِیرَ' اُنْقِیدَ ہوگئے۔

(۱) جاری شدہ قاعدے کی وضاحت:۔ وہ واؤ اور یاء جو کسی حرف سے بدلی ہوئی نہ ہو اور غیر ملحق میں جمع ہو جائیں اور ان میں سے پہلا حرف ساکن بھی ہو تو واؤ کو یاء سے بدل کر دیاء میں مدغم کر دیتے ہیں اور ماقبل کے ضمہ کو کسرہ سے بدل دیتے ہیں جیسے سَیِّدٌ' مَرْمِیٌّ' مُضِیٌّ۔

(۲) صیغوں کی تعلیل:۔ سَیِّدٌ اصل میں سَیْوِدٌ' مَرْمِیٌّ اصل میں مَرْمُوْیٌ اور مُضِیٌّ اصل میں مُضُوْیٌ تھا۔ اس مذکورہ قاعدہ کی روشنی میں واؤ اور یاء غیر مبدل' غیر ملحق میں جمع ہوئے اور انمیں سے اول ساکن تھا تو واؤ کو یاء سے بدل کر یاء کا یاء میں ادغام کر دیا اور یاء کی مناسبت سے مَرْمِیٌّ اور مُضِیٌّ میں ماقبل کے ضمہ کو کسرہ سے بدل دیا تو سَیِّدٌ مَرْمِیٌّ اور مُضِیٌّ ہوگیا۔

﴿الشق الثانی﴾ ...... یدعیان' اعلیت' استعلیت میں جاری ہونے والا قاعدہ بیان کریں نیز دنیا و علیا میں کونسا قاعدہ جاری ہوا ہے۔

(خلاصۂ سوال) اس سوال میں فقط دو قاعدوں کی وضاحت مطلوب ہے۔

﴿جواب﴾ یدعیان' اعلیت' استعلیت میں جاری شدہ قاعدہ:۔

کمامرّفی الشق الثانی من السوال الثانی ۱٤۲۲ھ۔

دنیا و علیا میں جاری شدہ قاعدہ:۔ جوواؤ فُعْلٰی (بالضم) کالام کلمہ واقع ہووہ اسمِ جامد میں یاء ہو جاتا ہے اور صفت میں اپنے حال پر رہتا ہے۔جیسے دنیا' علیا۔

﴿السوال الثالث﴾ ۱٤۱۹ھ

﴿الشق الاول﴾......باب سمع' کرم' فتح کی خاصیات تحریر کریں۔

(خلاصۂ سوال) اس سوال میں مذکورہ ابواب کی خاصیات کی وضاحت مطلوب ہے۔

﴿جواب﴾:۔کمامرّ فی الشق الثانی من السوال الثالث ضمنی ۱٤۲٤ھ۔

﴿الشق الثانی﴾......باب تفعیل کی خاصیات تحریر کریں۔

(خلاصۂ سوال) اس سوال میں فقط باب تفعیل کی خاصیات مطلوب ہیں۔

﴿جواب﴾باب تفعیل کی خاصیات:۔ اس باب کی کل تیرہ خاصیات ہیں۔

(۱)تعدیه (۲)سلب (۳)تصییر (٤)صیرورة (٥)بلوغ (٦)مبالغه (۷)نسبت به ماخذ (۸)الباسِ ماخذ (۹)تخلیطِ ماخذ (۱۰)تحویل (۱۱)قصر (۱۲)موافقتِ مجرد واَفعَلَ وتَفَعَّلَ (۱۳)ابتدا۔

تعدیه وسلب:۔کمامرّ فی الشق الاول من السوال الثالث ۱٤۲٤ھ۔

تصییر:۔یعنی کسی چیز کو صاحبِ ماخذ بنانا جیسے وتّرت القوس میں نے کمان کو قوس دار بنایا۔

صیرورة' بلوغ:۔کمامرّ فی الشق الاول من السوال الثالث ۱٤۲۰ھ۔

مبالغه:۔اس کی تین اقسام ہیں مبالغه فی الفعل جیسے صَرَّحَ خوب ظاہر ہوا۔مبالغہ فی الفاعل جیسے مَوَّتَ الاِبِلُ اونٹوں میں بہت مری پھیلی' مبالغہ فی المفعول جیسے قَطَّعْتُ الثِّیَابَ میں نے بہت کپڑے کاٹے۔

نسبت به ماخذ:۔یعنی ماخذ کے ساتھ منسوب کرنا جیسے فَسّقتُ زیداً میں نے زید کو فسق سے منسوب کیا۔

البَاسِ ماخذ' تخلیطِ ماخذ:۔کمامرّ فی الشق الثانی من السوال

الثالث ۱٤۲۲ھ۔

تحویل :۔کسی چیز کو ماخذ یا مثل ماخذ بنانا جیسے نَصَّرَ زیدٌ عمرواً زید نے عمرو کو نصرانی بنایا اور خَیَّمْتُہٗ میں نے اس کو خیمہ کی مثل بنایا۔

قصر یعنی اختصار کی غرض سے مرکب کا ایک کلمہ باب تفعیل بنالیا جائے جیسے ھَلَّلَ اس نے لاالٰہ الّا اللّٰہ پڑھا موافقتِ فعل مجرد جیسے تمّرتہٗ وتمرتہ کا ایک ہی معنی ہے میں نے اس کو کھجور دی' موافقتِ اَفْعَلَ جیسے تَمَّرَو اتمر بمعنی تر کھجور خشک ہوگئی موافقتِ تَفَعَّلَ جیسے تَرَّسَ وَتَتَرَّسَ بمعنی ڈھال کو کام میں لایا۔ابتداء یعنی تفعیل میں یہ معنی ابتداء ہے جیسے کَلَّمْتُہٗ میں نے اس سے کلام کی' مجرد میں کلم بمعنی زخمی کرنا ہے۔

الورقة الرابعة فی الصرف

﴿السوال الاول﴾ ١٤١٨ھ

﴿الشق الاول﴾......(صفت مشبه آں که دلالت کند براتصاف ذاتی بمعنی مصدری بوضع ثبوت)

عبارت مذکورہ کا ترجمہ کر کے صفت مشبہ کی تعریف سلیس اردو میں لکھیں۔صفت مشبہ اور اسم فاعل میں کیا فرق ہے'اوزانِ صفت مشبہ کتنے ہیں۔ان میں سے پانچ تحریر کریں۔

(خلاصۂ سوال) اس سوال میں پانچ امور مطلوب ہیں (۱) عبارت کا ترجمہ (۲) صفت مشبہ کی تعریف (۳) صفت مشبہ و اسم فاعل میں فرق (۴) اوزانِ صفت مشبہ کی تعداد (۵) پانچ اوزانِ صفت مشبہ کی مثال۔

﴿جواب﴾ (۱) عبارت کا ترجمہ:۔صفت مشبہ وہ ہے جو دلالت کرے کسی ذات کے متصف ہونے پر معنی مصدری کے ساتھ بطورِ ثبوت۔

(۲'۳) صفت مشبہ کی تعریف' صفت مشبہ واسم فاعل میں فرق:۔کمامرّ فی الشق الثانی من السوال الاول ۱٤۲٥ھ۔

(۴) صفت مشبہ کے اوزان کی تعداد:۔اس کے اوزان بہت ہیں علم الصیغہ میں

۲۳ مذکور ہیں۔

(۵) پانچ اوزانِ صفت مشبہ کی مثال:۔فَعْلٌ فِعْلٌ فُعْلٌ فَعُولٌ فَعِيلٌ۔

﴿الشق الثانی﴾......اجوف کے مصدر البیع سے اسم فاعل کی گردان تحریر کریں۔
بِعْ اصل میں کیا تھا امر حاضر معروف کس طرح بنایا جاتا ہے۔

(خلاصۂ سوال) اس سوال میں تین امور توجہ طلب ہیں (۱) البیع سے اسم فاعل کی گردان (۲) بع کی اصل (۳) امر حاضر معروف بنانے کا طریقہ۔

﴿جواب﴾ (۱) البیع سے اسم فاعل کی گردان:۔کمامرّ فی الشق الثانی من السوال الثانی ۱۴۲۳ھ۔

(۲) بع کی اصل:۔بعض کے نزدیک اس کی اصل تبیع تھی علامتِ مضارع تاء کو گرا کر آخر سے ساکن کر دیا۔ پھر اجتماعِ ساکنین کی وجہ سے یاء کو حذف کر دیا پس بِعْ ہو گیا۔ اور بعض کے نزدیک اصل میں اِبْیِع تھا یاء کی حرکت ماقبل کو دی تو ہمزہ وصلی کی ضرورت نہ رہی پھر یاء کو اجتماعِ ساکنین کی وجہ سے گرا دیا پس بع ہو گیا۔

(۳) امر حاضر معروف بنانے کا طریقہ:۔کمامرّ فی الشق الاول من السوال الاول ضمنی ۱۴۲۴ھ۔

﴿السوال الثانی﴾ ۱۴۱۸ھ

﴿الشق الاول﴾......اِدَّعٰی اِذَّکَرَ اِزْجَرَ عِدَةٌ قِيلَ۔
پہلے تین صیغوں میں کونسا قانون جاری ہوتا ہے اور کتنی صورتیں پڑھی جا سکتی ہیں اور آخری دو صیغوں میں کونسے قانون جاری ہوتے ہیں، ہر ایک کی تشریح کریں۔

(خلاصۂ سوال) اس سوال میں دو امر قابلِ التفات ہیں (۱) مذکورہ صیغوں میں جاری شدہ قوانین (۲) پہلے تین صیغوں کو پڑھنے کی صورتیں۔

﴿جواب﴾ (۱،۲) مذکورہ صیغوں میں جاری شدہ قوانین پہلے تین صیغوں کو پڑھنے کی صورتیں:۔ اِدَّعٰی ، اِذَّکَرَ ، اِزْجَرَ میں جاری شدہ قانون اور پڑھنے کی صورتیں

نیز عِدَۃٌ میں جاری شدہ قانون کمامرّ فی الشق الاول من السوال الثانی ۱٤۲۵ھ۔

قیلَ اس میں جاری شدہ قانون کمامرّ فی الشق الاول من السوال الثانی ۱٤۱۹ھ۔

﴿الشق الثانی﴾ ...... باب دعا یدعو سے اسم فاعل واسم مفعول کی گردان تحریر کریں' داعٍ اور دَاعُونَ کی تعلیل صرفی بطرزِ مصنف بیان کریں۔

(خلاصۂ سوال) اس سوال میں دو امر توجہ طلب ہیں (۱) دعا یدعو سے اسم فاعل و اسم مفعول کی گردان (۲) مذکورہ صیغوں کی تعلیل بطرز مصنفؒ۔

﴿جواب﴾ (۱) دعا یدعو سے اسم فاعل واسم مفعول کی گردان:۔ اسم فاعل' دَاعٍ دَاعِیَانِ' دَاعُونَ' دَاعِیَۃٌ' دَاعِیَتَانِ' دَاعِیَاتٌ۔

اسم مفعول مَدْعُوٌّ' مَدْعُوَّانِ' مَدْعُوُّونَ' مَدْعُوَّۃٌ' مَدْعُوَّتَانِ' مَدْعُوَّاتٌ۔

(۲) مذکورہ صیغوں کی تعلیل بطرزِ مصنفؒ:۔ دَاعٍ اصل میں دَاعِوٌ تھا بہ قاعدہ ۱۱ واؤ طرف میں کسرہ کے بعد یاء ہوگئی۔ پھر بہ قاعدہ ۱۰ (جو واؤ یا یاء یفعلُ تفعل وغیرہ کا لام کلمہ ہو ضمہ یا کسرہ کے بعد ہو تو ساکن ہو جاتا ہے) یاء ساکن ہو کر اجتماع ساکنین کی وجہ سے گر گئی۔ اور تنوین عین کلمہ کے ساتھ مل گئی داعٍ ہو گیا۔ دَاعُونَ اصل میں دَاعِوُوْنَ تھا۔ واؤ بقاعدہ ۱۱ یاء ہوگئی دَاعِیُونَ ہو گیا' پھر یاء کا ضمہ بقاعدہ ۱۰ ماقبل عین کو دیا تو یاء ساکن ماقبل مضموم ہوا بقاعدہ ۳ یاء کو واؤ سے بدل کر اجتماع ساکنین کی وجہ سے گرا دیا۔ دَاعُونَ ہو گیا۔

﴿السوال الثالث﴾ ۱٤۱۸ھ

﴿الشق الاول﴾ ...... باب تفعل و مفاعلہ کی کم از کم چار چار خاصیات بمع امثلہ تحریر کریں۔

(خلاصۂ سوال) اس سوال میں فقط باب تفل و مفاعلہ کی چار چار خاصیات کی وضاحت مطلوب ہے۔

﴿جواب﴾ باب تفعل و مفاعلہ کی خاصیات کی وضاحت:۔ کمامرّ فی السوال الثالث ۱٤۲۵ھ' ۱٤۲٤ھ' ۱٤۲۰ھ۔

﴿الشق الثانی﴾ ......ثلاثی مجرد کے باب نصر ینصر کی خاصیت لکھیں۔باب افعال کی کل خاصیات کتنی ہیں۔ان میں سے تین بمع امثلہ لکھیں۔باب مفاعلہ کی خصوصیات کتنی ہیں۔ان میں سے دو بمع امثلہ لکھیں۔

(خلاصۂ سوال) اس سوال میں تین امور مطلوب ہیں (۱) باب نصر کی خاصیت (۲) باب افعال کی خاصیات کی تعداد دو تین کی وضاحت (۳) باب مفاعلہ کی خاصیات کی تعداد اور دو کی وضاحت۔

﴿جواب﴾ (۱) باب نصر کی خاصیت:۔ کما مرّ فی الشق الثانی من السوال الثالث ١٤٢٤ھ۔

باب افعال کی خاصیات کی تعداد اور تین کی وضاحت:۔ باب افعال کی کل پندرہ خاصیات ہیں۔جن میں سے تین یہ ہیں۔ ۱ اعطاءِ ماخذ یعنی ماخذ دینا جیسے اشویته میں نے اس کو گوشت بھوننے کیلئے دیا۔ ۲ مبالغہ یعنی ماخذ کو کثرتِ مقدار یا کیفیت میں بیان کرنا جیسے اسفر الصبح صبح خوب روشن ہوگئی۔ ۳ حینونت یعنی کسی چیز کا ماخذ کے وقت کو پہنچنا جیسے احصدالزرع کھیتی کٹنے کے وقت کو پہنچی۔

باب مفاعلہ کی خاصیات کی تعداد اور دو کی وضاحت:۔ باب مفاعلہ کی کل سات خاصیات ہیں' توضیحه کمامرّ فی الاختبار ١٤٢٤ھ' ١٤٢٠ھ۔

الورقة الرابعة فی الصرف

﴿السوال الاول﴾ ١٤١٧ھ

﴿الشق الاول﴾ ......مثال کے مصدر الوعد سے امر حاضر معروف کی گردان لکھیں' عِدْ اصل میں کیا تھا' فعل امر حاضر معروف کون سے فعل سے بنتا ہے' اور اس کا قاعدہ کیا ہے۔

(خلاصۂ سوال) اس سوال میں تین امور مطلوب ہیں (۱) اَلْوَعْدُ سے امر حاضر کی گردان (۲) عِدْ کی اصل (۳) امر حاضر کا مشتق منہ اور بنانے کا قاعدہ۔

﴿جواب﴾ (۱) اَلْوَعْدُ سے امر حاضر کی گردان:۔ عِدْ' عِدَا' عِدُوْا' عِدِیْ'

عِدَا عِدْنَ۔

(۲)عِدْ کی اصل:۔عِدْ اصل میں تَعِدُ (واحد مذکر حاضر مضارع معروف) تھا علامتِ مضارع تاء کوگرا کر آخر سے ساکن کیا تو عِدْ ہوگیا۔

(۳)امر حاضر کس سے بنتا ہےاور بنانے کا طریقہ:۔کما مرّ فی الشق الاول من السوال الاول ضمنی ١٤٢٤ھ۔

﴿الشق الثانی﴾......اسمِ ظرف کی تعریف لکھیں، مختلف ابواب سے بنانے کا قاعدہ لکھیں۔ اَیْنَ المفرّ پرصاحب علم الصیغہ نےسوال وجواب بیان کیا ہےاس کوواضح کریں۔

(خلاصۂ سوال) اس سوال میں تین امور توجہ طلب ہیں (۱)اسم ظرف کی تعریف (۲)اسمِ ظرف بنانے کاطریقہ(۳)اَیْنَ الْمَفَرّ پرسوال وجواب۔

﴿جواب﴾(۱)اسمِ ظرف کی تعریف:۔کما مرّ فی الشق الاول من السوال الاول ١٤٢٣ھ۔

(۲)اسمِ ظرف بنانے کا طریقہ:۔ثلاثی مجرد سے اسم ظرف بنانے کا طریقہ یہ ہے کہ فعل مضارع کے صیغہ واحد مذکر حاضر سے علامتِ مضارع کودور کر کے اس کی جگہ مفتوح لگادو اور عین کلمہ اگر مضموم ہےتو اس کو زبر دیدو ورنہ اپنی حالت پر چھوڑ دو اور آخری حرف پرتنوین کا اضافہ کردوجیسے یَنْصُرُ سے مَنْصَرٌ اور یَضْرِبُ سے مَضْرِبٌ اور یَسْمَعُ سے مَسْمَعٌ اور ثلاثی مجرد کے علاوہ سے اسم ظرف اس باب کے اسم مفعول کے وزن پر ہی آتا ہے۔ جیسے اِجْتِنَابٌ سے اسم مفعول وظرف مُجْتَنَبٌ اور اِکْرَام سے مُکْرَمٌ ۔

(۳)اَیْنَ المفرّ پرسوال وجواب:۔علم الصیغہ میں جو اسم ظرف کا قاعدہ مذکور ہے اس کا حاصل یہ ہے کہ مضارع مفتوح العین اور مضموم العین سے اور ناقص سے مطلقاً (ہر حال میں) اسم ظرف مَفْعَلٌ کے وزن پر آتا ہے۔اور مضارع مکسور العین اور مثال سے مطلقاً (ہر حال میں) اسم ظرف مَفْعِلٌ کے وزن پر آتا ہے۔اب مَفَرّ کی بحث یہ ہے کہ بعض صرفیوں نے کہہ دیا ہے کہ مضاعف سے بھی اسم ظرف مطلقاً مَفْعَلٌ کے وزن پر آتا ہے مطلقاً کا مطلب ہے ہر حال میں

خواہ مضارع مفتوح العین ہو یا مضموم العین ہو یا مکسور العین ہو اسم ظرف مَـفْـعَلٌ (مفتوح العین) ہی آئے گا۔ اور انہوں نے لفظ مَـفَـرّ جو قرآن مجید میں واقع ہے ''اَیْـنَ الْـمَـفَرُّ'' میں اس سے استدلال کیا ہے۔ کہ یہ باوجودیکہ باب ضروب یضرب سے ہے جس کا مضارع مکسور العین ہے اس سے اسمِ ظرف مَفْعَلٌ کے وزن پر آیا ہے۔ معلوم ہوا کہ مضاعف میں اسم ظرف مطلقاً مَفْعَلٌ کے وزن پر آتا ہے۔ پھر مصنفؒ نے اس استدلال کا جواب دیا ہے۔ جواب کا حاصل یہ ہے کہ یہ قول صحیح نہیں بلکہ مضاعف سے اسم ظرف صحیح کی طرح مضارع مفتوح العین اور مضموم العین سے مَفْعَلٌ کے وزن پر اور مکسور العین سے مَفْعِلٌ کے وزن پر آتا ہے جیسا کہ قرآن مجید میں حتّٰی یَبْلُغَ الْهَدْیُ مَحِلَّهٗ یہ باب ضَرَبَ یَضْرِبُ سے مَفْعِلٌ کے وزن پر ہے۔ اور این المفرّ کا جواب مصنفؒ نے یہ دیا ہے کہ یہ اسم ظرف کا صیغہ نہیں بلکہ یہ مصدر میمی ہے جو مَفْعَلٌ کے وزن پر ہے۔

﴿السوال الثانی﴾ ۱۴۱۷ھ

﴿الشق الاول﴾ ...... القول سے اسم فاعل، اسم مفعول اور اسمِ ظرف کی گردان لکھیں۔ قُلْ، قیل، یقال کی تعلیل بیان کریں۔

(خلاصۂ سوال) اس سوال میں دو امر توجہ طلب ہیں۔ (۱) القول سے اسم فاعل، مفعول وظرف کی گردان (۲) مذکورہ صیغوں کی تعلیل۔

﴿جواب﴾ (۱) القول سے اسم فاعل، اسم مفعول، وظرف کی گردان:۔ اسم فاعل کی گردان قَائِلٌ، قَائِلَانِ۔ قَائِلُوْنَ۔ قَائِلَةٌ۔ قَائِلَتَانِ۔ قَائِلَاتٌ۔

اسم مفعول کی گردان ۔ مَقُوْلٌ، مَقُوْلَانِ، مَقُوْلُوْنَ، مَقُوْلَةٌ، مَقُوْلَتَانِ، مَقُوْلَاتٌ۔

اسم ظرف کی گردان:۔ مَقَالٌ، مَقَالَانِ، مَقَاوِلُ۔

(۲) مذکورہ صیغوں کی تعلیل:۔ قِیْلَ کما مرّ فی الشق الاول من السوال الثانی ۱۴۱۹ھ۔

یُقَالُ اصل میں یُقْوَلُ تھا واؤ متحرک ماقبل ساکن تھا واؤ کا فتحہ ماقبل کو دے کر واؤ کو الف سے بدل دیا، یُقَالُ ہو گیا۔

قَلْ تَقْوُلُ سے بنا ہے بایں طور کہ علامتِ مضارع تاء کو گرانے کے بعد آخر سے ساکن کیا تو دو ساکن جمع ہو گئے واؤ اور لام واؤ کو حذف کر دیا قُل ہو گیا۔ اور بعض اُقْوُل سے بناتے ہیں بایں طور کہ واؤ متحرک ماقبل ساکن تھا واؤ کی حرکت ماقبل کو دیکر واؤ کو اجتماع ساکنین کیوجہ سے حذف کر دیا اور ہمزہ وصلی استغناء کیوجہ سے حذف ہو گیا پس قُلْ ہو گیا۔

﴿الشق الثانی﴾ ...... (قاعدہ اگر فائے افتعال صادوضادو طاء وظا باشد تائے افتعال بطابدل شود پس طا مدغم شود وجوباً چوں اِطَّلَبَ۔
مذکورہ قاعدہ کی وضاحت کریں اس قاعدہ کے مطابق اِظَّلَمَ اِضَّرَبَ اِصَّبَرَ کی تعلیل بیان کریں۔

(خلاصۂ سوال) اس سوال میں دو امر مطلوب ہیں۔ (۱) قاعدہ کی وضاحت (۲) مذکورہ صیغوں کی تعلیل۔

﴿جواب﴾ (۱) **مذکورہ قاعدہ کی وضاحت**:۔ کما مرّ فی الشق الثانی من السوال الثانی ۱٤۲۲ھ۔

(۲) **مذکورہ صیغوں کی تعلیل**:۔ اِظَّلَمَ اصل میں اِظْتَلَمَ اَضَّرَبَ اصل میں اِضْتَرَبَ اور اِصَّبَرَ اصل میں اِصْتَبَرَ تھا افتعال کا فاء کلمہ ظاء ضاد اور صاد واقع ہوئے ان کو طاء سے بدل دیا پھر طاء کو فاءِ افتعال (ظاء ضاد صاد) سے بدل کر ہم جنس میں مدغم کر دیا پس اِظَّلَمَ اِضَّرَبَ اور اِصَّبَرَ ہو گئے۔

﴿السوال الثالث﴾ ۱٤۱۷ھ

﴿الشق الاول﴾ ...... باب افعال کی خاصیات میں سے وجدان سلب اور الزام کے معانی بتائیں اور مثالوں کے ذریعہ وضاحت کریں۔

(خلاصۂ سوال) اس سوال میں دو امر مطلوب ہیں۔ (۱) باب افعال کی خاصیات میں سے وجدان سلب الزام کے معانی (۲) انکی امثلہ۔

﴿جواب﴾ کما مرّ فی الشق الاول من السوال الثالث ۱٤۲٤ھ

ضمنی۔

﴿الشق الثانی﴾ ...... باب تفعیل کی خاصیات میں سے تعدیہ، سلب، صیرورت کی مثالوں کے ذریعہ واضح کریں۔

(خلاصۂ سوال) اس سوال میں دو امر مطلوب ہیں۔ (۱) مذکورہ خاصیات کی تعاریف (۲) امثلہ۔

﴿جواب﴾ (۲،۱) تعاریف و امثلہ:۔ تعدیہ، سلب کمامرّ فی الشق الاول من السوال الثالث ۱٤۲٤ھ۔

صیرورت کمامرّ فی الشق الاول من السوال الثالث ۱٤۲۰ھ۔

☆

☆☆

☆☆☆

☆☆☆☆

☆☆☆☆☆

☆☆☆☆

☆☆☆

☆☆

☆

يا حَيُّ ﷽ يا قَيُّوم
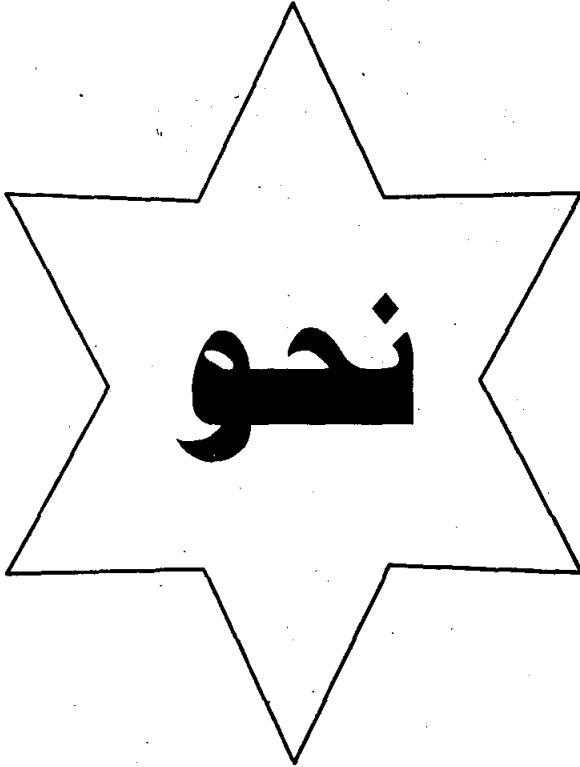
هداية النحو

الورقة الخامسة فی النحو

﴿السوال الاول﴾ ۱٤۲۵ھ

﴿الشق الاول﴾ ...... (اما التركيب فشرطه ان يكون علماً بلا اضافة ولااسنادٍ كبعلبكّ فعبد الله منصرف ومَعْدِيكَرب غير منصرف وشابَ قَرنَاها مَبنِيٌّ)

(۱) درج بالا عبارت کا ترجمہ کر کے واضح تشریح کریں۔(۲) یہ بتائیں کہ مندرجہ ذیل کلمات کے غیر منصرف ہونے کے کیا اسباب ہیں۔ یشکر۔ سقر۔ مقالید۔ حذیفه۔ ارقم۔

(خلاصۂ سوال) اس سوال میں تین چیزیں مطلوب ہیں۔(۱) عبارت مذکورہ کا ترجمہ۔ (۲) عبارت کی تشریح۔(۳) مندرجہ ذیل کلمات کے غیر منصرف ہونے کے اسباب۔

﴿جواب﴾ (۱) **عبارت مذکورہ کا ترجمہ:**۔لیکن ترکیب پس اس کی شرط یہ ہے وہ بغیر اضافت اور بغیر اسناد کے علم ہو۔ جیسے بعلبک پس عبداللہ منصرف ہے اور معدیکرب غیر منصرف ہے اور شَابَ قَرنَاھا مبنی ہے۔

(۲) **عبارت مذکورہ کی تشریح:**۔اس عبارت میں ترکیب کے غیر منصرف کا سبب بننے کی شرائط کا ذکر ہے۔ ان شرائط کی ضرورت اس لیے محسوس ہوئی کہ جو مطلق ترکیب ہے یعنی دو یا زیادہ کلموں کو جوڑ کر حاصل ہوتی ہے وہ ایک عارضی چیز ہے۔ کمزور ہے۔ اور زوال پذیر ہے اور کمزور چیز غیر منصرف کا سبب نہیں بن سکتی اس کو قوی کرنے کیلئے شرائط لگائی گئی ہیں۔ پہلی وجودی شرط ہے کہ علم ہو یہ شرط اس لیے لگائی تاکہ وہ تغیر سے محفوظ ہو جائے۔ دوسری شرط عدمی ہے کہ ترکیب اضافی نہ ہو کیونکہ اضافت سے غیر منصرف، منصرف ہو جاتا ہے یا منصرف کے حکم میں ہو جاتا ہے تیسری عدمی شرط ترکیب اسنادی نہ ہو یہ شرط اس لیے لگائی کہ ترکیب اسنادی بغیر علمیت کے سبب نہیں ہوتی اور جب عَلَم بنتی ہے تو مبنی ہو جاتی ہے اور مبنی غیر منصرف کی ضد ہے۔ کیونکہ غیر منصرف معرب کی قسم ہے وہ معرب جو مبنی کی ضد ہے۔ لہذا مبنی غیر منصرف کی ضد ہوا۔ پھر مصنفؒ نے چار مثالیں ذکر کی ہیں دو مثالیں شرائط کے پائے جانے کی وجہ سے غیر منصرف کی ہیں بَعْلَبَكَّ، مَعْدِيكَرَبَ پہلی مثال بعل۔ بك سے مرکب ہے۔ دوسری مَعْدِيْ۔ کرب سے مرکب ہے۔

بغیر اضافت اور اسناد کے یہ دونوں اجتماعی مثالیں ہیں اور دو مثالیں شرائط نہ پانے کی وجہ سے احترازی مثالیں ہیں۔(۱) عبداللہ والی مثال میں علم ہونے کے ساتھ بلا اضافت والی شرط نہ پائی جانے کی وجہ سے منصرف ہے۔(۲) شَابَ قَرْنَاهَا میں بلا اسناد کی شرط نہ پائے جانے کی وجہ سے غیر منصرف ہونے کی بجائے مبنی ہے۔

(۳) مندرجہ ذیل کلمات کے غیر منصرف ہونے کے اسباب: یَشْکُرُ۔ یہ آدمی کا نام ہے۔ وزنِ فعل اور علمیت کی وجہ سے غیر منصرف ہے۔ سَقَر۔ یہ دوزخ کے ایک طبقہ کا نام ہے۔ اس میں تانیث معنوی اور علمیت ہے تانیث معنوی کے غیر منصرف کا سبب بننے کیلئے ایک علمیت شرط ہے۔ اور دوسری شرط ثلاثی متحرک الاوسط ہونا ہے۔ مَقَالِیْدُ۔ اس میں غیر منصرف ہونے کا سبب جمع منتہی الجموع ہے جو دو سببوں کے قائمقام ہے۔ حُذَیْفَةُ۔ اس میں تانیث لفظی (تانیث بالتاء) اور معرفہ ہے۔ اَرْقَمُ۔ اس میں وزن فعل اور علمیت ہے۔ وزن فعل اور معرفہ کی وجہ سے غیر منصرف ہے۔

﴿الشق الثانی﴾...... (فان كان الفعل لفظا وجاز العطف يجوز فيه الوجهان النصب والرفع نحو جئت انا وزيداً وزيدٌ وان لم يجز العطف تعين النصب نحو جئت وزيداً وان كان الفعل معنىً وجاز العطف تعين العطف نحو مالزيد وعمرو وان لم يجز العطف تعين النصب نحو مالك وزيداً وما شانك وعمروا لان المعنى ماتصنع)

(۱) مذکورہ عبارت کا ترجمہ کر کے بے غبار تشریح کریں (۲) اور یہ بتائیں کہ عبارت میں مذکورہ مسئلے کا تعلق کس بحث سے ہے۔

(خلاصۂ سوال) اس سوال میں تین امور مطلوب ہیں۔(۱) عبارت مذکورہ کا ترجمہ۔ (۲) عبارت کی بے غبار تشریح۔(۳) مسئلہ مذکورہ کا تعلق کس بحث سے ہے۔

﴿جواب﴾ **(۱) عبارت کا ترجمہ:** پس اگر فعل لفظی ہو اور عطف جائز ہو تو اس میں دو وجہیں جائز ہوں گی۔ یعنی نصب اور رفع جیسے جِئْتُ اَنَا وَزَیْداً وَزَیْدٌ اور اگر عطف جائز نہیں تو

نصب متعین ہوگی۔ جیسے جِئتُ وَزَیداً (میں زید کے ساتھ آیا) اور اگر فعل معنوی ہو اور عطف جائز ہو تو عطف متعین ہے جیسے مالزیدٍ وعمرٍو اور اگر عطف جائز نہیں تو نصب متعین ہوگی جیسے مَالَكَ وزیداً ومَاشَانُكَ وعَمرواً اس لیے کہ تینوں مثالوں میں مَا کا معنی ہے ماتصنعُ۔

(۲) عبارت کی تشریح:۔ اس عبارت میں مصنفؒ نے مفعول معہ کے اعراب کی تفصیل کو بیان کیا ہے۔ چنانچہ فرماتے ہیں کہ اگر مفعول معہ کا عامل (فعل ناصب) لفظی ہو اور واؤ کے مابعد کا فعل کے معمول پر عطف جائز ہو یعنی عطف سے کوئی مانع نہ ہو تو اس وقت مفعول معہ پر دو وجہیں جائز ہیں ایک تو نصب مفعولیت کی بنا پر اور دوسری رفع بوجہ عطف کے۔ جیسے جئتُ انا وزیداً وزیدٌ اس مثال میں ''جِئتُ'' فعل لفظی ہے اور واؤ کے مابعد یعنی زید کا ''تُ'' ضمیر بارز متصل پر عطف جائز ہے اس لیے کہ ضمیر منفصل کے ساتھ اس کی تاکید لائی گئی ہے۔ جو کہ عطف کے جواز کے لیے ضروری ہے۔ تو زید کو بنا بر مفعول معہ ہونے کے منصوب پڑھنا بھی جائز ہے۔ اور ضمیر مرفوع بارز پر عطف کرتے ہوئے مرفوع پڑھنا بھی جائز ہے۔ اور اگر مفعول معہ کا فعل ناصب لفظی ہو اور مفعول معہ (واؤ کے مابعد) کا فعل کے معمول پر عطف جائز نہ ہو تو بنا بر مفعولیت کے نصب متعین ہوگی۔ کیونکہ ضابطہ ہے کہ اسم ظاہر کا عطف ضمیر مرفوع متصل پر اس وقت جائز ہوتا ہے جب اس کی تاکید ضمیر مرفوع منفصل کے ساتھ ہو رہی ہو۔ لہٰذا جئتُ وزیداً میں نصب متعین ہوگی اور زید کو ''تُ'' ضمیر متکلم پر معطوف نہیں کریں گے۔

اگر مفعول معہ کا فعل ناصب معنوی ہو یعنی ایسا فعل ہو جو لفظوں میں موجود نہ ہو لیکن لفظ کے معنی سے سمجھا جا رہا ہو اور واؤ کے مابعد کا فعل کے معمول پر عطف جائز ہو تو اس وقت عطف متعین ہوگا یعنی عطف سے کوئی مانع نہ ہو تو اس وقت عطف متعین ہوگا تو اس وقت مفعول معہ ہونے کی وجہ سے نصب جائز نہ ہوگی جیسے مَالِزَیدٍ وعمرٍو اس مثال میں عمرو منصوب بنا بر مفعول معہ نہ ہوگا عمرو زید پر معطوف ہونے کی وجہ سے مجرور ہوگا۔ کیونکہ فعل معنوی ضعیف عامل ہے اور مخفی بھی ہے اور زید میں لام جارہ لفظوں میں عامل موجود ہے جو قوی ہے تو عامل لفظی اور قوی کے ہوتے ہوئے ضعیف اور مخفی کو عمل دینا جائز نہیں۔ لہٰذا عمرٍو زیدٍ پر معطوف ہو کر مجرور ہوگا۔

اور اگر فعل معنوی ہے لیکن واؤ کے مابعد کا فعل کے معمول پر عطف جائز نہ ہو تو اس وقت نصب متعین ہے مفعول معہ ہونے کی وجہ سے اور عامل ضعیف مخفی کو عمل دیں گے کیونکہ اس کے بغیر چارہ کار نہیں۔ جیسے مَالَكَ وزيداً وماشانك وعمرواً دونوں مثالوں میں زید و عمرو کا عطف ک ضمیر پر ناجائز ہے۔ کیونکہ قاعدہ ہے کہ ضمیر مجرور پر عطف اس وقت جائز ہے جبکہ اس کے جار کا اعادہ ہو (خواہ وہ جار حرف جر ہو یا مضاف ہو) چونکہ یہاں دونوں مثالوں میں جار کا اعادہ نہیں ہوا ہے اس لیے یہاں عطف ممتنع ہوا ہے۔

لان المعنى ماتصنع :۔اس عبارت میں مصنفؒ نے ان مثالوں میں فعل کے معنوی ہونے کی وجہ بیان فرمائی ہے کہ مالك وزيداً اور ماشانك وعمرواً میں مفعول معہ کا عامل لفظی نہیں معنوی ہے اس لیے کہ مَا استفہامیہ ہے اور استفہام اکثر فعل کا ہوتا ہے لہٰذا اس سے فعل سمجھا جائے گا تو مالك وزيداً کا معنیٰ ماتصنع وزيداً اور ماشانك و عمرواً کا معنیٰ ماتصنع و عمرواً اور مالزيدٍ وعمرٍو کا معنیٰ ماتصنع زيداً وَعمرواً ہے۔

(۳) مسئلہ مذکور کا تعلق کس مسئلہ سے ہے:۔ مسئلہ مذکور کا تعلق مفعول معہ کی بحث کے ساتھ ہے۔

﴿السوال الثانی﴾ ۱٤۲۵ھ

﴿الشق الاول﴾ ...... (عَطفُ البَيَانِ تَابِعٌ غَيرُ صِفَةٍ يُوضِحُ مَتبُوعَهُ وَهُوَ اشهَرُ اسمَيْ شَيئٍ نَحوُ قَامَ اَبُو حَفصٍ عُمَرُ وَقَالَ عَبدُ اللهِ بنُ عُمَرَ ولايَلتَبِسُ بالبَدَلِ لَفظًا فِي مِثلِ قَولِ الشَّاعِرِ)

اَنَــا ابنُ التَّــارِكِ البَكرِيِّ بِشرٍ

عَلَيـهِ الطَّيرُ تَرقُبُهُ وُقُوعًـا

(۱) مذکورہ عبارت پر اعراب لگا کر تشریح کریں۔ بدل اور عطف بیان کے درمیان لفظی اور معنوی فرق واضح کریں (۳) نیز یہ بتائیں کہ فی مثل قول الشاعر میں ''مثل'' سے کیا مراد ہے۔

(خلاصۂ سوال) اس سوال میں چار امور مطلوب ہیں۔(۱) عبارت پر اعراب۔

(۲) عبارت کی تشریح۔ (۳) بدل اور عطف بیان کے درمیان لفظی معنوی فرق۔ (۴) مثل سے مراد۔

﴿جواب﴾ (۱) عبارت پر اعراب:۔ کما مرّ فی السوال اٰنفًا۔

(۲) عبارت کی تشریح:۔ اس عبارت میں مصنفؒ نے عطف بیان کی تعریف ذکر کی ہے۔ جس کا حاصل یہ ہے کہ عطف بیان وہ تابع ہے جو صفت نہ ہو (بلکہ اسم ہو) اور اپنے متبوع کی وضاحت کرے اور وہ شی کے دو ناموں میں سے مشہور نام ہو۔ اس تعریف میں لفظ تابع بمنزلہ جنس کے ہے سارے توابع کو شامل ہے۔ غیر صفة فصل اول ہے "یوضح متبوعه" یہ فصل ثانی ہے اس سے عطف بیان کے علاوہ باقی تمام توابع خارج ہو گئے۔ کیونکہ وہ اپنے متبوع کی وضاحت نہیں کرتے نیز صاحبِ مفصل کے بیان کے مطابق "وهواشهر اسمی شئی" یہ بھی تعریف کا حصہ ہے کہ عطف بیان دو ناموں میں سے مشہور نام ہونا چاہیے۔ پھر مصنفؒ نے اس کی دو مثالیں ذکر فرمائیں ہیں پہلی مثال نام کے اشھر ہونے کی ہے اور دوسری مثال کنیت کے زیادہ مشہور ہونے کی ہے۔

(۳) بدل اور عطف بیان کے درمیان لفظی اور معنوی فرق:۔ عطف بیان اور بدل میں معنوی فرق یہ ہے کہ بدل میں تابع مقصود ہوتا ہے اور عطف بیان میں متبوع مقصود ہوتا ہے اور یہ اس کو بیان کرنے والا ہوتا ہے۔ یہ فرق واضح تھا اس لیے مصنفؒ نے ذکر نہیں کیا۔

لفظی فرق:۔ یہ فرق چونکہ مخفی تھا اس کو مصنف نے اس شعر میں ذکر کیا ہے۔

انا ابن التارك البكری بشرٍ الخ

شعر کی تشریح:۔ شعر کی تشریح سمجھنے سے قبل ذرا شعر کا ترجمہ دیکھ لیں تاکہ تشریح سمجھنے میں آسانی ہو (میں بیٹا ہوں ایسے شخص کا جو چھوڑنے والا ہے بکری بشر (بہادر) کو اس حال میں کہ اس پر پرندے واقع ہونے کا انتظار کر رہے ہیں یعنی میرا باپ اس قدر بہادر ہے کہ وہ بکری بشر جیسے بہادر شخص کو بھی اس طرح شکست فاش دیتا ہے کہ پرندے اس پر انتظار کر رہے ہوتے ہیں کہ کس وقت اس کی روح پرواز کرے اور ہم اس کو نوچیں)

اب تشریح کا حاصل یہ ہے کہ بشرٍ البکری سے عطفِ بیان ہے اگر ہم اس کو عطفِ بیان نہ

بنائیں بلکہ بدل بنائیں اور البکری کو مبدل منہ بنائیں تو پھر اس میں ایک خرابی لازم آئیگی کیونکہ ضابطہ ہے کہ بدل تکرارِ عامل کے حکم میں ہوتا ہے یعنی جو عامل مبدل منہ کا ہوتا ہے وہی عامل بدل کا بھی ہوتا ہے لہٰذا التارک جیسے البکری کی طرف مضاف ہے اسی طرح بشرٍ کی طرف بھی مضاف ہوگا تو تقدیرِ عبارت ہوگی التارک بشرٍ۔ تو یہ ترکیب الضارب زیدٍ کی مثل ہونے کی وجہ سے ناجائز ہے۔ بخلاف عطفِ بیان بنانے کے کہ اس میں عامل مکرر نہیں ہوتا اس وجہ سے وہ ترکیب صحیح ہوگی۔

(۴) مثل سے مراد:۔ مثل سے مراد ہر وہ ترکیب ہے جس میں عطفِ بیان کا متبوع معرف باللام ہو اور وہ متبوع کسی صفت معرف باللام کا مضاف الیہ ہو جیسے یہ شعر ہے اس میں بشر عطفِ بیان ہے اور اس کا متبوع البکری معرف باللام ہے اور یہ متبوع التارک صفت معرف باللام کا مضاف الیہ ہے۔

﴿الشق الثانی﴾...... (وَاعلَمْ اَنَّہ اِذَا اُرِیدَ اِضَافَۃُ مُثَنّٰی اِلَی الْمُثَنّٰی یُعَبَّرُ عَنِ الْاَوَّلِ بِلَفظِ الْجَمعِ کَقَولِہٖ تَعَالٰی فَقَد صَغَتْ قُلُوبُکُمَا وَفَاقْطَعُوا اَیدِیَھُمَا لِکَرَاھَۃِ اِجتِمَاعِ التَّثنِیَتَین فِیمَا تَأَکَّدَ الاِتِّصَالُ بَینَھُمَا لَفظاً وَمَعنًی)

(۱) عبارت پر اعراب لگا کر ترجمہ کیجیے۔ (۲) عبارت میں مذکورہ مسئلے کا مطلب وضاحت کے ساتھ تحریر کیجیے؟ (۳) نیز مثنیٰ کی تعریف لکھنا نہ بھولیے۔

(خلاصۂ سوال) اس سوال میں چار امور مطلوب ہیں۔ (۱) عبارت پر اعراب (۲) عبارت کا ترجمہ (۳) مذکورہ مسئلہ کا مطلب (۴) مثنیٰ کی تعریف۔

﴿جواب﴾ (۱) اعراب:۔ کما مر فی السوال۔

(۲) عبارت کا ترجمہ:۔ اور جان تو یہ بات کہ جب ارادہ کیا جائے تثنیہ کی اضافت کا تثنیہ کی طرف تو تعبیر کیا جاتا ہے پہلے لفظ کو جمع کے لفظ کے ساتھ۔ جیسے اللہ تعالیٰ کا قول فقد صغت قلوبکما اور فاقطعوا ایدیھما۔

(۳) عبارت کا مطلب:۔ عبارت کا حاصل یہ ہے کہ جب کسی تثنیہ والے لفظ کی تثنیہ

والے لفظ کی طرف اضافت کی جائے تو ایسی صورت میں پہلے تثنیہ والے لفظ کو تثنیہ کی بجائے جمع کے لفظ کے ساتھ تعبیر کیا جاتا ہے جیسے فقد صغت قلوبکما اور فاقطعوا ایدیھما۔ان دونوں مثالوں میں کما اور ھما کی طرف تثنیہ کی اضافت کرتے وقت قلوب اور ایدی کو جمع کے ساتھ ذکر کیا۔نہ کہ تثنیہ کے صیغہ کے ساتھ۔

(۴) **مثنٰی کی تعریف:**۔مثنٰی وہ اسم ہے جس کے آخر میں حالت رفعی میں الف اور نون مکسورہ ہو اور حالت نصبی اور جری میں یاء ماقبل مفتوح اور نون مکسورہ لاحق کیا گیا ہوتا کہ دلالت کرے اس بات پر کہ اس جیسا اور بھی اس کے ساتھ ہے۔جیسے رَجُلَانِ۔ رَجُلَیْنِ۔

﴿السوال الثالث﴾ ۱٤۲۵ھ

﴿الشق الاول﴾ (۱) مفعول بہ کی تعریف کر کے مثال کے ذریعے واضح کریں۔

(۲) درج ذیل الفاظ کی جمع بنایئے اور ان میں سے ہر ایک لفظ کو مفعول بہ کے طور پر مناسب جملوں میں استعمال کیجیے۔

القلم۔ الجبل۔ المجتهد۔ الزائر۔ الخبّاز۔ السيّاره ۔الساعة

(خلاصۂ سوال) اس سوال میں چار امر مطلوب ہیں۔(۱) مفعول بہ کی تعریف (۲) مفعول بہ کی مثال (۳) مذکورہ الفاظ کی جمع (۴) مذکورہ الفاظ کو جملوں میں استعمال کرنا۔

﴿جواب﴾ (۱۔۲) **مفعول بہ کی تعریف ومثال:**۔مفعول بہ وہ اسم ہے اس چیز کا جس پر فاعل کا فعل واقع ہو جیسے ضَرَبَ زیدٌ عمرواً۔

(۳) **مذکورہ الفاظ کی جمع:**۔الاَقلَام ۔الجِبَالُ۔ المُجتَهِدُونَ ۔الزَّائرون۔ الخَبَّازُونَ۔السيّارات۔ السَّاعَات۔

(۴) **مذکورہ الفاظ کو جملوں میں استعمال کریں:**۔(۱) وَضَعتُ القَلَمَ ۔ (۲) رأیتُ الجبلَ ۔(۳) طَلَبتُ المُجتَهِدَ۔(۴) لَقِیتُ الزَّائِرَ ۔(۵) اُنظُرو الخَبّازَ۔(۶) رأیتُ السَّیّارةَ ۔اشتریتُ الساعةَ۔

﴿الشق الثانی﴾ امر کسے کہتے ہیں۔امر کی کتنی قسمیں ہیں امر حاضر کس سے بنتا ہے۔

مضارع حاضر سے امر حاضر بنانے کا کیا طریقہ ہے مثالوں کے ذریعہ وضاحت سے تحریر کریں۔

نیز درج ذیل افعالِ امر کو مناسب جملوں میں استعمال کیجیے۔

اَخْرِجْ اِغْسِلَا اَكْرِمُوْا اِجْلِسْ اِعْلَمَنْ اُسْكُتِيْ لِيَعْلَمْ۔

(خلاصۂ سوال) اس سوال میں پانچ امور مطلوب ہیں۔(۱) امر کی تعریف (۲) امر کی اقسام (۳) امر حاضر کس سے کیسے بنتا ہے۔(۴) امر حاضر کی مثالوں سے وضاحت۔(۵) درج ذیل افعال کو جملوں میں استعمال کرنا۔

﴿جواب﴾ (۱) امر کی تعریف:۔امر کا لغوی معنی ہے حکم کرنا اور اصطلاح صرف میں امر اس فعل کو کہتے ہیں جس میں کسی کام کا حکم دیا جائے۔جیسے اِضْرِبْ۔

(۲) امر کی اقسام:۔امر کی دو قسمیں ہیں امر حاضر امر غائب۔حاضر کو حکم کریں تو امر حاضر ہے۔غائب کو حکم کریں تو امر غائب ہے۔

(۳۔۴) امر حاضر کا قاعدہ:۔امر حاضر معروف مضارع حاضر معروف سے بنتا ہے۔

اس کے بنانے کا قاعدہ یہ ہے کہ مضارع حاضر معروف سے علامتِ مضارع تا کو گرا دینے کے بعد اگر پہلا حرف متحرک ہو تو آخر سے ساکن کر دو اگر حرف علت نہ ہو جیسے تُعَلِّمُ سے عَلِّمْ اور تَضَعُ سے ضَعْ۔

اگر حرفِ علت ہو تو اس کو گرا دو۔جیسے تَقِيْ سے قِ۔

اگر علامت مضارع دور کرنے کے بعد پہلا حرف ساکن رہتا ہے تو عین کلمہ کو دیکھو۔اگر عین کلمہ مفتوح ہے یا مکسور ہے تو ہمزۂ وصل مکسور شروع میں لگا دو۔

اگر حرف علت نہ ہو جیسے تَسْمَعُ سے اِسْمَعْ اور تَضْرِبُ سے اِضْرِبْ۔اور اگر حرف علت ہو تو گرا دو۔جیسے تَرْمِيْ سے اِرْمِ اور تَخْشٰی سے اِخْشَ۔

اگر عین کلمہ مضموم ہے تو ہمزۂ وصل مضموم شروع میں لگا دو۔اگر حرفِ علت نہ ہو۔جیسے تَنْصُرُ سے اُنْصُرْ۔اور اگر حرفِ علت ہو تو اس کو گرا دو جیسے تَدْعُوْ سے اُدْعُ۔

(۵) جملوں میں استعمال:۔اَخْرِجْ زَيْداً مِنَ الدَّارِ۔ اِغْسِلَا ثِيَابَكُمَا۔ اَكْرِمُوْا

آخَاكُمْ۔ اِجْلِسْ فِي الْمَسْجِدِ۔ اِعْلَمَنَّ وَقْتَ التَّعْلِيمِ۔ اُسْكُتِيْ اَلْآنَ۔ لِيَعْلَمْ زَيْدٌ عمرواً فَاضِلًا۔

الورقة الخامسة فی النحو

﴿السوال الاول﴾ ۱٤۲٤ھ

﴿الشق الاول﴾......(اَمَّا الْوَصْفُ فَلَا يَجْتَمِعُ مَعَ الْعَلَمِيَّةِ اَصْلًا وَشَرْطُهُ اَنْ يَكُوْنَ وَصْفًا فِي اَصْلِ الْوَضْعِ فَاَسْوَدُ وَ اَرْقَمُ غَيْرُ مُنْصَرِفٍ وَاِنْ صَارَ الْاِسْمَيْنِ لِلْحَيَّةِ لِاَصَالَتِهِمَا فِي الْوَصْفِيَّةِ وَاَرْبَعٍ فِيْ مَرَرْتُ بِنِسْوَةٍ اَرْبَعٍ مُنْصَرِفٌ مَعَ اَنَّهٗ صِفَةٌ وَوَزْنُ الْفِعْلِ لِعَدَمِ الْاِصَالَةِ فِي الْوَصْفِيَّةِ)

(۱) عبارت پر اعراب لگا کر واضح تشریح کریں (۲) غیر منصرف کی تعریف وحکم لکھنا نہ بھولیے۔

(خلاصۂ سوال) اس سوال میں چار امور مطلوب ہیں (۱) عبارت پر اعراب (۲) عبارت کی تشریح (۳) غیر منصرف کی تعریف (۴) غیر منصرف کا حکم۔

﴿جواب﴾ (۱) عبارت پر اعراب:۔کما مرّ فی السوال۔

(۲) عبارت کی تشریح:۔اس عبارت میں غیر منصرف کے اسباب میں سے ایک سبب وصف کو بیان فرما رہے ہیں کہ وصف اور علمیت ایک ہی اسم میں اکٹھے ہو کر اس کو غیر منصرف بنا دیں ایسا نہیں ہوسکتا۔ اس لیے کہ یہ آپس میں دونوں ایک دوسرے کی ضد ہیں۔ آگے وصف کے مؤثر ہونے کی شرط کو بیان فرمایا کہ یہ اس وقت مؤثر ہوگی جبکہ اس کلمہ کو واضع نے وضع ہی وصفیت کیلئے کیا ہو۔ لہٰذا اسود اور ارقم کی وضع ہی وصفیت کیلئے ہے۔ اس وجہ سے یہ غیر منصرف ہیں۔ اگر چہ بعد میں یہ چتکبرے اور سیاہ سانپ کے ساتھ خاص ہو گئے ہیں۔ اور لفظِ اربع جو کہ مررت بنسوۃ اربع میں واقع ہے یہ اگر چہ معنی وصفی پر دلالت کر رہا ہے' مگر اس کی اصل وضع وصف کیلئے نہیں ہے۔ اس وجہ سے یہ منصرف ہے۔

(۳) غیر منصرف کی تعریف:۔غیر منصرف وہ اسم ہے جسمیں اسبابِ منع صرف میں سے دو سبب یا ایک ایسا سبب پایا جائے جو دو اسباب کے قائمقام ہو۔ جیسے عُمَر اسمیں دو سبب عدل وعلم

پائے جاتے ہیں اور حمراء میں ایک سبب تانیث بالالف الممدودہ ہے جو دو اسباب کے قائمقام ہے۔

(۴) غیر منصرف کا حکم:۔ غیر منصرف کا حکم یہ ہے کہ اس پر کسرہ اور تنوین داخل نہیں ہو سکتے۔

﴿الشق الثانی﴾...... (وَاعْلَمْ اَنَّ لَهُمْ قِسْمًا آخَرَ مِنَ الْمُبْتَدَأِ لَيْسَ مُسْنَدًا اِلَيْهِ وَهُوَ صِفَةٌ وَقَعَتْ بَعْدَ حَرْفِ النَّفْيِ نَحْوُ مَاقَائِمٌ زَيْدٌ اَوْبَعْدَ حَرْفِ الْاِسْتِفْهَامِ نَحْوُ اَقَائِمٌ زَيْدٌ بِشَرْطِ اَنْ تَرْفَعَ تِلْكَ الصِّفَةُ اِسْمًا ظَاهِرًا نَحْوُ مَاقَائِمُ الزَّيْدَانِ وَاَقَائِمُ الزَّيْدَانِ بِخِلَافِ مَاقَائِمَانِ الزَّيْدَانِ)

(۱) عبارت پر اعراب لگائیں۔ (۲) عبارت مذکورہ کی روشنی میں مبتدا کی قسمِ ثانی کی تعریف اور شرائط وضاحت کے ساتھ تحریر کریں۔ نیز مثالوں کی ترکیب لکھیں۔

(خلاصۂ سوال) اس سوال میں چار امور مطلوب ہیں (۱) عبارت پر اعراب (۲) مبتدا کی قسمِ ثانی کی تعریف (۳) مبتدا کی قسمِ ثانی کی شرائط (۴) امثلہ کی ترکیب۔

﴿جواب﴾ (۱) عبارت پر اعراب:۔ کمامرّ فی السوال۔

(۲) مبتدا کی قسمِ ثانی کی تعریف:۔ مبتدا کی قسمِ ثانی ہر وہ صفت کا صیغہ ہے جو مسند الیہ نہ ہو اور حرفِ نفی یا حرفِ استفہام کے بعد واقع ہو اور مابعد والے اسم کو رفع دے۔

(۳) مبتدا کی قسمِ ثانی کی شرائط:۔ مذکورہ تعریف سے چار شرائط معلوم ہوئیں۔ (۱) مبتدا صفت کا صیغہ ہو اسم نہ ہو (۲) مسند ہو مسند الیہ نہ ہو (۳) حرفِ نفی یا استفہام کے بعد واقع ہو (۴) مابعد والے اسمِ ظاہر کو رفع دے۔ یعنی اس کا فاعل اسمِ ظاہر ہو ضمیر نہ ہو۔ جیسے ماقائم زید۔ ماقائم الزیدان۔ اقائم زید۔ اقائم الزیدان۔ اگر ان چار شرائط میں سے کوئی شرط نہ پائی جائے تو وہ مبتدا نہیں بن سکتا۔ جیسے ماقائمان الزیدان یہاں صیغۂ صفت اسم ظاہر کی بجائے ضمیر کو رفع دینے کی وجہ سے مبتدا کی قسمِ ثانی نہیں بن سکتا۔

(۴) امثلہ کی ترکیب:۔ ماقائمٌ زید ما حرفِ نفی قائمٌ صیغہ اسم فاعل زیدٌ اس کا فاعل اسم فاعل اپنے فاعل سے ملکر شبہ جملہ ہوا۔

ماقائم الزیدان ما حرف نفی قائمٌ اسم فاعل الزیدانِ اس کا فاعل اسم فاعل اپنے فاعل سے ملکر شبہ جملہ ہوا۔

اقائم زیدٌ أ ہمزہ استفہام قائمٌ صیغہ اسم فاعل زیدٌ اس کا فاعل اسم فاعل اپنے فاعل سے ملکر شبہ جملہ ہوا۔

اَقائمٌ الزیدان أ استفہام قائمٌ اسم فاعل زیدان اس کا فاعل اسم فاعل اپنے فاعل سے ملکر شبہ جملہ ہوا۔

﴿السوال الثانی﴾ ١٤٢٤ھ

﴿الشق الاول﴾ (الثالث ماضمر عامله علی شریطة التفسیر وهو کل اسم بعده فعل اوشبهه یشتغل ذٰلك الفعل عن ذلك الاسم بضمیره اومتعلقه بحیث لوسلط علیه هواومناسبه لنصبه نحوزیدا ضربته)

(١) عبارت کا ترجمہ کر کے مکمل تشریح کریں (٢) یہ بتائیں کہ اس عبارت کا تعلق کس بحث سے ہے۔

(خلاصۂ سوال) اس سوال میں تین امور مطلوب ہیں (١) عبارت کا ترجمہ (٢) عبارت کی تشریح (٣) عبارت کا تعلق کس مسئلہ سے ہے۔

﴿جواب﴾ **(١) عبارت کا ترجمہ:** تیسرا مقام وہ اسم ہے کہ چھپا دیا گیا ہو اس کا عامل تفسیر کی شرط پر اور وہ تیسرا مقام ہر وہ اسم ہے کہ اس کے بعد فعل یا شبہ فعل ہو اور وہ فعل اعراض کر رہا ہو اس اسم سے اس کی ضمیر یا اس کے متعلق میں عمل کرنے کیوجہ سے۔ بایں طور کہ اگر مسلط کر دیا جائے اس فعل کو یا اس کے کسی مناسب کو اس اسم پر تو وہ اس کو نصب دیدے جیسے زیدا ضربتهٗ۔

(٢) عبارت کی تشریح: مفعول بہ کے فعل کو جن چار جگہ پر حذف کرنا واجب ہے ان مقامات میں سے تیسرے مقام کا ذکر ہے کہ وہ اسم جس کے بعد فعل یا شبہ فعل یعنی اسم فاعل یا اسم مفعول ہو اور وہ فعل یا شبہ فعل اس اسم مذکور کی ضمیر میں عمل کرنے کیوجہ سے خود اس اسم میں عمل نہ کر رہا ہو۔ بایں طور کہ اگر اس فعل یا شبہ فعل یا اس کے کسی مناسب کو ضمیر کی بجائے خود اس اسم پر

مسلط کردیا جائے یعنی اس اسم سے پہلے ذکر کردیا جائے تو وہ فعل یا شبہ فعل اس اسم کو بھی نصب ہی دے جیسے زیدا ضربته میں ضربت کو ہ ضمیر کی بجائے زیداً سے پہلے ذکر کردیا جائے تو وہ زیداً کو نصب ہی دیگا اس وجہ سے زیداً کے فعل کو حذف کر دیا۔

(۳) عبارت کا تعلق کس مسئلہ سے ہے:۔ مذکورہ تشریح سے یہ بھی معلوم ہو گیا کہ اس عبارت کا تعلق مفعول بہ کے فعل کو حذف کرنے کے وجوبی مقامات کی بحث سے ہے۔

﴿الشق الثانی﴾(واعلم ان المعطوف فی حکم المعطوف علیه اعنی اذاکان الاول صفة لشیئی اوخبرا لامرا وصلة اوحالا فالثانی کذلك ایضا والضابطة فیه انه حیث یجوز ان یقام المعطوف مقام المعطوف علیه جاز العطف وحیث لا فلا)

(۱) عبارت کا ترجمہ کریں (۲) عبارت کی تشریح کرتے ہوئے اس میں مذکورہ ضابطہ کی وضاحت مثال سے کریں۔

(خلاصۂ سوال) اس سوال میں تین امور مطلوب ہیں (۱) عبارت کا ترجمہ۔ (۲) عبارت کی تشریح (۳) عبارت میں مذکورہ ضابطہ کی وضاجت بالمثال۔

﴿جواب﴾ (۱) عبارت کا ترجمہ:۔ اور جان تو یہ کہ معطوف معطوف علیہ کے حکم میں ہوتا ہے۔ یعنی جب اول کسی چیز کی صفت ہو یا کسی امر کی خبر ہو یا صلہ یا حال ہو تو ثانی بھی اسی طرح ہوگا۔ اور ضابطہ اس میں یہ ہے کہ جس وقت جائز ہو معطوف کو معطوف علیہ کے قائم مقام بنانا تو عطف جائز ہوگا۔ اور جس وقت یہ جائز نہ ہو تو عطف بھی جائز نہ ہوگا۔

(۲) عبارت کی تشریح:۔ اس عبارت میں معطوف کے بارے میں بتلا رہے ہیں کہ معطوف معطوف علیہ کے حکم میں ہوتا ہے یعنی اگر معطوف علیہ کسی چیز کی صفت ہے یا کسی مبتدا کی خبر ہے یا کسی موصول کا صلہ ہے یا کسی ذوالحال کا حال ہے تو معطوف بھی وہی ہوگا۔ جیسے زیدعالم وفاضل میں عالم خبر ہے تو فاضل بھی خبر ہے جاء نی زید العالم و الفاصل میں العالم صفت ہے تو الفاضل بھی صفت ہے۔

(۳) عبارت میں مذکورہ ضابطہ کی وضاحت بالمثال:۔اس عبارت میں عطف کے جواز وعدمِ جواز کا ضابطہ بیان فرمایا کہ جس جگہ پر معطوف کو معطوف علیہ کے قائم مقام بنانا جائز ہوگا وہاں عطف بھی جائز ہوگا اور جہاں معطوف کو معطوف علیہ کے قائم مقام بنانا درست نہ ہوگا وہاں عطف بھی درست نہ ہوگا جیسے زید عالم وفاضل میں فاضل کو عالم کا قائم مقام بنانا درست ہے اس وجہ سے یہاں عطف بھی درست ہے۔اور جہاں اس طرح قائم مقام بنانا درست نہ ہوگا وہاں عطف بھی درست نہ ہوگا۔

﴿السوال الثالث﴾ ١٤٢٤ھ

﴿الشق الاول﴾......(حروف الجرّ حروف وضعت لافضاء الفعل اوشبهه او معنیٰ الفعل الی ماتلیه نحو مررت بزید وانا ماربزید وهذا فی الدار ابوك)

(عبارت کا ترجمہ کرکے تشریح کریں (۲) آخری دومثالوں کی ترکیب لکھیں۔

(خلاصۂ سوال) اس سوال میں تین امور مطلوب ہیں (۱) عبارت کا ترجمہ (۲) عبارت کی تشریح (۳) آخری دومثالوں کی ترکیب۔

﴿جواب﴾ (۱) عبارت کا ترجمہ:۔حروفِ جر وہ حروف ہیں جو وضع کیے گئے ہوں فعل یا شبہ فعل یا معنیٰ فعل کو اس چیز تک پہنچانے کیلیے جو ان سے ملی ہوئی ہو۔جیسے مررت بزید۔ انا ماربزید۔ هذا فی الدار ابوك۔

(۲) عبارت کی تشریح:۔اس عبارت میں حروفِ جر کی تعریف بیان کی ہے کہ حروفِ جر وہ حروف ہیں جو فعل یا شبہ فعل یا معنیٰ فعل کو کھینچ کر اپنے مدخول تک پہنچانے کیلئے وضع کیے گئے ہوں یعنی وہ انکے آپس میں ملنے کو واضح کریں جیسے مررت بزید فعل کی مثال ہے انا ماربزید شبہ فعل کی مثال ہے هذا فی الدار ابوك معنیٰ فعل کی مثال ہے۔ان امثلہ میں سے اول اور ثانی میں باء نے مرور کو زید کے ساتھ ملادیا اور تیسری مثال میں فی نے هذا کو الدار کے ساتھ ملادیا۔

(۳) آخری دومثالوں کی ترکیب:۔انا ماربزید۔انا ضمیر مبتدا مارٌ صیغۂ

اسم فاعل ھو ضمیر فاعل بـا جارہ زیـدٍ مجرور جار مجرور ملکر متعلق ہوا مار کے۔ اسم فاعل اپنے فاعل و متعلق سے ملکر شبہ جملہ ہو کر خبر۔ مبتدا اپنی خبر سے ملکر جملہ اسمیہ خبریہ ہوا۔

هذا فی الدار ابوك هذا اسمِ اشارہ بمعنی اشیر فعل کے۔ اشیر فعل اسمیں انا ضمیر مستتر اس کا فاعل فـی جارہ الـدار مجرور جار مجرور ملکر متعلق ہوا فعل کے۔ فعل اپنے فاعل و متعلق سے ملکر جملہ فعلیہ خبریہ ہو کر مبتدا ابوك مضاف و مضاف الیہ ملکر خبر مبتدا خبر ملکر جملہ اسمیہ خبریہ ہوا۔

﴿الشق الثانی﴾...... (ولا تـزاد مـن فـی الـکـلام الـموجب خلافـا للکوفیین واما قولهم قد کان من مطروشبهه فمتاؤل)

(۱) عبارت کا ترجمہ و مطلب وضاحت کے ساتھ تحریر کریں (۲) کلامِ موجب کی تعریف کریں۔ قدکان من مطر کی تاویل واضح طور پر لکھیں۔

(خلاصۂ سوال) اس سوال میں چار امور مطلوب ہیں (۱) عبارت کا ترجمہ (۲) عبارت کا مطلب (۳) کلامِ موجب کی تعریف (۴) قد کان من مطر کی تاویل۔

﴿جواب﴾ (۱) **عبارت کا ترجمہ**:۔ اور نہیں زائد کیا جاتا لفظِ مِـنْ کلامِ موجب میں خلاف ہے یہ کوفیوں کے اور بہر حال انکا قول قدکان من مطر اور اسکی مثل تاویل شدہ ہے۔

(۲) **عبارت کا مطلب**:۔ کلامِ غیر موجب میں لفظِ مِنْ کے زائدہ ہونے پر اتفاق ہے مگر کلامِ موجب میں اختلاف ہے بصریوں کے نزدیک کلامِ موجب میں مِنْ زائدہ نہیں ہوتا اور کوفیوں کے نزدیک اس میں بھی زائد ہوتا ہے۔ اور انکی دلیل یہی قـدکان من مطر والا قول ہے کہ یہ قول اہل عرب میں مستعمل ہے کلامِ موجب ہے اور من زائدہ ہے تو مصنف نے اس کا جواب دیا کہ یہ قول تاویل شدہ ہے اس کو دلیل بنانا درست نہیں ہے۔

(۳) **کلام موجب کی تعریف**:۔ کلام موجب وہ کلام ہے جس میں نفی نہی استفہام نہ ہو۔

(۴) **قد کان من مطر کی تاویل**:۔ (۱) یہ من تبیینیہ ہے زائدہ نہیں اصل میں تھا قـد کان شیئٌ مِنْ مَطَرٍ (۲) یہ من تبعیضیہ ہے مِنْ بعض کے معنی میں ہے ای قد کان بعض مَطَرٍ مِنْ زائدہ نہیں (۳) یہ حکایت واقعہ ہے کہ سائل نے سوال کیا هل کان من مطر

تو مجیب نے جواب دے دیا قد کان من مطر۔

الورقة الخامسة فی النحو

﴿السوال الاول﴾ ۱۴۲۴ھ ضمنی

﴿الشق الاول﴾ ...... معرب، مبنی، اعراب، محل اعراب اور عامل کی تعریف کر کے ہر ایک کو مثال سے واضح کریں۔

(خلاصۂ سوال) اس سوال میں دو امور مطلوب ہیں (۱) تعاریف (۲) امثلہ

﴿جواب﴾ (۱۔۲) تعاریف و امثلہ:۔ معرب ہر وہ اسم ہے جو ترکیب میں واقع ہو یعنی اپنے غیر کے ساتھ ملا ہوا ہو اور مبنی الاصل کے مشابہ نہ ہو۔ جیسے زیدٌ جو کہ قامَ زیدٌ میں واقع ہے یہ غیر کے ساتھ ملا ہوا بھی ہے اور مبنی الاصل کے مشابہ بھی نہیں ہے۔ مبنی ہر وہ اسم ہے جو اپنے غیر کے ساتھ ملا ہوا نہ ہو، یا غیر کے ساتھ ملا ہوا ہو مگر مبنی الاصل کے مشابہ ہو جیسے زید اکیلا مبنی ہے کہ کسی غیر کے ساتھ ملا ہوا نہیں ہے اسی طرح ہٰؤلاء جو کہ قام ہٰؤلاء میں ہے یہ اگرچہ غیر کے ساتھ ملا ہوا ہے مگر مبنی الاصل کے مشابہ ہے کہ حروف کی طرح مشار الیہ کا محتاج ہے۔ اعراب وہ حرف یا حرکت جس سے معرب کا آخر تبدیل ہو محل اعراب معرب کا آخری حرف جس پر اعراب آئے۔ عامل وہ چیز جس کی وجہ سے معرب کے آخری حرف کی حرکت تبدیل ہو جیسے قام زیدٌ میں قام عامل زیدٌ معرب آخری حرف دال محل اعراب اور ضمہ اعراب ہے۔

﴿الشق الثانی﴾ ...... جمع مذکر سالم اور جمع مؤنث سالم کے اعراب کو مثالوں کے ساتھ لکھیں۔ نیز اسماءِ ستہ مکبرہ کی تعریف اور اعراب مثالوں کے ذریعہ واضح کریں۔

(خلاصۂ سوال) اس سوال میں پانچ امور مطلوب ہیں (۱) جمع مذکر سالم کا اعراب مع امثلہ (۲) جمع مؤنث سالم کا اعراب مع امثلہ (۳) اسماءِ ستہ مکبرہ کی تعریف (۴) ان کا اعراب (۵) امثلہ۔

﴿جواب﴾ (۱) جمع مذکر سالم کا اعراب مع امثلہ:۔ اسکی حالتِ رفعی میں واوٗ ماقبل مضموم حالتِ نصبی و جری میں یاء ماقبل مکسور ہوتی ہے جیسے جاءنی مسلمُوْن۔ رأیت مسلمِیْن۔ مررت بمسلمِیْن۔

(۲) **جمع مؤنث سالم کا اعراب مع امثلہ**:۔اسکی حالتِ رفعی میں ضمہ اور حالتِ نصبی وجری میں کسرہ ہوتا ہے جیسے جاء نی مسلماتٌ۔ رأیت مسلماتٍ۔ مررت بمسلماتٍ۔

(۳) **اسماءِ ستہ مکبرہ کی تعریف**:۔وہ چھ اسماء جن میں چار شرائط ہوں (۱) مکبرہ ہوں مصغرہ نہ ہوں (۲) واحد ہوں تثنیہ جمع نہ ہوں (۳) مضاف ہوں غیر مضاف نہ ہوں (۴) یاءِ متکلم کے ماسواء کی طرف مضاف ہوں۔

(۴۔۵) **اعراب وامثلہ**:۔حالتِ رفعی واؤ کے ساتھ۔ حالتِ نصبی الف کے ساتھ۔ حالتِ جری یاء کے ساتھ۔ جیسے جاء نی ابوك. رأیت اباك. مررت بِاَبِیْكَ.

فوائد قیود:۔اگر یہ اسماء مکبرہ نہ ہوں مصغرہ ہوں تو انکا اعراب جاری مجریٰ صحیح والا ہوگا۔ یعنی حالتِ رفعی ضمہ کے ساتھ۔ حالتِ نصبی فتحہ کے ساتھ۔ حالتِ جری کسرہ کے ساتھ۔ جیسے جاء نی اُخَیٌّ رأیت اُخَیًّا۔ مَرَرْت بِاُخَیٍّ ۔اوراگر یہ اسماء مفرد نہ ہوں تثنیہ ہوں تو تثنیہ والا اعراب جاری ہوگا یعنی حالتِ رفعی الف کے ساتھ حالتِ نصبی وجری یاء ماقبل مفتوح کے ساتھ جیسے جاء نی اخوانِ ۔رأیت اخوَین ۔مررت باخوین اوراگر یہ اسماء مفرد نہ ہوں جمع ہوں تو جمع مکسر منصرف والا اعراب جاری ہوگا یعنی حالتِ رفعی ضمہ کے ساتھ۔ حالتِ نصبی فتحہ کے ساتھ۔ حالتِ جری کسرہ کے ساتھ جیسے جاء نی آباءٌ رأیت آباءً مررت بآباءٍ۔اوراگر یہ اسماء مضاف نہ ہوں تو بھی یہی مذکورہ اعراب آئیگا جیسے جاء نی ابٌ رأیت اباً ۔ مررت بأب ۔اوراگر یہ اسماء یاءِ متکلم کی طرف مضاف ہوں تو غلامی والا اعراب جاری ہوگا یعنی حالتِ رفعی ضمہ تقدیری کے ساتھ حالتِ نصبی فتحہ تقدیری اور حالتِ جری کسرہ تقدیری کے ساتھ جیسے جاء نی ابی رأیت ابی مررت بأبیِ۔

﴿السوال الثانی﴾ ۱٤۲٤ھ ضمنی

﴿الشق الاول﴾……(وجمع التکسیر کالمؤنث الغیرا لحقیقی)

عبارت مذکورہ کا مطلب بیان کریں اور یہ بتائیں کہ فاعل کے فعل کو کن صورتوں میں مذکر یا مؤنث لایا جاتا ہے اور کن صورتوں میں تذکیر وتانیث دونوں جائز ہیں۔

(خلاصۂ سوال) اس سوال میں دو امر مطلوب ہیں (۱) عبارت کا مطلب (۲) فعل کو مذکر ومؤنث لانے کی صورتیں۔

﴿جواب﴾ (۱) **عبارت کا مطلب**:۔ اگر فعل کا فاعل جمع تکسیر واقع ہو خواہ مظہر ہو یا مضمر ہو اسکے فعل کو مذکر ومؤنث لانے میں وہی قاعدہ ہے جو فاعل کے مؤنث غیر حقیقی ہونے کی صورت میں ہے۔ یعنی اگر فاعل جمع تکسیر مضمر ہو تو فعل کو مؤنث اور فاعل کے مطابق دونوں طرح لا سکتے ہیں جیسے الرجال قامت والرجال قاموا۔ اور اگر فاعل جمع تکسیر مظہر ہو اور فعل فاعل میں فاصلہ ہو یا نہ ہو بہر صورت اس کے فعل کو مذکر ومؤنث دونوں طرح لا سکتے ہیں جیسے قام اليوم رجال۔ قامت اليوم رجال۔ قام الرجال۔ قامت الرجال۔

(۲) **فعل کو مذکر ومؤنث لانے کی صورتیں**:۔ تین صورتوں میں فاعل کے فعل کو مؤنث لانا واجب ہے۔ (۱) فاعل مؤنث حقیقی مظہر ہو اور فعل فاعل کے درمیان فاصلہ نہ ہو جیسے قامت هند (۲) فاعل مؤنث حقیقی مضمر ہو جیسے هند قامت (۳) فاعل مؤنث غیر حقیقی مضمر ہو جیسے الشمس كورت۔ چھ صورتوں میں فاعل کے فعل کے مذکر ومؤنث دونوں طرح لانا جائز ہے (۱) فاعل مؤنث حقیقی مظہر ہو اور فعل فاعل کے درمیان فاصلہ ہو جیسے ضرب اليوم هند۔ ضربت اليوم هند۔ (۲) فاعل مؤنث غیر حقیقی مظہر ہو اور فعل فاعل کے درمیان فاصلہ ہو جیسے طلع اليوم شمس طلعت اليوم شمس۔ (۳) فاعل مؤنث غیر حقیقی مظہر ہو اور فعل فاعل کے درمیان فاصلہ نہ ہو جیسے طلع الشمس طلعت الشمس۔ (۴) فاعل جمع تکسیر مضمر ہو جیسے الرجال قامت الرجال قاموا۔ (۵) فاعل جمع تکسیر مظہر ہو اور فعل فاعل کے درمیان فاصلہ ہو جیسے قام اليوم رجال۔ قامت اليوم رجال (۶) فاعل جمع تکسیر مظہر ہو اور فعل فاعل کے درمیان فاصلہ نہ ہو جیسے قامت الرجال قام الرجال۔

﴿الشق الثانی﴾ ..... مبتدا کی قسمِ اول وثانی کی تعریف مثالوں کے ساتھ لکھیں اور دونوں کے درمیان فرق واضح کریں۔

(خلاصۂ سوال) اس سوال میں تین امور مطلوب ہیں (۱) مبتدا کی قسمِ اول کی تعریف و

مثال (۲) مبتدا کی قسمِ ثانی کی تعریف ومثال (۳) دونوں قسموں کے درمیان فرق۔

﴿جواب﴾ (۱) قسمِ اول کی تعریف ومثال:۔مبتدا ہر وہ اسم ہے جو عواملِ لفظیہ سے خالی ہو اور مسند الیہ ہو اس سے تین شرطیں معلوم ہوئیں (۱) مبتدا اسم ہو گا فعل یا حرف نہیں ہو گا (۲) عواملِ لفظیہ سے خالی ہو گا۔ (۳) مسند الیہ ہو گا۔ مسند نہ ہو گا۔ جیسے زید جو زید عالم میں واقع ہے اسمیں تینوں شرطیں موجود ہیں اس وجہ سے یہ مبتدا ہے۔

(۲) مبتدا کی قسمِ ثانی کی تعریف ومثال:۔کما مرّ فی الشق الثانی من السوال الاول ۱٤۲٤ھ۔

(۳) دونوں قسموں کے درمیان فرق:۔مبتدا کی قسمِ اول وثانی میں تین فرق بیان کیے جاتے ہیں۔

(۱) مبتدا کی قسمِ اول معمول ہے اور قسمِ ثانی عامل ہے۔

(۲) مبتدا کی قسمِ اول مسند الیہ ہوتی ہے اور قسمِ ثانی مسند ہوتی ہے۔

(۳) مبتدا کی قسمِ اول کا عامل معنوی ہوتا ہے اور قسمِ ثانی خود عامل ہے۔

﴿السوال الثالث﴾ ۱٤۲٤ھ ضمنی

﴿الشق الاول﴾ ...... (وَاِنْ وَقَعَ الْخَبَرُ بَعْدَ اِلَّا نَحْوُ مَازَيْدٌ اِلَّا قَائِمٌ اَوْتَقَدَّمَ الْخَبَرُ عَلَى الْاِسْمِ نَحْوُ مَاقَائِمٌ زَيْدٌ اَوْزِيْدَتْ اِنْ بَعْدَ مَانَحْوُ مَااِنْ زَيْدٌ قَائِمٌ بَطَلَ الْعَمَلُ)

عبارت پر اعراب لگا کر ترجمہ ومطلب بیان کریں اور یہ بتائیں کہ عبارت میں مذکور مسئلہ کا تعلق کس بحث سے ہے۔

(خلاصۂ سوال) اس سوال میں چار امور مطلوب ہیں (۱) عبارت پر اعراب (۲) عبارت کا ترجمہ (۳) عبارت کا مطلب (۴) مذکورہ مسئلہ کا تعلق کس بحث سے ہے۔

﴿جواب﴾ (۱) عبارت پر اعراب:۔کما مرّ فی السوال آنِفًا۔

(۲) عبارت کا ترجمہ:۔اور اگر واقع ہو خبر الّا کے بعد جیسے ما زید الا قائم یا خبر

مقدم ہو جائے اسم پر جیسے ماقائم زید یا زائد ہو جائے لفظ اِنْ ما کے بعد جیسے ما اِن زید قائم تو عمل باطل ہو جائے گا۔

(۳) **عبارت کا مطلب**:۔ اس عبارت میں ماولا مشبہتین بلیس کی خبر کے اعراب کا بیان ہے۔ اولاً یہ بات معلوم ہونی چاہیے کہ ماولا مشبہتین بلیس کے عمل کے بارے میں اہل حجاز اور بنوتمیم کا اختلاف ہے۔ بنوتمیم توان کو عمل نہیں دیتے ان کے ہاں ماولا کی خبر مرفوع ہی ہوتی ہے ابتداء عامل کی وجہ سے۔ اور اہل حجاز ان کو عمل دیتے ہیں ان کے نزدیک ماولا کے بعد دو اسموں میں سے پہلا اسم' ماولا کا اسم ہونے کی وجہ سے مرفوع ہوگا۔ اور دوسرا اسم' ماولا کی خبر ہونے کی بنا پر منصوب ہوگا۔

عبارت مذکورہ میں یہ بیان کیا گیا ہے کہ تین صورتیں ایسی ہیں کہ ان میں اہل حجاز کے نزدیک بھی ماولا کا عمل باطل ہو جاتا ہے۔

۱ جب ان کی خبر اِلّا کے بعد واقع ہو جائے جیسے مازیدٌ اِلّا قائمٌ

۲ جب ماولا کی خبر ان کے اسم پر مقدم ہو جائے۔ ماقائمٌ زیدٌ

۳ ما کے بعد لفظ اِنْ (بکسر الہمزہ) کو زائد کیا گیا ہو۔ مَااِنْ زیدٌ قائمٌ

(۴) **مسئلہ مذکورہ کا تعلق**:۔ اس مسئلہ کا تعلق مَاولا کے عمل کی بحث کے ساتھ ہے۔

﴿الشق الثانی﴾ ......(وَاِذَا عُطِفَ عَلَی الضَّمِيْرِ الْمَرْفُوْعِ الْمُتَّصِلِ يَجِبُ تَاكِيْدُهٗ بِالضَّمِيْرِ الْمُنْفَصِلِ نَحْوُ ضَرَبْتُ اَنَا وَزَيْدٌ اِلَّا اِذَا فُصِلَ نَحْوُ ضَرَبْتُ الْيَوْمَ وَزَيْدٌ)

عبارت پر اعراب لگا کر ترجمہ و مطلب بیان کریں نیز عبارت میں ذکر کردہ قیود کے فوائد لکھنا نہ بھولیے۔

(خلاصۂ سوال) اس سوال میں چار امور مطلوب ہیں (۱) عبارت پر اعراب (۲) عبارت کا ترجمہ (۳) عبارت کا مطلب (۴) قیودات کے فوائد۔

﴿جواب﴾ (۱) عبارت پر اعراب:۔ کمامرّ فی السوال اٰنِفًا۔

(۲) **عبارت کا ترجمہ**:۔ اور جب عطف کیا جائے ضمیر مرفوع متصل پر تو واجب ہے

اس کی تاکید لانا ضمیر مرفوع منفصل کے ساتھ جیسے ضربت انا وزید ۔مگر جب کہ ضمیرِ مرفوع متصل اوراس کے معطوف کے درمیان فصل واقع ہوجائے جیسے ضربت الیوم و زید ۔

(۳) **عبارت کا مطلب**:۔اس عبارت میں عطف کے بارے میں ایک ضابطہ بیان کیا ہے وہ یہ کہ جب ضمیر مرفوع متصل پر کسی اسم کا عطف کرنا مقصود ہوتو پہلے ضمیر مرفوع متصل کی ضمیر مرفوع منفصل کے ساتھ تاکید لائیں گے اس کے بعد اس پر عطف کریں گے جیسے ضربت انـا وزید اوراگر ضمیر مرفوع متصل اوراس کے معطوف کے درمیان کسی اور لفظ کے آنے کیوجہ سے فصل واقع ہوگیا ہے تو پھر بغیر تاکید کے اسپر عطف کرنا جائز ہے جیسے ضربت الیوم وزید۔

(۴) **فوائدِ قیود**:۔اس ضابطہ میں دو قیود ہیں (۱) مرفوع (۲) متصل ۔مرفوع کہہ کر منصوب ومجرور سے احتراز ہے کہ ان پر بغیر تاکید کے عطف جائز ہے جیسے ضـربتك وزیـدا۔ مـررت بك وبـزید اور متصل کہہ کر ضمیر منفصل سے احتراز ہے کہ اس پر بھی بغیر تاکید کے عطف جائز ہے جیسے انا وزید ذاهبان۔

الورقة الخامسه فی النحو

﴿السوال الاول﴾ ۱٤۲۳ھ

﴿الشق الاول﴾......غیر منصرف کی تعریف اوراس کا حکم بیان کریں۔نیز اسبابِ منع صرف میں سے صرف تانیث کی قسمیں ذکر کریں اور پھر ہر ایک قسم کے منع صرف میں مؤثر ہونے کی شرائط ذکر کرتے ہوئے مثالوں سے واضح کریں۔

(خلاصۂ سوال) اس سوال میں تین امور مطلوب ہیں (۱) غیر منصرف کی تعریف وحکم (۲) تانیث کی اقسام (۳) اقسام تانیث کے منع صرف میں مؤثر ہونے کی شرائط وامثلہ۔

﴿جواب﴾ (۱) **غیر منصرف کی تعریف وحکم**:۔کـمـا مـرّ فی الشق الاول من السوال الاول ۱٤۲٤ھ۔

(۲) **تانیث کی اقسام**:۔تانیث کی چار اقسام ہیں (۱) لفظی (۲) معنوی (۳) بالالف المقصورہ (۴) بالالف الممدودہ۔

(۳) اقسامِ تانیث کے منع صرف میں مؤثر ہونے کی شرائط وامثلہ:۔تانیث لفظی کیلئے علمیت شرط ہے یعنی جس اسم میں تانیث لفظی ہوگی اس میں دوسرا سبب علمیت والا پایا جائیگا تو وہ اسم غیر منصرف ہوگا وگرنہ نہیں جیسے جاء نی طلحة ۔اور تانیثِ معنوی کیلئے دو شرطیں ہیں (۱) علمیت (۲) وہ اسم ثلاثی متحرک الاوسط ہو جیسے سَقَرَ یازائد علی الثلاثہ ہو جیسے زینب۔ اگر ثلاثی ساکن الاوسط ہے تو پھر وہ عجمی ہو جیسے مَاهَ وَجُوْرَ گویا دوسری شرط کی تین شقوں میں سے کسی ایک شق کا پایا جانا ضروری ہے۔اور تانیث بالالف المقصورہ والممدودہ بغیر کسی شرط کے منع صرف میں مؤثر ہیں اور یہ ایک سبب ہی دو کے قائم مقام ہے جیسے حُبلٰی۔ حمراء۔

﴿الشق الثانی﴾......(اَلثَّانِي التَّحْذِيْرُ وَهُوَ مَعْمُوْلٌ بِتَقْدِيْرِ اِتَّقِ تَحْذِيْرًا مِمَّا بَعْدَهٗ نَحْوُاِيَّاكَ وَالْاَسَدَ اَصْلُهٗ اِتَّقِكَ وَالْاَسَدَ اَوْذُكِرَالْمُحَذَّرُمِنْهُ مُكَرَّرًا نَحْوُاَلطَّرِيْقَ اَلطَّرِيْقَ)

(۱) عبارت پر اعراب لگا کر ترجمہ کریں (۲) عبارت کی مکمل تشریح کریں۔نیز یہ بتائیں کہ عبارت میں ذکر کردہ مسئلہ کا تعلق کس بحث سے ہے۔

(خلاصۂ سوال) اس سوال میں چار امور مطلوب ہیں (۱) عبارت پر اعراب (۲) عبارت کا ترجمہ (۳) عبارت کی تشریح (۴) مذکورہ مسئلہ کا تعلق کس بحث سے ہے۔

﴿جواب﴾ (۱) عبارت پر اعراب:۔کما مرّ فی السوال آنِفًا۔

(۲) عبارت کا ترجمہ:۔دوسرا مقام تحذیر ہے اور وہ اِتَّقِ مقدر کا معمول ہوتا ہے ڈراتے ہوئے اس چیز سے جو اس کے بعد ہے جیسے ایاك والاسد اس کی اصل اتقك والاسد ہے یا ذکر کردیا جائے محذر منہ کو مکرر (دوبارہ) جیسے الطریق الطریق۔

(۳) عبارت کی تشریح:۔مفعول بہ کے فعل کو جہاں پر حذف کرنا واجب ہے ان مقامات میں سے دوسرا مقام تحذیر ہے یعنی کسی چیز سے ڈرانا۔تو جب کسی کو کسی چیز سے ڈرانا مقصود ہوتا ہے وہاں فقط محذر منہ (مفعول بہ) کو ذکر کردیا جاتا ہے اور اسکے فعل کو حذف کردیا جاتا ہے اور وہ فعل عموما اتق امر حاضر کا صیغہ ہوتا ہے۔جیسے ایاك والاسد اصل میں اتق نفسك من

الابعد والاسد من نفسك تھا۔اورتحذیر کادوسرا طریقہ یہ ہے کہ محذر منہ کومکرر ذکر کردیا جائے۔جیسے الطریق الطریق اصل میں اتق الطریق اتق الطریق تھا۔دونوں جگہ پرفعل کوحذف کر دیااور فقط مفعول بہ کوذکر کر دیا گیا۔

(۴)مذکورہ مسئلہ کاتعلق کس بحث سے ہے:۔ مذکورہ تشریح سے یہ بات بھی معلوم ہوگئی کہ مذکورہ مسئلہ کاتعلق مفعول بہ کے فعل کووجوبی طور پر حذف کرنے کی بحث سے ہے۔

﴿السوال الثانی﴾ ۱۴۲۳ھ

﴿الشق الاول﴾......(اعلم ان الاضافة علی قسمین معنوية ولفظية) اضافتِ معنویہ اور لفظیہ میں سے ہرایک کی تعریف کر کے مثالوں سے واضح کریں اور ہرایک کا فائدہ بیان کریں نیز یہ بتائیں کہ اضافتِ معنویہ کے کتنے طریقے ہیں۔مثالوں کے ساتھ تحریر کریں۔

(خلاصۂ سوال) اس سوال میں چار امور مطلوب ہیں (۱) اضافتِ معنویہ کی تعریف و مثال (۲) اضافتِ لفظیہ کی تعریف و مثال (۳) اضافتِ لفظیہ ومعنویہ کے فوائد (۴) اضافتِ معنویہ کے طریقے مع امثلہ۔

﴿جواب﴾ (۱) اضافتِ معنویہ کی تعریف ومثال:۔ اگر مضاف صفت کا صیغہ نہ ہو یا صفت کا صیغہ ہومگر اپنے معمول کی طرف مضاف نہ ہوتو یہ اضافتِ معنویہ ہے جیسے غلامُ زیدٍ ۔کتاب عمروٍ۔

(۲) اضافتِ لفظیہ کی تعریف ومثال:۔ اگر مضاف صفت کا صیغہ ہو اور اپنے معمول کی طرف مضاف ہوتو یہ اضافتِ لفظیہ ہے۔جیسے ضاربُ زیدٍ۔

(۳) اضافتِ لفظیہ ومعنویہ کے فوائد:۔ اضافتِ لفظیہ فقط لفظوں میں تخفیف کا فائدہ دیتی ہے۔تعریف وتخصیص کا نہیں۔اور تخفیف صرف مضاف میں بھی ہوسکتی ہے۔صرف مضاف الیہ میں بھی ہوسکتی ہے اور مضاف مضاف الیہ دونوں میں بھی ہوسکتی ہے۔اور اضافتِ معنویہ تعریف وتخصیص کا فائدہ دیتی ہے۔اگر معرفہ کی طرف اضافت ہوتو تعریف کا فائدہ دیتی ہے جیسے غلامُ زیدٍ اور اگر نکرہ کی طرف اضافت ہوتو تخصیص کا فائدہ دیتی ہے جیسے غلامُ رجلٍ۔

(۴) اضافتِ معنویہ کے طریقے مع امثلہ:۔اضافت معنویہ کے دوطریقے ہیں۔
(۱) مضاف صفت کا صیغہ نہ ہو جیسے غلامُ زیدٍ۔
(۲) مضاف صفت کا صیغہ تو ہو لیکن مضاف الیہ اس کا معمول نہ ہو جیسے کریمُ البلَدِ۔ قتیلُ کربلا۔

﴿الشق الثانی﴾ ......صفت مشبہ کی تعریف کر کے یہ بتائیں کہ صفت مشبہ کیا عمل کرتا ہے اور اسکے عمل کیلئے کیا شرائط ہیں۔صفت مشبہ کی کتنی صورتیں ہیں تمام صورتیں انکے احکام سمیت مثالوں کے ساتھ تحریر کریں۔

(خلاصۂ سوال) اس سوال میں چار امور مطلوب ہیں (۱) صفت مشبہ کی تعریف (۲) صفت مشبہ کا عمل (۳) صفت مشبہ کے عمل کی شرائط (۴) صفت مشبہ کی تمام صورتیں مع احکام وامثلہ)۔

﴿جواب﴾ (۱) صفت مشبہ کی تعریف :۔صفت مشبہ وہ اسم ہے جو فعل لازمی یعنی مصدر سے مشتق ہو تا کہ وہ اس ذات پر دلالت کرے جس کے ساتھ یہ فعل بطریقِ دوام وثبوت قائم ہے جیسے جَاءَنِی زَیْدُ الْحَسَنُ وَجْھُہٗ۔

(۲) صفت مشبہ کا عمل:۔یہ اپنے فعل معروف والا عمل کرتا ہے۔ بلکہ اس سے بھی زائد عمل کرتا ہے کہ اپنے فاعل کو رفع دیتا ہے اور کوئی شبیہ مفعول ہو تو اس کو نصب بھی دیتا ہے۔

(۳) صفت مشبہ کے عمل کی شرائط:۔صفت مشبہ کے عمل کی شرط یہ ہے کہ ان چھ چیزوں میں سے کسی ایک چیز پر اعتماد کرنے والا ہو۔ (۱) مبتدا (۲) ذوالحال (۳) موصول (۴) موصوف (۵) ہمزۂ استفہام (۶) حرفِ نفی۔اعتماد کا مطلب یہ ہے کہ صفت مشبہ سے قبل ان چھ چیزوں میں سے کوئی ایک چیز واقع ہو اور صفت مشبہ کا اس سے کوئی تعلق ہو۔یعنی اگر پہلے مبتدا ہے تو صفت مشبہ خبر بنے۔اگر پہلے ذوالحال ہے تو صفت مشبہ حال بنے اگر پہلے موصول ہے تو صفت مشبہ صلہ بنے۔الخ۔

(۴) صفت مشبہ کی تمام صورتیں مع احکام و امثلہ:۔صفت مشبہ کی اٹھارہ

صورتیں ہیں جن میں سے نو احسن ہیں۔ دو حسن ہیں۔ چار قبیح ہیں۔ دو ممتنع ہیں اور ایک مختلف فیہ ہے جنکی تفصیل ذیل کے نقشہ میں موجود ہے۔

صفت مشبہ کی کہانی۔ نقشہ کی زبانی
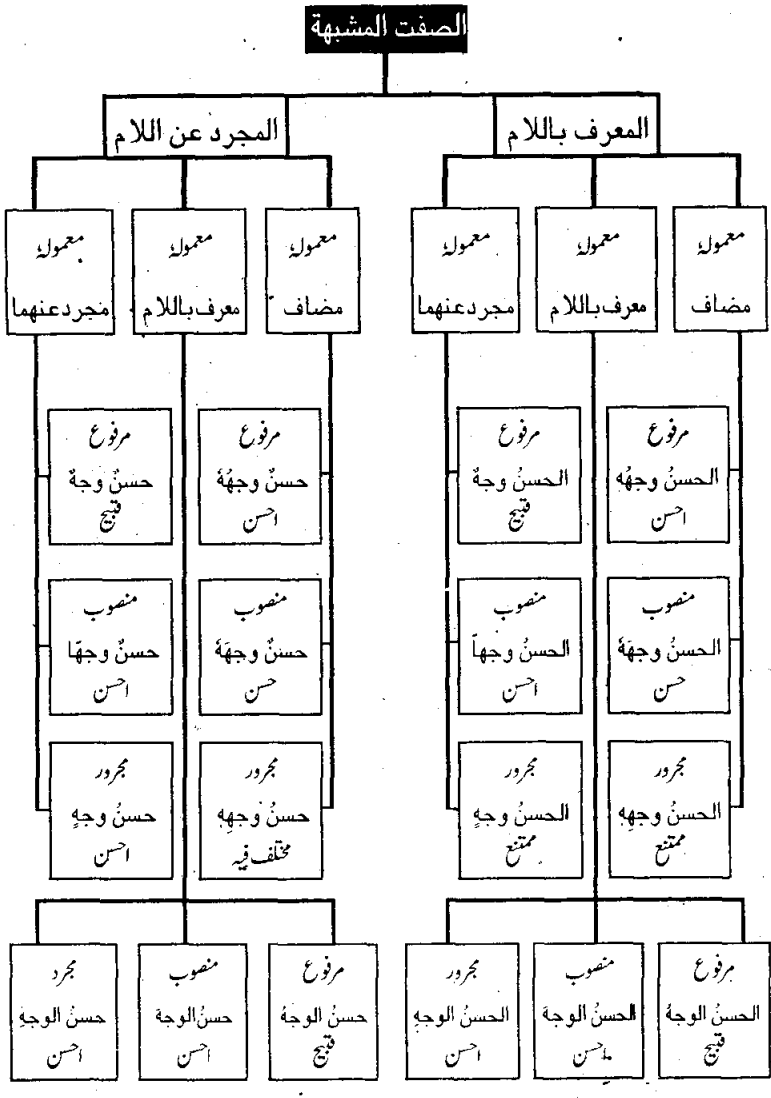
﴿السؤال الثالث﴾ ۱۴۲۳ھ

﴿الشق الاول﴾ ......وَيَجُوْزُ الْعَطْفُ عَلٰى اِسْمِ اِنَّ الْمَكْسُوْرَةِ بِالرَّفْعِ وَالنَّصْبِ بِاِعْتِبَارِ الْمَحَلِّ وَاللَّفْظِ مِثْلُ اِنَّ زَيْدًا قَائِمٌ وَعَمْرٌو وَعَمْرًوا

عبارت پر اعراب لگائیں۔ عبارت کا مطلب واضح طور پر تحریر کریں۔

(خلاصۂ سوال) اس سوال میں دو امر مطلوب ہیں (۱) عبارت پر اعراب (۲) عبارت کا مطلب۔

﴿جواب﴾ (۱) عبارت پر اعراب: ۔کمامرّ فی السوال آنِفًا۔

(۲) عبارت کا مطلب: ۔ اِنَّ کے اسم پر جب کسی دوسرے اسم کا عطف کیا جائے تو اس کو مرفوع ومنصوب دونوں طرح پڑھ سکتے ہیں۔ مرفوع اس لیے کہ وہ محلًا مبتدا ہے اور مبتدا مرفوع ہوتا ہے اور منصوب اس لیے کہ وہ لفظًا اِنّ کا اسم ہے اور اِنّ کا اسم منصوب ہوتا ہے۔ جیسے اِنّ زیدًا قائمٌ وعمرٌو عمرًوا۔

﴿الشق الثانی﴾ ......حروفِ تنبیہ کتنے ہیں اور کون کون سے ہیں ہر ایک کا موقع استعمال اور مثال تحریر کریں نیز درج ذیل شعر کا ترجمہ وترکیب لکھیں۔

اما والذی ابکٰی واضحك والذی۔ امات واحیٰی والذی امرہ الامر۔

(خلاصۂ سوال) اس سوال میں چار امور مطلوب ہیں (۱) حروف تنبیہ کتنے اور کون سے ہیں (۲) ہر ایک کا موقع استعمال مع مثال (۳) شعر کا ترجمہ (۴) شعر کی ترکیب۔

﴿جواب﴾ (۱) حروفِ تنبیہ کتنے اور کون سے ہیں: ۔حروفِ تنبیہ تین ہیں اَلَا۔ اَمَا۔ هَا۔

(۲) ہر ایک کا موقع استعمال مع مثال: ۔ الَا اور اَمَا دونوں جملہ پر داخل ہوتے ہیں جیسے اَلَا اِنَّھم ھم السفھاء۔ امـا والذی ابکٰی الخ ۔اور ھَا مفرد وجملہ دونوں پر داخل ہوتا ہے مفرد کی مثال ھذا ھؤلاء جملہ کی مثال ھَا زید قائم۔ ھَا افعل ۔

(۳) شعر کا ترجمہ: ۔خبردار قسم ہے اس ذات کی جو رُلاتی ہے اور ہنساتی ہے اور اس

ذات کی جو مارتی اور زندہ کرتی ہے اور اس ذات کی جس کا امر حکم ہے۔

(۴) شعر کی ترکیب:۔ اَمَا حرفِ تنبیہ واؤ قسمیہ الذی اسم موصول ابکی فعل و فاعل ملکر جملہ فعلیہ خبریہ ہوکر معطوف علیہ واؤ عاطفہ اضحک بھی جملہ ہوکر معطوف معطوف علیہ و معطوف ملکر صلہ۔ اسم موصول صلہ ملکر معطوف علیہ واؤ عاطفہ الذی امات واحیی بھی اسی طرح معطوف علیہ و معطوف ملکر معطوفِ اول واؤ عاطفہ الّذِی اسم موصول امرہ مضاف و مضاف الیہ ملکر مبتدا امرٌ خبر۔ مبتدا خبر ملکر جملہ اسمیہ خبریہ ہوکر صلہ۔ موصول صلہ ملکر معطوفِ ثانی معطوف علیہ دونوں معطوفوں سے ملکر جملہ معطوفہ ہوکر قسم۔

الورقة الخامسة فی النحو

﴿السوال الاول﴾ ۱۴۲۲ھ

﴿الشق الاول﴾...... غیر منصرف، جمع مؤنث سالم، جمع مذکر سالم۔ اسماءِ ستہ مکبرہ کا اعراب مثالوں سے لکھیں۔ نیز لاحول ولاقوۃ الا باللّٰہ میں کتنی وجوہ پڑھنا جائز ہیں اور وہ کون کون سی ہیں۔

(خلاصۂ سوال) اس سوال میں دو امر مطلوب ہیں (۱) غیر منصرف جمع مؤنث سالم جمع مذکر سالم۔ اسماءِ ستہ مکبرہ کا اعراب مع امثلہ (۲) لاحول ولاقوۃ الا باللّٰہ کی وجوہ کی تعداد و نشاندہی۔

﴿جواب﴾ (۱) **غیر منصرف کا اعراب مع امثلہ:۔** حالتِ رفعی میں ضمہ اور حالتِ نصبی و جری میں فتحہ لفظی جیسے جاء نی عمر۔ رأیت عمرَ مررت بعمرَ۔

جمع مؤنث سالم، جمع مذکر سالم، اسماءِ ستہ مکبرہ کا اعراب مع امثلہ:۔ کمامرّ فی الشق الثانی من السوال الاول ۱۴۲۴ھ ضمنی۔

(۲) **لاحول ولاقوۃ الا باللّٰہ کی وجوہ کی تعداد و نشاندہی:۔** لاحول ولاقوۃ الا باللّٰہ میں پانچ وجوہ پڑھنا جائز ہیں (۱) دونوں اسم مبنی برفتحہ ہوں اس بناء پر کہ دونوں جگہ لانفی جنس کا ہو جیسے لاحولَ ولاقوۃَ الا باللّٰہ (۲) دونوں اسموں کا رفع مبتدا ہونے کی وجہ سے ہو اور لا دونوں جگہ زائدہ ہو جیسے لاحولٌ ولاقوۃٌ الا باللّٰہ (۳) پہلا اسم مبنی برفتحہ ہو اس

بناء پر کہ لانفی جنس کا ہو اور دوسرے اسم پر نصب مع التنوین ہو اور لا زائدہ ہو نفی کی تاکید کیلئے اور قوۃ کا عطف ہو حول کے لفظ پر جیسے لاحولَ ولاقوۃً الا باللّٰہ (۴) پہلا اسم مبنی برفتحہ ہو اس بناء پر کہ لانفی جنس کا ہو اور دوسرا اسم مرفوع مع التنوین ہو اور لا زائدہ ہو نفی کی تاکید کیلئے اور قوۃٌ کا عطف ہو حول کے محل پر جیسے لاحولَ ولاقوۃٌ الّا باللّٰہ (۵) پہلا اسم مرفوع مع التنوین ہو اس بنا پر کہ لا بمعنی لیس ہو اور دوسرا اسم مبنی برفتحہ ہو اس بنا پر کہ لانفی جنس کا ہو۔ جیسے لاحولٌ ولاقوۃَ الّا باللّٰہ۔ مگر پہلے اسم کا رفع ضعیف ہے اس لیے کہ لا بمعنی لیس قلیل ہے۔

﴿الشق الثانی﴾ ...... الحال لفظ یدل علی ھیأۃ الفاعل او المفعول بہ حال کی تعریف کرنے کے بعد زید فی الدار قائما اور ھذا زید قائما کی ترکیب کریں۔

نیز فان الماء ماءٌ ابی وجدی۔ وبیری ذو حفرت وذوطویت۔

کا ترجمہ کریں اور بتائیں کہ یہ شعر کس کی مثال ہے۔

(خلاصۂ سوال) اس سوال میں چار امور مطلوب ہیں (۱) حال کی تعریف (۲) مذکورہ جملوں کی ترکیب (۳) شعر کا ترجمہ (۴) شعر کے ممثل لہ کی تعیین۔

﴿جواب﴾ (۱) **حال کی تعریف**:۔ حال وہ لفظ ہے جو فاعل یا مفعول یا دونوں کی صدورِ فعل یا وقوعِ فعل کے وقت والی حالت کو بیان کرے کہ کس حالت میں یہ فعل فاعل سے صادر ہوا یا مفعول بہ پر واقع ہوا ہے۔ جیسے جاءنی زیدٌ راکباً اس میں راکبا زیدٌ فاعل سے حال ہے اور ضربت عمرًوا مشدودًا اس میں مشدودًا عمرًوا مفعول بہ سے حال ہے اور لقیت بکرًا راکبین اس میں راکبین فاعل ومفعول بہ دونوں سے حال ہے۔

(۲) **مذکورہ جملوں کی ترکیب**:۔ زید فی الدار قائما۔ زیدٌ مبتدا فی جارہ الدار مجرور جار مجرور ملکر متعلق ہوا استقر فعل مقدر کے استقر فعل ھُوَ ضمیر مستتر ذوالحال قائما حال۔ ذوالحال حال ملکر فاعل۔ فعل اپنے فاعل اور متعلق سے ملکر جملہ فعلیہ خبریہ ہو کر خبر۔ مبتدا خبر ملکر جملہ اسمیہ خبریہ ہوا۔

ھذا زید قائما۔ ھذا اسم اشارہ بمعنی اشیر فعل اس میں انا ضمیر فاعل زیدٌ

ذوالحال قائما حال۔ ذوالحال حال ملکر مفعول بہ فعل فاعل ومفعول بہ ملکر جملہ فعلیہ خبریہ ہوا۔

(۳) شعر کا ترجمہ۔　　شعر

فــان الـمــاء مــاء ابــی وجـدی　　وبیـری ذوحـفـرت وذو طـویـت

ترجمہ:۔ پس تحقیق پانی جس کے بارے میں جھگڑا ہے میرے باپ اور میرے دادا کا پانی ہے۔ یعنی مجھ کو وراثت میں ملا ہے اور کنواں جس کے بارے میں نزاع ہے میرا کنواں ہے جس کو میں نے کھودا ہے اور جس کی میں نے منڈیر بنائی ہے یعنی مدوّر کیا ہے۔

(۴) ممثل لہ کی نشاندہی:۔ یہ شعر اس بات کی مثال کے لیے لایا گیا ہے کہ ذُوْ بمعنی الذی اسم موصول ہے۔

﴿السوال الثانی﴾ ۱۴۲۲ھ

﴿الشق الاول﴾...... منادیٰ کی تعریف کریں۔ اس کے اقسام واعراب مع مثالوں کے لکھیں۔ نیز بتائیں کہ منادی مرخم کیا ہوتا ہے اور اس کا اعراب۔

(خلاصۂ سوال) اس سوال میں چار امور مطلوب ہیں (۱) منادی کی تعریف (۲) منادی کی اقسام مع اعراب وامثلہ (۳) منادی مرخم کی تعریف (۴) منادی مرخم کا اعراب۔

﴿جواب﴾ (۱) منادی کی تعریف:۔ منادی وہ اسم ہے جس پر حرف ندا کو داخل کر کے کسی کو پکارا جائے درانحالیکہ حرفِ ندا ملفوظ ہو۔ جیسے یا زید۔ یا عبدالله۔

(۲) منادی کی اقسام مع اعراب وامثلہ:۔ منادی کی پانچ اقسام ہیں (۱) منادی مفرد معرفہ۔ یعنی وہ منادی جو مضاف وشبہ مضاف نہ ہو نیز نکرہ بھی نہ ہو یہ منادی علامتِ رفع پر مبنی ہوتا ہے جیسے یا زید۔ یا زیدان۔ یا زیدون (۲) منادی مستغاث باللام۔ مظلوم آدمی جب کسی کو فریاد ومدد کیلئے بلائے اور اس منادی پر لام داخل ہوتا ہے اور یہ منادی مجرور ہوتا ہے جیسے یا لزیدٍ۔

(۳) منادی مستغاث بالالف۔ اسمیں بھی مظلوم آدمی کسی کو فریاد ومدد کیلئے بلاتا ہے اور اس منادی کے بعد الف ہوتا ہے یہ منادی منصوب ہوتا ہے جیسے یا زیداہ۔ (۴) منادی مضاف و شبہ مضاف۔ یعنی وہ منادی جو کسی دوسرے اسم کی طرف مضاف ہو یا اپنے معنی کے تام ہونے میں

دوسرے اسم کی طرف محتاج ہو یہ منادی منصوب ہوتا ہے جیسے یا عبد اللّٰہ یا طالعًا جبلاً۔
(۵) نکرہ غیر معین۔ یعنی وہ منادیٰ جو حرفِ ندا کے داخل ہونے کے بعد بھی نکرہ ہی رہے یہ اسوقت ہوتا ہے جب نابینا نکرہ سے ندا کرے اور یہ منادیٰ بھی منصوب ہوتا ہے۔ جیسے یارجلاً خذبیدی۔

(۳) **منادی مرخم کی تعریف**:۔ کہ منادی کے آخر کو تخفیف کی غرض سے بغیر کسی قاعدہ و قانون کے حذف کرنا جیسے یَـا مَـالِكُ سے یَـا مَـالِ ۔اسمیں بغیر کسی قاعدہ کے کاف کو حذف کردیا گیا ہے۔

(۴) **منادی مرخم کا اعراب**:۔ منادی مرخم پر دو طرح سے اعراب پڑھا جاسکتا ہے (۱) ضمۂ منادی مستقل ہونے کیوجہ سے اور محذوف کو بمنزلِ نسیاًمنسیّاً کے سمجھتے ہوئے جیسے یا مالُ یا حارُ (۲) حرکتِ اصلیہ۔ کہ جو اس حرف کی اصلی حرکت ہے وہی پڑھنا جیسے یا مَالِ یا حَارِ۔

﴿الشق الثانی﴾......(واعلم ان لهم قسمًا آخر من المبتدأ ليس مسندًا اليه وهو صفة وقعت بعد حرف النفی اوبعد حرف الاستفهام)

مبتدا کی قسم ثانی کی تعریفِ ذکر کرنے کے بعد مثال سے وضاحت کیجیے۔ نیز بتائیں کہ ماقائمان الزیدان میں ثانی قسم مبتدا کی پائی جاتی ہے یا نہیں اگر نہیں پائی جاتی تو اس کی وجہ کیا ہے۔

(خلاصۂ سوال) اس سوال میں تین امور مطلوب ہیں (۱) ثانی قسم مبتدا کی تعریف و مثال (۲) ماقائمان الزیدان ثانی قسم مبتدا ہے یا نہیں (۳) ثانی قسم مبتدا نہ ہونے کی وجہ۔

﴿جواب﴾ (۱۔۲۔۳):۔ کما مرّ فی الشق الثانی من السوال الاول ۱۴۲۴ھ۔

﴿السوال الثالث﴾ ۱۴۲۲ھ

﴿الشق الاول﴾......واعلم ان اعراب المستثنٰی علی اربعة اقسام......

مستثنٰی کے اعراب کی چاروں اقسام بیان کیجیے۔ مستثنٰی کے منصوب ہونے کی صورتوں کو مثالوں سے واضح کریں۔ کلامِ موجب وغیر موجب میں فرق لکھنا نہ بھولیں۔

(خلاصۂ سوال) اس سوال میں تین امور مطلوب ہیں (۱) مستثنیٰ کا اعراب (۲) مستثنیٰ کے منصوب ہونے کی صورتیں مع امثلہ (۳) کلامِ موجب وغیر موجب میں فرق۔

﴿جواب﴾ (۱) مستثنیٰ کا اعراب:۔ مستثنیٰ کا اعراب چار قسم پر ہے

۱ منصوب یہ نو مقامات میں ہوتا ہے (۱) مستثنیٰ متصل اِلّا کے بعد کلامِ موجب میں واقع ہو جیسے جاء نی القوم الّا زیدًا (۲) مستثنیٰ منقطع الّا کے بعد واقع ہو جیسے جاء نی القوم الّا حمارًا۔ (۳) مستثنیٰ مستثنیٰ منہ پر مقدم ہو جیسے ماجاء نی الّا زیدًا احدٌ (۴) مستثنیٰ لفظ خلا کے بعد واقع ہو جیسے جاء نی القوم خلا زیدًا (۵) تا (۹) مستثنیٰ لفظِ عدا کے بعد' ما خلا کے بعد' ماعدا کے بعد' لیس کے بعد' لا یکون کے بعد واقع ہو جیسے جاء نی القوم عدا زیدًا۔ جاء نی القوم ماخلا زیدًا۔ جاء نی القوم ماعدا زیدًا جاء نی القوم لیس زیدًا جاء نی القوم لایکون زیدًا۔

۲ منصوب یا ماقبل سے بدل:۔ یہ ایک مقام میں ہوتا ہے وہ یہ کہ مستثنیٰ الّا کے بعد کلامِ غیر موجب میں واقع ہو اور مستثنیٰ منہ مذکور ہو جیسے ماجاء نی احدٌ الّا زیدًا وزیدٌ۔

۳ عامل کے مطابق:۔ یہ بھی ایک مقام میں ہوتا ہے وہ یہ کہ مستثنیٰ الّا کے بعد کلامِ غیر موجب میں واقع ہو اور مستثنیٰ منہ مذکور نہ ہو ماجاء نی الّا زیدٌ' مارأیت الّا زیدًا' مامررت الّا بزیدٍ۔

٤ مجرور:۔ یہ چار مقام میں ہوتا ہے (۱) تا (۴) مستثنیٰ غیر' سواء' سوٰی' حاشا کے بعد واقع ہو جیسے جاء فی القوم غیر زیدٍ' سواء زیدٍ' سوٰی زیدٍ' حاشا زیدٍ۔

(۲) مستثنیٰ کے منصوب ہونے کی صورتیں مع امثلہ:۔ کما مرّ آنِفًا۔

(۳) کلام موجب وغیر موجب میں فرق:۔ کلام موجب وہ کلام ہے جس میں حرفِ نفی نہی استفہام نہ ہو جیسے جاء نی القوم الا زیدًا اور غیر موجب وہ کلام ہے جس میں حروفِ نفی نہی استفہام میں سے کوئی ایک حرف واقع ہو جیسے ماجاء نی الّا زید وغیرہ۔

﴿الشق الثانی﴾......حروف المصدر ثلاثة۔
حروفِ مصدر کتنے ہیں' اورکون کون سے ہیں' انمیں فرق واضح کیجیے۔ اور درج ذیل شعر کا ترجمہ وترکیب بھی لکھیں۔

یسر المرءَ ماذهب الليالي وكان ذَهابهنّ له ذَهابًا

(خلاصۂ سوال) اس سوال میں پانچ امور مطلوب ہیں (۱) حروفِ مصدر کی تعداد (۲) حروفِ مصدر کی نشاندہی (۳) حروفِ مصدر میں فرق (۴) شعر کا ترجمہ (۵) شعر کی ترکیب۔

﴿جواب﴾ (۱۔۲) حروفِ مصدر کی تعداد ونشاندہی:۔ حروفِ مصدر تین ہیں (۱) مَا جیسے ضاقت عليهم الارض بما رحبت (۲) اَنْ جیسے فما كان جواب قومه الّا اَنْ قالوا۔ (۳) اَنَّ جیسے علمت انك قائم۔

(۳) حروفِ مصدر میں فرق:۔ حرفِ مَا اور اَن جملہ فعلیہ پر داخل ہوتے ہیں اور اَنَّ جملہ اسمیہ پر داخل ہوتا ہے جیسا کہ مذکورہ امثلہ میں گزرا۔ اور اگر اَنّ کے ساتھ ما کافہ لاحق ہوجائے تو پھر یہ جملہ اسمیہ وفعلیہ دونوں پر داخل ہوسکتا ہے۔

(۴) شعر کا ترجمہ:۔ خوش کرتا ہے مرد کو راتوں کا گزرنا۔ حالانکہ راتوں کا گزرنا اس کا گزرنا ہے۔ یعنی آدمی عیش وعشرت میں راتیں گزار کر خوش ہوتا ہے حالانکہ اسے یہ معلوم نہیں کہ راتوں کے گزرنے سے اسکی اپنی زندگی گزرتی جارہی ہے اور ختم ہوتی جارہی ہے۔

(۵) شعر کی ترکیب:۔ یسر فعل المرء مفعول بہ ما مصدریہ ذهب الليالي فعل وفاعل ملکر جملہ فعلیہ خبریہ ہوکر بتاویلِ مصدر ذوالحال واؤ حالیہ كان ناقصہ ذهابهن مضاف مضاف الیہ ملکر كان کا اسم لهٗ جارمجرور ملکر متعلق مقدم ہوا ذهاباً مصدر کے۔ ذهاباً مصدر اپنے متعلق سے ملکر كان کی خبر۔ كان اپنے اسم وخبر سے ملکر جملہ اسمیہ ہوکر حال۔ ذوالحال اپنے حال سے ملکر فاعل ہوا یسر فعل کا۔ فعل اپنے فاعل ومفعول بہ سے ملکر جملہ فعلیہ خبریہ ہوا۔

الورقة الخامسة فی النحو

﴿السوال الاول﴾ ۱٤۲۱ھ

﴿الشق الاول﴾......اسبابِ منع صرف میں سے عدل کی تعریف اور اسکی اقسام مثالوں کے ساتھ واضح کریں، نیز یہ بتائیں کہ عدل اسبابِ منع صرف میں سے کن کے ساتھ جمع ہوتا ہے اور کن کے ساتھ جمع نہیں ہوتا۔

(خلاصۂ سوال) اس سوال میں تین امور مطلوب ہیں (۱) عدل کی تعریف (۲) عدل کی اقسام مع امثلہ (۳) عدل کے ساتھ جمع ہونے اور نہ ہونے والے اسباب منع صرف کی نشاندہی۔

﴿جواب﴾ (۱) عدل کی تعریف:۔ایک لفظ کا اپنی اصلی قانونی شکل وصورت سے نکل کر دوسری غیر قانونی شکل وصورت میں جانا عدل ہے اور عدل بغیر کسی شرط کے منع صرف میں مؤثر ہے۔

(۲) عدل کی اقسام مع امثلہ:۔عدل کی دو اقسام ہیں (۱) تحقیقی یعنی جس کے اصلی صیغہ کی دلیل ہو جیسے ثلاث اور مثلث۔ انکی اصل ثلاثۃ ثلاثۃ ہے (۲) تقدیری یعنی جس کے اصلی صیغہ کی دلیل نہ ہو جیسے عمر، زفر وغیرھما۔

(۳) عدل کے ساتھ جمع ہونے اور نہ ہونے والے اسبابِ منع صرف کی نشاندہی:۔عدل وزنِ فعل کے ساتھ جمع نہیں ہوسکتا۔ یعنی دونوں سبب ملکر ایک اسم کو غیر منصرف نہیں بناسکتے اور عدل علمیت اور وصف کے ساتھ جمع ہوسکتا ہے۔ علمیت کے ساتھ جمع ہونے کی مثال عمر۔ زفر، وصف کے ساتھ جمع ہونے کی مثال ثلاث، مثلث، اُخر، جُمع۔

﴿الشق الثانی﴾......اسم فاعل کی تعریف کر کے یہ بتائیں کہ ثلاثی مجرد اور غیر ثلاثی مجرد سے اسم فاعل کس وزن پر آتا ہے۔ اسم فاعل کیا عمل کرتا ہے اس کے عمل کیلئے کیا شرائط ہیں۔ تفصیل سے مثالوں کے ساتھ تحریر کریں۔

(خلاصۂ سوال) اس سوال میں چار امور مطلوب ہیں (۱) اسم فاعل کی تعریف مع امثلہ (۲) اسم فاعل کا وزن (۳) اسم فاعل کا عمل (۴) اسم فاعل کے عمل کی شرائط۔

﴿جواب﴾ (۱) اسم فاعل کی تعریف مع امثلہ:۔ اسم فاعل وہ اسم ہے جو فعل یعنی مصدر سے مشتق ہوتا کہ وہ اس ذات پر دلالت کرے جس کے ساتھ یہ فعل بطریق حدوث قائم ہے۔ نہ کہ بطریق دوام۔ جیسے زید ضارب اس میں ضارب ضرب کے زید کے ساتھ بطریق حدوث قائم ہونے پر دلالت کرر ہا ہے۔

(۲) اسم فاعل کا وزن:۔ ثلاثی مجرد سے اسم فاعل فاعلٌ کے وزن پر آتا ہے جیسے ضارب۔ ناصر اور ثلاثی مجرد کے علاوہ بقیہ ابواب سے اسکے بنانے کا طریقہ یہ ہے کہ فعل مضارع معروف کے واحد مذکر غائب کے صیغہ میں علامتِ مضارع یاء کی جگہ میم مضموم لگادو اور آخری حرف کے ماقبل پر اگر کسرہ نہ ہوتو اس کو کسرہ بھی دیدو جیسے یُکرم سے مکرم اور یستخرج سے مستخرج۔ یدحرج سے مدحرج۔

(۳) اسم فاعل کا عمل:۔ اسم فاعل اپنے فعل معروف والا عمل کرتا ہے یعنی اگر لازمی ہوتو فقط فاعل کو رفع دیتا ہے اور اگر متعدی ہوتو مفعول کو نصب بھی دیتا ہے جیسے اول کی مثال زید قائم ابوہ اور ثانی کی مثال زید ضارب ابوہ عمروًا۔

(۴) اسم فاعل کے عمل کی شرائط:۔ اسم فاعل کے عمل کی دو شرطیں ہیں (۱) حال یا استقبال کے معنی میں ہو (۲) مبتدا۔ ذوالحال۔ موصوف۔ موصول۔ ہمزۂ استفہام۔ حرفِ نفی میں سے کسی ایک چیز پر اعتماد کرنے والا ہو یعنی اگر مبتدا کے بعد ہوتو خبر بنے جیسے زید قائم ابوہ۔ ذوالحال کے بعد ہوتو حال بنے جیسے جاء نی زیدٌ ضاربٌ ابوہ عمروًا۔ موصول کے بعد ہوتو صلہ بنے جیسے مررت بالضارب ابوہ عمروًا۔ اسی طرح بقیہ امثلہ الخ۔

﴿السوال الثانی﴾ ۱۴۲۱ھ

﴿الشق الاول﴾......(وَاعْلَمْ اَنَّ لَهُمْ قِسْمًا آخَرَ مِنَ الْمُبْتَدَأِ لَيْسَ مُسْنَدًا اِلَيْهِ وَهُوَ صِفَةٌ وَقَعَتْ بَعْدَ حَرْفِ النَّفْيِ نَحْوُ مَا قَائِمٌ زَيْدٌ اَوْ حَرْفِ الْاِسْتِفْهَامِ نَحْوُ اَقَائِمٌ زَيْدٌ بِشَرْطِ اَنْ تَرْفَعَ تِلْكَ الصِّفَةُ اِسْمًا ظَاهِرًا نَحْوُ مَا قَائِمٌ الزَّيْدَانِ وَاَقَائِمٌ الزَّيْدَانِ بِخِلَافِ مَاقَائِمَانِ الزَّيْدَانِ)

عبارت پر اعراب لگا کر ترجمہ کریں۔عبارت مذکورہ کی مکمل تشریح کریں۔

(خلاصۂ سوال) اس سوال میں تین امور حل طلب ہیں (۱) عبارت پر اعراب (۲) عبارت کا ترجمہ (۳) عبارت کی تشریح۔

﴿جواب﴾ (۱) عبارت پر اعراب:۔کمامرّ فی السوال آنِفًا۔

(۲) عبارت کا ترجمہ:۔جان تو یہ بات کہ انکے (نحاۃ کے) نزدیک ایک دوسری قسم ہے مبتدا کی جو مسند الیہ نہیں ہوتا اور وہ صفت کا صیغہ ہے جو واقع ہو حرفِ نفی کے بعد جیسے ماقائم زیدٌ یا واقع ہو حرفِ استفہام کے بعد جیسے اقائم زید۔اس شرط کے ساتھ کہ رفع دے وہ صفت کا صیغہ اسمِ ظاہر کو جیسے ماقائم الزیدان۔ اقائم الزیدان۔ بخلاف ماقائمان الزیدان کے۔

(۳) عبارت کی تشریح:۔کما مرّ فی الشق الثانی من السوال الاول ۱٤۲٤ھ۔

﴿الشق الثانی﴾......ولا یلتبس بالبدل لفظًا فی مثل قول الشاعر

انا ابن التارك البكری بشر علیه الطیر ترقبه وقوعًا

عطفِ بیان کی تعریف کر کے مثال سے واضح کریں عبارت مذکورہ میں فی مثل قول الشاعر میں مثل سے کیا مراد ہے۔شعر مذکور کی اس طرح تشریح کریں جس سے بدل اور عطفِ بیان کے درمیان فرق واضح ہو جائے۔نیز پورے شعر کی ترکیب کریں۔

(خلاصۂ سوال) اس سوال میں چار امور قابلِ توجہ ہیں (۱) عطفِ بیان کی تعریف۔ (۲) مثل سے مراد (۳) شعر کی تشریح (۴) شعر کی ترکیب۔

﴿جواب﴾ (۱) عطفِ بیان کی تعریف:۔عطفِ بیان وہ تابع ہے جو صفت نہ ہو بلکہ اسم ہو اور اپنے متبوع کی وضاحت کرے اور وہ شیئ کے دو ناموں میں سے ایک مشہور نام ہو جیسے قام ابو حفص عمر۔اس میں عمر ابو حفص متبوع کا تابع ہے اور صفت نہیں بلکہ اسم ہے اور ابو حفص سے زیادہ مشہور ہے۔

(۲۔۳) مثل سے مراد۔شعر کی تشریح:۔كما مرّ في الشق الاول من السوال الثاني ١٤٢٥ھ۔

(۴) شعر کی ترکیب:۔انا ضمیر مبتدا ابن مضاف التارك مضاف الیہ مضاف البكرى معطوف علیہ بشر معطوف بعطفِ بیان۔معطوف علیہ اپنے معطوف سے ملکر التارك کا مضاف الیہ ہوکر ذوالحال عليه جار مجرور ملکر متعلق ہوا كائنا اسم فاعل کے۔كائناً اسم فاعل اسمیں هو ضمیر ذوالحال۔الطير مبتدا ترقب فعل هي ضمیر مستتر ذوالحال ۃ ضمیر مفعول بہ و قوعًا هي ضمیر کا حال۔ذوالحال حال ملکر فاعل ہوا ترقب فعل کا۔فعل اپنے فاعل ومفعول بہ سے ملکر جملہ فعلیہ خبریہ ہوکر كائنا کی هو ضمیر کا حال ذوالحال اپنے حال سے ملکر فاعل ہوا كائنا کا۔كائنا اسم فاعل اپنے فاعل ومتعلق سے ملکر شبہ جملہ ہوکر خبر ہوئی الطير مبتدا کی۔مبتدا اپنی خبر سے ملکر جملہ اسمیہ خبریہ ہوکر البكرى بشر کا حال۔ذوالحال حال ملکر التارك کا مضاف الیہ۔مضاف مضاف الیہ ملکر ابن کا مضاف الیہ۔مضاف مضاف الیہ ملکر خبر ہوئی مبتدا کی۔مبتدا اپنی خبر سے ملکر جملہ اسمیہ خبریہ ہوا۔

﴿السوال الثالث﴾ ١٤٢١ھ

﴿الشق الاول﴾......(وَاعْلَمْ اَنَّ لَمْ تُقْلِبُ الْمُضَارِعَ مَاضِيًا مَنْفِيًّا وَلَمَّا كَذٰلِكَ اِلَّا اَنَّ فِيْهَا تَوَقُّعًا بَعْدَهٗ وَدَوَا مَاقَبْلَهٗ نَحْوُ قَامَ الْاَمِيْرُ لَمَّا يَرْكَبْ وَاَيْضًا يَجُوْزُ حَذْفُ الْفِعْلِ بَعْدَ لَمَّا خَاصَّةً تَقُوْلُ نَدِمَ زَيْدٌ وَلَمَّا اَىْ وَلَمَّا يَنْفَعْهُ النَّدَمُ وَلَا تَقُوْلُ نَدِمَ زَيْدٌ وَلَمْ)

عبارت پر اعراب لگا کر سلیس ترجمہ کریں۔عبارت کی تشریح کرتے ہوئے لمّا اور لم کے درمیان فرق کو واضح کریں۔

(خلاصۂ سوال) اس سوال میں تین امور توجہ طلب ہیں۔(۱) عبارت پر اعراب (۲) عبارت کا ترجمہ (۳) عبارت کی تشریح۔

﴿جواب﴾ (۱) عبارت پر اعراب:۔كمامرّ في السوال آنفًا۔

(۲) **عبارت کا ترجمہ:** اور جان تو یہ بات کہ لَمْ تبدیل کر دیتا ہے مضارع کو ماضی منفی سے اور لَمّا بھی اسی طرح۔ مگر یہ کہ لمّا میں توقع ہوتی ہے اس کے بعد اور دوام ہوتا ہے اس سے پہلے۔ جیسے قام الامیر لمّا یرکب اور نیز جائز ہے فعل کو حذف کرنا لمّا کے بعد خاص طور پر کہے گا تو نَدِمَ زیدٌ ولمّا ای ولمّا یَنْفَعْهُ الندم اور نہیں کہہ سکتا تو نَدِمَ زَیْدٌ وَلَمْ۔

(۳) **عبارت کی تشریح:** اس عبارت میں مصنفؒ لم اور لما کے معنوی عمل کو بیان کررہے ہیں کہ یہ دونوں الفاظ فعل مضارع پر داخل ہوکر اس کو ماضی منفی کے معنٰی میں کردیتے ہیں۔ جیسے لَمْ یذھب زیدٌ لمّا یرکب الامیر۔ اس کے بعد مصنفؒ لمّا اور لم کے درمیان فرق کو بیان کررہے ہیں کہ لمّا دائمی طور پر ماضی میں فعل کے وقوع کی نفی کرتا ہے مگر مستقبل میں اس فعل کے وقوع کی توقع ہوتی ہے مثلا قام الامیر لما یرکب کہ امیر کھڑا ہے ابھی تک گھوڑے پر سوار نہیں ہوا مگر توقع ہے کہ عنقریب گھوڑے پر سوار ہوجائے گا۔ اور لم بھی ماضی میں فعل کے وقوع کی نفی کرتا ہے مگر اس میں وقوعِ فعل کی توقع نہیں ہوتی جیسے لم یذھب زید۔ اور دوسرا فرق یہ ہے کہ لم کے بعد فعل کو حذف کرنا جائز نہیں ہے اور لمّا کے بعد فعل کو حذف کرنا جائز ہے۔ لہٰذا نَدِمَ زَیْدٌ ولَمّا کہنا صحیح ہے مگر ندم زیدولم کہنا صحیح نہیں ہے۔

﴿الشق الثانی﴾...... حروف الایجاب...... الخ۔

حروفِ ایجاب کتنے ہیں اور کون کون سے ہیں۔ ہر ایک کا موقع استعمال اور مثال تحریر کریں۔

(خلاصۂ سوال) اس سوال میں تین امور مطلوب ہیں (۱) حروفِ ایجاب کی تعداد (۲) حروفِ ایجاب کی نشاندہی (۳) حروفِ ایجاب کا موقع استعمال مع امثلہ۔

﴿جواب﴾ (۱۔۲) **حروفِ ایجاب کی تعداد ونشاندہی:** حروفِ ایجاب چھ ہیں نعم، بلٰی، اجل، جیر، اِنّ، اِیْ۔

(۳) **حروفِ ایجاب کا موقع استعمال مع امثلہ:** نعم کلام سابق کی تقریر کیلئے آتا ہے خواہ کلام مثبت ہو منفی ہو استفہامیہ ہو جیسے اجاء زیدٌ؟ نعم۔ اما جاء زیدٌ؟ نعم۔

بلٰی کلامِ سابق کی نفی کو مثبت بنانے کیلیے آتا ہے خواہ نفی خبرًا ہو یا استفهامًا ۔ جیسے الست بربکم ؟ قالوا بلٰی ۔ لم یقم زید بلٰی ای قام زید ۔ اَجَلْ جَیْرِ اِنَّ یہ تینوں خبر کی تصدیق کیلئے آتے ہیں خواہ خبر نفیًا ہو یا اثبات جیسے جاء زید یا ماجاء زید کے جواب میں اجل جیر اِنّ کہنا یعنی تو نے جو بھی کہا ہے وہ ٹھیک ہے اور یہ حروف استفہام کے بعد نہیں آتے ۔ اِیْ استفہام کے بعد اثبات کیلئے آتا ہے ۔ اور اسکو قسم لازم ہے مگر قسم والے فعل کو ذکر نہیں کریں گے جیسے أجاءَ زَیْدٌ؟ ای واللہ ۔ یعنی ہاں اللہ کی قسم ۔

الورقة الخامسة فی النحو

﴿السوال الاول﴾ ۱۴۲۰ھ

﴿الشــق الاول﴾...... ہدایۃ النحو کے مطابق اسبابِ منع صرف میں سے جمع کے منع صرف میں مؤثر ہونے کی شرطیں تفصیل کے ساتھ بیان کرتے ہوئے پوری بحث کو مثالوں کے ذریعہ واضح کریں نیز بتائیں کہ نیچے ذکر کی گئی مثالوں میں کون منصرف ہے اور کون غیر منصرف ہے اور کون کیا ہے وجہ بھی ضرور لکھیں ۔ بعلبك ۔ معدیکرب ۔ تغلب ۔ حبلٰی ۔ صیاقلة ۔ یعمل ندمان ۔ شاب قرناها ۔

(خلاصۂ سوال) اس سوال میں دو امر قابلِ التفات ہیں (۱) جمع کے منع صرف میں مؤثر ہونے کی شرائط مع امثلہ (۲) امثلہ مذکورہ میں کون منصرف کون غیر منصرف اور کون کچھ اور ہے اور اسکی وجہ ۔

﴿جواب﴾ (۱) جمع کے منع صرف میں مؤثر ہونے کی شرائط مع امثلہ :۔
جمع کے غیر منصرف میں مؤثر ہونے کی دو شرائط ہیں (۱) وہ لفظ جمع منتھٰی الجموع کے وزن پر ہو یعنی ایسی جمع ہو کہ اس کے بعد مزید جمع تکسیر اس لفظ کی نہ آسکے ۔ (۲) اس صیغہ کے آخر میں ایسی تاء نہ ہو جو وقف کرنے کی صورت میں ھاء بن جائے ۔ باقی جمع منتھی الجموع کے اوزان کون سے ہیں تو اسکے بعد مصنفؒ ان اوزان کی علامات بیان کر رہے ہیں کہ شروع میں دو حرف متحرک ہوں اور پھر الف جمع کے بعد بھی دو حرف متحرک ہوں جیسے مساجد ۔ یا الف جمع کے بعد ایک حرف

مشدد ہو جیسے دوابّ۔ یا الف جمع کے بعد تین حرف ہوں مگر درمیان والا حرف ساکن ہو جیسے مصابیح۔

(۲) امثلہ مذکورہ میں کون منصرف، کون غیر منصرف اور کون کچھ اور ہے:۔
بعلبك و معديكرب ترکیب وعلمیت کیوجہ سے غیر منصرف ہیں۔ تغلب وزنِ فعل وعلمیت کیوجہ سے غیر منصرف ہے۔ حبلٰی تانیث بالالف المقصورہ کیوجہ سے غیر منصرف ہے۔ صیاقلة۔ تا کو قبول کرنے کیوجہ سے منصرف ہے۔ یعملٌ اگر چہ اسمیں وزن فعل ہے مگر تا کو قبول کرنے کیوجہ سے منصرف ہے جیسے ناقةٌ یعلمةٌ۔ ندمان جو کہ ندیم سے مشتق ہے اگر چہ اس میں الف ونون زائدتان ہیں مگر اس کی مؤنث فعلانۃ کے وزن پر آنے کیوجہ سے یہ منصرف ہے شاب قرنا ھا مبنی ہونے کیوجہ سے منصرف کی بحث سے خارج ہے کیونکہ وہ معرب کی بحث ہے۔

﴿الشق الثانی﴾......وجمع التكسير كالمؤنث الغير الحقيقي کا مطلب لکھیں اور مثال کے ذریعہ سمجھائیں کہ جمع تکسیر فاعل ہو تو فعل کو کس کس طریقہ پر استعمال کر سکتے ہیں۔ مؤنث غیر حقیقی کس کو کہتے ہیں مثال سے بیان کریں۔ فاعل کو مفعول پر مقدم کرنا کب ضروری ہے اور کب ضروری نہیں مثالیں لکھیں۔

(خلاصۂ سوال) اس سوال میں چار امور حل طلب ہیں (۱) عبارت کا مطلب (۲) جمع تکسیر فاعل ہو تو فعل کا استعمال مع امثلہ (۳) مؤنث غیر حقیقی کی تعریف مع مثال (۴) فاعل کو مفعول پر مقدم کرنے کی صورتیں مع امثلہ۔

﴿جواب﴾ **(۱) عبارت کا مطلب:**۔کما مرّ فی الشق الاول من السوال الثانی ۱٤۲٤ھ ضمنی۔

(۲) جمع تکسیر فاعل ہو تو فعل کا استعمال مع امثلہ:۔کما مرّ فی الشق الاول من السوال الثانی ۱٤۲٤ھ ضمنی۔

(۳) مؤنث غیر حقیقی کی تعریف مع مثال:۔وہ مؤنث جس کے مقابلہ میں جاندار مذکر نہ ہو جیسے الشمس اور الارض۔

(۴) فاعل کو مفعول پر مقدم کرنے کی صورتیں مع امثلہ:۔ جب فاعل ومفعول دونوں اسم مقصور ہوں اور دونوں میں التباس کا خوف ہو تو فاعل کو مفعول پر مقدم کرنا واجب ہے جیسے ضرب موسیٰ عیسیٰ ۔اگر دونوں میں سے کوئی اسم مقصور نہیں جیسے ضربَ عمرًوا زیدٌ یا ایک اسم مقصور ہے ایک نہیں جیسے ضرب موسی زیدٌ یا دونوں اسم مقصور ہیں مگر التباس کا خوف نہیں جیسے اکل الکمثری یحییٰ ۔ان تینوں صورتوں میں فاعل کو مفعول پر مقدم کرنا واجب نہیں ہے۔

﴿السوال الثانی﴾ ۱۴۲۰ھ

﴿الشق الاول﴾......مفعول معہ کی تعریف مع مثال لکھیں اور جِـئتُ اَنَا وَزَیدًا وَزَیدٌ۔ جِئتُ وَزَیدًا۔ مَالِزَیدٍ وَعَمرٍو۔ مَالَکَ وَزَیدًا۔ مَاشَانُکَ وَعَمرًوا۔ جو مثالیں مصنف نے ذکر کی ہیں آپ ان پر اعراب لگائیں اور ان کو ذکر کرنے سے مصنف کا مقصد تفصیل سے بیان کریں۔

(خلاصۂ سوال) اس سوال میں تین امور مطلوب ہیں (۱) مفعول معہ کی تعریف مع مثال (۲) مذکورہ امثلہ پر اعراب (۳) امثلہ کو ذکر کرنے کا مقصد۔

﴿جواب﴾ (۱) مفعول معہ کی تعریف مع مثال:۔ مفعول معہ وہ اسم ہے جو واؤ بمعنی مع کے بعد ذکر کیا جائے اور یہ اس بات کو ظاہر کرے کہ مفعول معہ فعل مذکور کے معمول کے ساتھ شریک ہے خواہ وہ معمول فاعل ہو یا مفعول بہ ہو جیسے جئت انا وزیدًا اس مثال میں زیدًا فعل کے معمول (فاعل) کے ساتھ آنے میں شریک ہے۔ ضربت زیداً وعمرًوا ۔اس مثال میں عمرًوا فعل کے معمول (مفعول بہ) کے ساتھ مار کھانے میں شریک ہے۔

(۲) مذکورہ امثلہ پر اعراب:۔ کمامرّ فی السوال آنفًا۔

(۳) امثلہ کو ذکر کرنے کا مقصد:۔ اگر مفعول معہ کا فعل لفظًا موجود ہو اور اس کے فاعل پر عطف بھی جائز ہو تو اس کے مفعول معہ کو مرفوع ومنصوب دونوں طرح پڑھ سکتے ہیں جئت انا وزیدًا وزیدٌ اسی کی مثال ہے۔ اگر ضمیر مرفوع متصل کی تاکید نہ لائی گئی ہو تو اس پر عطف

درست نہیں لہٰذا ایسے اسم کو مرفوع نہیں پڑھ سکتے۔ مفعول معہ ہونے کی وجہ سے فقط منصوب ہی پڑھیں گے۔ جئت وزیدًا اسی کی مثال ہے اگر فعل معنوی ہو اور اس کے معمول پر عطف جائز ہو تو وہاں دوسرے اسم کا عطف ہی ہو سکتا ہے اس کو مفعول معہ نہیں بنا سکتے مالزیدٍ وعمرٍو اسی کی مثال ہے۔ اگر فعل معنوی ہو اور عطف جائز نہ ہو تو پھر مفعول معہ ہونے کیوجہ سے فقط منصوب ہی پڑھیں گے مالك وزیدًا۔ ماشانك وعمرًوا اسی کی مثال ہے۔

﴿الشق الثانی﴾...... جمع مذکر سالم کی تعریف مع مثال بیان کیجیے۔ منقوص ومقصور جیسے قَاضُوْن وَدَاعُوْنَ ومُصْطَفَوْنَ۔ پر پہلے تو اعراب لگائیں پھر بتائیں کہ ان مثالوں میں سے پہلی دو میں یا کو اور تیسری مثال میں الف کو کیوں گرایا گیا ہے۔ مصنفؒ کے قول واما قولهم سنون وارضون وثبون وقلون فشاذ کا کیا مطلب ہے اور ان الفاظ کے معانی کیا ہیں۔

(خلاصۂ سوال) اس سوال میں پانچ امور کا جواب مطلوب ہے (۱) جمع مذکر سالم کی تعریف ومثال (۲) مذکورہ الفاظ پر اعراب (۳) مذکورہ الفاظ میں یا اور الف کو حذف کرنے کی وجہ (۴) عبارتِ مذکورہ کا مطلب (۵) مذکورہ الفاظ کے معانی۔

﴿جواب﴾ **(۱) جمع مذکر سالم کی تعریف ومثال:** ۔جمع مذکر سالم وہ جمع ہے جسمیں واحد کا صیغہ سلامت ہو جیسے مسلمون۔ اسمیں واحد کا صیغہ مسلم سلامت ہے فقط آخر میں واؤ اور نون کا اضافہ کردیا گیا ہے۔

(۲) مذکورہ الفاظ پر اعراب: ۔کمامر فی السوال آنِفًا۔

(۳) مذکورہ الفاظ میں یا اور الف کو حذف کرنے کی وجہ: ۔قاضون وداعون ۔اصل میں قاضیون اور داعیون تھے یا پر ضمہ ثقیل تھا۔ ماقبل کی حرکت دور کرکے یا کا ضمہ اس کو دے دیا دو ساکن جمع ہو گئے یا اور واؤ کو یا حذف کردیا قاضُون وداعون ہو گئے۔ مصطفون اصل میں مصطفیون تھا یا متحرک تھا ماقبل مفتوح تھا یا کو الف سے بدل دیا۔ دو ساکن جمع ہو گئے الف اور واؤ۔ الف کو حذف کر دیا اور حذف شدہ الف پر دلالت کیلئے ماقبل کو مفتوح ہی رکھا مصطفون ہو گیا۔ گویا دونوں جگہ یا اور الف التقاء ساکنین کیوجہ سے حذف ہوئے۔

(۴) **عبارتِ مذکورہ کا مطلب**:۔عبارت مذکورہ کے مطلب کو سمجھنے سے قبل ایک بات بطور تمہید ذہن نشین کرلیں تاکہ مطلب سمجھنے میں آسانی ہو۔عرب کا ضابطہ ہے کہ جس لفظ کی جمع مذکر سالم لانی ہے اس کے لیے تین شرائط ہیں۔(۱) وہ لفظ مذکر ہو اس میں علامتِ تانیث نہ ہو (۲) وہ ذوی العقول میں سے ہو۔(۳) علم ہو اگر کسی اسم میں ان شرائط میں سے کوئی شرط نہ پائی جائے تو اس اسم کی جمع مذکر سالم نہیں آسکتی اس ضابطہ پر اعتراض ہوا کہ تمہارا یہ ضابطہ درست نہیں ہے اس لیے کہ سنون ارضون ثبون قُلون میں یہ شرائط نہیں پائی جاتیں کیونکہ ارضون ارضة کی جمع ہے سنون سنة کی جمع ہے قُلون قلة کی جمع ہے ثبون ثبة کی جمع ہے ان تمام کے مفرد کے صیغہ میں تا تانیث موجود ہے مگر اس کے باوجود انکی جمع مذکر سالم آرہی ہے لہٰذا تمہارا ضابطہ درست نہیں ہے تو اس عبارت میں مصنفؒ نے اسی تمہید میں ذکر کیے گئے اعتراض کا جواب دیا کہ یہ جوان الفاظ کی جمع مذکر سالم لائی گئی ہے یہ خلافِ قاعدہ اور شاذ ہے اس کے ذریعہ سے اعتراض کرنا درست نہیں ہے۔

(۵) **مذکورہ الفاظ کے معانی**:۔سنون۔سنة کی جمع ہے بمعنی سال۔ ارضون ارضة یا ارض کی جمع ہے بمعنی زمین۔ ثبون ثبة کی جمع ہے بمعنی گروہ و جماعت قلون قلة کی جمع ہے بمعنی گلی ڈنڈا۔

﴿السوال الثالث﴾ ۱۴۲۰ھ

﴿الشق الاول﴾......(ولا تزاد من فی الکلام الموجب خلافا للکوفیین واما قولهم قد کان من مطر وشبهه فمتأول) عبارت کا مطلب بیان کیجیے۔کلامِ موجب کی تعریف۔نحاۃِ کوفہ کا اختلاف' قد کان من مطر وغیرہ کی تاویل واضح طور پر لکھیں۔

(خلاصۂ سوال) اس سوال میں چار امور مطلوب ہیں (۱) عبارت کا مطلب (۲) کلامِ موجب کی تعریف (۳) نحاۃِ کوفہ کا اختلاف (۴) قد کان من مطر کی تاویل۔

﴿جواب﴾ (۱۔۲۔۴) **عبارت کا مطلب' کلام موجب کی تعریف' قد**

کان مِن مطرٍ کی تاویل:۔ کمامرّ فی الشق الثانی من السوال الثالث ۱٤۲٤ھ۔

(۳) نحاۃ کوفہ کا اختلاف:۔ نحاۃ کوفہ کا نحاۃ بصرہ کے ساتھ اس بات میں اتفاق ہے کہ ''مِنْ'' کلام غیر موجب میں زائدہ ہوتا ہے۔ البتہ اس بات میں اختلاف ہے کہ کلام موجب میں بھی ''مِنْ'' زائدہ ہوتا ہے یا نہیں۔ نحاۃ بصرہ کے نزدیک ''مِنْ'' زائدہ نہیں ہوتا اور نحاۃ کوفہ کے نزدیک کلامِ موجب میں بھی ''مِنْ'' زائدہ ہوتا ہے وہ دلیل کے طور پر یہ قول پیش کرتے ہیں ''قَدْ کَانَ مِن مَّطَرٍ'' کہ یہ کلام موجب ہے اور اس میں مِنْ زائدہ ہے۔

مصنفؒ چونکہ بصری ہیں ان کے نزدیک مِنْ زائدہ نہیں آ سکتا اس لیے مصنفؒ امّا قولھم قد کان من مطرٍ وشبھہٗ فمتأول سے اس قول کا جواب دے رہے ہیں۔

﴿الشق الثانی﴾ حروفِ تنبیہ کون سے ہیں۔ یہ جملہ پر داخل ہوتے ہیں یا مفرد پر بھی۔ تفصیل سے لکھیں۔ شعر

اما والذی ابکی واضحك والذی   امات واحیٰی والذی امرہ الامر

اس شعر کو مصنف نے کس لیے پیش کیا ہے' اما کیا ہے' اما کے بعد واؤ کونسا ہے' شعر کا مطلب کیا ہے۔

(خلاصۂ سوال) اس سوال میں چھ امور توجہ طلب ہیں (۱) حروفِ تنبیہ کی نشاندہی (۲) حروفِ تنبیہ کس پر داخل ہوتے ہیں (۳) شعر کو ذکر کرنے کا مقصد (۴) اما کیا ہے (۵) اما کے بعد واؤ کی نشاندہی (٦) شعر کا مطلب۔

﴿جواب﴾ **(۱۔۲) حروف تنبیہ کی نشاندہی۔ حروف تنبیہ کس پر داخل ہوتے ہیں:۔** کمامرّ فی الشق الثانی من السوال الثالث ۱٤۲۳ھ۔

(۳) شعر کو ذکر کرنے کا مقصد:۔ مصنفؒ نے اس شعر کو بطور مثال ذکر کیا ہے کہ اَمَا جو حرف تنبیہ ہے یہ جملہ اسمیہ پر داخل ہے۔

(۴) اَمَا کیا ہے:۔ اما حروف تنبیہ میں سے ایک حرف ہے جس کا معنٰی عام طور پر یہ کیا

جاتا ہے۔آگاہ رہو۔سن لو۔مخاطب کو متوجہ کرنے کے لیے۔

(۵) اَمَا کے بعد واوَ کی نشاندہی: ۔شعر مذکورہ میں اما کے بعد جو واوَ ذکر کی گئی ہے یہ واوَ قسمیہ ہے۔

(۶) شعر کا مطلب: ۔اس شعر میں شاعر مخاطب کو خبردار کرتے ہوئے کہتا ہے کہ آگاہ رہو قسم ہے اس ذات کی جو رلاتی ہے اور ہنساتی ہے اور قسم ہے اس ذات کی جو مارتی ہے اور زندہ کرتی ہے اور قسم ہے اس ذات کی جس کا امر حکم ہے۔اور جواب قسم اگلے شعر میں ہے۔

الورقة الخامسة فی النحو

﴿السوال الاول﴾ ١٤١٩ھ

﴿الشق الاول﴾......(اَلرَّابِعُ اَنْ یَّکُوْنَ الرَّفْعُ بِالْوَاوِ وَالنَّصْبُ بِالْاَلِفِ وَالْجَرُّ بِالْیَاءِ وَیُخْتَصَّ بِالْاَسْمَاءِ السِّتَّةِ مُکَبَّرَةً مُوَحَّدَةً مُضَافَةً اِلٰی غَیْرِ یَاءِ الْمُتَکَلِّمِ)

عبارت پر اعراب لگائیں عبارت کا خلاصہ بیان کریں۔اسماءِ ستہ مکبرہ کی تعریف ومثال دیں۔

(خلاصۂ سوال) اس سوال میں تین باتوں کا جواب مطلوب ہے (۱) عبارت پر اعراب (۲) عبارت کا خلاصہ (۳) اسماءِ ستہ مکبرہ کی تعریف مع مثال۔

﴿جواب﴾ (۱) عبارت پر اعراب: ۔ کمامرّ فی السوال آنِفًا۔

(۲) عبارت کا خلاصہ: ۔اس عبارت میں اسماءِ ستہ مکبرہ کی شرائط اور انکے اعراب کو بیان کیا گیا ہے۔ تفصیله مرّ فی الشق الثانی من السوال الاول ١٤٢٤ھ ضمنی۔

(۳) اسماءِ ستہ مکبرہ کی تعریف ومثال: ۔کمامرّ فی الشق الثانی من السوال الاول ١٤٢٤ھ ضمنی۔

﴿الشق الثانی﴾......(وَیَجُوْزُ حَذْفُهٗ عِنْدَ وُجُوْدِ قَرِیْنَةٍ نَحْوُ اَلسَّمَنُ مَنَوَانِ بِدِرْهَمٍ وَالْبُرُّ الْکُرُّ بِسِتِّیْنَ دِرْهَمًا وَقَدْ یَتَقَدَّمُ الْخَبَرُ عَلَی الْمُبْتَدَأ وَیَجُوْزُ لِلْمُبْتَدَأ الْوَاحِدِ اَخْبَارٌ کَثِیْرَةٌ)

عبارت کا سلیس ترجمہ وتشریح کیجئے اور مثالیں بھی دیجئے۔ عبارت پر اعراب لگائیں۔

(خلاصۂ سوال) اس سوال میں تین امور غور طلب ہیں۔ (۱) عبارت کا ترجمہ (۲) عبارت کی تشریح مع امثلہ (۳) عبارت پر اعراب۔

﴿جواب﴾ (۱) عبارت کا ترجمہ:۔ اور جائز ہے ضمیر کو حذف کرنا قرینہ کے پائے جانے کے وقت جیسے السمن منوان بدرھم۔ اور البر الکر بستین درھما۔ اور کبھی مقدم ہوتی ہے خبر مبتدا پر اور جائز ہے کہ ایک مبتدا کیلئے متعدد خبریں ہوں۔

(۲) عبارت کی تشریح مع امثلہ:۔ اس عبارت میں مصنفؒ نے مبتدا و خبر کے متعلق چند مسائل بیان کیے ہیں۔ (۱) جب مبتدا کی خبر جملہ ہو تو اس خبر کے اندر ضمیر کا ہونا ضروری ہے جو مبتدا کی طرف لوٹے۔ تو اس کے بارے میں پہلا مسئلہ بیان کیا کہ قرینہ کے پائے جانے کے وقت خبر سے ضمیر کو حذف کرنا جائز ہے۔ جیسے السمن منوان بدرھم اور البر الکر بستین درھما ان دونوں مثالوں میں خبر جملہ واقع ہو رہی ہے اس لیے اس میں ضمیر کا ہونا ضروری ہے مگر قرینہ کیوجہ سے اس ضمیر کو حذف کر دیا گیا ہے وہ قرینہ یہ ہے کہ جو آدمی السمن اور البر کی آواز لگا رہا ہے وہ منوان بدرھم اور الکر بستین درھما کے ذریعہ بھاؤ بھی اسی چیز کا بتلا رہا ہے۔ نہ کہ کسی اور چیز کا۔ تو تقدیرِ عبارت تھی السمن منوان منه بدرھم اور البرّ الکرّ منه بستین درھما۔ تو قرینہ کی وجہ سے منه ضمیر کو حذف کر دیا۔

(۲) مبتدا خبر پر مقدم ہوتا ہے دوسرا مسئلہ اس کے بارے میں بیان کیا کہ کبھی ضرورت کی وجہ سے خبر کو مبتدا پر مقدم بھی کر سکتے ہیں جیسے فی الدار رجل۔

(۳) عام طور پر مبتدا کی ایک ہی خبر ہوتی ہے تیسرا مسئلہ اس کے بارے میں بیان کیا کہ ایک ہی مبتدا کیلئے متعدد خبریں لانا بھی جائز ہے جیسے زید عالم فاضل حافظ۔

(۳) عبارت پر اعراب:۔ کما مرّ فی السوال آنفا۔

﴿السوال الثانی﴾ ۱۴۱۹ھ

﴿الشق الاول﴾......(وَفَائِدَةُ النَّعْتِ تَخْصِيْصُ الْمَنْعُوْتِ اِنْ كَانَا نَكِرَ

تَیْنِ نَحْوُ جَاءَ نِیْ رَجُلٌ عَالِمٌ وَتَوْضِیْحُهٗ اِنْ کَانَا مَعْرِ فَتَیْنِ نَحْوُ جَاءَ نِیْ زَیْدٌ الْفَاضِلُ وقدیکُوْنُ لِلتَّاکِیْدِ)

عبارت کا سلیس ترجمہ وتشریح کیجئے اور پوری عبارت پر اعراب لگایئے ۔اس عبارت کا تعلق توابع میں سے کس تابع سے ہے۔

(خلاصۂ سوال) اس سوال میں چار امور قابلِ التفات ہیں (۱) عبارت کا ترجمہ (۲) عبارت کی تشریح (۳) عبارت پر اعراب (۴) مذکورہ عبارت کے تابع کی نشاندہی۔

﴿جواب﴾ (۱) **عبارت کا ترجمہ**:۔اور نعت کا فائدہ منعوت کی تخصیص ہے اگر وہ دونوں نکرہ ہوں جیسے جاء نی رجل عالم اور منعوت کی توضیح ہے اگر وہ دونوں معرفہ ہوں جیسے جاء نی زید الفاضل اور کبھی نعت تاکید کیلئے بھی ہوتی ہے۔

(۲) **عبارت کی تشریح**:۔مذکورہ عبارت میں مصنفؒ نعت (صفت) کو ذکر کرنے کے فوائد بیان کررہے ہیں کہ جب منعوت (موصوف) کے بعد نعت کو ذکر کیا جائے تو اس سے کیا فائدہ حاصل ہوگا۔تو عبارت کا خلاصہ یہ ہے کہ اگر نعت اور منعوت دونوں نکرہ ہوں تو نعت کا فائدہ منعوت میں تخصیص پیدا کرنا ہے یعنی منعوت کے افراد میں سے بعض افراد کو خاص کرنا ہے جیسے جاء نی رجل عالم ۔اس میں رجل تمام مردوں کو شامل تھا عالم نعت نے اس میں سے اہل علم کو خاص کردیا کہ آنے والا عالم ہے جاہل نہیں ۔اور اگر نعت اور منعوت دونوں معرفہ ہوں تو نعت کا فائدہ توضیح ہوگا یعنی منعوت کی وضاحت کرنا مقصود ہوگا جیسے جاء نی زید الفاضل اس میں الفاضل نعت کو ذکر کرنے سے قبل ابہام تھا کہ نا معلوم کونسا زید آیا ہے تو فاضل سے اس کی وضاحت ہوگئی کہ جو زید فاضل ہے وہ آیا ہے کوئی اور نہیں۔اور کبھی نعت ان فوائد کے علاوہ تاکید کیلئے بھی آتی ہے جیسے نفخۃ واحدۃ۔اس میں واحدۃ تاکید کیلئے ہے کیونکہ وحدت نفخۃ کی تاء سے پہلے ہی مفہوم ہورہی ہے۔

(۳) **عبارت پر اعراب**:۔کمامرّ فی السوال آنِفاً۔

(۴) **مذکورہ عبارت کے تابع کی نشاندہی**:۔مذکورہ عبارت کا تعلق توابع کی اقسام

میں سے نعت سے ہے۔

﴿الشق الثانی﴾...... (واعلم انه اذا اريد اضافة مثنّى الى المثنّى يعبر عن الاول بلفظ الجمع كقوله تعالى فقد صَغت قلوبكما وفاقطعوا ايديهما)

ترجمہ و مطلب بیان کیجیے۔ اس قاعدہ میں لفظِ اول کو جمع کے ساتھ لانے کی کیا وجہ ہے وضاحت کیجئے۔

(خلاصۂ سوال) اس سوال میں تین امور توجہ طلب ہیں (۱) عبارت کا ترجمہ (۲) عبارت کا مطلب (۳) ضابطہ میں لفظِ اول کو جمع لانے کی وجہ۔

﴿جواب﴾ (۱۔۲) **عبارت کا ترجمہ و عبارت کا مطلب**:۔ کمامر فی الشق الثانی من السوال الثانی ۱٤۲٥ھ۔

(۳) **ضابطہ میں لفظِ اول کو جمع لانے کیوجہ**:۔ وجہ یہ ہے کہ جن دو چیزوں میں اتصال قوی ہو ان میں مماثلین کا جمع ہونا ناپسند سمجھا جاتا ہے۔ چونکہ اضافت لفظی میں مضاف اور مضاف الیہ کے درمیان اتصال قوی پایا جاتا ہے لفظاً بھی اور معنیً بھی لفظاً تو اس طرح کہ مضاف کا لفظ مضاف الیہ کے لفظ کے ساتھ متصل ہوتا ہے اور معنیً اس طرح کہ مضاف کا معنی مضاف الیہ کا جزو ہوتا ہے۔ اس لیے اس میں دو تثنیہ کا جمع ہونا ناپسند ہے اور تثنیہ کے چھوڑ دینے سے التباس بھی لازم نہیں آتا۔ اور اضافت معنوی کو اضافت لفظی پر محمول کیا گیا ہے۔

﴿السوال الثالث﴾ ۱٤۱۹ھ

﴿الشق الاول﴾...... (حُرُوْفُ الجرِ حُرُوْفٌ وُضِعَتْ لِاِفْضَاءِ الْفِعْلِ اَوْشِبْهِهٖ اَوْمَعْنَى الْفِعْلِ اِلٰى مَاتَلِيْهِ نَحْوُ مَرَرْتُ بِزَيْدٍ وَاَنَا مَارٌّ بِزَيْدٍ وَهٰذَا فِى الدَّارِ اَبُوْكَ)

عبارت کا ترجمہ وتشریح کریں۔ عبارت پر اعراب لگائیں۔ آخری مثال کی نحوی ترکیب کریں۔

(خلاصۂ سوال) اس سوال میں چار امور کا حل مطلوب ہے (۱) عبارت کا ترجمہ (۲) عبارت کی تشریح (۳) عبارت پر اعراب (۴) آخری مثال کی ترکیب۔

﴿جواب﴾ کمامرّ فی الشق الاول من السوال الثالث ١٤٢٤ھ۔

﴿الشق الثانی﴾ ......حروفِ تحضیض کن کو کہتے ہیں اور وہ کتنے ہیں۔انکی ایک ایک مثال دیجئے۔

(خلاصۂ سوال) اس سوال میں تین امور قابلِ التفات ہیں (۱) حروفِ تحضیض کی تعریف (۲) حروفِ تحضیض کی تعداد (۳) حروفِ تحضیض کی امثلہ۔

﴿جواب﴾ (۱) حروفِ تحضیض کی تعریف :۔حروفِ تحضیض وہ حروف کہلاتے ہیں جو مضارع پر داخل ہوں تو فعل پر برانگیختہ کریں اور اگر ماضی پر داخل ہوں تو فعل کے ترک پر ملامت کریں جیسے هلّا تاكلُ۔ هَلّا ضربتَ۔

(۲) حروفِ تحضیض کی تعداد :۔حروفِ تحضیض چار ہیں هَلّا۔ اَلّا۔ لَوْمَا۔ لَوْلَا۔

(۳) حروفِ تحضیض کی امثلہ:۔هلّا تاكل۔ الّا تضرب زيدًا۔ لوما تنظر۔ لولا تمشی۔

الورقة الخامسة فی النحو

﴿السوال الاول﴾ ١٤١٨ھ

﴿الشق الاول﴾ ......اَلْفَاعِلُ كُلُّ اِسْمٍ قَبْلَهٗ فِعْلٌ اَوْصِفَةٌ اُسْنِدَ اِلَيْهِ عَلٰى مَعْنٰى اَنَّهٗ قَامَ بِهٖ لَا وَقَعَ عَلَيْهِ نَحْوُ قَامَ زَيْدٌ وَزَيْدٌ ضَارِبٌ اَبُوْهُ عَمْرًا○

عبارت پر اعراب لگائیں۔عبارت کا خلاصہ بیان کریں۔خط کشیدہ قید کا کیا فائدہ ہے۔

(خلاصۂ سوال) اس سوال میں تین امور مطلوب ہیں (۱) عبارت پر اعراب (۲) عبارت کا خلاصہ (۳) خط کشیدہ قید کا فائدہ۔

﴿جواب﴾ (۱) عبارت پر اعراب:۔ کمامرّ فی السوال آنفًا۔

(۲) عبارت کا خلاصہ:۔اس عبارت میں فاعل کی تعریف اور امثلہ سے اسکی وضاحت بیان کی گئی ہے۔جس کا حاصل یہ ہے کہ فاعل ہر وہ اسم ہے جس سے پہلے فعل یا صفت کا صیغہ ہو اور وہ فعل یا صفت کا صیغہ اس اسم کی طرف مسند ہو بایں طور کہ وہ اس اسم کے ساتھ قائم ہو۔اس اسم پر

واقع نہ ہو۔جیسے قام زید یہ فاعل سے قبل فعل کی مثال ہے اور زید ضارب ابوہ عمروًا فاعل سے قبل صفت کے صیغہ کی مثال ہے اور یہ فعل اور صفت کا صیغہ فاعل کے ساتھ قائم ہیں اس پر واقع نہیں ہیں۔

(۳) خط کشیدہ قید کا فائدہ:۔ لاوقع علیه کی قید سے مصنف کی غرض مفعول مالم یسم فاعلہ (نائب فاعل) کو فاعل کی تعریف سے خارج کرنا ہے کیونکہ وہ بھی اسم ہوتا ہے اس سے قبل بھی فعل یا صفت کا صیغہ ہوتا ہے اور وہ اس کی طرف مسند بھی ہوتا ہے مگر اس کے ساتھ قائم نہیں ہوتا بلکہ اس پر واقع ہوتا ہے۔

﴿الشق الثانی﴾ ...... (هـذَا اِذَا كَانَ الْفِعْلُ مُسْنَدًا اِلَى الْمُظْهِرِ وَاِنْ كَانَ مُسْنَدًا اِلَى الْمُضْمَرِ اُنِّثَ اَبَدًا نَحْوُ اَلشَّمْسُ طَلَعَتْ)

اعراب لگائیں۔ بتائیں کہ فعل کو مؤنث لانے کیلیے کتنی اور کونسی شرائط ہیں۔ کن صورتوں میں مؤنث لانا ضروری ہے اور کن صورتوں میں جائز ہے۔

(خلاصۂ سوال) اس سوال میں پانچ امور کا حل مطلوب ہیں (۱) عبارت پر اعراب (۲) فعل کو مؤنث لانے کی شرائط کی تعداد (۳) شرائط کی نشاندہی (۴) وجوبی طور پر فعل کو مؤنث لانے کی صورتوں کی نشاندہی (۵) جوازی طور پر فعل کو مؤنث لانے کی صورتوں کی نشاندہی۔

﴿جواب﴾ (۱) عبارت پر اعراب:۔ کمامرّ فی السوال آنِفًا۔

(۲۔۳) فعل کو مؤنث لانے کی شرائط کی تعداد و نشاندہی:۔ فاعل کے فعل کو مؤنث لانے کی چھ شرائط ہیں اگر ان میں سے کوئی ایک شرط بھی پائی جائے تو فعل کو مؤنث لایا جائے گا۔(۱) فاعل مؤنث حقیقی مظہر ہو (۲) فاعل مؤنث حقیقی مضمر ہو (۳) فاعل مؤنث غیر حقیقی مضمر ہو۔ (۴) فاعل مؤنث غیر حقیقی مظہر ہو۔ (۵) فاعل جمع تکسیر مظہر ہو۔ (۶) فاعل جمع تکسیر مضمر ہو۔

(۴۔۵) وجوبی و جوازی طور پر فعل کو مؤنث لانے کی صورتوں کی نشاندہی:۔

کمامرّ فی الشق الاول من السوال الثانی ١٤٢٤ھ ضمنی۔

﴿السوال الثانی﴾ ۱٤۱۸ھ

﴿الشق الاول﴾...... (الف) (واعلم ان المعطوف فی حکم المعطوف علیه اعنی اذا کان الاول صفة لشیئی اوخبرالامر اوصلة اوحالا فالثانی کذلك ایضا)

(ب) (والضابطة فیه انه حیث یجوز ان یقام المعطوف مقام المعطوف علیه جاز العطف وحیث لا فلا)

(ج) (والعطف علی معمولی عاملین مختلفین جائز ان کان المعطوف علیه مجرورا مقدماً و المعطوف کذلك)

عبارت کے تین حصے ہیں، ہر حصہ کے مفہوم کوامثلہ کے ساتھ واضح کریں۔

(خلاصۂ سوال) اس سوال میں ایک امر ہی توجہ طلب ہے عبارت کا مفہوم مع امثلہ۔

﴿جواب﴾ عبارت کا مفہوم مع امثلہ (الف ' ب):۔ کما مرّ فی الشق الثانی من السوال الثانی ۱٤۲٤ھ۔

(ج):۔ عبارت کے تیسرے حصہ کا حاصل یہ ہے کہ ایک ہی جگہ پر دومختلف عاملوں کے دو مختلف معمولوں پر دواسموں کا عطف کرنا جائز ہے۔ بشرطیکہ معطوف علیہ مجرور مقدم ہو معطوف علیہ منصوب ومرفوع پر اور معطوف بھی اسی طرح ہو یعنی اس میں بھی معطوف مجرور مقدم ہو معطوف منصوب ومرفوع پر جیسے فی الدارِ زیدٌ والحجرةِ عمرٌو۔ اس مثال میں الدار اور زید دو مختلف عاملوں کے دو مختلف معمول ہیں الدار کا عامل فی جارہ ہے اور زید کا عامل ابتدا (عامل رافع) ہے اور انمیں شرط بھی پائی جارہی ہے کہ معطوف علیہ مجرور (الدار) مقدم ہے معطوف علیہ مرفوع (زید) پر اب ان پر دومختلف اسم الحجرة اور عمرٍو کا عطف کرنا درست ہے اسلئے کہ انمیں بھی شرط موجود ہے کہ معطوف مجرور (الحجرةِ) مقدم ہے معطوف مرفوع عمرٌو پر تو یہ دومختلف عاملوں کے دو مختلف معمولوں پر دومختلف اسموں کا عطف کرنا درست ہوا۔

﴿الشق الثانی﴾...... (اسم الفاعل اسم مشتق من فعل لیدل علی من قام به الفعل بمعنی الحدوث)

اسم فاعل کی تعریف لکھیں۔ اسم فاعل کے صیغے کیسے بنائے جاتے ہیں۔ اسم فاعل کا عمل اور عمل کی شرائط کیا ہیں۔

(خلاصۂ سوال) اس سوال میں چار امور کا حل طلب کیا گیا ہے (۱) اسم فاعل کی تعریف (۲) اسم فاعل بنانے کا طریقہ (۳) اسم فاعل کا عمل (۴) اسم فاعل کے عمل کی شرائط۔

﴿جواب﴾ کمامرّ فی الشق الثانی من السوال الاول ۱۴۲۱ھ۔

﴿السوال الثالث﴾ ۱۴۱۸ھ

﴿الشق الاول﴾...... المنصوب عامله خمسة احرف۔

جو حروف فعل کو نصب دیتے ہیں انہیں بیان کرنے کے بعد بتائیں کہ اَن کتنی جگہ مقدر ہو کر فعل کو نصب دیتا ہے ہر ایک کی مثال بھی تحریر کریں۔

(خلاصۂ سوال) اس سوال میں دو امر قابلِ التفات ہیں (۱) حروفِ نواصب کی نشاندہی (۲) اَن ناصبہ کے مقدر ہونے کے مقامات مع امثلہ۔

﴿جواب﴾ (۱) **حروفِ نواصب کی نشاندہی:۔** حروفِ ناصبہ چار ہیں (۱) اَن (۲) لن (۳) کَے (۴) اِذَن۔

(۲) **اَن ناصبہ کے مقدر ہونے کے مقامات کی نشاندہی مع امثلہ:۔** اَن ناصبہ سات جگہ مقدر ہو کر فعل کو نصب دیتا ہے۔ (۱) حتی کے بعد جیسے اسلمت حتی ادخل الجنة (۲) اس لام کے بعد جو لام کَے کے معنی میں ہو جیسے قام زید لیذهب (۳) لام جحد کے بعد یعنی جو لام کان منفیہ کے بعد ہو جیسے ماکان اللّٰه لیعذبهم (۴) جو فا امر۔ نہی۔ نفی۔ تمنی۔ عرض استفہام کے بعد واقع ہو اس فا کے بعد بھی اَن مقدر ہوتا ہے امر کی مثال اسلم فتسلم۔ نہی کی مثال لا تعص فتعذب۔ نفی کی مثال ماتزورنا فنکرمك۔ تمنی کی مثال لیت لی مالا فانفقهٗ۔ عرض کی مثال الا تنزل بنا فتصیب خیرا۔ استفہام کی مثال هل تعلم

فتنجو ۔(۵) جوواؤ مذکورہ چھ چیزوں کے بعد واقع ہو اس واؤ کے بعد بھی ان مقدر ہوتا ہے۔اس کی امثلہ بھی یہی ہیں۔صرف فا کی جگہ پر واؤ کو ذکر کر دیا جائے۔(۶) اس واؤ کے بعد جو اِلّا آن یا الٰی آن کے معنی میں ہو جیسے لاحبسنّك اوتعطینی حقّی ۔(۷) واؤ عاطفہ کے بعد بشرطیکہ معطوف علیہ اسمِ صریح ہو جیسے اعجبنی قیامك وتخرج۔

﴿الشق الثانی﴾ ......حرفِ توقع کا دوسرا نام کیا ہے یہ کتنے معانی کیلئے استعمال ہوتا ہے امثلہ کے ساتھ وضاحت کریں۔نیز شعر پر اعراب لگائیں ترجمہ کریں، ممثل لہ کی وضاحت کریں۔

یَسُرُّ الْمَرْأَ مَاذَهَبَ اللَّیَالِیْ وَکَانَ ذَهَابُهُنَّ لَهٗ ذَهَابًا

(خلاصۂ سوال) اس سوال میں درج ذیل امور حل طلب ہیں (۱) حرفِ توقع کا دوسرا نام (۲) حروفِ توقع کے معانی مع امثلہ (۳) شعر پر اعراب (۴) شعر کا ترجمہ (۵) شعر کے ممثل لہ کی نشاندہی۔

﴿جواب﴾ (۱) حرفِ توقع کا دوسرا نام:۔حرفِ توقع کا دوسرا نام حرفِ تقریب ہے کیونکہ یہ ماضی کو حال کے قریب کر دیتا ہے۔

(۲) حرفِ توقع کے معانی مع امثلہ:۔(۱) قد جب ماضی پر داخل ہو تو قرب والا معنیٰ ادا کرتا ہے جیسے قدرکب الامیر (۲) کبھی ماضی پر داخل ہو کر تاکید والا معنیٰ بھی ادا کرتا ہے جیسے ھل قام زید کے جواب میں کہا جائے قدقام زید (۳) جب فعل مضارع پر داخل ہو تو تقلیل والا معنیٰ ادا کرتا ہے جیسے ان الکذوب قدیصدق (۴) کبھی فعل مضارع پر داخل ہو کر تحقیق والا معنیٰ بھی ادا کرتا ہے جیسے قد یعلم اللّٰہ المعوقین۔

(۳) شعر پر اعراب:۔کمامرّ فی السوال آنِفًا۔

(۴) شعر کا ترجمہ:۔خوش کرتا ہے آدمی کو راتوں کا گزرنا۔حالانکہ راتوں کا گزرنا اسی کا گزرنا ہے۔

(۵) شعر کے ممثل لہ کی نشاندہی:۔اس مَا کی مثال ہے جو فعل کو مصدر کے معنی میں کر دیتا ہے۔

الورقة الخامسة فی النحو

﴿السوال الاول﴾ ١٤١٧ھ

﴿الشق الاول﴾...... مسائلها ثمانية عشر۔ صفت مشبہ کے اٹھارہ مسائل ہیں ایک مثالی نقشہ بنا کر صرف یہ بتاؤ کہ انمیں ممتنع۔ مختلف فیہ۔ قبیح۔ حسن۔ احسن کون ہیں تفصیل میں نہ جائیں۔

(خلاصۂ سوال) اس سوال میں صفت مشبہ کے اٹھارہ مسائل کی وضاحت نقشہ کی مدد سے اور ممتنع ومختلف فیہ وغیرہ صور کی نشاندہی مطلوب ہے۔

﴿جواب﴾ کمامرّ فی الشق الثانی من السوال الثانی ١٤٢٣ھ۔

﴿الشق الثانی﴾...... افعالِ مدح وذم کا فاعل کتنے طریقوں پر استعمال ہوتا ہے جب انکا فاعل مضمر ہوتا ہے تو اس کی تمیز دو قسم کی ہوتی ہے۔ بتایئے وہ کونسی ہے۔

(خلاصۂ سوال) اس سوال میں دو باتوں کا جواب مطلوب ہے (۱) افعالِ مدح وذم کے فاعل کے استعمال کے طریقوں کی تعداد (۲) فاعل مضمر ہونے کی صورت میں دو قسم کی تمیز کی نشاندہی۔

﴿جواب﴾ (۱) افعال مدح وذم کے فاعل کے استعمال کے طریقوں کی تعداد:۔

افعال مدح وذم کا فاعل تین طریقوں پر استعمال ہوتا ہے۔

۱۔ کبھی اس کا فاعل اسم معرف باللام ہوتا ہے جیسے نعم الرجل زیدٌ۔

۲۔ کبھی اس کا فاعل معرف باللام کی طرف مضاف ہوتا ہے جیسے نعم غلامُ الرجلِ زیدٌ۔

۳۔ کبھی اس کا فاعل ضمیر ہوتا ہے۔

(۲) فاعل مضمر ہونے کی صورت میں تمیز کی نشاندہی:۔ جب اس کا فاعل مضمر ہو تو اس کی تمیز کا لانا ضروری ہے اور وہ تمیز دو طرح کی ہوتی ہے۔ (۱) اس کی تمیز نکرہ منصوبہ کے ساتھ ہوگی۔ جیسے نِعمَ رجلاً زیدٌ۔ (۲) اسکی تمیز مَا کے ساتھ لائی جائے گی جو شیئاً کے معنیٰ میں ہوگی۔ جیسے فنِعِمّا ھی اصل میں تھا نِعْمَ مَاھِی۔ پہلی میم کو ساکن کر کے دوسری میم

میں ادغام کردیا پھر اجتماع ساکنین ہوا عین اور میم کے درمیان عین کو کسرہ دیدیا فَنِعِمّا ہوگیا فَنِعِمّا هی کا معنیٰ ہوگا نِعْمَ شیئًا هی۔

﴿السوال الثانی﴾ ۱۴۱۷ھ

﴿الشق الاول﴾......بتایئے کہ منادیٰ کب مبنی برضم ہوتا ہے اور کب مجرور ہوتا ہے اور کب منصوب ہوتا ہے مثالوں کے ساتھ بیان کریں۔

(خلاصۂ سوال) اس سوال میں ایک ہی امر کا حل مطلوب ہے کہ منادیٰ کے مبنی برضم و مجرور و منصوب ہونے کے مقامات کی نشاندہی مع امثلہ کریں۔

﴿جواب﴾ کمامرّ فی الشق الاول من السوال الثانی ۱۴۲۲ھ۔

﴿الشق الثانی﴾......مندرجہ ذیل چیزوں کی تعریف بیان کریں۔

حال، مفعول لہ، مفعول معہ، مفعول فیہ، مفعول مطلق۔

(خلاصۂ سوال) اس سوال میں ایک ہی چیز مطلوب ہے کہ مذکورہ اشیاء کی تعریف کریں۔

﴿جواب﴾ مذکورہ اشیاء کی تعریف:۔حال کمامرّ فی الشق الثانی من السوال الاول ۱۴۲۲ھ۔

مفعول له ۔مفعول لہ وہ اسم ہے جس کی وجہ سے فعلِ مذکور (جو اس سے قبل موجود ہے) واقع ہوا ہو یعنی جو اسم فعلِ مذکور کا سبب بنا ہو جیسے ضربتهٗ تادیباً اس میں تادیباً مفعول لہ ہے کہ اس کی وجہ سے ضرب والا فعل واقع ہوا ہے۔ مفعول معه ۔ کمامر فی الشق الاول من السوال الثانی ۱۴۲۰ھ۔مفعول فیه ۔مفعول فیہ وہ اسم ہے جس میں فعلِ مذکور واقع ہوا ہو خواہ وہ زمان ہو یا مکان ہو زمان کی مثال صلیت یوم الجمعة ۔مکان کی مثال صلیت فی المسجد ۔مفعول مطلق ۔مفعول مطلق وہ مصدر ہے جو فعل مذکور کے معنی میں ہو۔ خواہ اس فعل کے مادہ سے ہو یا نہ ہو۔ فعل مذکور کے مادہ سے ہو اس کی مثال ضربت ضربا ۔فعل مذکور کے مادہ سے نہ ہو فقط ہم معنی ہو اس کی مثال قعدت جلوسا۔

﴿السوال الثالث﴾ ۱٤۱۷ھ

﴿الشق الاول﴾ ...... عطفِ بیان کی تعریف اور مثال بیان کرنے کے بعد و لایلتبس بالبدل لفظا فی مثل قول الشاعر.

انـا ابـن التـارك البـكری بشر　　　علیـه الـطیـر ترقبه وقوعـا

کی مکمل تشریح کیجئے اور شعر کا مطلب لکھیے۔

(خلاصۂ سوال) اس سوال میں تین امور کا حل مطلوب ہے (۱) عطفِ بیان کی تعریف مع مثال (۲) عبارت کی تشریح (۳) شعر کا مطلب۔

﴿جواب﴾ کـمـا مـرّ فـی الشـق الاول من السوال الثانی ۱٤۲۵ھ وفی الشق الثانی من السوال الثانی ۱٤۲۱ھ۔

﴿الشق الثانی﴾ ...... اسماءِ ستہ مکبرہ کا اعراب اور مثالیں تحریر کیجئے۔

(خلاصۂ سوال) اس سوال میں ایک ہی چیز طلب کی گئی ہے کہ اسماءِ ستہ مکبرہ کا اعراب مع امثلہ بیان کریں۔

﴿جواب﴾ (۱) اسمائے ستہ مکبرہ کا اعراب مع امثلہ:۔ کـمـا مـرّ فـی الشق الثانی من السوال الاول ۱٤۲٤ھ ضمنی۔

☆

☆☆☆

☆☆☆☆☆

☆☆☆

☆

یا حیُّ بسم اللہ الرحمن الرحیم یا قَیُّوم
منطق
تیسیرالمنطق
ایساغوجی
مرقات
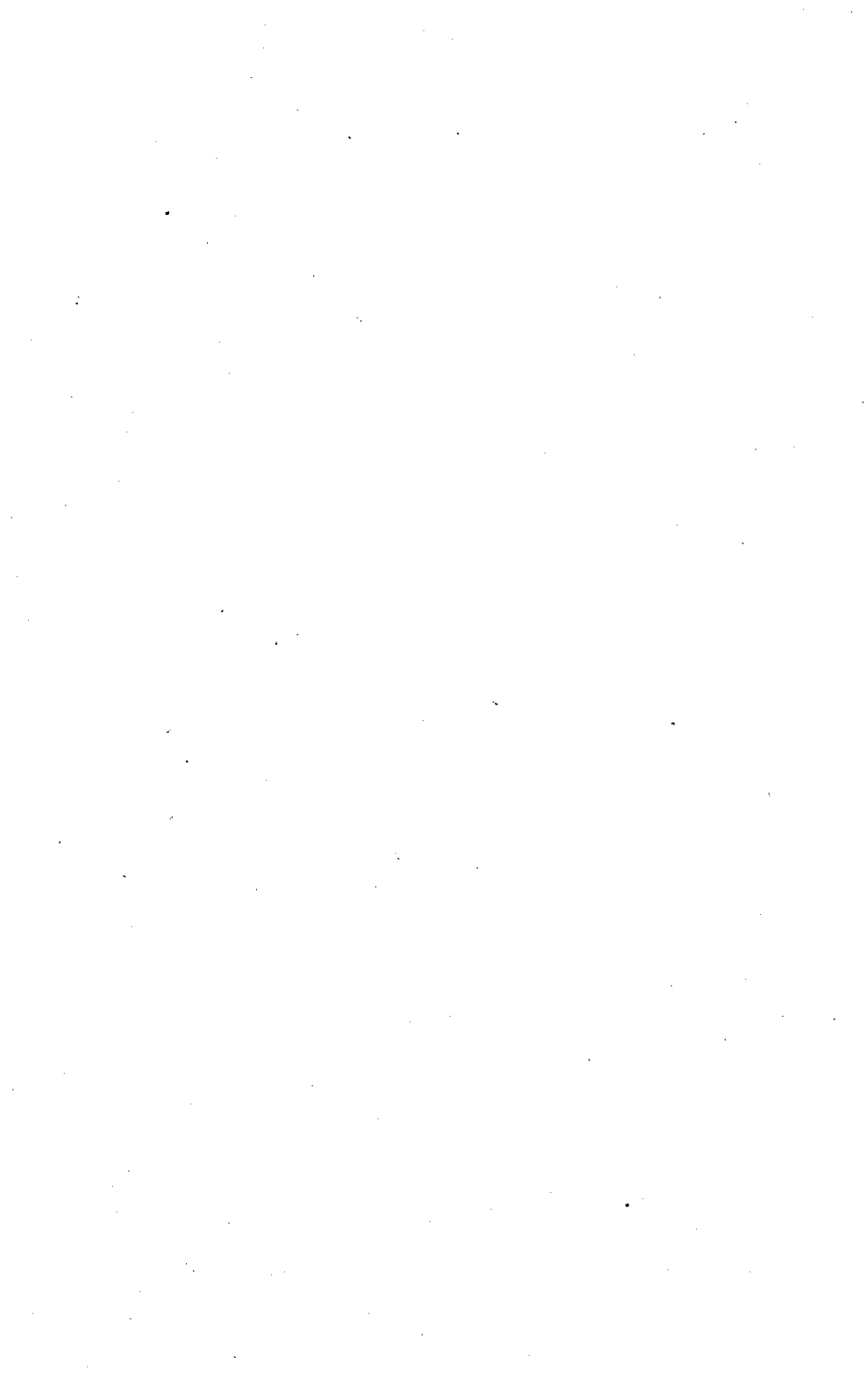
الورقة السادسة فی المنطق

﴿السوال الاول﴾ ۱۴۲۵ھ

﴿الشق الاول﴾ ...... علم منطق کی تعریف' موضوع اور غرض وغایۃ تحریر کریں کلی ذاتی و کلی عرضی کی تعریف کریں اور دونوں میں فرق مثالوں کے ذریعہ واضح کریں۔

(خلاصۂ سوال) اس سوال میں تین امور مطلوب ہیں (۱) علم منطق کی تعریف' موضوع' غرض وغایۃ (۲) کلی ذاتی وعرضی کی تعریف (۳) کلی ذاتی وعرضی میں فرق بالامثلہ۔

﴿جواب﴾ (۱) علم منطق کی تعریف' موضوع' غرض وغایۃ :۔ تعریف هو علم بقوانین تعصم مراعاتها الذهن عن الخطاء فی الفکر ' کہ منطق ایسے قوانین کا علم ہے جنکی رعایت کرنا ذہن کو فکر میں واقع ہونے والی غلطی سے بچاتا ہے۔ موضوع وہ معلوم شدہ تصورات وتصدیقات جن سے نامعلوم تصور وتصدیق کا علم حاصل ہو غرض و غاية معلومات کو ترتیب دینے میں ذہن کو غلطی سے بچانا۔

(۲۔۳) کلی ذاتی وعرضی کی تعریف وفرق بالامثلہ :۔ کلی ذاتی وہ کلی ہے جو اپنی جزئیات کی عینِ حقیقت ہو یا حقیقت کا جزء ہو اول کی مثال انسان ہے کہ وہ اپنی جزئیات زید' بکر خالد کی پوری حقیقت ہے اور ثانی کی مثال حیوان ہے کہ وہ اپنی جزئیات انسان' فرس' بقر کی حقیقت کا جزء ہے۔

کلی عرضی وہ کلی ہے جو اپنے افراد کی حقیقت سے خارج ہو کر ان کو لاحق ہو جیسے ضاحک اپنے افراد زید بکر خالد کی حقیقت سے خارج ہو کر اس کو لاحق ہے کیونکہ انسان کی حقیقت صرف حیوان ناطق ہے' ضاحک حقیقت سے خارج ہے۔

﴿الشق الثانی﴾ ...... (حجت' قضیہ' حملیہ' شرطیہ' موجبہ' سالبہ' موضوع' محمول) اصطلاحات مذکورہ میں سے ہر ایک کی تعریف ومثال ذکر کریں' اور بتائیں کہ حملیہ کی کتنی قسمیں ہیں۔ تمام اقسام کو مثالوں کے ذریعہ واضح کریں۔

(خلاصۂ سوال) اس سوال میں سائل تین امور کا طالب ہے (۱) اصطلاحاتِ مذکورہ کی

تعریف مع الامثلہ (۲) قضیہ حملیہ کی اقسام (۳) حملیہ کی اقسام کی تعریف مع الامثلہ۔

﴿جواب﴾ (۱) اصطلاحاتِ مذکورہ کی تعریف مع الامثلہ:۔ حجت وہ معلوم شدہ تصدیقات جن کو ترتیب دینے سے کسی نامعلوم تصدیق کا علم ہو مثلاً العالم متغیر وکل متغیر حادث فالعالم حادث اس میں اول دو تصدیقات کو ترتیب دیا تو تیسرے نامعلوم تصدیق کا علم ہوا۔ قضیہ وہ قول جس میں صدق وکذب کا احتمال ہو جیسے جاء زید اس میں صدق وکذب دونوں احتمال ہیں ممکن ہے کہ زید آیا ہو اور ممکن ہے کہ زید نہ آیا ہو۔

حملیہ وہ قضیہ جس میں ایک شئی کو دوسری شئی کیلئے ثابت کرنے کا یا ایک شئی کو دوسری شئی سے نفی کا حکم لگایا گیا ہو جیسے زید قائم، میں زید کیلئے قیام کے ثبوت کا حکم ہے اور زید لیس بقائم میں زید سے قیام کی نفی کا حکم لگایا گیا ہے۔

شرطیہ وہ قضیہ ہے جس میں ثبوت شئی لشئی یا نفی شئی عن شئی کا حکم نہ ہو بلکہ دو قضیوں سے مل کر بنے۔ جیسے ان کانت الشمس طالعة فالنهار موجود۔

موجبہ وہ قضیہ حملیہ ہے جس میں ایک شئی کو دوسری شئی کیلئے ثابت کرنے کا حکم لگایا گیا ہو جیسے زید قائم اس میں قیام کو زید کیلئے ثابت کیا گیا ہے۔

سالبہ وہ قضیہ حملیہ ہے جس میں ایک شئی کی دوسری شئی سے نفی کا حکم لگایا گیا ہو جیسے زید لیس بقائم اس میں قیام کی زید سے نفی کی گئی ہے۔

موضوع قضیہ حملیہ کے جزءِ اول کو موضوع کہتے ہیں جیسے زید عالم میں زید موضوع ہے۔

محمول قضیہ حملیہ کے جزءِ ثانی کو محمول کہتے ہیں جیسے زید عالم میں عالم محمول ہے۔

(۲) قضیہ حملیہ کی اقسام:۔ موضوع کے اعتبار سے قضیہ حملیہ کی چار اقسام ہیں۔ شخصیہ، طبعیہ، محصورہ، مہملہ۔

(۳) حملیہ کی اقسام کی تعریف مع الامثلہ:۔ شخصیہ وہ قضیہ حملیہ ہے جس کا موضوع شخص معین ہو جیسے زید قائم۔

طبعیہ وہ قضیہ حملیہ ہے جس کا موضوع کلی ہو اور حکم کلی کی حقیقت پر ہو نہ کہ افراد پر جیسے

الصبر مفتاح الفرج۔

محصورہ وہ قضیہ حملیہ ہے جس کا موضوع کلی ہو اور حکم کلی کے افراد پر ہو جنکی تعداد کلاً یا بعضاً بیان کی گئی ہو جیسے تمام انسان جاندار ہیں، یا بعض حیوان انسان ہیں۔

مھملہ وہ قضیہ حملیہ ہے جس کا موضوع کلی ہو اور حکم کلی کے افراد پر ہو جن کی تعداد کلاً یا بعضاً بیان نہ کی گئی ہو جیسے انسان محنتی ہیں اس میں یہ نہیں بتلایا کہ تمام انسان محنتی ہیں یا بعض۔

﴿السوال الثانی﴾ ۱٤۲۵ھ

﴿الشق الاول﴾ ...... (فالمفرد اما کلی وھو الذی لایمنع نفس تصور مفھومه عن وقوع الشرکة فیه کالانسان واما جزئی وھو الذی یمنع نفس تصور مفھومه عن وقوع الشرکة فیه کزید)

مفرد کی تعریف و اقسام مع امثلہ تحریر کریں۔ عبارت مذکورہ کا مطلب واضح کریں۔

(خلاصۂ سوال) اس سوال میں تین امور کا حل مطلوب ہے (۱) مفرد کی تعریف (۲) مفرد کی اقسام مع امثلہ (۳) عبارت کا مطلب۔

﴿جواب﴾ (۱) مفرد کی تعریف:۔ وہ لفظ جس کے جزء سے معنی کے جزء پر دلالت کا قصد نہ ہو جیسے ہمزہ استفہام۔

(۲) مفرد کی اقسام مع امثلہ:۔ مفرد کی چار اقسام ہیں (۱) لفظ کا جزء نہ ہو جیسے ہمزہ استفہام اس کا کوئی جزء نہیں۔ (۲) لفظ کا جزء ہو معنی دار نہ ہو جیسے انسان لفظ کے اجزاء ہیں الف، نون، سین، الف، نون، مگر معنی دار نہیں (۳) لفظ کا جزء ہو معنی دار بھی ہو مگر معنی مقصودی کے جزء پر دلالت نہ ہو جیسے خلیل الرحمٰن جب کسی کا نام ہو لفظ کے اجزاء ہیں خلیل، رحمٰن، معنی دار بھی ہیں، خلیل کا معنی دوست اور رحمٰن کا معنی بہت رحم کرنے والا۔ مگر نام رکھتے وقت یہ معنی مقصود نہیں ہوتا۔ بلکہ فقط معنیٰ علَمی مقصود ہوتا ہے۔ (۴) لفظ کا جزء ہو، معنی دار بھی ہو، معنی مقصودی کے جزء پر دلالت بھی کرتا ہو مگر دلالت کا قصد نہ کیا گیا ہو جیسے حیوانِ ناطق جب کسی کا نام ہو، اس لیے کہ لفظ کا جزء بھی ہے۔ حیوان اور ناطق، معنی دار بھی ہے حیوان کا معنی جاندار اور ناطق کا معنی عقلمند اور معنی مقصودی کے

جزء پر دلالت بھی ہے کیونکہ اس شخص کی حقیقت حیوان ناطق ہی ہے مگر نام رکھتے وقت اس دلالت کا ارادہ نہیں کیا گیا۔

(۳) **عبارت کا مطلب:**۔ اس عبارت میں مصنفؒ کی غرض مفرد کی قسموں کو بیان کرنا ہے کہ مفرد کی دو قسمیں ہیں (۱) کلی (۲) جزئی۔ اس کے بعد ہر ایک کی تعریف بیان کی ہے جس کا حاصل یہ ہے۔

کلی:۔ وہ مفہوم ہے کہ اس کا نفس تصور اس میں شرکت کے واقع ہونے سے مانع نہ ہو جیسے انسان اس کا تصور اس میں شرکت سے مانع نہیں ہے۔

جزئی:۔ وہ مفہوم ہے کہ اس کا نفس تصور اس میں شرکت سے مانع ہو جیسے زید اس کا تصور اس میں شرکت سے مانع ہے۔

﴿الشق الثانی﴾ ...... اولیات، فطریات، حدسیات، مشاہدات، تجربیات اور متواترات میں سے ہر ایک کی تعریف کر کے مثالوں سے واضح کریں، نیز قیاس برہانی کی تعریف و مثال ذکر کریں۔

(خلاصۂ سوال) اس سوال کا خلاصہ دو امر ہیں (۱) مذکورہ قضایا کی تعریف مع امثلہ (۲) قیاس برہانی کی تعریف و مثال)

﴿جواب﴾ (۱) **مذکورہ قضایا کی تعریف مع امثلہ:**۔ **اولیات**۔ وہ قضایا ہیں کہ موضوع و محمول کے ذہن میں آنے سے ہی عقل ان کو تسلیم کر لے کسی دلیل کی ضرورت نہ ہو جیسے کل اپنے جزء سے بڑا ہوتا ہے۔

فطریات:۔ قضایا ہیں کہ جب وہ ذہن میں آویں تو ان کی دلیل ذہن سے غائب نہ ہو جیسے چار جفت ہے اور تین طاق ہے چار کے جفت ہونے کی دلیل اس کے ساتھ ذہن میں آتی ہے کہ یہ دو برابر حصوں میں تقسیم ہوتا ہے۔

حدسیات:۔ وہ قضایا ہیں کہ جنکی دلیلوں کی طرف ذہن جاوے مگر صغری کبری کو ترتیب دینے کی ضرورت نہ ہو جیسے کسی نے مفتی سے پوچھا کہ چوہا کنویں میں گر پڑا ہے تو کتنے ڈول نکالیں تو اس نے فوراً بغیر صغری کبری کو ملائے فوراً کہا کہ تیس ڈول نکالے جائیں۔

مشاہدات:۔ وہ قضایا ہیں کہ جن میں حکم حواس ظاہرہ یا باطنہ کے ذریعہ سے لگایا جاوے جیسے سورج روشن ہے سورج پر روشن ہونے کا حکم آنکھ کے ذریعہ سے لگایا گیا ہے۔

تجربیات:۔ وہ قضایا ہیں کہ جن میں بار بار تجربہ کے بعد عقل حکم لگائے جیسے تم نے گل بنفشہ کو کئی بار دیکھا کہ وہ زکام کیلئے نفع کرتا ہے تو تم نے کلی طور پر حکم لگا دیا کہ گل بنفشہ زکام کیلئے نافع ہے۔

متواترات:۔ وہ قضایا ہیں کہ جن میں حکم اتنی بڑی جماعت کے کہنے یا خبر دینے کیوجہ سے لگایا گیا ہو کہ عقل ان کے جھوٹ پر متفق ہونے کو محال سمجھے جیسے مکہ مکرمہ موجود ہے۔

(۶) قیاسِ برھانی کی تعریف ومثال:۔ قیاسِ برہانی وہ قیاس ہے جو مقدماتِ یقینیہ سے مرکب ہو خواہ وہ مقدماتِ یقینیہ بدیہی ہوں یا نظری جیسے محمد ﷺ اللہ کے رسول ہیں اور ہر اللہ کا رسول واجب الاطاعت ہے پس محمد ﷺ واجب الاطاعت ہیں۔

﴿السوال الثالث﴾ ۱۴۲۵ھ

﴿الشق الاول﴾......(الدلالة التضمنية والالتزامية لاتوجدان بدون المطابقة وذلك لان الجزء لا يتصور بدون الكل وكذا اللازمُ بدون الملزوم والتابع لايوجد بدون المتبوع والمتابعة قدتوجد بدونهما لجواز ان يوضع اللفظ لمعنى بسيط لاجزء له ولالازمَ له)

عبارت میں مذکورہ دلالت کی تینوں قسموں کی تعریف کر کے مثالوں سے واضح کریں۔ اور عبارت کا مطلب وضاحت کے ساتھ تحریر کریں۔

(خلاصۂ سوال) اس سوال کا خلاصہ دو امر ہیں (۱) دلالت کی اقسامِ ثلاثہ کی تعریف مع امثلہ (۲) عبارت کا مطلب۔

﴿جواب﴾ (۱) دلالت کی اقسامِ ثلاثہ کی تعریف مع امثلہ:۔

دلالتِ مطابقی:۔ وہ دلالتِ لفظیہ وضعیہ ہے جس میں لفظ اپنے پورے معنی موضوع لہ پر دلالت کرے جیسے لفظِ انسان کی دلالت حیوان ناطق کے مجموعہ پر مطابقی ہے۔

دلالتِ تضمنی:۔ وہ دلالتِ لفظیہ ہے جس میں لفظ اپنے معنی موضوع لہ کے جزء پر

دلالت کرے جیسے لفظِ انسان کی دلالت فقط حیوان یا فقط ناطق پر تضمنی ہے۔

دلالتِ التزامی:۔ وہ دلالتِ لفظیہ وضعیہ ہے جس میں لفظ ایسے معنی خارج پر دلالت کرے جو معنی موضوع لہ کو لازم ہو جیسے لفظ عمی کی دلالت بصر پر التزامی ہے۔

(۲) عبارت کا مطلب:۔ اس عبارت میں مصنفؒ نے دو دعوے کیے ہیں اوّل یہ کہ دلالت تضمنی اور التزامی دلالت مطابقی کے بغیر نہیں پائی جائیں گی گویا دلالتِ مطابقی، دلالتِ تضمنی اور التزامی کو لازم ہے جہاں بھی دلالتِ تضمنی والتزامی پائی جائیگی وہاں پر دلالت مطابقی ضرور پائی جائیگی۔ اس لیے کہ مطابقی کل ہے اور تضمنی جزء ہے اور جزء کل کے بغیر نہیں پایا جاتا، اسی طرح لازم بغیر ملزوم کے نہیں پایا جاتا ہے اور التزامی لازم ہے اور مطابقی ملزوم ہے الغرض تضمنی اور التزامی (جزء ولازم) تابع ہیں اور مطابقی متبوع ہے اور تابع بغیرِ متبوع کے نہیں پایا جاتا، دوّم یہ کہ دلالتِ مطابقی دلالتِ تضمنی والتزامی کے بغیر بھی پائی جاسکتی ہے اس لیے کہ ممکن ہے کہ کوئی لفظ ایسا ہو جو معنی بسیط کیلئے موضوع ہو جس کا کوئی جزء اور لازم نہ ہو تو یہاں پر لفظ کی دلالت مطابقی تو متحقق ہوسکتی ہے مگر تضمنی اور التزامی نہیں۔

﴿الشق الثانی﴾ ...... (وللفصل نسبة الى النوع فيسمّى مقوّما لدخوله فى قوام النوع وحقيقته ونسبة الى الجنس فيسمّى مقسمالانه يقسم الجنس ويحصّل قسماله كالناطق فهو مقوم للانسان لان الانسان هو الحيوان الناطق ومقسم للحيوان لان بالناطق حصل للحيوان قسمان احدهما الحيوان الناطق والآخر الحيوان الغير الناطق)

فصل کی تعریف مع امثلہ بیان کریں عبارت مذکورہ کی واضح تشریح کریں۔

(خلاصۂ سوال) اس سوال میں تین امور کا حل مطلوب ہے۔ (۱) فصل کی تعریف (۲) فصل کی اقسام مع امثلہ (۳) عبارت کی تشریح۔

﴿جواب﴾ (۱) **فصل کی تعریف:**۔ فصل وہ کلی ذاتی ہے جو ایّ شیئ ھو فی ذاتـــــہ کے جواب میں واقع ہو یعنی جب کسی شئی کی ذات اور حقیقت کے بارے میں سوال کیا

جائے تو جو کلی اس کے جواب میں واقع ہو وہ فصل ہے جیسے الانسان ایّ شئی هو فی ذاته فیقال حیوان ناطق۔

(۲) فصل کی اقسام:۔ فصل کی دو قسمیں ہیں فصل قریب، فصل بعید۔

فصل قریب:۔ کسی ماہیت کی وہ فصل ہے جو اسے جنسِ قریب کے مشارکات سے ممتاز کر دے مثلاً ناطق انسان کیلئے فصل قریب ہے کہ جنس قریب یعنی حیوان ہونے میں انسان کے ساتھ جتنے بھی شریک تھے ناطق نے ان سب سے انسان کو علیحدہ اور ممتاز کر دیا۔

فصل بعید:۔ کسی ماہیت کی وہ فصل ہے جو اسے جنس بعید کے مشارکات سے ممتاز کر دے جیسے حساس انسان کیلئے فصل بعید ہے کہ جنس بعید یعنی جسمِ نامی ہونے میں جتنی بھی چیزیں انسان کے ساتھ شریک تھیں حساس نے ان سب سے انسان کو علیحدہ وممتاز کر دیا۔

(۳) عبارت کی تشریح:۔ اس عبارت میں مصنفؒ نسبت کے اعتبار سے فصل کی تقسیم فرما رہے ہیں کہ فصل کی کبھی نوع کی طرف نسبت کیجاتی ہے اور کبھی جنس کی طرف، نوع کی طرف نسبت کرتے ہوئے اسے مقوم کہتے ہیں اس لیے کہ نوع کی طرف نسبت کرتے ہوئے فصل نوع کے قوام اور حقیقت میں داخل ہوتی ہے مثلاً ناطق (فصل) کی نسبت انسان (نوع) کی طرف کریں تو ناطق، انسان کی حقیقت اور قوام میں داخل ہونے کی وجہ سے اس کے لیے مقوم ہے۔

فصل کی جنس کی طرف نسبت کرتے ہوئے اسے مقسم کہتے ہیں اس لیے کہ جب فصل کی نسبت جنس کی جانب کی جائے تو فصل جنس کو تقسیم کر دیتی ہے مثلاً ناطق (فصل) کی نسبت جب حیوان (جنس) کی طرف کی تو ناطق نے حیوان کو دو قسموں یعنی حیوان ناطق اور حیوان غیر ناطق میں تقسیم کر دیا۔ اس وجہ سے اسے مقسم کہتے ہیں۔

الورقة السادسة فی المنطق

﴿السوال الاول﴾ ۱۴۲۴ھ

﴿الشق الاول﴾ ...... مفرد اور مرکب کی تعریف کریں اور مثالوں سے واضح کریں، مفرد کی کتنی قسمیں ہیں تفصیل سے تحریر کریں، نیز بتائیں کہ درج ذیل الفاظ میں کونسا مفرد ہے اور

کونسا مرکب؟ اسلام آباد، عبدالرحمٰن، رمضان کا روزہ، عصر کی نماز، دہلی کی جامع مسجد خدا کا گھر ہے۔

(خلاصۂ سوال) اس سوال میں تین امور مطلوب ہیں (۱) مفرد ومرکب کی تعریف مع الامثلہ (۲) مفرد کی اقسام (۳) الفاظِ مذکورہ میں مفرد ومرکب کی تعین۔

﴿جواب﴾ (۱) **مفرد ومرکب کی تعریف بالامثلہ۔** مفرد:۔ وہ لفظ کہ جس کے جزء سے معنی کی جزء پر دلالت کا قصد نہ کیا گیا ہو جیسے ہمزۂ استفہام

مرکب:۔ وہ لفظ کہ جسکے جزء سے معنی کی جزء پر دلالت کا قصد کیا گیا ہو جیسے زید عالم، زید قائم۔

(۲) مفرد کی اقسام:۔ کما مرّ في الشق الاول من السوال الثاني ١٤٢٥ھ۔

(۳) الفاظِ مذکورہ میں مفرد ومرکب کی تعین:۔ اسلام آباد مفرد ہے، عبدالرحمٰن مفرد ہے، رمضان کا روزہ مرکب ہے، عصر کی نماز مرکب ہے، دہلی کی جامع مسجد خدا کا گھر ہے مرکب ہے۔

﴿**الشق الثانی**﴾ ...... جنس قریب، جنس بعید، فصل قریب، فصل بعید میں سے ہر ایک کی تعریف کریں اور مثالوں سے واضح کریں۔

(خلاصۂ سوال) اس سوال میں ایک ہی امر مطلوب ہے جنس قریب وبعید فصل قریب و بعید کی تعریف مع الامثلہ۔

﴿جواب﴾ جنس قریب:۔ کسی ماہیت کی وہ جنس ہے کہ اس کی جزئیات میں سے جس جزئی کو بھی اس ماہیت کے ساتھ ملا کر لفظ ماھو سے سوال کریں تو جواب میں وہی جنس واقع ہو جیسے حیوان، انسان کی جنس قریب ہے کہ حیوان کی جزئیات میں سے جس جزئی کو بھی انسان کے ساتھ ملا کر ماھو سے سوال کریں تو جواب میں حیوان ہی آتا ہے مثلاً الانسان والفرس ماھما یا الانسان والبقر والغنم ماھم تو اب جواب میں حیوان ہی آئے گا۔

جنسِ بعید:۔ کسی ماہیت کی وہ جنس ہے کہ اس کی جزئیات میں سے کسی جزئی کو اس ماہیت کے ساتھ ملا کر ماھو سے سوال کریں تو کبھی تو جواب میں واقع ہو اور کبھی واقع نہ ہو جیسے جسمِ نامی انسان کی جنس بعید ہے کہ جسم نامی کی جزئیات میں سے کسی جزئی مثلاً درخت کو ہم انسان

کے ساتھ ملاکر ماھو سے سوال کریں تو جواب میں جسمِ نامی آتا ہے مگر انسان کے ساتھ جب فرس کو ملاکر سوال کریں تو جواب میں جسم نامی نہیں بلکہ حیوان آتا ہے۔

فصلِ قریب و فصل بعید: کمامرّ فی الشق الثانی من السوال الثالث ۱۴۲۵ھ۔

﴿السوال الثانی﴾ ۱۴۲۴ھ

﴿الشق الاول﴾......(والاشکال اربعة......)

اشکالِ اربعہ میں سے ہر ایک کی تعریف و مثال ذکر کریں، درج ذیل اصطلاحات کی تشریح کریں حد اوسط، اصغر، اکبر، صغریٰ، کبریٰ۔

(خلاصۂ سوال) اس سوال میں دو امر حل طلب ہیں (۱) اشکالِ اربعہ کی تعریف مع الامثلہ (۲) اصطلاحاتِ مذکورہ کی تشریح۔

﴿جواب﴾ (۱) اشکالِ اربعہ کی تعریف مع الامثلہ۔ شکل اول: وہ شکل جس میں حد اوسط صغریٰ میں محمول اور کبریٰ میں موضوع ہو جیسے العالم متغیر و کل متغیر حادث فالعالم حادث۔

شکل ثانی: وہ شکل کہ جس میں حد اوسط صغریٰ کبریٰ دونوں میں محمول ہو جیسے۔ ہر انسان حیوان ہے، اور کوئی پتھر حیوان نہیں نتیجہ کوئی انسان پتھر نہیں۔

شکل ثالث: وہ شکل کہ جس میں حد اوسط صغریٰ کبریٰ دونوں میں موضوع ہو جیسے ہر انسان جاندار ہے، بعض انسان کاتب ہیں نتیجہ بعض جاندار کاتب ہیں۔

شکل رابع: وہ شکل کہ جس میں حد اوسط صغریٰ میں موضوع اور کبریٰ میں محمول ہو جیسے ہر انسان جاندار ہے اور بعض کاتب انسان ہیں نتیجہ بعض جاندار کاتب ہیں۔

(۲) اصطلاحات مذکورہ کی تشریح: حدِ اوسط قیاس میں جو چیز مکرر ہو، اصغر قیاس سے حاصل ہونے والے نتیجہ کا موضوع اصغر ہے، اکبر نتیجہ کا محمول اکبر ہے صغریٰ قیاس کے جس مقدمہ میں اصغر ہو وہ صغریٰ ہے، کبریٰ قیاس کے جس مقدمہ میں اکبر ہو وہ کبریٰ ہے۔

﴿الشق الثانی﴾......(واما القیاس الاستثنائی فالشرطیة

الموضوعة فيه ان كانت متصلة فاستثناء المقدم ينتج عين التالی كقولنا ان كان هذا انسانا فهو حيوان لكنه انسان فيكون حيوانا واستثناء نقيض التالی ينتج نقيض المقدم كقولنا ان كان هذا انسانا فهو حيوان لكنه ليس بحيوان فلايكون انسانا)

قیاس استثنائی کی تعریف کریں، عبارت کا ترجمہ کر کے واضح تشریح کریں۔

(خلاصۂ سوال) اس سوال کا حاصل تین امور ہیں (۱) قیاس استثنائی کی تعریف (۲) عبارت کا ترجمہ (۳) عبارت کی تشریح۔

﴿جواب﴾ (۱) **قیاس استثنائی کی تعریف**:۔ وہ قیاس جو دو قضیوں سے مرکب ہو اور پہلا قضیہ شرطیہ ہو اور دونوں قضیوں میں حرف لکن ہو اور نتیجہ یا نقیضِ نتیجہ اپنی پوری ہیئت اور ترتیب کے ساتھ قیاس میں مذکور ہو تو اسے قیاسِ استثنائی کہتے ہیں عینِ نتیجہ کے مذکور ہونے کی مثال جیسے اگر زید انسان ہے تو وہ حیوان ہے لیکن وہ انسان ہے نتیجہ پس وہ حیوان ہے نقیض نتیجہ کے مذکور ہونے کی مثال جیسے اگر زید انسان ہے تو وہ حیوان ہے لیکن وہ حیوان نہیں نتیجہ پس زید انسان نہیں۔

(۲) **عبارت کا ترجمہ**:۔ قیاس استثنائی میں جو قضیہ شرطیہ ہوتا ہے اگر وہ متصلہ ہو تو عینِ مقدم کا استثناء کرنے سے نتیجہ عینِ تالی آئے گا جیسے ہمارا قول کہ اگر یہ انسان ہے تو حیوان بھی ہے لیکن وہ انسان ہے پس وہ حیوان ہے، اور تالی کی نقیض کا استثناء کرنے سے نتیجہ مقدمہ کی نقیض آئے گا، جیسے ہمارا قول کہ اگر یہ انسان ہے تو حیوان بھی ہے لیکن وہ حیوان نہیں ہے پس وہ انسان نہیں۔

(۳) **عبارت کی تشریح**:۔ اس عبارت میں قیاس استثنائی میں قضیہ متصلہ ہونے کی صورت میں جو نتیجہ حاصل ہوتا ہے اس کو بیان فرما رہے ہیں تو فرمایا کہ اگر قیاس استثنائی میں قضیہ متصلہ ہو تو عینِ مقدم کا استثناء کرنے سے نتیجہ عینِ تالی آئے گا جیسے ان كان هذا انسانا فهو حيوان لكنه انسان میں استثناء عینِ مقدم ہے لہٰذا نتیجہ بھی عینِ تالی (فيكون حيوانا) آئے گا اور اگر استثناء تالی کی نقیض کا کریں تو نتیجہ مقدم کی نقیض آئے گا جیسے ان كان هذا انسانا فهو حيوان لكنه ليس بحيوانٍ میں استثناء تالی کی نقیض کا ہے تو نتیجہ بھی نقیض

مقدم(فهو لیس بانسان) آئیگا۔

انکے علاوہ بقیہ دو صورتیں یعنی نقیض مقدم اور عین تالی کے استثناء سے نتیجہ حاصل نہیں ہوتا۔

﴿السوال الثالث﴾ ۱۴۲۴ھ

﴿الشق الاول﴾ ......عکس مستوی کی تعریف کریں‘ موجبہ کلیہ‘ موجبہ جزئیہ‘ سالبہ کلیہ‘ سالبہ جزئیہ کا عکس مثالوں کے ذریعہ واضح کریں۔

(خلاصۂ سوال) اس سوال میں دو امر مطلوب ہیں۔(۱) عکس مستوی کی تعریف (۲) مذکورہ قضایا کا عکس بالامثلہ۔

﴿جواب﴾ (۱) **عکس مستوی کی تعریف**:۔ کسی قضیہ کا عکس مستوی یہ ہے کہ اس کے جزءاول کو جزءِ ثانی اور جزءِ ثانی کو جزءِ اول کر دیا جائے بشرطیکہ وہ قضیہ صدق و کذب اور ایجاب وسلب میں اپنی حالت پر برقرار رہے‘ جیسے کل انسان حیوان اس کا عکس بعض الحیوان انسان ہے اس میں پہلا قضیہ سچا ہے اور موجبہ ہے تو اس کا عکس بھی سچا اور موجبہ ہے۔

(۲) **مذکورہ قضایا کا عکس بالامثلہ**:۔ موجبہ کلیہ کا عکس مستوی موجبہ جزئیہ آتا ہے جیسے کل انسان حیوان کا عکس مستوی بعض حیوان انسان آتا ہے موجبہ جزئیہ کا عکس مستوی بھی موجبہ جزئیہ ہی آتا ہے جیسے بعض انسان حیوان کا عکس مستوی بعض حیوانِ انسان آتا ہے سالبہ کلیہ کا عکس مستوی سالبہ کلیہ ہی آتا ہے جیسے کوئی انسان پتھر نہیں اس کا عکس مستوی کوئی پتھر انسان نہیں آتا ہے‘ سالبہ جزئیہ کا عکس مستوی لازمی طور پر نہیں آتا کیونکہ اس میں صدق و کذب کے لحاظ سے اختلاف واقع ہو جاتا ہے۔

﴿الشق الثانی﴾ ......استقراء و تمثیل کی تعریف کریں اور ہر ایک کو مثال سے واضح کریں۔

(خلاصۂ سوال) اس سوال میں سائل ایک ہی امر کا طالب ہے‘ استقراء و تمثیل کی تعریف بالامثلہ۔

﴿جواب﴾ **استقراء** کسی کلی کی بہت ساری جزئیات میں کوئی خاص بات دیکھ کر اس خاص بات کا حکم کلی کے تمام افراد پر لگا دینا استقراء کہلاتا ہے جیسے مثلاً ملتانی ایک کلی ہے آپ نے بہت

سے ملتانیوں سے ملاقات کی تو انہیں خوش اخلاق پایا تو آپنے پوری کلی یعنی تمام ملتانیوں پر حکم لگا دیا کہ ملتانی خوش اخلاق ہیں۔

تمثیل:۔ایک جزئی کے حکم کو دوسری جزئی میں ثابت کرنا انکے درمیان کسی علتِ مشترکہ کی بناء پر یعنی کسی خاص جزئی میں کسی علت کی وجہ سے کوئی حکم پایا گیا پھر وہی علت کسی دوسری جزئی میں بھی پائی گئی تو اس علتِ مشترکہ کی بناء پر پہلی جزئی کا حکم دوسری جزئی میں ثابت کرنا تمثیل کہلاتا ہے مثلاً شراب حرام ہے۔آپ نے اس کی حرمت کی وجہ تلاش کی تو معلوم ہوا کہ حرمت کی علت نشہ ہے پھر یہی وجہ آپ کو بھنگ میں بھی ملی تو آپ نے علتِ مشترکہ (نشہ) کی بناء پر حرمت کا حکم بھنگ میں بھی لگا دیا۔

فائدہ:۔اسی تمثیل کو فقہاء کی اصطلاح میں قیاس کہتے ہیں۔

الورقة السادسة في المنطق

﴿السوال الاول﴾ ۱٤۲٤ھ ضمنی

﴿الشق الاول﴾ ......شرطیہ متصلہ، شرطیہ منفصلہ، متصلہ لزومیہ، متصلہ اتفاقیہ کی تعریف کر کے مثالوں سے واضح کریں۔

(خلاصۂ سوال) اس سوال میں ایک ہی امر مطلوب ہے مذکورہ قضایا کی تعریف مع الامثلہ۔

﴿جواب﴾ **مذکورہ قضایا کی تعریف بالامثلہ**:۔شرطیہ متصلہ وہ قضیہ شرطیہ ہے جس میں دو قضیوں اور نسبتوں کے درمیان اتصال یا عدمِ اتصال کا حکم ہو جیسے اگر سورج نکلا ہے تو دن موجود ہے اس میں طلوعِ شمس اور وجودِ نہار کے درمیان اتصال کا حکم ہے اسے موجبہ متصلہ کہتے ہیں اور ایسی بات نہیں کہ اگر سورج نکلا ہے تو رات موجود ہے اس میں طلوعِ شمس اور وجودِ لیل کے درمیان عدمِ اتصال کا حکم ہے، اسے سالبہ متصلہ کہتے ہیں۔

شرطیہ منفصلہ:۔وہ قضیہ شرطیہ ہے جس میں دو نسبتوں کے درمیان جدائی کے ثبوت یا جدائی کی نفی کا حکم لگایا گیا ہو جیسے انسان نیک بخت ہے یا بد بخت اس میں دو نسبتوں کے درمیان جدائی کے ثبوت کا حکم ہے اسے موجبہ منفصلہ کہتے ہیں۔اور ایسا نہیں کہ زید یا تو انسان ہے یا ناطق

ہے اس میں زید کے انسان ہونے اور ناطق ہونے کے درمیان جدائی کی نفی کا حکم ہے اسے سالبہ منفصلہ کہتے ہیں۔

متصلہ لزومیہ :۔ وہ قضیہ متصلہ ہے جس میں دو نسبتوں کے درمیان اتصال یا عدمِ اتصال کا حکم ان دونوں کے درمیان کسی علاقہ اور تعلق کی وجہ سے ہو جیسے اگر سورج نکلا ہے تو دن موجود ہے اس میں وجودِ نہار کا حکم طلوعِ شمس کی وجہ سے ہے کیونکہ وجودِ نہار کی علت طلوعِ شمس ہے تو ان دونوں میں اتصال ہوا۔

متصلہ اتفاقیہ :۔ وہ قضیہ متصلہ ہے جس میں دو نسبتوں کے درمیان اتصال یا عدمِ اتصال کا حکم کسی علاقہ کی وجہ سے نہ ہو بلکہ اتفاقاً ہو جیسے اگر انسان ناطق ہے تو گدھا ناھق ہے اس میں دونوں قضیوں کے درمیان کوئی تعلق نہیں ہے بلکہ اتفاقاً دونوں جمع ہو گئے ہیں۔

﴿الشق الثانی﴾ ...... قولِ شارح، حجت، قضیہ، موضوع، محمول، مقدم، تالی مذکورہ اصطلاحات میں سے ہر ایک کی تعریف و مثال ذکر کریں۔

(خلاصۂ سوال) اس سوال میں ایک ہی امر حل طلب ہے مذکورہ اصطلاحات کی تعریف مع امثلہ۔

﴿جواب﴾ مذکورہ اصطلاحات کی تعریف مع امثلہ :۔ حجت، قضیہ، موضوع، محمول ۔تعریفها کمامرّ فی الشق الثانی من السوال الاول ۱۴۲۵ھ۔

قولِ شارح :۔ دو یا زیادہ معلوم شدہ تصورات کو ترتیب دے کر جب کسی نامعلوم تصور کو معلوم کریں تو ان پہلے سے معلوم شدہ تصورات کو معرِّف اور قولِ شارح کہتے ہیں جیسے تمہیں حیوان اور ناطق کا علم ہے انکو ملانے سے تمہیں انسان کا علم ہوا تو حیوان اور ناطق کو انسان کا معرِّف اور قولِ شارح کہیں گے۔

مقدم، تالی :۔ قضیہ شرطیہ جن دو قضیوں سے ملکر بنتا ہے ان میں سے اول کو مقدم اور ثانی کو تالی کہتے ہیں جیسے ان کانت الشمس طالعة فالنهار موجود میں ان کانت الشمس طالعة مقدم اور فالنهار موجود تالی ہے۔

﴿السوال الثانی﴾ ١٤٢٤ھ ضمنی

﴿الشق الاول﴾ ......(والعرضی اما ان یمتنع انفکاکه عن الماهیة وهو العرض اللازم اولا یمتنع وهوا العرض المفارق)

عبارت کا ترجمہ وتشریح کریں' خاصہ اور عرضِ عام کی تعریف اور مثال ذکر کریں۔

(خلاصۂ سوال) اس سوال میں سائل تین امور کا طالب ہے (۱) عبارت کا ترجمہ (۲) عبارت کی تشریح (۳) خاصہ وعرضِ عام کی تعریف ومثال۔

﴿جواب﴾ (۱) **عبارت کا ترجمہ**:۔ اور کلی عرضی یا تو ممتنع ہوگا اس کا جدا ہونا ماہیت سے اور وہ عرض لازم ہے اور یا ممتنع نہیں ہوگا اور وہ عرض مفارق ہے۔

(۲) **عبارت کی تشریح**:۔ اس عبارت سے مصنفؒ کی غرض کلی عرضی کی اقسام کو بیان کرنا ہے کہ کلی عرضی کی دو قسمیں ہیں' عرضِ لازم' عرض مفارق۔

اگر کلی عرضی کا اپنی ماہیت سے جدا ہونا ممتنع ہو اور وہ بالکل اپنی ماہیت سے جدا نہ ہو تو یہ عرض لازم ہے جیسے زوجیت اربعہ کو لازم ہے اس سے بالکل جدا نہیں ہو سکتی اور اگر کلی عرضی کا اپنی ماہیت سے جدا ہونا ممتنع نہ ہو بلکہ وہ اپنی ماہیت سے جدا ہو سکتی ہو تو یہ عرض مفارق ہے جیسے چہرے پر غصہ کی سرخی۔ یہ چہرہ کو لازم نہیں ہے اس سے جدا بھی ہوتی ہے۔

(۳) **خاصہ وعرض عام کی تعریف ومثال**:۔ خاصہ 'وہ کلی عرضی ہے جو صرف ایک ہی حقیقت کے افراد کے ساتھ خاص ہو کسی اور حقیقت میں نہ پائی جائے جیسے ضاحک ہونا انسان کا خاصہ ہے۔ عرضِ عام 'وہ کلی عرضی ہے جو کئی حقیقتوں کے افراد پر بولی جائے کسی حقیقت کے ساتھ خاص نہ ہو جیسے متنفس ہونا' انسان کے ساتھ خاص نہیں حیوان کے بقیہ افراد پر بھی یہ کلی بولی جاتی ہے۔

﴿الشق الثانی﴾ ......ولا یتحقق ذلك الاختلاف فی المخصوصتین الّا بعد اتفاقهما فی الموضوع والمحمول والزمان والمکان والاضافة والقوة والفعل والجزء والکل والشرط)

تناقض کی تعریف کرنے کے بعد عبارت مذکورہ کی وضاحت مثالوں کی روشنی میں کریں۔

(خلاصۂ سوال) اس سوال کا حاصل دو امر ہیں (۱) تناقض کی تعریف (۲) عبارت کی وضاحت مع الامثلہ۔

﴿جواب﴾ (۱) تناقض کی تعریف:۔ تناقض دو قضیوں کا ایجاب وسلب کے اعتبار سے اس طور پر مختلف ہونا کہ یہ اختلاف بالذات اس بات کا تقاضا کرے کہ ان دونوں قضیوں میں سے لامحالہ ایک قضیہ سچا ہے اور دوسرا جھوٹا ہے جیسے زید عالم ہے' زید عالم نہیں' اب ان میں لامحالہ جو واقع نفس الامر کے مطابق ہوگا وہ سچا ہوگا اور دوسرا لامحالہ جھوٹا ہوگا۔

(۲) عبارت کی وضاحت مع الامثلہ:۔ اس عبارت سے مصنفؒ کی غرض دو قضیہ مخصوصہ کے درمیان تناقض کے متحقق ہونے کی شرائط کو بیان کرنا ہے تو کل یہ آٹھ شرائط ہیں۔

(۱) موضوع:۔ دونوں قضیوں کا موضوع ایک ہو جیسے زید آیا ہے' زید نہیں آیا ان میں زید موضوع ہے۔

(۲) محمول:۔ دونوں قضیوں کا محمول ایک ہو جیسے زید آیا ہے زید نہیں آیا' ان میں آنا محمول ہے۔

(۳) مکان:۔ دونوں قضیوں کا مکان (جگہ) ایک ہو جیسے زید مسجد میں ہے' زید مسجد میں نہیں ان میں مسجد مکان ہے۔

(٤) زمان:۔ دونوں قضیوں کا زمان (وقت) ایک ہو جیسے زید صبح آیا' زید صبح نہیں آیا' ان میں صبح زمان ہے۔

(٥) شرط:۔ دونوں قضیوں کی شرط ایک ہو جیسے اگر زید میرے پاس آیا تو میں اسے ماروں گا' اگر زید میرے پاس آیا تو میں اسے نہیں ماروں گا' ان میں زید میرے پاس آیا شرط ہے۔

(٦) اضافت:۔ دونوں قضیوں کی اضافت ایک ہو جیسے زید بکر کا باپ ہے' زید بکر کا باپ نہیں ان میں بکر کا باپ ہونا اضافت ہے۔

(٧) قوت و فعل:۔ دونوں قضیوں میں قوت وفعل ایک ہو یعنی دونوں قضیوں میں بالفعل کام کا ثبوت ونفی ہو یا بالقوۃ ثبوت ونفی ہو جیسے زید بالفعل کاتب ہے' زید بالفعل کاتب نہیں۔

(۸) جزء وکل :۔دونوں قضیوں میں جزءوکل ایک ہو حبشی کا کل جسم کالا ہے حبشی کا کل جسم کالا نہیں اگر یہ تمام شرائط ثمانیہ میں دونوں قضیے متحد و متفق ہوں پھر تو ان میں تناقض ہوگا ورنہ نہیں، جیسے زید آیا' بکر نہیں آیا! ان میں موضوع متحد نہیں لہذا تناقض نہیں اسی طرح زید کل آیا زید آج نہیں آیا ان میں زمان متحد نہیں لہذا تناقض نہیں۔

﴿السوال الثالث﴾ ۱۴۲۴ھ ضمنی

﴿الشق الاول﴾ ...... جزئی حقیقی و جزئی اضافی کی تعریف کریں اور بتائیں کہ دونوں کے درمیان کونسی نسبت ہے؟ مثال سے واضح کریں۔

(خلاصۂ سوال) اس سوال کا حاصل دو امر ہیں (۱) جزئی حقیقی و اضافی کی تعریف (۲) جزئی حقیقی و اضافی میں نسبت مع الامثلہ۔

﴿جواب﴾ (۱) جزئی حقیقی و اضافی کی تعریف:۔جزئی حقیقی وہ مفہوم جس کا نفسِ تصور اس میں وقوعِ شرکت سے مانع ہو جیسے زید یہ متعین شخص ہے اس میں شرکت ممتنع ہے۔ جزئی اضافی۔وہ جزئی جو اعم کے تحت داخل ہو کر اخص ہو اگرچہ بالذات وہ عام ہی ہو جیسے انسان یہ حیوان کے تحت داخل ہونے کی وجہ سے جزئی ہے کیونکہ حیوان کے تحت متعدد جزئیات بقر غنم وغیرہ داخل ہیں۔

(۲) جزئی حقیقی و اضافی میں نسبت مع الامثلہ:۔جزئی حقیقی و اضافی کے درمیان عموم وخصوص مطلق کی نسبت ہے۔لہذا دو مادے ہوں گے ایک اجتماعی اور ایک افتراقی' مادہ اجتماعی کی مثال زید ہے کہ یہ جزئی حقیقی و اضافی دونوں ہے حقیقی اس لیے کہ اس کے تصور میں شرکت ممتنع ہے' اضافی اس لیے کہ یہ عام (انسان) کے تحت خاص ہے' مادہ افتراقی کی مثال انسان ہے کہ یہ جزئی حقیقی نہیں اس لیے کہ اس کا تصور شرکت سے مانع نہیں ہے اور جزئی اضافی ہے اس لیے کہ عام (حیوان) کے تحت خاص ہے' الحاصل ان میں عموم وخصوص مطلق کی نسبت ہے۔

﴿الشق الثانی﴾ ...... جنس سافل جنس متوسط' جنس عالی میں سے ہر ایک کی تعریف ومثال ذکر کریں۔

(خلاصۂ سوال) اس سوال میں ایک ہی امر حل طلب ہے' مذکورہ اصطلاحات کی تعریف ومثال۔

﴿جواب﴾ مذکورہ اصطلاحات کی تعریف ومثال:۔ جنسِ سافل وہ جنس ہے جس کے اوپر کوئی جنس ہو مگر اس کے نیچے کوئی جنس نہ ہو جیسے حیوان اس کے اوپر جنس (جسمِ نامی) موجود ہے مگر اس کے نیچے کوئی جنس نہیں ہے بلکہ اس کے نیچے نوع (انسان) ہے۔

جنسِ متوسط:۔ وہ جنس ہے جس کے اوپر بھی جنس ہو اور نیچے بھی جنس ہو جیسے جسمِ نامی جنسِ متوسط ہے کیونکہ اس کے اوپر جسمِ مطلق اور نیچے حیوان ہے اور یہ دونوں جنس ہیں۔

جسنِ عالی:۔ وہ جنس ہے جس کے نیچے جنس ہو مگر اوپر کوئی جنس نہ ہو جیسے جوہر کہ اس کے اوپر کوئی جنس نہیں ہے اور اس کے نیچے جسمِ مطلق جنس ہے' اس کو جنس الاجناس بھی کہتے ہیں۔

الورقة السادسة فی المنطق

﴿السوال الاول﴾ ۱٤۲۳ھ

﴿الشق الاول﴾......قضیہ مخصوصہ' قضیہ طبعیہ' قضیہ محصورہ' قضیہ مہملہ' موجبہ کلیہ' موجبہ جزئیہ' سالبہ کلیہ' سالبہ جزئیہ میں سے ہر ایک کی تعریف کر کے مثالیں ذکر کریں۔

(خلاصۂ سوال) اس سوال میں ایک ہی امر مطلوب ہے مذکورہ قضایا کی تعریف مع امثلہ۔

﴿جواب﴾ مذکورہ قضایا کی تعریف مع امثلہ:۔ قضیہ مخصوصہ' طبعیہ' محصورہ' مہملہ تعریفها کمامرّ فی الشق الثانی من السوال الاول ۱٤۲۵ھ۔

مذکورہ قضایا میں سے قضیہ محصورہ کی چار اقسام ہیں: موجبہ کلیہ' موجبہ جزئیہ' سالبہ کلیہ' سالبہ جزئیہ۔

موجبہ کلیہ:۔ وہ قضیہ محصورہ ہے جس میں محمول کا ثبوت موضوع کے تمام افراد کے لیے ہو جیسے ہر انسان جاندار ہے۔

موجبہ جزئیہ:۔ وہ قضیہ محصورہ ہے جس میں محمول کا ثبوت موضوع کے بعض افراد کے لیے ہو جیسے بعض جاندار انسان ہیں۔

سالبہ کلیہ:۔ وہ قضیہ محصورہ ہے جس میں محمول کی نفی موضوع کے تمام افراد سے ہو

جیسے کوئی پتھر انسان نہیں۔

سالبہ جزئیہ :۔وہ قضیہ محصورہ ہے جس میں محمول کی نفی موضوع کے بعض افراد سے ہو جیسے بعض انسان مسلمان نہیں۔

﴿الشق الثانی﴾......قولِ شارح کی تعریف ومثال لکھیں قولِ شارح کی کتنی اقسام ہیں ہر ایک کو مثال کے ساتھ بیان کریں۔

(خلاصۂ سوال) اس سوال میں سائل دو امر کا طالب ہے (۱) قولِ شارح کی تعریف و مثال (۲) قولِ شارح کی اقسام مع امثلہ۔

﴿جواب﴾ (۱) قولِ شارح کی تعریف ومثال:۔ کما مرّ فی الشق الثانی من السوال الاول ۱٤۲٤ھ ضمنی۔

(۲) قولِ شارح کی اقسام مع امثلہ:۔قولِ شارح ومعرف کی چار اقسام ہیں' حدِ تام' حدِ ناقص' رسمِ تام' رسمِ ناقص۔ حدِ تام کسی شئی کا وہ معرف ہے جو اس شئی کی جنسِ قریب و فصلِ قریب سے مرکب ہو جیسے حیوان ناطق انسان کا حدِ تام ہے۔

حدِ ناقص :۔کسی شئی کا وہ معرف ہے جو اس شئی کی جنسِ بعید اور فصلِ قریب سے مرکب ہو جیسے جسمِ ناطق یا صرف ناطق انسان کا حدِ ناقص ہے۔

رسمِ تام :۔کسی شئی کا وہ معرف ہے جو اس شئی کی جنسِ قریب اور خاصہ سے مرکب ہو جیسے حیوان ضاحک انسان کا رسمِ تام ہے۔

رسمِ ناقص :۔کسی شئی کا وہ معرف ہے جو اس شئی کی جنسِ بعید اور خاصہ سے مرکب ہو یا صرف خاصہ سے ہو جیسے جسمِ ضاحک یا صرف ضاحک انسان کا رسمِ ناقص ہے۔

﴿السوال الثانی﴾ ۱٤۲۳ھ

﴿الشق الاول﴾......(فالمفرد اما کلی وهو الذی لایمنع نفس تصور مفهومه عن وقوع الشرکة فیه کالانسان واما جزئی وهو الذی یمنع نفس تصور مفهومه عن وقوع الشرکة فیه کزید والکلی اماذاتی وهو الذی یدخل

تحت حقيقة جزئياته كالحيوان بالنسبة الى الانسان والفرس)

کلی ذاتی وعرضی کی تعریف کر کے دونوں کے درمیان فرق واضح کریں، مذکورہ عبارت کی مکمل تشریح کریں۔

(خلاصۂ سوال) اس سوال میں تین امور حل طلب ہیں (۱) کلی ذاتی وعرضی کی تعریف (۲) کلی ذاتی وعرضی میں فرق (۳) عبارت کی تشریح۔

﴿جواب﴾ (۱) **کلی ذاتی وعرضی کی تعریف**:۔ **کلی ذاتی** وہ کلی ہے جو اپنی جزئیات کی عینِ حقیقت ہو جیسے انسان اپنے افراد زید، بکر، خالد کی عین حقیقت ہے یا حقیقت کا جزء ہو جیسے حیوان اپنے افراد انسان، بقر، غنم کی حقیقت کا جزء ہے۔

کلی عرضی:۔ وہ کلی ہے جو اپنے افراد کی حقیقت سے خارج ہو کر ان کو لاحق ہو جیسے ضاحک یہ اپنے افراد زید بکر خالد کی حقیقت سے خارج ہو کر ان کو لاحق ہے کیونکہ ان کی حقیقت حیوان ناطق ہے۔

(۲) **کلی ذاتی وعرضی میں فرق**:۔ مذکورہ تعریفات سے ان میں فرق بھی واضح ہو گیا کہ کلی ذاتی اپنی افراد کی عین حقیقت یا جزءِ حقیقت ہوتی ہے اور عرضی اپنے افراد کی حقیقت سے خارج ہو کر ان کو لاحق ہوتی ہے۔

(۳) **عبارت کی تشریح**۔ فالمفرد سے کزید تک عبارت کی تشریح کما مرّ فی الشق الاول من السوال الثانی ۱٤۲۵ھ۔ **والکلی الخ** اس عبارت میں مصنفؒ نے کلی ذاتی کی تعریف کی ہے جس کی وضاحت امرِ اول میں ہو چکی ہے۔

﴿**الشق الثانی**﴾ ......اشکالِ اربعہ کی تعریف وامثلہ ذکر کریں، درج ذیل عبارت کی وضاحت مثالوں کے ذریعہ کریں۔

(والثانی يرتد الى الاول بعكس الكبرى والثالث يرتد اليه بعكس الصغرى والرابع يرتد اليه بعكس الترتيب وبعكس المقدمتين)

(خلاصۂ سوال) اس سوال میں دو امر حل طلب ہیں (۱) اشکالِ اربعہ کی تعریف مع امثلہ

(۲) عبارت کی وضاحت مع امثلہ۔

﴿جواب﴾ (۱) اشکال اربعہ کی تعریف وامثلہ:۔ کما مرّ فی الشق الاول من السوال الثانی ۱۴۲۴ھ۔

(۲) عبارت کی وضاحت مع امثلہ:۔ اس عبارت میں مصنفؒ شکل ثانی‘ ثالث‘ رابع سے شکلِ اول بنانے کا طریقہ بتلا رہے ہیں وجہ اس کی یہ ہے کہ شکل اول سے نتیجہ آسانی سے اخذ ہوتا ہے۔ شکل ثانی سے شکل اول بنانے کا طریقہ یہ ہے کہ کبریٰ کا عکس نکال کر اس کو صغریٰ کے ساتھ ملائیں تو شکل اول بن جائے گی جیسے ہر انسان جاندار ہے اور کوئی پتھر جاندار نہیں نتیجہ کوئی انسان پتھر نہیں تو کبریٰ کا عکس نکالا شکل اول بن گئی ہر انسان جاندار ہے کوئی جاندار پتھر نہیں نتیجہ کوئی انسان پتھر نہیں شکل ثالث سے شکل اول بنانے کا طریقہ یہ ہے کہ صغریٰ کا عکس نکال کر اس کو کبریٰ کے ساتھ ملائیں تو شکل اول بن جائے گی جیسے ہر انسان جاندار ہے اور کوئی انسان پتھر نہیں نتیجہ کوئی جاندار پتھر نہیں تو صغریٰ کا عکس نکالا شکل اول بن گئی بعض جاندار انسان ہیں اور کوئی انسان پتھر نہیں نتیجہ بعض جاندار پتھر نہیں شکل رابع سے شکل اول بنانے کے دو طریقے ہیں اول یہ کہ دونوں مقدموں کی ترتیب بدل دیجائے یعنی صغریٰ کو کبریٰ اور کبریٰ کو صغریٰ کی جگہ پر رکھ دیا جائے جیسے کوئی انسان پتھر نہیں اور بعض حیوان انسان ہیں نتیجہ بعض حیوان پتھر نہیں‘ ان دونوں مقدموں کی ترتیب بدلی تو شکل اول بن گئی جیسے بعض حیوان انسان ہیں اور کوئی انسان پتھر نہیں نتیجہ بعض حیوان پتھر نہیں دوسرا طریقہ یہ کہ دونوں مقدموں کا عکس کیا جائے جیسے ہر انسان جاندار ہے اور بعض لکھنے والے انسان ہیں نتیجہ بعض جاندار لکھنے والے ہیں دونوں مقدموں کا عکس کیا تو شکل اول بن گئی‘ جیسے بعض جاندار انسان ہیں اور بعض انسان لکھنے والے ہیں نتیجہ بعض جاندار لکھنے والے ہیں۔

﴿السوال الثالث﴾ ۱۴۲۳ھ

﴿الشق الاول﴾ ...... دلالتِ لفظیہ وضعیہ کی تعریف کر کے مثال سے واضح کریں‘ نیز دلالت لفظیہ وضعیہ کی کتنی قسمیں ہیں ان کو مع امثلہ تحریر کریں۔

(خلاصۂ سوال) اس سوال کا خلاصہ دو امر ہیں (۱) دلالتِ لفظیہ وضعیہ کی تعریف مع

مثال (۲) دلالت لفظیہ وضعیہ کی اقسام مع امثلہ۔

﴿جواب﴾ (۱) **دلالت لفظیہ وضعیہ کی تعریف ومثال** :۔ دلالت لفظیہ وضعیہ وہ دلالت ہے جس میں دال لفظ ہواور دلالت وضع کی وجہ سے ہو جیسے لفظِ زید کی دلالت ذاتِ زید پر اگر وضع نہ ہوتی تو لفظِ زید ذاتِ زید پر دلالت نہ کرتا۔

(۲) **دلالت لفظیہ وضعیہ کی اقسام مع امثلہ** :۔ کما مرّ فی الشق الاول من السوال الثالث ۱٤۲٥ھ۔

﴿الشق الثانی﴾ ...... مشترک، منقول، منقول شرعی، منقول عرفی، منقول اصطلاحی حقیقت ومجاز میں سے ہر ایک کی تعریف کر کے مثالوں سے واضح کریں۔

(خلاصۂ سوال) اس سوال میں ایک ہی امر مطلوب ہے مذکورہ اصطلاحات کی تعریف وامثلہ۔

﴿جواب﴾ **مذکورہ اصطلاحات کی تعریف وامثلہ** :۔ **مشترک** وہ لفظ مفرد ہے جو متعدد معانی کیلئے الگ الگ طور پر وضع کیا گیا ہو جیسے لفظ عین، آنکھ، آفتاب، چشمہ، سونا سب کیلئے علیحدہ طور پر وضع کیا گیا ہے۔

منقول :۔ وہ لفظ مفرد ہے جو اپنے اصلی معنی میں متروک ہو کر کسی مناسبت کی وجہ سے دوسرے معنی میں مشہور ہو گیا ہو جیسے لفظ دابہ ہر زمین پر چلنے والے جانور کیلئے موضوع ہے مگر بعد میں صرف چوپائے کیلئے استعمال ہونے لگا۔ پھر اس منقول کی تین اقسام ہیں۔ منقول شرعی، منقول عرفی، منقول اصطلاحی۔

منقول شرعی :۔ وہ منقول ہے جس کے نقل کرنے والے ارباب شرع ہوں جیسے لفظ صلوۃ کا اصل معنی دعا ہے مگر ارباب شرع نے ارکانِ مخصوصہ (نماز) کی طرف نقل کر دیا کیونکہ اس میں بھی دعا ہوتی ہے۔

منقول عرفی :۔ وہ منقول ہے جس کے نقل کرنے والے عام لوگ ہوں جیسے لفظِ دابہ کو نقل کیا گیا صرف چوپائے کیلئے کیونکہ وہ بھی زمین پر چلتے ہیں۔

منقول اصطلاحی :۔وہ منقول ہے جس کے نقل کرنے والے مخصوص لوگ ہوں جیسے اسم کا اصل معنی بلندی تھا پھر نحویوں نے ایسے کلمہ کی طرف نقل کر دیا جو مستقل بالمفہومیت ہو اور اس میں تینوں زمانوں میں سے کوئی زمانہ نہ پایا جائے۔

حقیقت :۔وہ لفظ مفرد ہے جو اپنے معنی موضوع لہ میں مستعمل ہو جیسے لفظ اسد کا استعمال شیر کیلئے۔

مجاز :۔وہ لفظِ مفرد ہے جو معنیٰ موضوع لہ کے غیر میں مستعمل ہو جیسے لفظ اسد کا استعمال بہادر شخص کیلئے۔

الورقة السادسة فی المنطق

﴿السوال الاول﴾ ۱۴۲۲ھ

﴿الشق الاول﴾......اعلم ان العلم يطلق على معان........

علم کے پانچ معانی کی وضاحت کریں، اوران میں فرق لکھیں۔

(خلاصۂ سوال) اس سوال کا حاصل ایک ہی امر ہے علم کے پانچ معانی اورانمیں فرق۔

﴿جواب﴾ علم کے پانچ معانی اورانمیں فرق:۔(۱) حصول صورة الشئی فی العقل ۔یعنی شئی کی صورت کے قوت مدرکہ میں حاصل ہونے کا نام علم ہے۔ (۲) الصورة الحاصلة من الشئ عندالعقل ۔یعنی شئی کی وہ صورت جو ذہن کے پاس حاصل ہونے والی ہے وہ علم ہے (۳) الحاضر عند المدرك یعنی وہ چیز جو مدرِک کے پاس حاضر ہو وہ علم ہے (٤) قبول النفس لتلك الصورة یعنی نفس کا اس صورة کو قبول کرنا علم ہے۔(٥) الاضافة الحاصلة بين العالم و المعلوم یعنی علم وہ نسبت ہے جو عالم اور معلوم کے درمیان حاصل ہونے والی ہے۔

فرق :۔بعض حضرات کے ہاں شئی کی صورت کے ذہن میں حاصل ہونے (معنی مصدری) کا نام علم ہے اور بعض نے کہا کہ نہیں بلکہ ذہن میں شئی کی حاصل شدہ صورت کا نام علم ہے۔اور بعض نے کہا کہ شئی کی حاصل شدہ صورت کا نام علم نہیں بلکہ بذاتِ خود جو شئی ذہن کے پاس حاضر

ہےاس کا نام علم ہے۔ بعض نے کہا کہ محض شئی کے حاصل ہونے کا نام بھی علم نہیں بلکہ نفس کے اس کوقبول کرنے کا نام علم ہے۔ بعض نے کہا کہ نہیں بلکہ علم وہ نسبت اور تعلق ہے جو عالم اور معلوم کے درمیان ہوتا ہے۔

﴿الشق الثانی﴾ ......(اعلم ان النسبة بین الکلیین تتصور علی انحاء اربعة)

ہر کلی کی دوسری کلی کے ساتھ چار نسبتوں میں سے ایک نسبت ضرور ہوگی چار نسبتیں کون کون سی ہیں ہر ایک کو مثال سے واضح کرتے ہوئے بتائیں کہ فرس وانسان میں کون سی نسبت ہے۔

(خلاصۂ سوال) اس سوال میں دو امر توجہ طلب ہیں (۱) نسبت کی اقسامِ اربعہ کی تعریف وامثلہ (۲) فرس وانسان میں نسبت کی وضاحت۔

﴿جواب﴾ (۱) نسبت کی اقسامِ اربعہ کی تعریف ومثال:۔ نسبت کی چار اقسام ہیں تساوی، تباین، عموم وخصوص مطلق، عموم وخصوص من وجہ۔

تساوی، دو کلیوں کے درمیان وہ نسبت ہے کہ دونوں کلیوں میں سے ہر ایک کلی دوسری کلی کے ہر ہر فرد پر صادق آئے جیسے انسان وناطق کہ ان میں سے ہر ایک کلی دوسری کے ہر ہر فرد پر صادق ہے جن دو کلیوں کے درمیان یہ نسبت ہے ان کو متساویین کہتے ہیں۔

تباین، دو کلیوں کے درمیان وہ نسبت ہے کہ دونوں کلیوں میں سے کوئی کلی بھی دوسری کلی کے کسی فرد پر صادق نہ آئے جیسے انسان وپتھر کہ ان میں سے کوئی کلی دوسری کے کسی فرد پر صادق نہیں ہے جن دو کلیوں کے درمیان یہ نسبت ہو ان کو متباینین کہتے ہیں۔

عموم وخصوص مطلق:۔ دو کلیوں کے درمیان وہ نسبت ہے کہ ان میں سے ایک کلی تو دوسری کے تمام افراد پر صادق ہو مگر دوسری پہلی کے بعض افراد پر صادق ہو اور بعض پر صادق نہ ہو جیسے حیوان اور انسان کہ حیوان انسان کے تمام افراد پر صادق ہے مگر انسان حیوان کے بعض افراد پر صادق ہے اور بعض پر صادق نہیں ہے ان میں سے جو کلی دوسری کے تمام افراد پر صادق ہو اس کو عام مطلق اور جو دوسری کے بعض افراد پر صادق ہو اس کو اخص مطلق کہتے ہیں۔

عموم وخصوص من وجہ:۔ دوکلیوں کے درمیان وہ نسبت ہے کہ ان میں سے ہر ایک کلی دوسری کلی کے بعض افراد پر صادق ہو اور بعض پر صادق نہ ہو جیسے حیوان اور ابیض' کہ ان میں سے ہر ایک کلی دوسری کے بعض افراد پر صادق ہے اور بعض پر نہیں مثلاً بطخ میں ہر کلی صادق ہے اور کالی بھینس میں صرف حیوان صادق ہے اور سفید پتھر میں صرف ابیض صادق ہے اور انمیں سے ہر ایک کلی اعم من وجہ اور اخص من وجہ کہلاتی ہے۔

(۲) فرس وانسان میں نسبت کی وضاحت:۔ فرس وانسان میں نسبت تباین ہے اس لیے کہ انمیں سے کوئی بھی کلی دوسری کلی کے کسی فرد پر صادق نہیں ہے۔

﴿السوال الثانی﴾ ۱۴۲۲ھ

﴿الشق الاول﴾ ......درج ذیل اصطلاحات کی تشریح کریں اور ہر ایک کو مثال سے واضح کریں۔ الحد التام' الحد الناقص' الرسم التام' الرسم الناقص' الحد الاوسط' الصغریٰ' الکبریٰ' الکلی' الجزئی' المقدم' التالی۔

(خلاصۂ سوال) اس سوال میں صرف اصطلاحات کی تعریف ومثال مطلوب ہے۔

﴿جواب﴾ اصطلاحات کی تعریف ومثال۔ الحد التام' الحد الناقص' الرسم التام' الرسم الناقص تعریفها کمامرّ فی الشق الثانی من السوال الاول ۱۴۲۳ھ۔

الحد الاوسط الصغریٰ الکبریٰ:۔ تعریفها کمامرّ فی الشق الاول من السوال الثانی ۱۴۲۴ھ۔

الکلی' الجزئی:۔ تعریفهما کمامرّ فی الشق الاول من السوال الثانی ۱۴۲۵ھ۔

المقدم' التالی:۔ تعریفهما کمامرّ فی الشق الثانی من السوال الاول ۱۴۲۴ھ ضمنی۔

﴿الشق الثانی﴾......(العکس المستوی ویقال له العکس المستقیم ایضاً)۔
عکسِ مستوی کی تعریف لکھیں موجبہ کلیہ' موجبہ جزئیہ' سالبہ کلیہ' سالبہ جزئیہ کا عکس مثالوں کے ساتھ لکھیں۔

(خلاصۂ سوال) اس سوال کا حاصل دو امر ہیں (۱)عکسِ مستوی کی تعریف۔
(۲)مذکورہ قضایا کا عکس مع امثلہ۔

﴿جواب﴾ (۱، ۲)عکس مستوی کی تعریف، مذکورہ قضایا کا عکس:۔کما مرّ فی الشق الاول من السوال الثالث ١٤٢٤ھ۔

﴿السوال الثالث﴾ ١٤٢٢ھ

﴿الشق الاول﴾……والاشکال اربعة۔

اشکال اربعہ میں سے شکل اول وثالث کی مثال لکھیں۔نیز استقراء وتمثیل کی بھی وضاحت کریں۔

(خلاصۂ سوال) اس سوال میں دو امر کا جواب مطلوب ہے (۱)اشکالِ اربعہ میں سے شکل اول اور ثالث کی مثال (۲)استقراء وتمثیل کی وضاحت۔

﴿جواب﴾ (۱)شکلِ اول وثالث کی مثال:۔کما مرّ فی الشق الاول من السوال الثانی ١٤٢٤ھ۔

(۲)استقراء وتمثیل کی وضاحت:۔کما مرّ فی الشق الثانی من السوال الثالث ١٤٢٤ھ۔

﴿الشق الثانی﴾……البرهان قسمان۔

برھان کی دوقسمیں کون کون سی ہیں ہرایک کی وضاحت کریں۔نیز قیاس خطابی وشعری میں فرق واضح کریں۔

(خلاصۂ سوال) اس سوال میں دو امر مطلوب ہیں (۱)اقسامِ برہان کی وضاحت (۲)قیاسِ خطابی وشعری میں فرق۔

﴿جواب﴾ (۱)اقسامِ برھان کی وضاحت:۔برھان کی دوقسمیں ہیں دلیل لمّی دلیل اِنّی ۔دلیلِ لمّی ۔قیاس کے ذریعہ سے ہمیں جونتیجہ کا علم ہوتا ہے اس کی وجہ اور علت حدِ اوسط ہوتی ہے، پھر حدِ اوسط حقیقت میں اس علم کی علت بھی ہے یا نہیں، تو اگر حدِ اوسط حقیقت میں بھی اس علم کی علت ہو تو اسے دلیلِ لمّی کہتے ہیں جیسے زمین دھوپ والی ہے اور ہر دھوپ

والی چیز روشن ہوتی ہے نتیجہ زمین روشن ہے تو اس مثال میں ہم نے زمین کے روشن ہونے کی علت ''دھوپ والی ہونا'' نکالی ہے جو کہ حقیقت میں بھی اس کی علت ہے اسے دلیل لمّی کہتے ہیں۔

دلیلِ انّی :۔ اگر حدِ اوسط حقیقت میں علت نہ ہو بلکہ صرف ہمارے علم میں علت ہو تو اس کو دلیلِ انی کہتے ہیں جیسے کمرہ روشن ہے اور ہر روشن چیز دھوپ والی ہوتی ہے نتیجہ کمرہ دھوپ والا ہے اس مثال میں ہم نے کمرہ کے دھوپ والا ہونے کی علت اس کا روشن ہونا بنائی حالانکہ حقیقت میں یہ علت نہیں بلکہ معاملہ برعکس ہے کہ روشن ہونے کی علت دھوپ والا ہونا ہے تو اسے دلیل انّی کہتے ہیں۔

(۲) قیاس خطابی وشعری میں فرق :۔ قیاس خطابی وہ قیاس جو ایسے مقدمات سے مرکب ہو جو کسی قابل اعتبار رہنما اور شخصیت کے نزدیک مقبول ہوں یا جنکے متعلق غالب گمان صحیح ہونے کا ہو جیسے زراعت نفع کی شیٔ ہے اور ہر نفع کی شیٔ قابلِ اختیار ہے' پس زراعت قابلِ اختیار ہے۔

قیاس شعری :۔ وہ قیاس جو ایسے مقدمات سے مرکب ہو جو سن کر طبیعت خوش یا غمزدہ ہو خواہ وہ مقدمات سچے ہوں یا جھوٹے ہوں جیسے زید چاند ہے اور ہر چاند روشن ہے پس زید روشن ہے۔ الغرض قیاس خطابی کی بناء ان مقدمات پر ہوتی ہے جنکے متعلق غالب گمان صحیح ہونے کا ہو اور قیاس شعری میں یہ ضروری نہیں اس میں دونوں طرح کے مقدمات ہو سکتے ہیں۔

الورقة السادسة فی المنطق

﴿السوال الاول﴾ ۱۴۲۱ھ

﴿الشق الاول﴾ ...... علمِ منطق کی تعریف' موضوع وغرض وغایۃ تحریر کریں' نیز درج ذیل اصطلاحات کی وضاحت کریں دال' مدلول' دلالت' موضوع' موضوع لہ' وضع۔

(خلاصۂ سوال) اس سوال میں دو امر حل طلب ہیں (۱) علم منطق کی تعریف' موضوع' غرض وغایۃ (۲) اصطلاحات کی وضاحت۔

﴿جواب﴾ (۱) علم منطق کی تعریف' موضوع' غرض وغایۃ :۔ کما مرّ فی

الشق الاول من السوال الاول ۱۴۲۵ھ۔

(۲) اصطلاحات کی وضاحت۔ دال' مدلول' دلالت:۔ کسی شئی کا اس طور پر ہونا کہ اس کے علم سے دوسری نامعلوم چیز کا علم خود بخود ہو جائے تو اسے دلالت کہتے ہیں اور جس چیز سے علم ہوا اس کو دال اور جس چیز کا علم ہوا اس کو مدلول کہتے ہیں مثلاً دھویں سے آگ کا علم ہونا دلالت ہے اور دھواں دال ہے اور آگ مدلول ہے۔

موضوع' موضوع لہ' وضع:۔ ایک شئی کو دوسری شئی کے ساتھ اس طور پر خاص کرنا کہ جب بھی پہلی چیز بولی یا محسوس کی جائے تو دوسری شئی کا علم خود بخود ہو جائے اسے دلالت کہتے ہیں اور جس شئی کو خاص کیا ہے اس کو موضوع اور جس کے لیے خاص کیا گیا ہے اس کو موضوع لہ کہتے ہیں مثلاً لفظ چاقو کو پھل اور دستہ کیلئے وضع کیا گیا ہے کہ چاقو بولنے سے ذہن فوری پھل اور دستہ کی طرف منتقل ہوتا ہے۔ تو لفظ چاقو کو پھل اور دستہ کیلئے خاص کرنا وضع ہے۔ لفظ چاقو موضوع اور پھل ودستہ موضوع لہ ہے۔

﴿الشق الثانی﴾ ......تساوی' تباین' عموم خصوص مطلق' عموم وخصوص من وجہ' مذکورہ چاروں نسبتوں کی تعریف کر کے مثالوں کے ذریعہ واضح کریں۔

(خلاصۂ سوال) اس سوال میں ایک ہی امر مطلوب ہے کہ نسبت کی اقسام اربعہ کی تعریف وامثلہ۔

﴿جواب﴾ (۱) نسبت کی اقسام اربعہ کی تعریف وامثلہ:۔ کما مرّ فی الشق الثانی من السوال الاول ۱۴۲۲ھ۔

﴿السوال الثانی﴾ ۱۴۲۱ھ

﴿الشق الاول﴾ ......تناقض کی تعریف کر کے تناقض کی شرائط بیان کریں نیز درج ذیل عبارت کا مطلب تحریر کریں۔

(والمحصورتان لایتحقق التناقض بینهما الآبعد اختلافهما فی الکلیة والجزئیة لان الکلیتین قدتکذبان کقولنا کل انسان کاتب ولاشئ من

الانسان بکاتب والجزئیتین قدتصدقان کقولنا بعض الانسان کاتب وبعض الانسان لیس بکاتب)

(خلاصۂ سوال) اس سوال کا خلاصہ تین امور ہیں (۱) تناقض کی تعریف (۲) تناقض کی شرائط (۳) عبارت کا مطلب۔

﴿جواب﴾ (۱، ۲) تناقض کی تعریف وشرائط:۔کمامرّ فی الشق الثانی من السوال الثانی ۱٤۲٤ھ ضمنی۔

(۳) عبارت کا مطلب:۔اس عبارت میں مصنفؒ دوقضیہ محصورہ کے درمیان تناقض کے متحقق ہونے کی ایک زائد شرط بیان کررہے ہیں کہ دوقضیہ محصورہ میں مذکورہ آٹھ شرائط کے علاوہ ایک زائد شرط یہ ہے کہ دونوں قضیوں میں کمیت کے اعتبار سے بھی اختلاف ہو یعنی اگر ایک کلیہ ہے تو دوسرا جزئیہ ہو کیونکہ اگر دونوں قضیے کمیت میں مختلف نہ ہوں تو کبھی کلیہ ہونے کی صورت میں دونوں جھوٹے ہوتے ہیں جیسے ہر انسان کاتب ہے اور کوئی انسان کاتب نہیں اور کبھی جزئیہ ہونے کی صورت میں دونوں سچے ہوتے ہیں جیسے بعض انسان کاتب ہیں اور بعض انسان کاتب نہیں، حالانکہ ایک کا صادق اور دوسرے کا کاذب ہونا ضروری ہے لہٰذا دوقضیہ محصورہ کے درمیان تناقض کے تحقق کی نوشرطیں ہوئیں۔

﴿الشق الثانی﴾ ......اشکال اربعہ میں سے ہر ایک کی تعریف کرکے مثال سے واضح کریں نیز درج ذیل عبارت کی وضاحت مثالوں کی روشنی میں کریں۔

(والثانی یرتد الی الاول بعکس الکبری والثالث یرتد الیه بعکس الصغری والرابع یرتدالیه بعکس الترتیب وبعکس المقدمتین)

(خلاصۂ سوال) اس عبارت میں دو امر توجہ طلب ہیں (۱) اشکالِ اربعہ کی تعریف مع امثلہ (۲) عبارت کی وضاحت مع امثلہ۔

﴿جواب﴾ (۱) اشکالِ اربعہ کی تعریف مع امثلہ:۔کمامرّ فی الشق الاول من السوال الثانی ۱٤۲٤ھ۔

(۲) عبارت کی وضاحت مع امثلہ:۔ کما مرّ فی الشق الثانی من السوال الاول ۱٤۲۳ھ۔

﴿السوال الثالث﴾ ۱٤۲۱ھ

﴿الشق الاول﴾...... جزئی حقیقی، متواطی، مشکک میں سے ہرایک کی تعریف کر کے مثالوں سے واضح کریں، نیز متواطی اور مشکک کی وجہ تسمیہ ذکر کریں۔

(خلاصۂ سوال) اس سوال میں دو امر مطلوب ہیں (۱) جزئی حقیقی، متواطی، مشکک کی تعاریف مع الامثلہ (۲) متواطی اور مشکک کی وجہ تسمیہ۔

﴿جواب﴾ (۱) اصطلاحات مذکورہ کی تعاریف و امثلہ:۔ لفظِ مفرد (جس کا ایک معنیٰ ہے) اس کی تین قسمیں ہیں۔ جزئی حقیقی، کلی متواطی، کلی مشکک، جزئی حقیقی کی تعریف یہ ہے کہ اگر لفظ مفرد کا معنیٰ شخص معین ہو تو اسے عَلَم کہتے ہیں اور اسی کو جزئی حقیقی بھی کہا جاتا ہے۔ بلکہ اس کا نام جزئی حقیقی رکھنا اولیٰ ہے تاکہ عَلَم کے علاوہ اسمائے اشارہ اور ضمائر کو بھی شامل ہو جائے۔ جیسے زید، ھذا، ھُوَ۔

کلی متواطی:۔ لفظ مفرد (متحد المعنیٰ) کا معنیٰ اگر شخص معین نہ ہو بلکہ اس کے بہت سے افراد ہوں اور وہ معنیٰ ان تمام افراد پر یکساں طور پر صادق آئے ان میں اولویّت، اوّلیت وغیرہ کا کوئی فرق نہ ہو تو اسے کلی متواطی کہتے ہیں۔ جیسے انسان اس کا صدق اپنے تمام افراد زید، عمر، بکر پر یکساں ہے۔

کلی مُشکّك:۔ لفظ مفرد (متحد المعنیٰ) کا معنیٰ جب شخص معین نہ ہو بلکہ اس کے بہت سے افراد ہوں اور وہ معنیٰ ان تمام افراد میں یکساں طور پر صادق نہ آوے بلکہ ان میں اولویّت، اوّلیت وغیرہ کے اعتبار سے فرق ہو تو وہ کلی مشکّک ہے جیسے وجود نسبت کرتے ہوئے باری تعالیٰ کی طرف اور ممکن کی طرف دوسری مثال بیاض کی نسبت کرتے ہوئے برف کی طرف اور ہاتھی دانت کی طرف۔

(۲) متواطی اور مشکک کی وجہ تسمیہ:۔ متواطی مشتق ہے تواطُاً سے اس کا معنیٰ ہے موافقت کرنا، یہ کلی چونکہ اپنے تمام افراد میں یکساں پائی جاتی ہے۔ اس لیے اس کو متواطی کہتے ہیں۔

مشکک مشتق ہے تشکیک سے اس کا معنیٰ ہے شک میں ڈالنا یہ کلی اپنے دیکھنے والے کو شک میں ڈال دیتی ہے متواطی یا مشترک ہونے میں کیونکہ اس کے افراد اصل معنیٰ میں شریک ہوتے ہیں اور اولویّت وغیرہ کی وجہ سے مختلف ہوتے ہیں۔

﴿الشق الثانی﴾ ...... قیاس استثنائی واقترانی میں سے ہر ایک کی تعریف کر کے مثال سے واضح کریں۔

(خلاصۂ سوال) اس سوال کا حاصل ایک ہی امر ہے قیاس استثنائی و اقترانی کی تعریف وامثلہ۔

﴿جواب﴾ قیاس استثنائی کی تعریف ومثال:۔کمامرّ فی الشق الثانی من السوال الثانی ۱٤۲٤ھ۔

قیاس اقترانی کی تعریف ومثال:۔قیاس اقترانی وہ قیاس ہے جو ایسے دوقضیوں سے مرکب ہو جنکے درمیان حرف لیکن نہ ہو اور نتیجہ یا نقیضِ نتیجہ بعینہ پہلے سے قیاس میں موجود نہ ہو جیسے ہر انسان جاندار ہے اور ہر جاندار جسم والا ہے نتیجہ ہر انسان جسم والا ہے۔

الورقة السادسة فی المنطق

﴿السوال الاول﴾ ۱٤۲۰ھ

﴿الشق الاول﴾ ...... عکسِ مستوی کی تعریف لکھیں موجبہ کلیہ، موجبہ جزئیہ، سالبہ کلیہ سالبہ جزئیہ کا عکس مثالوں کے ذریعہ واضح کر کے لکھیں۔

(خلاصۂ سوال) اس سوال میں دوامر حل طلب ہیں (۱) عکس مستوی کی تعریف (۲) مذکورہ قضایا کا عکس مع امثلہ۔

﴿جواب﴾ (۱،۲) عکس مستوی کی تعریف۔ مذکورہ قضایا کا عکس:۔کمامرّ فی الشق الاول من السوال الثالث ۱٤۲٤ھ۔

﴿الشق الثانی﴾ ...... استقراء، تمثیل کی تعریف اور ہر ایک کی مثال لکھیں، انسان اور فرس کے درمیان کونسی نسبت ہے اور شاۃ وحیوان کے درمیان کونسی نسبت ہے۔

(خلاصۂ سوال) اس سوال میں دو امر توجہ طلب ہیں (۱) استقراء و تمثیل کی تعریف مع امثلہ (۲) انسان وفرس اور شاۃ وحیوان میں نسبت کی وضاحت۔

﴿جواب﴾ (۱) استقراء و تمثیل کی تعریف وامثلہ:۔ کمامرّ فی الشق الثانی من السوال الثالث ۱٤۲٤ھ۔

(۲) انسان وفرس میں نسبت:۔ انسان اور فرس کے درمیان نسبت تباین ہے کیونکہ ان میں سے کوئی بھی کلی دوسری کلی کے کسی فرد پر بھی صادق نہیں ہے۔

شاۃ وحیوان میں نسبت:۔ شاۃ اور حیوان کے درمیان نسبت عموم خصوص مطلق ہے کیونکہ حیوان تو شاۃ کے تمام افراد پر صادق ہے مگر شاۃ حیوان کے بعض افراد پر صادق ہے اور بعض پر صادق نہیں۔

﴿السوال الثانی﴾ ۱٤۲۰ھ

﴿الشق الاول﴾..... قضیہ حملیہ کی اقسام وامثلہ لکھیں، جنس، خاصہ کلی ذاتی ہیں یا کلی عرضی؟ نیز ذاتی اور عرضی میں فرق بھی بیان کریں۔

﴿جواب﴾ اس سوال میں تین امور حل طلب ہیں (۱) قضیہ حملیہ کی اقسام وامثلہ (۲) جنس وخاصہ کی وضاحت (۳) کلی ذاتی وعرضی میں فرق۔

﴿جواب﴾ (۱) قضیہ حملیہ کی اقسام وامثلہ:۔ کمامرّ فی الشق الثانی من السوال الاول ۱٤۲۵ھ۔

(۲) جنس وخاصہ کی وضاحت:۔ جنس کلی ذاتی اور خاصہ کلی عرضی ہے۔

(۳) کلی ذاتی وعرضی میں فرق:۔ کمامرّ فی الشق الاول من السوال الثانی ۱٤۲۳ھ۔

﴿الشق الثانی﴾..... قضیہ شرطیہ منفصلہ کی اقسام مع امثلہ تحریر کریں، قضیہ مہملہ و مخصوصہ میں فرق بیان کریں، مثال بھی لکھیں۔

(خلاصۂ سوال) اس سوال میں دو امر توجہ طلب ہیں (۱) قضیہ شرطیہ منفصلہ کی اقسام مع

امثلہ (۲) قضیہ مہملہ ومخصوصہ میں فرق مع امثلہ۔

﴿جواب﴾ (۱) قضیہ شرطیہ منفصلہ کی اقسام :۔قضیہ شرطیہ منفصلہ کی تین قسمیں ہیں۔حقیقیہ، مانعۃ الجمع، مانعۃ الخلو۔

حقیقیہ :۔وہ قضیہ شرطیہ منفصلہ ہے کہ جس کے دونوں قضیوں کے درمیان اس قسم کی جدائی ہو کہ وہ دونوں نہ تو ایک شئی میں جمع ہو سکیں اور نہ ہی معدوم ہو سکیں جیسے یہ عدد جفت ہے یا طاق ہے۔اب یہ بھی نہیں ہو سکتا کہ کوئی عدد جفت بھی ہو اور طاق بھی ہو اور یہ بھی نہیں ہو سکتا کہ کوئی عدد نہ جفت ہو اور نہ طاق ہو۔

مانعۃ الجمع :۔وہ قضیہ شرطیہ منفصلہ ہے کہ جس کے دونوں قضیوں میں اس قسم کی جدائی ہو کہ وہ دونوں ایک شئی میں جمع تو نہ ہو سکیں مگر معدوم ہونا ممکن ہو جیسے وہ شئی درخت ہے یا پتھر ہے اب یہ ممکن نہیں کہ کوئی شئی درخت بھی ہو اور پتھر بھی ہو البتہ دونوں معدوم ہو سکتے ہیں کہ وہ شئی نہ درخت ہو اور نہ پتھر ہو بلکہ لوہا ہو۔

مانعۃ الخلو :۔وہ قضیہ شرطیہ منفصلہ ہے کہ جس کے دونوں قضیوں کے درمیان اس قسم کی جدائی ہو کہ دونوں ایک شئی سے معدوم تو نہ ہو سکیں البتہ دونوں کا جمع ہونا ممکن ہو جیسے زید پانی میں ہے یا ڈوبنے والا نہیں یہ دونوں جمع ہو سکتے ہیں کہ زید پانی میں بھی ہو اور ڈوبنے والا بھی نہ ہو (تیر رہا ہو) البتہ دونوں معدوم نہیں ہو سکتے کہ زید پانی میں نہ ہو اور ڈوبنے والا ہو۔

(۲) قضیہ مہملہ ومخصوصہ میں فرق مع امثلہ :۔قضیہ مخصوصہ میں موضوع شخص معین ہوتا ہے جیسے زید قائم اور مہملہ میں موضوع کلی ہوتا ہے اور حکم کلی کے افراد پر ہوتا ہے جنکی تعداد کلاً یا بعضاً بیان نہیں کی گئی ہوتی جیسے انسان محنتی ہیں۔

﴿السوال الثالث﴾ ۱٤۲۰ھ

﴿الشق الاول﴾ ...... (فَاِنَّ الْفِعْلَ اَعَمٌّ مِنَ الْكَلِمَةِ اَلَاتَرٰى اَنَّ نَحْوَ اَضْرِبُ نَضْرِبُ وَاَمْثَالَهٗ فِعْلٌ عِنْدَ النُّحَاةِ وَلَيْسَ بِكَلِمَةٍ عِنْدَ الْمَنْطِقِيِّيْنَ لِاَنَّ الْكَلِمَةَ مِنْ اَقْسَامِ الْمُفْرَدِ وَنَحْوُ اَضْرِبُ مَثَلًا لَيْسَ بِمُفْرَدٍ بَلْ هُوَ مُرَكَّبٌ لِدَلَالَةِ

جُزْءِ اللَّفَظِ عَلٰی جُزْءِ الْمَعْنیٰ)

اس عبارت کا ترجمہ وتشریح کریں اور پوری عبارت پر اعراب بھی لگائیں۔

(خلاصۂ سوال) اس سوال کا حاصل تین امور ہیں (۱) عبارت کا ترجمہ (۲) عبارت کی تشریح (۳) عبارت پر اعراب۔

﴿جواب﴾ (۱) **عبارت کا ترجمہ**:۔پس بے شک فعل اعم ہے کلمہ سے' کیا نہیں دیکھتے کہ اَضْـرِبُ اور نَـضْـرِبُ اور اس کی مثل فعل ہے نحویوں کے نزدیک اور نہیں ہے کلمہ منطقیوں کے نزدیک کیونکہ کلمہ مفرد کی اقسام میں سے ہے اور جیسے اَضْرِبُ مثلاً نہیں ہے مفرد بلکہ وہ مرکب ہے۔ بوجہ دلالت کرنے لفظ کے جزء کی معنی کے جزء پر۔

(۲) **عبارت کی تشریح**:۔اس عبارت میں مصنفؒ وہم کا ازالہ کررہے ہیں وہ وہم یہ ہے کہ بعض حضرات نے یہ سمجھ لیا کہ کلمہ مناطقہ کے نزدیک وہی ہے جو نحویوں کے نزدیک فعل ہے تو مصنف اس وہم کو دور کررہے ہیں کہ کلمہ اور فعل میں نسبت تساوی نہیں بلکہ عموم وخصوص مطلق کی نسبت ہے فعل کلمہ سے اعم مطلق ہے اس لیے کہ اضرب اور نضرب وغیرہ نحویوں کے نزدیک فعل ہیں مگر مناطقہ کے نزدیک کلمہ نہیں ہیں کیونکہ کلمہ مفرد کی اقسام میں سے ہے اور اضرب و نضرب مفرد نہیں بلکہ مرکب ہیں کیونکہ لفظ کی جزء معنی کی جزء پر دلالت کررہی ہے اس لیے کہ ہمزہ اور نون متکلم پر دلالت کرتے ہیں اور ض رب معنی مصدری پر دلالت کرتے ہیں۔لہٰذا یہ فعل ہیں مگر کلمہ نہیں' معلوم ہوا کہ ان میں نسبت عموم خصوص مطلق ہے۔

(۳) **عبارت پر اعراب**:۔کمامرّ فی السوال آنفا۔

﴿الشق الثانی﴾......موجہات کتنے ہیں'بسیطہ ومرکبہ کو علیحدہ بیان کریں نیز ضروریہ مطلقہ' دائمہ مطلقہ' مشروطہ عامہ' عرفیہ عامہ کی تعریف ومثالیں بیان کریں۔

(خلاصۂ سوال) اس سوال میں دو امر مطلوب ہیں (۱) موجہات بسیطہ ومرکبہ کی وضاحت (۲) مذکورہ موجہات کی تعریف وامثلہ۔

﴿جواب﴾ (۱) **موجہات بسیطہ ومرکبہ کی وضاحت**:۔مشہور موجہات پندرہ

ہیں جن میں سے آٹھ بسیطہ اور سات مرکبہ ہیں۔

موجہات بسیطہ:۔ (۱)ضروریہ مطلقہ (۲)دائمہ مطلقہ (۳)مشروطہ عامہ (۴)عرفیہ عامہ (۵)وقتیہ مطلقہ (۶)منتشرہ مطلقہ (۷)مطلقہ عامہ (۸)ممکنہ عامہ

موجہات مرکبہ:۔ (۱)مشروطہ خاصہ (۲)عرفیہ خاصہ (۳)وجودیہ لاضروریہ (۴)وجودیہ لادائمہ (۵)وقتیہ (۶)منتشرہ (۷)ممکنہ خاصہ۔

(۲)مذکورہ موجہات کی تعریف وامثلہ:۔ **ضروریہ مطلقہ** ۔وہ قضیہ موجہہ بسیطہ ہے جس میں ثبوت محمول للموضوع یا سلب محمول عن الموضوع کے ضروری ہونے کا حکم لگایا گیا ہو جب تک ذاتِ موضوع موجود ہو جیسے الانسان حیوان بالضرورۃ کہ جب تک انسان کی ذات موجود ہے اس وقت تک وہ ضرور حیوان ہوگا۔

دائمہ مطلقہ :۔وہ قضیہ موجہہ بسیطہ ہے جس میں ثبوت محمول للموضوع یا سلب محمول عن الموضوع کے دائمی ہونے کا حکم ہو جب تک ذاتِ موضوع موجود ہو جیسے کل فلک متحرک بالدوام کہ فلک جب تک موجود رہے گا اس کے لیے حرکت کا ثبوت دائمی ہے۔

مشروطہ عامہ :۔وہ قضیہ موجہہ بسیطہ ہے جس میں ثبوت محمول للموضوع یا سلب محمول عن الموضوع کے ضروری ہونے کا حکم ہو جب تک کہ ذاتِ موضوع وصفِ عنوانی کے ساتھ متصف ہو جیسے کل کاتب متحرک الاصابع بالضرورۃ مادام کاتبا۔اس میں موضوع (کاتب) کیلئے تحرکِ اصابع کے ضروری ہونے کا حکم ہے جب تک کہ وہ وصف عنوانی یعنی کتابت کے ساتھ متصف ہے۔

عرفیہ عامہ :۔وہ قضیہ موجہہ بسیطہ ہے جس میں ثبوت محمول للموضوع یا سلبِ محمول عن الموضوع کے دائمی ہونے کا حکم لگایا گیا ہو جب تک کہ ذاتِ موضوع وصفِ عنوانی کے ساتھ متصف ہو جیسے بالدوام کل کاتب متحرک الاصابع مادام کاتبا۔اس میں ذاتِ موضوع کیلئے تحرکِ اصابع کے دائمی ہونے کا حکم ہے جب تک وہ وصفِ عنوانی یعنی کتابت کے ساتھ متصف ہے۔

الورقة السادسة في المنطق

﴿السوال الاول﴾ ١٤١٩ھ

﴿الشق الاول﴾ ......قضیہ شرطیہ کی تعریف کریں' قضیہ متصلہ کیا ہے اس کی واضح مثال تحریر کریں قضیہ منفصلہ کسے کہتے ہیں۔

(خلاصۂ سوال) اس سوال میں دو امر مطلوب ہیں (۱) قضیہ شرطیہ اور منفصلہ کی تعریف (۲) قضیہ متصلہ کی وضاحت مع مثال۔

﴿جواب﴾ (۱) قضیہ شرطیہ کی تعریف:۔ کما مرّ فی الشق الثانی من السوال الاول ١٤٢٥ھ۔

(۲) قضیہ متصلہ کی وضاحت مع مثال وقضیہ منفصلہ کی تعریف:۔ کمامرَ فی الشق الاول من السوال الاول ١٤٢٤ھ ضمنی۔

﴿الشق الثانی﴾ ......قضیہ شرطیہ منفصلہ کی اقسام مانعۃ الجمع اور مانعۃ الخلو کی تعریف وامثلہ ذکر کریں۔

(خلاصۂ سوال) اس سوال میں ایک ہی امر حل طلب ہے کہ قضیہ مانعۃ الجمع و مانعۃ الخلو کی تعریف وامثلہ۔

﴿جواب﴾ مانعۃ الجمع و مانعۃ الخلو کی تعریف وامثلہ:۔ کمامرَ فی الشق الثانی من السوال الاول ١٤٢٠ھ۔

﴿السوال الثانی﴾ ١٤١٩ھ

﴿الشق الاول﴾ ......درج ذیل عبارت کی شرح مطلوب ہے۔

(الحد قول دال على ماهية الشيء وهو الذى يتركب عن جنس الشيء وفصله القريبين كالحيوان الناطق بالنسبة الى الانسان وهو الحد التام. والحد الناقص وهو الذى يتركب من جنسه البعيد وفصله القريب كالجسم

الناطق با النسبة الی الانسان)

(خلاصۂ سوال) اس سوال میں فقط عبارت کی شرح مطلوب ہے۔

﴿جواب﴾ **عبارت کی شرح**:۔ اس عبارت میں مصنف کی غرض حد تام اور حد ناقص کی تعریف بیان کرنا ہے تفصیله کمامرّ فی الشق الثانی من السوال الاول ۱۴۲۳ھ۔

﴿الشق الثانی﴾ ...... (فالمفرد اما کلی وهوالذی لایمنع نفس تصور مفهومه عن وقوع الشرکة فیه کالانسان واما جزئی وهوالذی یمنع نفس تصور مفهومه عن وقوع الشرکة فیه کزید)

عبارت مذکورہ بالا کی شرح مطلوب ہے۔

(خلاصۂ سوال) اس سوال میں فقط عبارت کی شرح حل طلب ہے۔

﴿جواب﴾ **عبارت کی شرح**:۔ کمامرّ فی الشق الاول من السوال الثانی ۱۴۲۵ھ۔

﴿السوال الثالث﴾ ۱۴۱۹ھ

﴿الشق الاول﴾ ...... کلیات خمسہ میں فصل کونسی کلی ہے اس کی واضح تعریف مع مثال تحریر کریں، اس کی دونوں قسمیں مع امثلہ تحریر کریں۔

(خلاصۂ سوال) اس سوال میں دو امر توجہ طلب ہیں (۱) فصل کی تعریف و مثال (۲) اقسام فصل کی وضاحت مع امثلہ۔

﴿جواب﴾ **(۱،۲) فصل و اقسام فصل کی تعریف و امثلہ**:۔ کمامر فی الشق الثانی من السوال الثالث ۱۴۲۵ھ۔

﴿الشق الثانی﴾ ...... عرض لازم و عرض مفارق کی تعریف مع امثلہ تحریر کریں۔

(خلاصۂ سوال) اس سوال میں صرف عرض لازم و مفارق کی تعریف و امثلہ مطلوب ہیں۔

﴿جواب﴾ **عرض لازم و مفارق کی تعریف و امثلہ**:۔ کمامرّ فی الشق الاول من السوال الثانی ۱۴۲۴ھ ضمنی۔

الورقة السادسة فی المنطق

﴿السوال الاول﴾ ۱٤۱۸ھ

﴿الشـــق الاول﴾ ......عکس مستوی کی تعریف ومثال لکھیں، موجبہ کلیہ سالبہ جزئیہ سالبہ کلیہ کا عکس کیا ہوگا۔

(خلاصۂ سوال) اس سوال میں دو امر مطلوب ہیں (۱) عکسِ مستوی کی تعریف ومثال (۲) مذکورہ قضایا کا عکس۔

﴿جواب﴾ **(۱،۲) عکسِ مستوی کی تعریف ومثال، مذکورہ قضایا کا عکس**:۔ کما مرّ فی الشق الاول من السوال الثالث ۱٤۲٤ھ۔

﴿الشق الثانی﴾ ......قیاس کی تعریف اور مثال لکھیں، قیاس کی کتنی اقسام ہیں صرف نام لکھیں۔ بعض مسلمان نمازی ہیں، ہر نمازی اللہ کا پیارا ہے مثال مذکورہ میں اصغر، اکبر، حد اوسط صغریٰ، کبریٰ کو پہچان کر لکھیں۔

(خلاصۂ سوال) اس سوال میں تین امور مطلوب ہیں (۱) قیاس کی تعریف ومثال (۲) اقسامِ قیاس کے نام (۳) مذکورہ مثال میں اصطلاحات کی نشاندہی۔

﴿جواب﴾ **(۱) قیاس کی تعریف ومثال**:۔ قیاس دو یا زیادہ قضیوں کا وہ قولِ مرکب ہے کہ اگر اس کو مان لیا جائے تو ایک اور قضیہ ماننا ضروری ہو جیسے ہر انسان جاندار ہے ہر جاندار جسم والا ہے اس قیاس سے ہمیں تیسرا قضیہ ماننا پڑا کہ ہر انسان جسم والا ہے۔

(۲) اقسامِ قیاس کے نام:۔ قیاس کی دو قسمیں ہیں۔ قیاس استثنائی، قیاس اقترانی۔

(۳) مذکورہ مثال میں اصطلاحات کی نشاندہی:۔ بعض مسلمان نمازی ہیں، ہر نمازی اللہ کا پیارا ہے، اس مثال میں "نمازی، نمازی" حد اوسط ہے "بعض مسلمان نمازی ہیں" صغریٰ ہے "ہر نمازی اللہ کا پیارا ہے" کبریٰ ہے "مسلمان" اصغر ہے اور "پیارا" اکبر ہے۔

﴿السوال الثانی﴾ ۱۴۱۸ھ

﴿الشق الاول﴾......(ثم اللفظ امامفرد وهوالذی لایراد بالجزء منه دلالة علی جزء معناه کالانسان واما مؤلف وهوالذی لایکون کذلك کقولك رامی الحجارة. فالمفرد اما کلی وهو الذی لایمنع تصور مفهومه عن وقوع الشرکة فیه کالانسان واما جزئی وهوالذی یمنع نفس تصور مفهومه عن وقوع الشرکة فیه کزید)

عبارت مذکورہ بالا کی ایسی تشریح کریں کہ مطلب واضح ہوجائے۔

(خلاصۂ سوال) اس سوال میں فقط عبارت کی تشریح مطلوب ہے

﴿جواب﴾ عبارت کی تشریح:۔اس عبارت میں مصنف نے ثم اللفظ الخ سے لفظ مفرد ومرکب کی تعریف کی ہے توضیحه کمامرّ فی الشق الاول من السوال الاول ۱٤۲٤ھ۔اس کے بعد فالمفرد الخ سے کلی اور جزی کی تعریف کی ہے توضیحه کمامرّ فی الشق الاول من السوال الثانی ۱٤۲٤ھ۔

﴿الشق الثانی﴾......(واعلم انّ النسبة بین الکلیین تتصور علی انحاء اربعة)

نسبت کی چاروں اقسام مثالوں کے ساتھ بیان کریں جنس قریب وجنس بعید کی تعریف بالامثلہ تحریر کریں۔

(خلاصۂ سوال) اس سوال میں دو امر توجہ طلب ہیں (۱) نسبت کی اقسامِ اربعہ کی وضاحت (۲) جنسِ قریب وبعید کی تعریف مع امثلہ۔

﴿جواب﴾ (۱) نسبت کی اقسامِ اربعہ کی وضاحت:۔کمامرّ فی الشق الثانی من السوال الاول ۱٤۲۲ھ۔

(۲) جنسِ قریب وبعید کی تعریف وامثلہ:۔کمامرّ فی الشق الثانی من السوال الاول ۱٤۲٤ھ۔

﴿السوال الثالث﴾ ١٤١٨ھ

﴿الشق الاول﴾...... (اما التصور فهو عند المتكلمين الادراك الخالي عن الحكم والمراد بالحكم نسبة امرالى امر آخر ايجابا اوسلبا وان شئت قلت ايقاعا اوانتزاعا وقديفسر الحكم بوقوع النسبة اولا وقوعها كما اذا تصورت زيد اوحده اوقائما وحده من دون ان تثبت القيام لزيد اوتسلبه عنه اما التصديق فهو على قول الحكماء عبارة عن الحكم المقارن للتصورات فالتصورات الثلاثة شرط لوجود التصديق ومن ثم لايوجد تصديق بلا تصور والامام الرازي يقول انه عبارة عن مجموع الحكم وتصورات الاطراف)

عبارت کی تشریح کریں، متکلمین اور حکماء سے کون مراد ہیں' تصدیق کی تعریف میں حکماء اور امام رازی کا کیا اختلاف ہے واضح کر کے راجح قول تحریر کریں۔

(خلاصۂ سوال) اس سوال کا خلاصہ چار امور ہیں (۱) عبارت کی تشریح (۲) متکلمین اور حکماء کی وضاحت (۳) تصدیق کی تعریف میں اختلاف کی وضاحت (۴) راجح قول کی نشاندہی۔

﴿جواب﴾ (۱) **عبارت کی تشریح:**۔ مصنفؒ علم کی تقسیم فرما رہے ہیں کہ علم کی دو قسمیں ہیں۔ تصور تصدیق پھر تصور کی تعریف فرمائی کہ وہ ''ادراک خالی عن الحکم'' ہوتا ہے یعنی کسی چیز کا ایسا علم کہ اس میں ثبوتاً یا سلباً کوئی حکم نہ لگایا گیا ہو۔ جیسے زید کا علم یا کتاب کا علم کہ جب ہم ان چیزوں کا تصور کرتے ہیں تو ان کی اکیلی صورت ہی ذہن میں آتی ہے اور کوئی چیز ذہن میں نہیں آتی۔ اس کو تصور کہتے ہیں اس کو تصورِ فقط تصورِ ساذج یعنی سادہ بھی کہتے ہیں۔ پھر مصنفؒ نے المراد بالحکم سے حکم کی مراد سمجھائی ہے۔ کہ ایک چیز کی دوسری چیز کی طرف نسبت ایجاباً ہو یا سلباً ہو جیسے زید آیا ہے اور زید نہیں آیا' پہلے کو موجبہ اور دوسرے کو سالبہ کہتے ہیں۔ اس کو یوں بھی کہہ سکتے ہیں کہ ایک چیز کی دوسری چیز کی طرف نسبت ایقاعاً یا انتزاعاً اور حکم کو کبھی وقوع لاوقوع سے بھی تعبیر کر دیتے ہیں تصور کی مثال اکیلے زید کا علم یا اکیلے قائم کا علم' بغیر اس کے کہ قیام کو اس کے لیے

ثابت کیا جاوے یا قیام کی اس سے نفی کی جاوے پھر مصنفؒ نے تصدیق کو بیان کیا ہے اور اس میں چونکہ امام رازیؒ اور حکما کا اختلاف تھا مصنفؒ نے اس اختلاف کو ذکر کیا ہے۔ اختلاف کے سمجھنے سے پہلے بطور تمہید کے یہ سمجھ لیں کہ تصدیق ایسے علم کا نام ہے جس میں کسی قسم کا حکم لگایا گیا ہو۔ مثلاً آپ نے کہا زیدٌ قائمٌ اور زید کے کھڑا ہونے کا یقین بھی کر لیا تو آپ کو تین چیزوں کا علم حاصل ہوا زید کا علم جسے محکوم علیہ کہتے ہیں اور قائم کا علم جسے محکوم بہ کہتے ہیں اور ان دونوں کے درمیان ربط کا علم جسے فارسی میں ''ہست'' اور ''نیست'' سے تعبیر کرتے ہیں اور اردو میں ''ہے'' اور ''نہیں'' سے تعبیر کرتے ہیں اس کو نسبت حکمیہ کہتے ہیں۔ ان تین علموں کو ''تصورات ثلاثہ'' کہتے ہیں۔ اب ان تینوں علموں کے یقین اور اذعان کو حکم کہتے ہیں۔ اور کبھی نسبت حکمیہ کو بھی حکم کہہ دیتے ہیں تو تصدیق میں چار چیزیں حاصل ہو گئیں۔

اب اختلاف سمجھیے کہ تصدیق صرف حکم کا نام ہے یا تصوراتِ ثلاثہ اور حکم کے مجموعے کا نام ہے۔

حکماء کہتے ہیں کہ تصدیق صرف حکم کا نام ہے جو تصوراتِ ثلاثہ کے ساتھ ملا ہوا ہو۔ اور تصوراتِ ثلاثہ تصدیق کے لیے شرط ہیں اور اس کی حقیقت سے خارج ہیں کیونکہ شرط کسی شئی کی اس سے خارج ہوتی ہے اور امام رازیؒ کہتے ہیں تصدیق، تصوراتِ ثلاثہ اور حکم کے مجموعے کا نام ہے۔ یعنی تصوراتِ ثلاثہ تصدیق کے لیے شطر ہیں یعنی اس کا جزء ہیں اور اس میں داخل ہیں۔

(۲) متکلمین اور حکماء کی وضاحت: ۔ علم کلام اور علم عقائد والے حضرات کو متکلمین کہتے ہیں اور فلاسفہ کو حکماء کہتے ہیں۔

(۳) تصدیق کی تعریف میں اختلاف کی حقیقت: ۔ اس جزئی میں حکماء اور امام رازیؒ کے اقوال میں فرق مطلوب ہے۔ چنانچہ اس میں چند طرح پر فرق کیا جاتا ہے۔ (۱) تصدیق حکماء کے نزدیک بسیط ہے اور امام رازیؒ کے نزدیک مرکب ہے۔

(۲) حکماء کے مذہب کے مطابق محکوم علیہ، محکوم بہ، نسبت حکمیہ کا تصور (تصورات ثلاثہ) تصدیق کیلئے شرط ہیں اور تصدیق سے خارج ہیں اور امام رازیؒ کے قول کے مطابق تصدیق کا شطر اور جزء ہیں اور تصدیق میں داخل ہیں۔

(۳) حکماء کے مذہب کے مطابق حکم ہی نفسِ تصدیق ہے اور امام رازیؒ کے مذہب کے مطابق حکم تصدیق کا جزء ہے اور اس میں داخل ہے نفسِ تصدیق نہیں۔

(۴) راجح قول کی نشاندہی:۔صاحب سلّم العلوم نے حکماء کی رائے سے اتفاق کیا ہے لہٰذا یہی راجح معلوم ہوتا ہے (ملخص من التوضیحات)

﴿الشق الثانی﴾ ...... برہان کی تعریف اور اس کی دونوں قسمیں لمّی اور انّی کو مثالوں سے واضح کریں۔

(خلاصۂ سوال) اس سوال کا حاصل دو امر ہیں (۱) برہان کی تعریف (۲) اقسامِ برہان کی وضاحت بالامثلہ۔

﴿جواب﴾ (۱) برہان کی تعریف:۔ کما مرّ فی الشق الثانی من السوال الثانی ۱۴۲۵ھ۔

(۲) اقسامِ برہان کی وضاحت بالامثلہ:۔کما مرّ فی الشق الثانی من السوال الثالث ۱۴۲۲ھ۔

الورقة السادسة فی المنطق

﴿السوال الاول﴾ ۱۴۱۷ھ

﴿الشق الاول﴾ ...... مفرد کی چار قسمیں کون سی ہیں ہر ایک کو مثالوں کے ساتھ لکھیں نیز عبدالرحمٰن، ظہر کی نماز، رمضان کا روزہ، مفرد کی کون سی قسمیں ہیں۔

(خلاصۂ سوال) اس سوال میں دو امر توجہ طلب ہیں (۱) مفرد کی اقسام کی وضاحت بالامثلہ (۲) الفاظِ مذکورہ میں اقسامِ مفرد کی تعیین۔

﴿جواب﴾ (۱) مفرد کی اقسام کی وضاحت بالامثلہ:۔کما مرّ فی الشق الاول من السوال الثانی ۱۴۲۵ھ۔

(۲) الفاظِ مذکورہ میں اقسامِ مفرد کی تعیین:۔ان میں سے پہلی مثال میں مفرد کی تیسری قسم پائی جاتی ہے۔ کہ لفظ کا جزء ہے اور معنیٰ دار بھی ہے لفظ کا جزء معنیٰ کے جزء پر دلالت بھی

کرتا ہے۔لیکن جو معنی تمہیں مقصود ہیں ان پر دلالت نہیں کرتا دوسری دومثالیں مرکب کی ہیں۔

﴿الشق الثانی﴾ ......قضیہ شرطیہ کی کل کتنی قسمیں ہیں ہر ایک کا نام لکھیں۔قضیہ حقیقیہ منفصلہ کی تعریف مثال کے ساتھ لکھیں۔

(خلاصۂ سوال) اس سوال میں دو امر توجہ طلب ہیں (۱) قضیہ شرطیہ کی اقسام کی تعداد و اسماء (۲) قضیہ حقیقیہ منفصلہ کی تعریف ومثال۔

﴿جواب﴾ (۱) **قضیہ شرطیہ کی اقسام کی تعداد و اسماء:**۔قضیہ کی دو قسمیں ہیں (۱) قضیہ شرطیہ متصلہ (۲) قضیہ شرطیہ منفصلہ۔

(۲) **قضیہ حقیقیہ منفصلہ کی تعریف ومثال:**۔کمامرّ فی الشق الثانی من السوال الثانی ۱٤۲۰ھ۔

﴿السوال الثانی﴾ ۱٤۱۷ھ

﴿الشق الاول﴾ ......(موضوع کل علم مایبحث فیه عن عوارضه الذاتیة له کبدن الانسان للطلب والکلمة والکلام لعلم النحو)

عبارت کی تشریح کریں، منطق کی تعریف، موضوع، غرض وغایۃ بیان کریں۔

(خلاصۂ سوال) اس سوال کا حاصل دو امر ہیں (۱) عبارت کی تشریح (۲) منطق کی تعریف موضوع، غرض وغایۃ۔

﴿جواب﴾ (۱) **عبارت کی تشریح:**۔اس عبارت میں مصنفؒ موضوع کی تعریف کرر ہے ہیں کہ ہر علم کا موضوع وہ چیز ہوتی ہے جس کے عوارضِ ذاتیہ سے اس علم کے اندر بحث کی جائے مثلاً علمِ طب میں بدنِ انسانی کے احوال سے بحث ہوتی ہے اس وجہ سے اس کا موضوع بدنِ انسانی ہے اور علمِ نحو میں کلمہ اور کلام کے احوال سے بحث ہوتی ہے تو علمِ نحو کا موضوع کلمہ اور کلام ہے۔

(۲) **منطق کی تعریف، موضوع، غرض وغایۃ:**۔کمامرّ فی الشق الاول من السوال الاول ۱٤۲۵ھ۔

﴿الشق الثانی﴾ ......(معرف الشئی مایحمل علیه لافادة تصوره

وهو علی اربعة اقسام)

معرف کی چاروں اقسام مثالوں کے ساتھ تحریر کریں۔

(خلاصۂ سوال) اس سوال میں فقط معرف کی اقسام اربعہ کی تعریف وامثلہ مطلوب ہیں۔

﴿جواب﴾ معرف کی اقسامِ اربعہ کی وضاحت مع امثلہ:۔ کمامرّ فی الشق الثانی من السوال الاول ۱٤۲۳ھ۔

﴿السوال الثالث﴾ ۱٤۱۷ھ

﴿الشق الاول﴾......(الحملية ضربان. موجبة وهی التی حکم فیها بثبوت شئی لشئی وسالبة وهی التی حکم فیها بنفی شئی من شئی نحو الانسان حیوان والانسان لیس بفرس)

عبارت مذکورہ کی تشریح کریں، نیز قضیہ حملیہ کتنی چیزوں سے مرکب ہوتا ہے مثال سے واضح کریں۔

(خلاصۂ سوال) اس سوال میں دو امر توجہ طلب ہیں (۱) عبارت کی تشریح (۲) قضیہ حملیہ کے اجزاء مع مثال۔

﴿جواب﴾ (۱) عبارت کی تشریح:۔ اس عبارت میں قضیہ حملیہ کی دو قسمیں موجبہ وسالبہ کی تعریف کا بیان ہے کہ قضیہ حملیہ موجبہ وہ قضیہ ہے جس میں ایک شئی کیلئے دوسری شئی کو ثابت کیا گیا ہو یعنی موضوع کیلئے محمول کو ثابت کیا گیا ہو جیسے الانسان حیوان اس میں انسان کیلئے حیوانیت کو ثابت کیا گیا ہے اور قضیہ حملیہ سالبہ وہ قضیہ ہے جس میں ایک شئی کی دوسری شئی سے نفی کا حکم لگایا گیا ہو یعنی موضوع سے محمول کا سلب ہو جیسے الانسان لیس بفرس، اس میں انسان سے فرس کی نفی کی گئی ہے۔

(۲) قضیہ حملیہ کے اجزاء مع مثال:۔ قضیہ حملیہ تین اجزاء سے مرکب ہوتا ہے (۱) محکوم علیہ جس کو موضوع کہتے ہیں (۲) محکوم بہ جس کو محمول کہتے ہیں (۳) وہ جزء جو رابطہ پر دلالت کرے، جیسے زید هو قائم اس میں زید محکوم علیہ ہے هو رابطہ اور قائم محکوم بہ ہے۔

﴿الشق الثانی﴾ ...... (القضیة الموجبة وکذا السالبة تنقسمان الٰی معدولة وغیر معدولة فالمعدولة مایکون فیه حرف السلب جزء من الموضوع اومن المحمول اوکلیهما)

عبارت کی مکمل تشریح کریں اور مثال سے سمجھائیں۔

(خلاصۂ سوال) اس سوال میں فقط عبارت کی تشریح مع مثال مطلوب ہے۔

﴿جواب﴾ عبارت کی تشریح مع مثال:۔ اس عبارت میں مصنفؒ قضیہ موجبہ و سالبہ کی تقسیم کررہے ہیں کہ ان کی دو قسمیں ہیں معدولہ اور غیر معدولہ۔

قضیہ معدولہ وہ قضیہ ہے جس میں حرفِ سلب موضوع یا محمول یا دونوں کا جزء ہو حرف سلب صرف موضوع کا جزء ہو جیسے اللاحیّ جمادٌ اللاحی لیس بعالم اور حرف سلب صرف محمول کا جزء ہو جیسے زید لاعالم اور العالم لیس بلا حی ۔اور حرفِ سلب موضوع ومحمول دونوں کا جزء ہو جیسے لاحی لاعالم اور اللاحی لیس بلاجماد ان تینوں مقامات میں اول مثال موجبہ معدولہ کی ہے اور ثانی مثال سالبہ معدولہ کی ہے اور ان تمام مثالوں میں ممثل لہ کے مطابق حرف سلب لا کہیں موضوع کا جزء ہے کہیں محمول کا اور کہیں دونوں کا جزء ہے۔

علوم اسلامیہ کی ترویج و اشاعت اور ترقی کا معیاری ادارہ
مدرسہ خیر فاطمہؓ (للبنین والبنات)
بانی مدرسہ حضرت مولانا محمد یسین شاکر صاحب (مدرس جامعہ خیر المدارس ملتان)
الحمدللہ مدرسہ وفاق المدارس العربیہ پاکستان سے باقاعدہ ملحق ہے اور ملک کی عظیم دینی درسگاہ جامعہ خیر المدارس ملتان کے اساتذہ کرام اور مشائخ عظام کی زیرِ نگرانی ترقی کی راہ پر گامزن ہے۔
جس میں بچوں اور بچیوں کیلئے قرآن کریم حفظ و ناظرہ با تجوید کی تعلیم کا بہترین انتظام ہے۔ اس کے علاوہ وفاق المدارس العربیہ پاکستان کے نصاب کے مطابق بچیوں کے درس نظامی کے چار سالہ کورس کا بھی انتظام ہے۔ جس میں ترجمہ، تفسیر، حدیث، فقہ، صرف ونحو اور دیگر علوم اسلامیہ کی معیاری تعلیم دی جاتی ہے۔ لہٰذا آئیے اس پرفتن دور میں اپنی پیاری اولاد کو جہالت کے گھٹاٹوپ اندھیروں سے نکال کر علم کی روشنی سے ہمکنار کرنے میں ہمارے شانہ بشانہ قدم بڑھائیے اور عنداللہ اپنی ذمہ داریوں سے سبکدوش ہو جائیے۔
اللہ تعالیٰ ہم سب کو اپنی رضامندی کی توفیق عطا فرمائیں۔ آمین
ضروریات
ابتدائی طور پر دس مرلہ کی بلڈنگ میں مدرسہ کا کام شروع کیا گیا ہے۔ جس میں طالبات کے درجہ حفظ و ناظرہ و درسِ نظامی کی کلاسیں زیرِ تعلیم ہیں۔ لیکن طلباء و طالبات کی تیزی سے بڑھتی ہوئی تعداد کے پیشِ نظر درسگاہوں اور رہائشی کمروں اور اساتذہ کے رہائشی مکانات کیلئے مدرسہ کے متصل ایک کنال کا پلاٹ خریدنے اور تعمیر کرنے کا ارادہ ہے۔
لہٰذا مخیر حضرات سے پرزور اپیل ہے کہ اپنی نیک دعاؤں میں ادارہ کو ضرور یاد رکھیں اور اپنے عطیات زکوٰۃ، صدقات اور چرمہائے قربانی سے مدرسہ ہذا کا ضرور تعاون فرما کر ثواب دارین حاصل کریں۔
نوٹ
تعمیر کے لئے اینٹیں، سیمنٹ، سریا، بجری، کی صورت میں بھی تعاون کیا جاسکتا ہے۔
خادم مدرسہ خیر فاطمہؓ، بستی الہ آباد
Mob: 0300-6357913